ان من البیان لسحرا

خطباتِ فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

از افادات

شہیدِ ملتِ اسلامیہ مؤرخِ اسلام

ابو ریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حکیم ابو اسامہ ضیاء الرحمٰن ناصر ہری پوری

ناشر: بخاری اکیڈمی
شیخ القرآن کالونی
جھنگ روڈ فیصل آباد

لدعوۃ الحق

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

خطبات فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

از افادات:

شہیدِ ملتِ اسلامیہ مؤرخ اسلام ابوریحان علامہ ضیاء الرحمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

مُرتّب

حکیم ابواُسامہ ضیاء الرحمن ناصر سردار پوری

ناشر: بخاری اکیڈمی فیصل آباد

Scanned with CamScanner

☆ جدید ایڈیشن ☆

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	....	خطباتِ فاروقی شہیدؒ (جلد دوم)
از افادات	....	مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
مرتب	....	ابواسامہ حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر سردار پوری
معاون	....	صاحبزادہ حافظ محمد ندیم قاسمی پسرور
طابع	....	خان اینڈ برادرز
طبع اول	....	۱۰ ذیعقد ۱۴۲۱ھ بمطابق ۵ فروری ۲۰۰۱ء
تعداد	....	۱۱۰۰
ناشر	....	بخاری اکیڈمی شیخ القرآنؒ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد
قیمت	....	۲۰۰ روپے

☆ ملنے کے پتے ☆

حافظ محمد طیب گورایہ بخاری کتاب گھر مدرسہ قاسم العلوم ونیکے روڈ حافظ آباد
مفتی غلام اللہ خان سرحد اسلامی کیسٹ و کتب مین روڈ پیر ودھائی راولپنڈی
مکتبہ حسینیہ جامع مسجد حنفیہ بلاک نمبر ۱۸ ۔ مکتبہ الجمعیت امین بازار سرگودھا
کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار مدینہ مارکیٹ راولپنڈی فون: ۰۵۱۔۵۵۴۷۹۸
مکتبہ سید احمد شہیدؒ الکریم مارکیٹ اردو بازار ۔ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
فاروقی کتب خانہ، کتب خانہ مجیدیہ ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہر گیٹ ملتان
مکتبہ ضیاء الحفیظ شہیدؒ جھنگ روڈ ۔ مکتبہ محمودیہ گلی ۷ شیراز پارک نشاط آباد
مکتبہ دارارقم امین پور بازار ۔ مدنی قرآن محل امین پور بازار کشمیر بک ڈپو چنیوٹ بازار
ادارہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ ۔ مکتبہ اسلامیہ ۸ ۔ ایمپریس مارکیٹ بھوانہ بازار فیصل آباد
ادارہ خلافت راشدہ امین مارکیٹ نزد جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی پولیس لائن ملتان

Scanned with CamScanner

اجمالی فہرست

۱- پیش لفظ — ۱-۴

۲- سخن گفتنی — ۲-۹

۳- اظہار مسرت — ۳-۱۲

۴- سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام — ۴-۱۴

۵- قرآن اور سائنس (الف) — ۵-۳۷

۶- قرآن اور سائنس (ب) — ۶-۷۲

۷- پیغام مصطفیٰ ﷺ — ۷-۹۴

~~۸- شانِ رسول محتشم ﷺ~~

~~۹- نسبتِ پیغمبر ﷺ~~

۱۰- شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم — ۱۰-۲۰۴

۱۱- خاندانِ نبوتؐ — ۱۱-۲۳۲

۱۲- بناتِ رسولؐ — ۱۲-۲۵۳

۱۳- رُحَمَاءُ بَینَھُم — ۱۳-۲۷۸

۱۴- سیدنا حسینؓ اور [illegible] — ۱۴-۳۱۹

۱۵- شہادت سیدنا امیر حمزہؓ — ۱۵-۳۵۹

۱۶- عاشقِ رسولؐ کون؟ — ۱۶-۳۸۷

~~۱۷- قائد کا پیغام کارکنوں کے نام~~

۱۸- تفصیلی فہرست — ۱۸-۴۵۵

﴿ پیش لفظ ﴾

جرنیل سپاہ صحابہؓ مجاہد ملت، مرد آہن، غازی اسلام

ابومعاویہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب مدظلہ

صدر سپاہ صحابہ پاکستان (العالمی)

....

خطبات قائد ملت:۔

زیر نظر کتاب **خطبات فاروق شہیدؒ** کے لئے کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے اور ویسے بھی سوئے ادب ہے۔ پیش لفظ تو حقیقت میں خود مصنف ہی تحریر کیا کرتا ہے، لیکن اب زمانہ اُسے کہاں سے ڈھونڈ کر لائے۔ وہ شہادت کا پیرہن زیب تن کرکے خاک کی چادر تان کر سوگیا ہے اور ویسے بھی بھلا اب مکین جنت کو ضرورت کیا ہے کہ وہ اہل دنیا کو اپنے ان خطبات و تقاریر کی قدرو قیمت بتائے۔ جن کے بدلے خلاق عالم سے اسے ایک طرف تو شہادت جیسی نعمت نصیب ہوئی۔ تو دوسری طرف حوض کوثر پر افطاری کا انعام ملا...... یہ کتاب کیا ہے؟ میرے خیال میں اس کے تعارف میں کچھ کہنا مشک وعنبر کی تعریف کے مترادف ہے، بلکہ یہ چیز قابل تعارف نہیں ہوتی، بلکہ اپنا تعارف آپ ہوتی ہے......

قائد ملت اسلامیہ:۔

قائد ملت اسلامیہ حضرت فاروقی شہیدؒ کی شخصیت خود اس قدر ہمہ گیر اور مختلف الجہات اور ہزاروں خوبیوں کا مرقع تھی۔ ان میں سے ایک ایک وصف ایسا ہے جسے بیان کرنے کے لئے کئی صفحات کی ضرورت ہے...... آپ نہ صرف ایک اعلیٰ پائے کے خطیب ومقرر تھے، بلکہ ایک باذوق شاعر وادیب بھی تھے اور تاریخ اسلام میں اپنا انفرادی مقام رکھنے کے باعث مؤرخ اسلام کا لقب آپ کے نام کا جزو ثانی بن چکا تھا...... آپ ایک عظیم قائد اور لیڈر بھی تھے اور لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں بسنے والے ایک محبوب ترین راہنما بھی تھے

آپ کہیں مشرق سے لے کر مغرب تک دعوت اسلام اور ناموس رسالت و تقدیس ازواج مطہرات وعظمت صحابہؓ کے تحفظ کا پھریرا لہراتے ہوئے نظر آئے ہیں، تو کہیں جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں........ اور کہیں آپ لاکھوں کے اجتماع کو اپنے سحر خطابت سے مسحور کرتے دکھائی دیتے ہیں، تو کہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے قید تنہائی میں ذکر اللہ اور عبادت کی لذتوں سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہیں کارکن آپ کی شفقت و محبت اور الفت کی ٹھنڈی چھاؤں میں مشن حق کی تکمیل میں سرگرم دکھائی دیتے ہیں تو کہیں آپ کی جدائی اور فرقت کے غم میں گھلتے ہوئے نظر آتے ہیں........

فُزتُ بِرَبِّ الکعبہ:۔

مجھے امتیازی شرف حاصل ہے کہ میں نے اپنے قائد حضرت فاروقی شہیدؒ کو اپنی ان گنہگار آنکھوں سے محراب و منبر پر گرجتے، برستے اور دشمن پر دھاڑتے ہوئے دیکھا ہے، اور پھر اس عظیم قائد کو ہتھکڑیاں پہنے ہوئے زندانوں میں استقامت و جرأت اور حوصلہ و عزیمت کا کوہ گراں بن کر اور ہر ستم سہہ کر مسکراتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر وہ منظر بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے جب ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو جیل کے قیدیوں کو لے جانے والی بس کے ہم دونوں مسافر عدالت کی طرف رواں دواں تھے اور اکٹھے ہی گاڑی سے اتر کر عدالت کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بم دھماکے کا شکار ہوکر فضاء میں کئی فٹ اچھل کر گر پڑے تھے اور اگلے ہی لمحہ جب میں ہوش میں آیا تو میرے سامنے میرا وہ عظیم قائد اور عظیم رہنما دنیا و مافیہا سے منہ پھیر کر عالم آخرت کی طرف رخت سفر باندھ رہا تھا۔

ہسپتال میں جب میں پٹیوں میں جکڑا ہوا اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا تو میرے سامنے اس عظیم قائد کو لایا گیا جس کے ہمراہ میرے سفر و حضر کے لمحات گزرے تھے تو میں نے بے ساختہ اٹھ کر اپنے خیال سے اپنے قائد کے چہرے کو دیکھنے کی کوشش کی تھی کہ میں آج دیکھوں کہ ہمیشہ مسکرانے والا چہرہ آج کس کیفیت میں دنیا سے جا رہا ہے۔

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس سفر آخرت کے مسافر کو اس وقت بھی دیکھا تو وہ مسکرا ہی رہا تھا اور اس کے چہرے کا ایک ایک خدوخال یہ بتا رہا تھا کہ

Scanned with CamScanner

جانے والا زبان حال سے کہہ رہا ہے ...... فزت ورب الکعبہ ......

خطاب اور خطابت:۔

حضرت فاروقی شہیدؒ کی تقاریر و خطابات کا یہ مجموعہ ان روایتی خطبات اور مواعظ جیسا نہیں ہے جنہیں بعض نام نہاد خطیبوں نے محض اپنے تعارف اور کاروبار کے لئے شائع کرانا شروع کردیا ہے' بلکہ یہ خطبات حقیقت میں اس قابل ہیں کہ انہیں خطبات را کے نام سے پکارا جائے اور دنیا ان کے مطالعہ سے اسلامی تعلیمات اور حائق سے آگاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔

حضرت فاروقی شہیدؒ نے اپنی زندگی میں صرف عوام کے اجتماعات میں اپنے خطاب کے ذریعے اپنا لوہا نہیں منوایا بلکہ بارہا اہل علم و خواص کے طبقوں حتیٰ کہ بعض ایسے سیمیناروں میں بھی خطاب کیا جہاں علم و ادب کے بڑے بڑے اساتذہ فن موجود ہوتے تھے' لیکن بات ہمیشہ وہیں رہی کہ جب آفتاب طلوع ہوا تو چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

حضرت فاروقی شہیدؒ کو یہ شرف و امتیاز بھی خالق و ارض و سما کی طرف سے خصوصی طور پر ودیعت ہوا تھا کہ آپ بلا کے ذہین اور قدمات حافظہ کے مالک تھے جو بات سن لیتے یا پڑھ لیتے پھر وہ آپ کے حافظہ کی تختی سے محو نہ ہوسکتی تھی۔ آخری دنوں میں تو ہم سب آپ کو مزاحاً کمپیوٹر اسلام کہا کرتے تھے اور پھر خود حضرت فاروقی شہیدؒ کی یہ عادت ہوگئی تھی کہ جب کوئی ساتھی اپنے فون کا نمبر یا کسی کتاب کا حوالہ بیان کرتا تو آپ فرماتے کہ ایک مرتبہ اور دہراؤ تاکہ میں صحیح طور پر اسے اپنے دماغی کمپیوٹر میں فیڈ کرلوں اور پھر وہ واقعی ایسا فیڈ ہوجاتا کہ جب کبھی بھی ان سے کہا جاتا کہ وہ بیان فرمائیں یا فون کا نمبر بتائیں تو فوراً بتا دیتے ......

اسی طرح ذہانت کا عالم یہ تھا کہ آپ سے گفتگو کرنے والا شخص بھی اپنا مدعا پوری طرح سے بیان بھی نہیں کرپاتا تھا کہ آپ اس معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے۔

خطیب یورپ و ایشیا کی زبانی:۔

ہمارے بہت ہی مہربان اور محسن حضرت مولانا **محمد ضیاء القاسمی** رحمتہ اللہ علیہ تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کریم نے مولانا فاروقیؒ کو اس قدر ذہن عطا

Scanned with CamScanner

فرمایا ہے کہ وہ کئی کئی اطراف میں کام کررہا ہوتا ہے اور وہ مخاطب کی بھی بات سن رہے ہوتے تھے اور دوسرے کسی معاملہ کی گتھیاں بھی سلجھا رہے ہوتے تھے۔ان تمام بیان کردہ اوصاف کے علاوہ ایک خطیب ومقرر کے لئے جو چیز ضروری اور اہم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ عوام اور سامعین کے چہروں پر لکھی تحریر کو پڑھ کر موقع کی مناسبت سے خطاب کرے اور پھر بعض اوقات قلت وقت کے باوجود اپنا "ما فی الضمیر" بیان کرے کہ سننے والوں کی تشنگی باقی نہ رہے یہ وصف آپ میں بدرجہ کمال تھا۔

اکثر پروگراموں میں ایسا ہوتا تھا کہ مہمان خصوصی ہونے کے باعث آپکو دعوت خطاب اس وقت دی جاتی جب کسی نماز کا وقت بالکل قریب ہوتا اور پھر آپ سے قبل اس پروگرام کے عنوان پر تمام مقررین سیر حاصل بحث کرچکے ہوتے تھے' لیکن آپ کی جب باری آتی تو پھر نہ صرف قلت وقت کا خوف آپکے ذہن وقلب پر حاوی نہ ہونے پاتا بلکہ تھوڑے وقت اور مختصر گفتگو میں وہ کچھ بیان کر دیتے کہ سننے والے عش عش کر اٹھتے۔

میں کہاں تک آپ کے لب ولہجہ' گھن گرج اور روانی گفتار اور پرمغز خطاب کا تذکرہ کروں' کیونکہ میرے قلم میں اتنی طاقت کہاں کہ سمندر کو کوزے میں بند کر سکے میرے خیال میں "**خطبات فاروقی شہیدؒ**" کی یہ جلد بھی اخوت قائد ملت اسلامیہ کی تمام صفات وخصائل کی حقیقی ترجمان ہوگی.........

مرتب خطبات فاروقی شہیدؒ:۔

میں دلی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں (ابواسامہ) **حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر صاحب** (سردارپوری) کو جنہوں نے اپنی شب وروز کی محنت سے اس کتاب کو اپنے مخصوص انداز میں ضبط تحریر میں لاکر آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے.........

(ابواسامہ) حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر صاحب کا جب ذکر آیا تو ضروری ہے کہ اس نوجوان کا بھی تعارف کرادوں کہ جس کے انداز تحریر نے مجھے فیصل آباد کی جیل میں انکا گرویدہ بنادیا تھا۔ میں نے جب جیل میں (وکیل صحابہؓ خطیب ایشیاء مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی مدظلہ کے بیانات کا مجموعہ) "**خطبات خطیب ایشیا**" کا

Scanned with CamScanner

مطالعہ کیا تو مجھے حیرت ہوئی کہ اس قدر خوبصورتی کے ساتھ کسی خطیب کے جملوں اور شبہ پاروں کو موتیوں کی طرح لڑی میں پرونے والا نوجوان کون ہے؟ ....

چنانچہ جیل ہی سے حکیم صاحب سے خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوگیا' جو رہائی کے بعد لمبی لمبی ملاقاتوں میں بدل گیا۔ حکیم صاحب نے میری جیل کی تقاریر پر مبنی **خطبات جرنیل جلد اول** کو اپنے مخصوص انداز میں جب شائع کرایا تو اس قدر پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی کہ جس کا میں تصور ہی نہیں کرسکتا تھا..........

خطبات فاروقی شہیدؒ:۔

اب میری خواہش تھی کہ حکیم صاحب حضرت فاروقی شہیدؒ رحمتہ اللہ علیہ کے خطبات کو بھی جلد سے جلد زیور طبع سے مرصع کرکے منظر عام پر لے آئیں۔ تو الحمدللہ اس خواہش کی تکمیل **خطبات فاروقی شہیدؒ** کی شکل میں ہورہی ہے اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ کر یقیناً آپ کی آنکھوں کو جلا اور دل کو سرور بخش رہی ہوگی۔

آخر میں میری دعا ہے کہ رب کریم قائدؒ ملت اسلامیہ حضرت فاروقی شہیدؒ کے بیٹوں خصوصاً ''حافظ ریحان محمود ضیاء اور حافظ محمد عثمان فاروقی'' کو اپنے والد ماجد کا حقیقی جانشین بنائے اور حضرت فاروقی شہیدؒ کی مسند کے لائق اور وارث بنائے..........

حضرت فاروقی شہیدؒ نے اپنے بچوں کی جس طرح پرورش فرمائی اور جس طرح بچوں کے ساتھ ان کا شفقت و محبت کا سلوک تھا وہ تو بیان کرنے میں مجھ میں سکت ہی نہیں ہے تاہم یہ ضرور کہوں گا کہ حضرت شہید کے سارے بچے انشاء اللہ العزیز دنیا کے سامنے اپنے عظیم والد کی مثال بن کر ابھریں گے..........

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ ذات کریم اس محنت کو قبول فرمائے اور اپنی بارگاہ سے اجر عظیم کا مستحق بنادے۔

..........آمین..........

(ابو معاویہ مولانا) **محمد اعظم طارق** (صاحب مدظلہ العالی)

جھنگ

۲۸۔۴۔۲۰۰۰

Scanned with CamScanner

﴿سخن گفتنی﴾

از

مجاہد اسلام صاحبزادہ مولانا مجیب الرحمن انقلابی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان (العالمی)

محترم قارئین! زیر نظر کتاب ''خطبات فاروقی شہیدؒ'' مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے علم وعمل، وسعت مطالعہ اور بے مثال ''خطابت'' کی زندہ جاوید تصویر ہے۔ شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں اور صفات سے نوازا' جہاں ایک طرف آپ مقرر و خطیب' دانشور و ادیب' مفکر ومصنف' ولی کامل اور مؤرخ اسلام تھے' وہاں آپ عاشق رسولؐ عظمت صحابہؓ کے پاسبان' کفر وشرک کے خلاف شمشیر برہنہ' زہد وتقویٰ' ایثار و قربانی' جرأت و بہادری' حق گوئی و بے باکی' عزم و استقلال کے پیکر' شفقت و محبت' حکمت و ذہانت اور نفاست طبع کے حسین مرقع تھے..........

آپ خوبصورت' باوقار اور ایمان پرور شخصیت کے مالک' تقدس و پاکیزگی کے پیکر' بے اعتدالیوں سے پاک ہر وقت نیک ارادوں سے معمور ان کے شب و روز' ان کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت و تازگی اور بے ساختگی کی لہر دوڑتی ہوئی دکھائی دیتی' بڑے سے بڑے مشکل حالات میں بھی ان کو ثابت قدم رکھا ان کا مزاج شکست سے ناآشنا' دکھ پہنچانے اور دل توڑ دینے والے ملال سے نابلد تھا..........

مجھے ناموس صحابہؓ کے تحفظ کی خاطر پانچ سال کے طویل عرصہ میں قید و بند کی صعوبتوں کے درمیان مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور جرنیل سپاہ صحابہ' غازی اسلام' مولانا محمد اعظم طارق صاحب کے ساتھ بھی رفاقت کے لمحات نصیب ہوئے ان کے روز و شب اجلے اور پاکیزہ ہی دیکھے..........

جہاں حضرت فاروقی شہیدؒ جیل میں اسیری کے دوران دن میں تحریر وتقریر' قیدیوں کے مسائل حل کرتے ہوئے دکھائی دیتے وہاں آپ ساتھی اور کارکنوں کو اولاد سے

Scanned with CamScanner

زیادہ عزیز رکھتے ہوئے ان کے دکھ درد میں شریک اور ان کی تکالیف پر بے چین ہو جاتے' رہنماؤں اور کارکنوں کی شہادتوں اور گرفتاریوں پر ایک شفیق باپ کی طرح بے چین و مضطرب ہوکر راتوں کو کروٹیں بدلتے اور رات کی تنہائیوں میں خدا کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہوئے دکھائی دیتے......

مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ جیسے عظیم خطیب اور اولوالعزم انسان روز روز پیدا نہیں ہوا کرتے ایسے فرشتہ صفت لوگ اور بے مثال خطیب عطیہ خداوندی ہوتے ہیں جو اپنے اعلیٰ اخلاق وکردار' پاکیزہ سوچ وفکر' بلند نظریہ' حق وصداقت اور مقدس مشن کے علمبردار ہونے کی بدولت لاکھوں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت' احیائے اسلام' تحفظ ناموس صحابہؓ اور جنت کی طرف راہنمائی کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور پھر خطابت کے ذریعہ احقاق حق اور ابطال باطل کرتے ہوئے آ کر کار کفر سے ٹکراتے ہوئے شہادت کا تاج اپنے سر پر سجاتے ہوئے حیاتِ جاوداں پالیتے ہیں اور بعد میں آنے والے لوگ ان کے افکار ونظریات اور خطبات کی روشنی میں منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں......

خدا تعالیٰ نے حضرت فاروقی شہیدؒ کو غضب کا حافظہ اور اپنی بات کو حالات و واقعات کی روشنی اور دلائل کے ذریعہ دوسروں کے دلوں میں اتارنے کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا' ان کی ''خطابت'' علمی قابلیت و ذہانت' حاضر جوابی' حوصلہ و تدبر اور خداداد صلاحیتوں کے دشمن بھی معترف تھے' بہت کم لوگ ہوتے ہیں جن کو تحریر وتقریر پر یکساں عبور حاصل ہو لیکن حضرت فاروقی شہیدؒ میں خدا تعالیٰ نے دیگر خوبیوں کی طرح تحریر و تقریر کی خوبی و صفات کو بھی جمع فرما دیا تھا' ایک طرف آپ 'رہبر و رہنما' اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت' خلافت وحکومت اور تاریخی دستاویز سمیت درجنوں ضخیم اور بے مثال کتب کے مصنف ہیں تو دوسری طرف آپ خطابت کے بے تاج بادشاہ بھی تھے......

دوران تعلیم ہی آپ بڑے بڑے مذہبی جلسوں میں کئی کئی گھنٹوں تقریر کرتے ہوئے اپنے موقف پر دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے' آپ کی قوت استدلال' موضوع پر گرفت اور تقریر کی روانی سے بڑے بڑے علماء اور اساتذہ بھی حیران و انگشت بدنداں رہ جاتے۔ آپ نے بڑی تیزی کے ساتھ علماء اور علمی حلقوں میں اپنے خطبات اور تحریر و تصنیف کے ذریعہ نمایاں مقام حاصل کیا' جہاں حضرت فاروقی شہیدؒ تحریر میں الفاظ کو

Scanned with CamScanner

خوبصورت نگینوں اور موتیوں کو سجانے اور پرونے میں ماہر تھے وہاں آپ نے صدرؔ وزیراعظم' گورنرز' وزراء اعلیٰ' صحافی و وکلاء' دانشور اور ججوں سے لے کر ایک عام شہری تک کے دل دماغ پر اپنے ''مسحور کن' خطاب وتقریر'' اور پر مغز گفتگو کے ذریعہ مشن جھنگوی کو ''نقش'' کردیا' آپ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے لیکر علماء حق کی روشن کردار تک ہر عنوان اور موضوع پر ہزاروں خطابت یقیناً سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کے لئے فکری غذا اور اہل علم کے لئے انسائیکلو پیڈیا ہیں' آپ کو مختصر وقت میں بھی بہت کچھ کہنے اور دل میں بات کو اتارنے کا خاص ملکہ حاصل تھا' دوران طالب علمی ہی سینکڑوں کتابوں کو اپنے مطالعہ میں رکھتے' شہادت تک آپ کے مطالعہ کی یہ حالت تھی کہ رات کو بغیر مطالعہ کے آپ کو نیند نہیں آتی تھی' یہ وسعت علم اور مطالعہ کے آپ کو نیند نہیں آتی تھی' یہ وسعت علم اور مطالعہ کا ہی نتیجہ تھا کہ جب آپ لاکھوں کے مجمع کو'' خطاب'' کرتے تو یوں محسوس ہوتا کہ مجمع کا دل ان کے پہلوؤں سے نکل کر آپ کی مٹھی میں آگئے ہیں دوران خطابت یوں محسوس ہوتا کہ گویا معانی و حقائق اور نکات و معارف کا ایک سمندر اُمڈتا ہوا آرہا ہے۔

برادر محترم و مکرم حکیم ابو اسامہ ضیاء الرحمٰن ناصر سردار پوری صاحب کی طرف سے مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے خطبات کو کتابی صورت میں منظر عام پر لانا لائق تحسین اور قابل صد مبارک باد ہے۔ ان خطبات کو پڑھتے ہوئے قاری اپنے آپ کو حضرت فاروقی شہیدؒ کے جلسہ عام میں محسوس کرتا ہے ان کی یہ کاوش و محنت یقیناً مشن جھنگوی کی تکمیل اور آخرت میں نجات کا باعث ہوگی۔

والسلام

مجیب الرحمٰن انقلابی

مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان

۳-۲-۲۰۰۰

Scanned with CamScanner

﴿اظہار مسرت﴾

جبل استقامت مجاہد ملت'' مرد آہن'' غازی اسلام' جرنیل سپاہ صحابہ
ابو معاویہ **مولانا محمد اعظم طارق** صاحب مدظلہ العالی
مرکزی صدر سپاہ صحابہ پاکستان (العالمی)

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆

مجھے بے پناہ مسرت ہے کہ میرے مربی و قائد میرے راہنما اور مرشد شہید ملت اسلامیہ **علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ** کے نادر ترین خطبات و مواعظ پر مبنی یہ دوسری جلد **خطبات فاروقی شہید** کی شکل میں منصۂ شہود پر آرہی ہے............

پہلی جلد کی اشاعت کے بعد بخوبی احساس ہوا کہ بحمدللہ تعالیٰ اہل علم کے ہاں اس قیمتی متاع کو پورا پورا مقام حاصل ہوا ہے اور ہر طرف سے نہ صرف اسے سراہا گیا ہے بلکہ اس کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا ہے............

اس جلد کی مکمل اور خوبصورت انداز میں اشاعت کا سہرا بھی برادرم **حکیم ابواسامہ ضیاء الرحمن ناصر صاحب** (سردار پوری) کے سر ہے جنہوں نے دن رات ایک کرکے بہت کم عرصہ میں اس دوسری جلد کو ہم سب تک پہنچانے کی کوشش فرمائی ہے............

اللہ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہم سب کی طرف سے انہیں جزائے خیر نصیب ہو۔ آمین ثم آمین............

محمد اعظم طارق

جھنگ

۲۰۰۱-۲-۴

Scanned with CamScanner

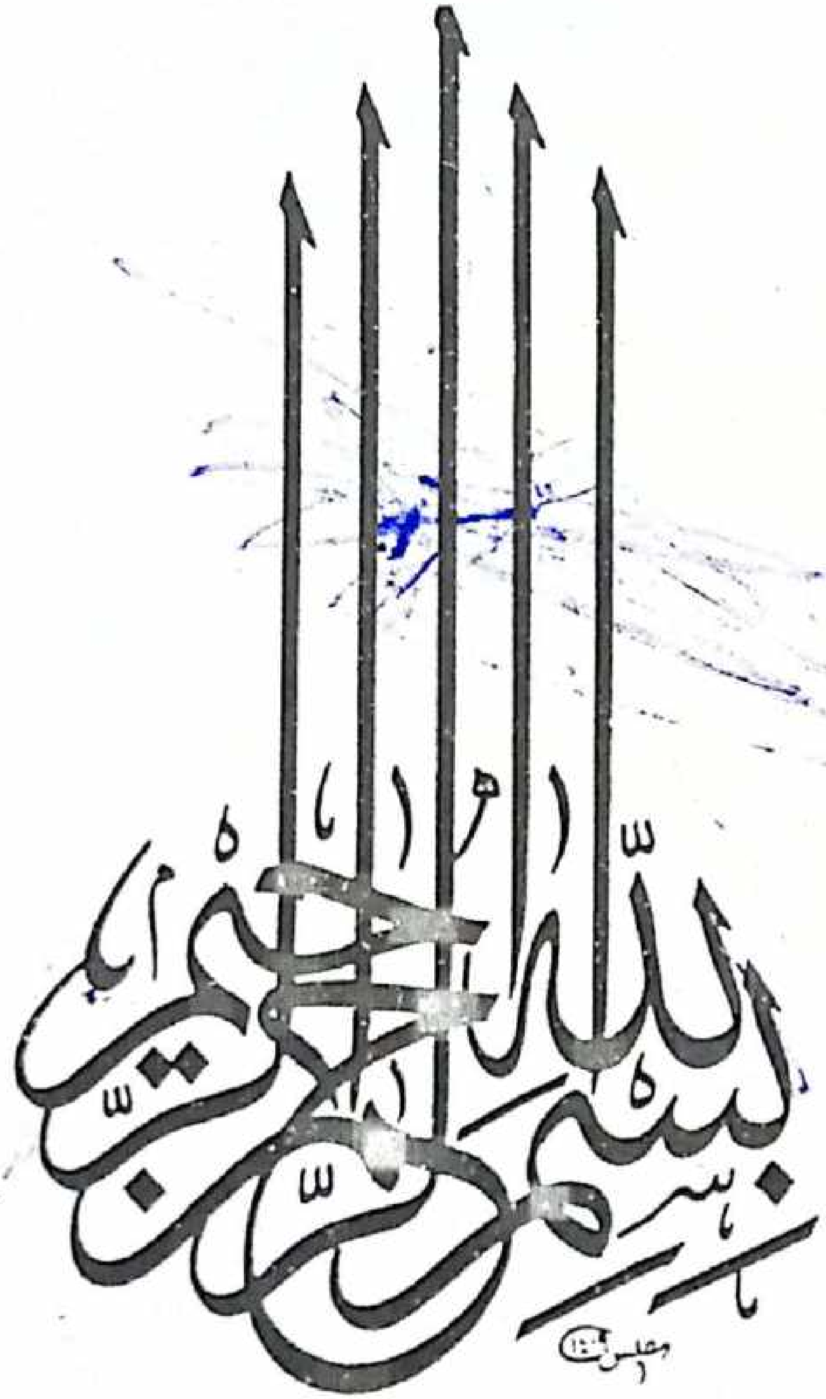
بسم الله الرحمن الرحيم

سیدنا حضرت ابراہیمؑ

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُ ہٗ وَ نَستَعِینُہٗ.......... وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا.......... مَن یَّھدِ ہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ..........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ..........وَ نَشھَدُاَن لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لاَ شَرِیکَ لَہٗ.......... وَلاَ نَظِیرَلَہٗ وَلاَ مُشِیرَ لَہٗ وَلاَ مُعِینَ لَہٗ وَلاَوَزِیرَلَہٗ..........وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءِ..........اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا.......... وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیرًا..........وَقَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ..........رَبِّ ھَب لِی مِنَ الصّٰلِحِینَ ۝ فَبَشَّرنٰہُ بِغُلٰمٍ حَلِیمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّی اَرٰی فِی المَنَامِ اَنِّی اَذ بَحُکَ فَانظُر مَا ذَا تَرٰی، قَالَ یٰاَبَتِ افعَل مَا تُؤمَرُ، سَتَجِدُ نِی اِن شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِینَ ۝ فَلَمَّآ اَسلَمَا وَ تَلَّہٗ لِلجَبِینِ ۝ وَنَادَینٰہُ اَن یّٰاِبرٰھِیمُ ۝ قَد صَدَّقتَ الرُّءیَا، اِنَّا کَذٰلِکَ نَجزِی المُحسِنِینَ ۝ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ البَلٰؤُا المُبِینُ ۝ وَفَدَینٰہُ بِذِبحٍ عَظِیمٍ ۝

(پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۰ تا ۱۰۸)

صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنَاالعَظِیم..........وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیم.......... وَنَحنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشّٰاھِدِینَ وَ الشّٰاکِرِینَ وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ......

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل صد احترام

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے غیور نوجوانو

جو آیات کریمہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں.......... اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی.......... اور قرآن پاک میں جو اللہ نے ان کا کئی جگہ پر ذکر فرمایا ہے .... ان اقوال کی روشنی میں.......... میں ان آیات کریمہ کی مختصر تشریح کروں گا..........

سیدنا ابراہیمؑ پر چار امتحانات:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر پیغمبر تھے.......... انہوں نے چار بڑے بڑے امتحان پاس کیئے .... یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے چار بڑے بڑے امتحان لیئے.......... چار پرچے ڈالے گئے .... ہر پرچے میں انہوں نے فرسٹ ڈویژن پاس کی.......... ہر پرچے میں وہ اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوئے .... سیدنا ابراہیم نے چار پرچوں کے بعد.......... چار امتحانات میں کامیابی کے بعد.......... اللہ تعالیٰ سے گولڈ میڈل حاصل کیا..........

اور جو گولڈ میڈل ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے حاصل کیا.......... وہ بھی نرالہ تھا.......... آپ کے ملک میں جو شخص گولڈ میڈل حاصل کرتا ہے.......... وہ دنیا کی دولت پیسہ یا سونے کا کوئی تحفہ لیتا ہے..........

لیکن ابراہیم علیہ السلام نے چار امتحانات کو پاس کرنے کے

Scanned with CamScanner

بعد........ جو گولڈ میڈیل حاصل کیا........ اس گولڈ میڈل کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے........

کامیابی بھی بے مثال ہے
امتحان بھی بے مثال ہے
گولڈ میڈل بھی بے مثال ہے

پہلا امتحان:۔

میرے بھائیو! ....سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر........

پہلی آزمائش .... ہمیں کیا سبق دیتی ہے
دوسری آزمائش .... ہمیں کیا سبق دیتی ہے
تیسری آزمائش .... ہمیں کیا سبق دیتی ہے
چوتھی آزمائش .... ہمیں کیا سبق دیتی ہے

اللہ کے پیغمبر کا اسوہ حسنہ ہمیں کیا درس دیتا ہے .... اس پر ہمیں غور کرنا چاہیے ....ابراہیم علیہ السلام اللہ کا وہ جلیل القدر پیغمبر ہے کہ جس پیغمبر کا پہلا امتحان یہ ہوا کہ نمرود کے دربار میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا........نمرود کے دربار میں کس لئے لایا گیا؟........ کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کے خداؤں کا ستیاناس کر دیا تھا .... چھوٹے چھوٹے خدا انہوں نے رب واڑے میں رکھے ہوئے تھے ....اور وہ ساری قوم میلے پر چلی گئی........تو پیغمبرؑ اس رب واڑے میں داخل ہو گئے........ کسی کا ناک توڑ دیا........ کسی کا ہاتھ کاٹ دیا........ اور جو ان میں سے بڑا تھا........ اس کے کندھے پر کلہاڑا رکھ دیا........

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کو پیغمبر ابراہیمؑ کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ ابراہیمؑ کس طرح رب واڑے میں گئے .... وہاں جا کر انہوں نے کیا کیا' کیا؟..........پھر ان کے ساتھ کیا ہوا.......... اللہ نے ایک ایک ان کی ادا کو قرآن کے اندر محفوظ کر دیا..........

میرے بھائیو..........میں واقعات کی تفصیل بیان نہیں کرنا چاہتا.......... میں مختصر لفظوں میں ان واقعات کی طرف اشارہ کر کے.......... اپنا مدعیٰ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں..........

سیدنا ابراہیمؑ کی مخبری:۔

میرے بھائیو..........جس وقت میلے سے قوم واپس آئی.......... اور نمرود نے کہا کہ ہمارے خداؤں کا بیڑہ غرق کون کر گیا ہے؟..........تو اس قوم کے لوگوں نے کہا.......... قَالُوا سَمِعنَا فَتیً یَّذکُرُھُم یُقَالُ لَہٗ اِبرٰھِیمُ.......... وہ بولے ہم نے سنا ہے ایک جوان ہے جو بتوں کے بارے کچھ کہا کرتا ہے جس کا نام ابراہیمؑ ہے..........(پارہ نمبر ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۶۰)

یہاں پر لفظ ہے فَتیً کا ہے یعنی ایک نوجوان ہے.......... جس نے جھوٹے خداؤں کا بیرہ غرق کیا ہے .... تو معلوم ہوا کہ جو نوجوان ہوتا ہے.......... وہی جھوٹے خداؤں کا بیڑہ غرق کیا کرتا ہے .... اور نوجوان ہی کفر کا مقابلہ کرتے ہیں .... چاہے وہ پیغمبر ہو یا امتی..........

میرے بھائیو.......... اللہ نے یہاں یہ نہیں فرمایا ہے.......... انہوں نے کہا کہ وہ ایک نبی ہے جس نے یہ کام کیا ....نہیں بلکہ لفظ قرآن کے یہ ہیں کہ قَالُوا سَمِعنَا فَتیً یَّذکُرُھُم یُقَالُ لَہٗ اِبرٰھِیمَ..........

Scanned with CamScanner

فَتٰی عربی میں کہتے ہیں ابھرتی ہوئی جوانی والے کو.......... قالوا سَمِعنَا فَتًی یَّذکُرُھُم یُقَالُ لَہٗ اِبرٰھِیم.......... اسے لوگ ابراہیمؑ کہتے ہیں.......... تو ان کے کہنے پر ان کے بادشاہ نے کہا کہ ابراہیمؑ کو بلایا جائے..........

سیدنا ابراہیمؑ سے سوال و جواب:۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دربار بادشاہی میں لایا گیا.......... اور ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ہمارے خداؤں کا ستیاناس تو نے کیا؟.......... تو پیغمبر نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ میں نے نہیں کیا.......... اور نہ یہ کہا کہ میں نے کیا.......... بلکہ جواب میں اللہ کے رسول نے بڑی عجیب بات کہی.......... فرمایا کہ تمہارے خداؤں کو کیا ہوا.......... تو انہوں نے کہا کہ کسی کا ناک کٹ گیا.......... اور کسی کا بازو کوئی نہیں ہے.......... کسی کا پاؤں کوئی نہیں ہے.......... اور جو بڑا ہے ہمارے خداؤں میں.......... اس کے کندھے پر کلہاڑا ہے.......... تو پیغمبر نے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ تو نے یہ بیڑہ غرق کیا ہے.......... جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے.......... اسی سے پوچھو کہ تمہارا بیڑہ غرق کس نے کیا ہے؟.......... اور کلہاڑا تمہارے پاس کون رکھ گیا ہے؟.......... اس لئے کہ آلہ قتل جس کے پاس ہو.......... قاتل تو دراصل وہی ہوتا ہے.......... اسی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ سرکار جی یہ کلہاڑا کہاں سے آیا ہے..........

پیغمبر اصل میں یہ گفتگو کر کے ان کے دماغ کی کھڑکیوں کو ہلانا چاہتا تھا.......... تو اس بادشاہ نے جواب میں کہا کہ اے ابراہیمؑ.......... مجھے نہیں پتہ کہ یہ جو بڑا ہمارا خدا ہے.......... یہ تو بولتا نہیں ہے.......... اس سے کیسے

Scanned with CamScanner

پوچھیں؟......... تو پیغمبرؑ نے فرمایا......... قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكُمْ شَیْئًا وَّ لَا یَضُرُّكُمْ ○ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورہ انبیاء آیت نمبر ۶۷)..........

اللہ کا پیغمبرؑ کہتا ہے......... جو گفتگو نہیں کر سکتا......... وہ تمہارا خدا کیسے ہو سکتا ہے کہ جس خدا کو یہ بھی پتہ نہیں کہ کلہاڑا میرے کندھے پر کون رکھ گیا......... جس بڑے کو یہ نہیں پتہ کہ چھوٹے اور بڑوں کی ٹانگیں کون توڑ گیا......... وہ خدا تمہارا مشکل کشا، کیسے ہو سکتا ہے......... اور حاجت روا کیسے ہو سکتا ہے؟.........

نار جب گلزار ہوئی:۔

پیغمبر کی یہ گفتگو سن کر بادشاہ لاجواب ہو گیا......... پھر اس کے بعد بادشاہ نے چالیس میل لمبی چوڑی آگ کی چیتہ جلانے کا حکم دیا......... چالیس میل لمبی چوڑی آگ......... آسمان سے باتیں کرنے والی آگ......... آسمان سے گفتگو کرنے والی آگ......... دہک رہی ہے......... اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ایک بہت بڑے ٹوکرے میں ڈال کر......... بڑے بڑے طاقتور لوگوں کے ذریعے......... دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا.........

یہ پہلا پرچہ تھا پیغمبر کا
یہ پہلا امتحان تھا پیغمبر کا
یہ پہلی آزمائش تھی پیغمبر کی

ادھر پیغمبر آگ میں ہے......... عرش والا خدا دیکھ رہا ہے کہ میرا نام لے کر......... اور میری کبریائی کا اعلان کر کے......... ایک شخص آگ میں

Scanned with CamScanner

گر رہا ہے.......تو اسی کو اقبال نے کہا تھا کہ.........

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشہ لب بام ابھی

جبکہ..........

عقل کہتی تھی کہ تو جل جائے گا
عقل کہتی تھی کہ تو راکھ ہو جائے گا

لیکن..........

عشق یہ کہتا تھا کہ جس خدا کے نام پر میں آگ میں جانا چاہتا ہوں.........اس آگ کو جلانے کا حکم وہی خدا دے سکتا ہے.........

آگ کا کام ہے.........لوہے کو پگھلا دے
آگ کا کام ہے.........لکڑی کو جلا دے
آگ کا کام ہے.........ہڈیوں کو جلا دے

لیکن آج پیغمبرؑ آگ میں گرتا ہے.........تو عرش سے آگ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اے آگ.........آج تجھے جلانے کی اجازت نہیں ہے.........امتحان میں نے پیغمبر کا لیا تھا.........پیغمبرؑ تو میرے نام پر کود پڑا ہے.........تو میں اپنے یاروں کو.........اور میں اپنے پیاروں کو.........آگ میں جلنے نہیں دیتا.........اللہ نے آگ کو حکم دیا.........

پھر اس کے بعد قرآن کہتا ہے کہ قُلْنَا ہم نے آگ کو حکم دیا.........يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا.........اے آگ تو سرد.........یعنی ٹھنڈی ہو جا.........کیسی ٹھنڈی؟.........برف جیسی.........اگر برف جیسی ٹھنڈی ہو جائے تو پیغمبر کو

برف سے بھی تکلیف ہوگی.......... فرمایا نہیں:.......... بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰیٓ اِبْرٰهِیْمَ.......... اے آگ ٹھنڈی ہو جا.......... ایسی ٹھنڈی کہ ایئر کنڈیشن بن جاتا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ دہکتے ہوئے انگارے عرش سے باتیں کر رہے ہیں ....لیکن انہی انگاروں کو ایئر کنڈیشن بنانے والا خدا..........ابراہیم کو اعلی نمبروں میں پاس کر چکا ہے..........

پیغمبر کا پہلا امتحان کیا امتحان ہے؟.......... آتش نمرود میں گرنا.......... پیغمبر اس امتحان میں بھی پاس ہوا.......... پہلا امتحان آگ میں گرنے کا حکم ہے.......... تو نبی نے چھلانگ لگائی ہے..........

دوسرا امتحان:۔

دوسرا موقع آیا.......... پیغمبر کے گھر میں اولاد کوئی نہیں.......... پیغمبر اللہ کے دروازے پر رو رہا ہے .... پیغمبر روتا ہے اور رو کر کیا کہتا ہے؟..........

پیغمبر رو کر کہتا ہے ....رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ.......... اے اللہ مجھے نیک بیٹا عطا کر.......... نیک بچہ عطا کر.......... پیغمبر کی عمر ۱۲۰ سال ہے .... بیوی کی عمر ۹۰ سال ہے .... پیغمبر اللہ کے دروازے پر رو رہا ہے کہ اے اللہ مجھے بیٹا عطا کر ....

تو بیوی دیوار کے پیچھے کھڑی ہے .... مسکرا رہی ہے .... کیا کہتی ہے کہ تیری عمر ۱۲۰ سال ہے .... اور میری عمر ۹۰ سال بیٹا کیسے ہوگا.......... یہ کہنے کی دیر تھی کہ جبرائیل امین اتر آئے.......... اور انہوں نے کہا.......... قَالَ كَذٰلِكِ.......... کیوں گھبراتے ہو جو خدا آدم کو ماں اور باپ

Scanned with CamScanner

کے بغیر پیدا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ خدا تمہاری جھولی بھی اس عمر میں بیٹوں سے بھر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ کہنے کی دیر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسحٰق۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ایک آیت میں ہے کہ پیغمبر کو اسماعیل کی خوشخبری دی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بعد میں اسحاق کی خوشخبری دی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیغمبر بیٹے کی خوشخبری پا کر خوش ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خوشی سے اللہ کے دروازے پر جھک جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑھاپے میں رو رو کر بیٹا مانگا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نو مہینے کے بعد بچہ پیدا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس بچے کو پیغمبر نے رو رو کر مانگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ نے حکم دیا اے پیغمبر اس بچے کو اس کی ماں کے ساتھ لے جاؤ ماں کے ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہاں لے جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عرب میں لے جاؤ یعنی خانہ کعبہ کی بستی میں چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے اللہ وہاں پانی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فرمایا پانی نہ ہو
اے اللہ وہاں مکان نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فرمایا مکان نہ ہو
اے اللہ وہاں رہائش نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فرمایا رہائش نہ ہو

تو قرآن نے اس واقعہ کو بیان کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رَبَّنَا اِنِّی اَسکَنتُ مِن ذُرِّیَّتِی بِوَادٍ غَیرِ ذِی زَرعٍ عِندَ بَیتِكَ المُحَرَّمِ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۷)

اے اللہ اس بستی میں گھاس نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بستی میں پانی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اے اللہ ایک بیٹا رو رو کر مانگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ نے فرمایا رو کر بیٹا تو نے مانگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن امتحان بھی عرش سے خدا نے تیرے مقدر میں کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیدہ حاجرہؓ اور سیدنا اسماعیلؑ جنگل میں :۔

پیغمبر بیٹے کو ساتھ لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بیوی کو ساتھ لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابل کی بستی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مصر کی بستی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عراق کی بستی سے چلتا

Scanned with CamScanner

ہے......... جنگلوں کا سفر کر کے مکہ پہنچتا ہے......... کعبے کے قریب صفا مروہ کی پہاڑی ک نیچے حاجرہ کو کہتا ہے......... حاجرہ یہاں بیٹھ جاؤ......... حاجرہ بیٹھ گئی......... بچہ بیٹھ گیا......... پانی کا مشکیزہ ساتھ ہے......... تھوڑے سے ستو ساتھ ہیں......... پیغمبر بیوی اور بچے کو چھوڑ کر چلنا چاہتا ہے......... بیوی نے بازو پکڑ لیا......... جنگل میں چھوڑ کر کہاں جاؤ گے؟......... تو پیغمبر نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا......... اے حاجرہ مجھے تو تیرے ساتھ گفتگو کی بھی اجازت نہیں ہے......... رَبَّنَا اِنِّی اَسکَنتُ مِن ذُرِّیَّتِی بِوَادٍ غَیرِ ذِی زَرعٍ عِندَبَیتِکَ المَحَرَّمِ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۷)

کعبے کے پڑوس میں......... ایسی بستی میں......... جہاں سبزہ کوئی نہیں......... جہاں پانی کوئی نہیں......... اس جگہ اللہ میری ذریت کو آباد کرنا چاہتا ہے.........اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ میں اللہ کے حکم سے اے حاجرہؓ تیرے ساتھ گفتگو بھی نہیں کر سکتا ہوں ....

تو بی بی حاجرہؓ نے کہا اگر حکم خدا کا ہے ....تو ابراہیم جا مجھے آج تیری بھی ضرورت نہیں ہے ....اس لئے کہ اگر تو خدا کے حکم کا پابند ہے تو حاجرہؓ بھی خدا کے حکم کی پابند ہے......... اور رو کر بیٹا مانگا......... اس بیٹے کے لئے کہا کہ اس کو جنگ میں چھوڑ دو .... حاجرہؓ صفا مروہ کی پہاڑی کے درمیان بیٹھ گئی.........پیغمبر سواری پر بیٹھے اور چلے گئے ....

ماں کی مامتا:۔

میرے بھائیو.........ایک دن گزر گیا.........دو دن گزرے گئے.........
کوئی شخص نہیں

Scanned with CamScanner

کوئی سبزہ نہیں

کوئی پانی نہیں

کوئی آدمی نہیں

کوئی چرند پرند نہیں

صفا مروہ کی پہاڑی میں پانی ختم ہوگیا.......... یعنی مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا .... تین دن گزر گئے .... اور بیٹا وہ بچہ .... معصوم بچہ .... اسماعیل پیغمبر بچہ .... باپ بھی نبی بیٹا بھی نبی .... ایک جگہ پر جنگل میں بیٹھے ہیں .... جب بیٹا پیاس سے تڑپنے لگا .... تو تڑپتے ہوئے بیٹے کو دیکھ کر حاجرہ سے برداشت نہ ہوا .... ہاجرہ بچے کو زمین پر رکھ کر وہاں سے چلتی ہے .... پہاڑی پر چڑھتی ہے .... پھر ادھر آتی ہے دوسری پہاڑی پر چڑھتی ہے ....

لیکن جب درمیان میں پہنچتی ہے .... تو اس کو پہاڑوں کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے بچہ نظر نہیں آتا .... تو وہ وہاں سے بھاگ کر چلتی ہے .... تیزی سے چلتی ہے .... عرش والا خدا اس کو دیکھ رہا ہے کہ امتحان حاجرہ کا بھی ہے .... اور امتحان بیٹے کا بھی ہے .... امتحان باپ کا بھی ہے ....

حاجیو تم بھی دوڑو :۔

اللہ تعالیٰ کو وہ ادائیں بڑی پسند آئی ہیں کہ بیٹا زمین پر پڑا ہے .... اور ماں پہاڑ کی چوٹی پر .... پھر دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر .... اور کبھی اوپر چڑھتی ہے کبھی نیچے .... سات چکر لگائے ....

Scanned with CamScanner

عرش والے خدا کو یہ چکر بڑے پسند آئے..........

اور قرآن میں اللہ نے اس کا ذکر کیا..........فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.......... ان پہاڑوں کو میں نے اپنی علامت بنا دیا.......... اور یہ یوں اس کے بعد حج کے موقع پر اپنے پیغمبر پر لازم کر دیا..........اور پیغمبر کے صحابہ پر لازم کر دیا کہ جب تم حج کرنے جاؤ.......... تو اسی طرح جس طرح ہاجرہ چکر لگاتی تھی.......... اے محمدؐ تجھے بھی چکر لگانے پڑیں گے.......... ابو بکرؓ تجھے بھی چکر لگانے پڑیں گے..........

ہاجرہ درمیان میں پہنچ کر تیزی سے چلتی تھی.......... اے حاجیو تمہیں بھی تیزی سے چلنا پڑے گا.......... اس لئے کہ ہاجرہ کا صفا پر چڑھنا بھی خدا کو پسند ہے.......... مروہ پر اترنا بھی پسند ہے.......... پہاڑ میں بیٹھنا بھی پسند ہے.......... جب حاجرہ زخموں سے چور ہو گئی ....دکھوں سے بھر پور ہو گئی.......... حاجرہ سوائے پریشانی کے کچھ نہ رہا.......... اللہ کے دروازے پر حاجرہ رونے لگی.......... حاجرہ روتی ہے اور روتی ہوئی بیٹے کے پاس آئی ....کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے.......... بیٹا دنیا سے رخصت ہی نہ ہو چکا ہو.......... بیٹا تڑپ تڑپ کر جان ہی نہ دے چکا ہو.......... تو جب ہاجرہ پریشان ہو کر آئی.......... تو کیا دیکھتی ہے کہ بیٹا ایڑھیاں رگڑتا ہے..........اور ان ایڑھیوں سے آب زم زم کا چشمہ نکل رہا ہے..........

تبدیلی کیوں آئے:۔

میرے بھائیو.......... ذرا توجہ کیجئے.......... آب زم زم کیوں نکلا ہے.......... زم زم کا پانی کیوں نکلا ہے.......... ایک پانی کے تالاب میں پانی

کھڑا کر دو........ دس دن گزر جائیں گے ....پانی کا رنگ بدل جائے گا........ ذائقہ بدل جائے گا........ مزہ بدل جائے گا........ لیکن زم زم کا پانی آج ہزاروں سال ہو گئے........

آب زم زم کا .... نہ رنگ بدلتا ہے

آب زم زم کا .... نہ ذائقہ بدلتا ہے

آب زم زم کا .... نہ مزہ بدلتا ہے

آب زم زم کی .... نہ بو بدلتی ہے

زم زم کیوں نہیں بدلتا........ اس لئے کہ زم زم کے کنویں کو ایک نبی کی ایڑھی لگ چکی ہے........ نبی کی ایڑھی پانی کو لگتی ہے........ پانی نہیں بدلتا........

صدیقؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے .... صدیقؓ کیسے بدل گیا

فاروقؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے .... فاروقؓ کیسے بدل گیا

عثمانؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے .... عثمانؓ کیسے بدل گیا

بلالؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے .... بلالؓ کیسے بدل گیا

ہزاروں سال پہلے پانی پر پیغمبر کی ایڑھی لگی........ پانی کا نہ رنگ بدلا........ نہ مزہ بدلا........ نہ ذائقہ بدلا .... محمدؐ کے ساتھ چودہ سو سال سے صدیق سویا ہوا ہے........ نبی کے بعد کیسے بدل گیا؟........

امام غزالیؒ نے فرمایا:۔

توجہ کیجئے .... امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ حج کس چیز کا نام ہے........ تو امام نے کہا کہ حج ہاجرہ کی اداؤں کا نام ہے........ اسماعیل کی

وفاؤں کا نام ہے.......... اور ابراہیم کی دعاؤں کا نام ہے..........

اس پر تو غور کرو یہ ابراہیم کا دوسرا امتحان تھا.......... پہلا امتحان آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم ہوا.......... پیغمبر نے چھلانگ لگا دی..........

دوسرا امتحان کہ جس بچے کو رو رو کر مانگا گیا تھا.......... اس بچے کو جنگل میں چھوڑ آؤ.......... پیغمبر یہ نہیں کہا کہ بچے کو چھوڑنے سے کیا فائدہ ہو گا؟.......... اللہ نے حکم دیا کہ جنگل میں چھوڑ دو.......... اسے چھوڑنے چلا آیا.......... پیغمبر اس امتحان میں بھی کامیاب ہوا..........

یوں اس کے بعد تیسرا امتحان ابراہیم کو اللہ نے واپس بھلا لیا.......... ابراہیم واپس آ گئے.......... اسماعیل ذرا بڑے ہو گئے اور چلنے پھرنے لگے.......... بچہ تھوڑا سا بڑا ہو جائے تو پیارا لگتا ہے.......... بچہ بڑا ہو جائے اور پھر اکلوتا ہو..........

پھر ایک ہی ہو

پھر وہ اللہ کا نبی بھی ہو

پھر وہ اللہ کا پیغمبر بھی ہو

پھر خدا سے رو رو کر مانگا گیا ہو

پھر اللہ کے حضور دعا کر کے مانگا گیا ہو

نبوت کا تاجدار بھی ہو.......... تھوڑا سا بڑا ہوا.......... یعنی چلنے پھرنے لگا.......... تو ایک اسی بچے کو خواب آیا.......... کیا خواب آیا.......... بچے کو بھی خواب آیا.......... باپ کو بھی خواب آیا.......... اس خواب کا ذکر بھی اللہ کے قرآن نے کیا.......... فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي

Scanned with CamScanner

الْمَنَامِ ــــــ ایک دن ابراہیم نے کہا ــــــ بیٹا تو مجھے بڑا پیارا لگتا ہے ــــــ لیکن آج میں کیا کروں ــــــ

میرے بھائیو ــــــ پیغمبر کا خواب وحی ہوتی ہے ــــــ ابھی خواب میں میں نے دیکھا کہ تو نیچے لیٹا ہوا ہے ــــــ اور تیرے گلے پر ابراہیم چھری چلا رہا ہے ــــــ اس لئے بیٹے تیری کیا رائے ہے ــــــ

قرآن نے پورا نقشہ کھینچا ــــــ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ ــــــ اسماعیل ذرا بڑے ہو گئے ــــــ قَالَ يٰبُنَيَّ ــــــ ابراہیم نے کہا اے میرے بیٹے ــــــ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ ــــــ میں نے نیند میں دیکھا ــــــ کیا دیکھا؟ ــــــ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ ــــــ کہ میں چھری لے کر تیرے گلے پر چلا رہا ہوں ــــــ تجھے ذبح کر رہا ہوں ــــــ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ــــــ بیٹا تیری کیا رائے ہے؟ ــــــ کیا میں تجھے ذبح کر سکتا ہوں؟ ــــــ کیا تیرے گلے پر چھری چلا سکتا ہوں ــــــ

میرے بھائیو! ــــــ امتحان پیغمبر کا ہے ــــــ

ایک طرف بھی پیغمبر ہے ــــــ دوسری طرف بھی پیغمبر ہے

ایک طرف باپ پیغمبر ہے ــــــ دوسری طرف بیٹا پیغمبر ہے

ایک نبی نے رو رو کر کہا کہ اے اللہ مجھے بیٹا دے دے ــــــ بیٹا مل گیا ــــــ پہلے حکم ہوا اسے جنگل میں چھوڑ دے ــــــ پھر حکم ہوا اس کے گلے پر چھری چلا دے ــــــ

ہائے سینے پر ہاتھ رکھ کر کے دیکھو ــــــ جوان بیٹا ہو ــــــ چھوٹا سا بیٹا ہو ــــــ اکلوتا بیٹا ہو ــــــ اس کے گلے پر چھری چلانے کا حکم

Scanned with CamScanner

پروردگار کر رہا ہو.......... کیا کرنا چاہئے؟.............

پیغمبرؑ نے جب کہا.......... فَانظُر مَاذَا تَرٰی کہ بیٹا بتا تیری کیا رائے ہے؟..........تو حفیظ جالندھری سے رہا نہ گیا وہ کہتا ہے..........

پدر بولا کہ بیٹا رات میں نے خواب دیکھا ہے
کتاب زندگی کا ایک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ خود آپ میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے حکم سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

میرے بھائیو.......... بیٹے نے چیخ کر کہا کہ اے ابا جان تو نے خواب دیکھا ہے.......... جلدی کرو خدا کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے..........

معصوم بیٹا کہتا ہے کہ ابا جان جلدی کرو.......... باپ چھری لایا ہے.......... بیٹے کو زمین پر لٹایا ہے.......... جہاں حاجی جا کر قربانی کرتے ہیں.......... مقام نہر پر بیٹے کو زمین پر لٹایا گیا ہے.......... باپ نے بیٹے کا منہ اوپر کر رکھا ہے.......... چند منٹوں کے بعد بیٹا اوپر منہ کر کے لیٹا ہوا ہے.......... تو باپ نے کہا بیٹا منہ نیچے کر لو.......... یعنی ایک طرف کر لو.......... کیوں.......... اس لئے کہ بیٹا زمین پر لیٹا ہوا ہے.......... میرے ہاتھ میں چھری ہے.......... اور حکم اللہ کا ہے..........

مائی حاجرہ بھی کامیاب ہو گئی:۔

شیطان نے آ کر وسوسہ ڈالا مائی حاجرہ کے دل میں.......... اے حاجرہ تیرا ایک بیٹا ہے.......... ابراہیم کو اللہ نے حکم دیا ہے.......... ابراہیم کو کیا خیال آیا کہ بیٹے کے گلے پر چھری چلا دو.......... جاؤ بیٹے کو تو نے سرمہ

Scanned with CamScanner

ڈال کر کپڑے پہنا کر تیار کر دیا......... لیکن تجھے پتہ ہے کہ ابراہیم بیٹے کو کہاں لے گیا.........

حاجرہ نے پوچھا کہاں لے گیا؟......... تو ابلیس کہتا ہے کہ چھری چلانے کیلئے لے گیا......... حاجرہ نے کہا کہ چھری کیوں چلے گی؟......... کہتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے.........

حاجرہ کہتی ہے کہ اگر حکم اللہ کا ہے تو پھر مجھ سے غلطی ہو گئی......... مجھے بھی ساتھ جانا چاہئے تھا تا کہ میں ہاتھ پکڑ لیتی .... میں بازو پکڑ لیتی......... میں پاؤں پکڑ لیتی......... میرا خاوند چھری چلاتا......... میں بھی امتحان میں پاس ہوجاتی .... وہ بھی امتحان میں پاس ہو جاتا ....

توجہ کیجئے......... ہماری عقل کہتی ہے کہ بیٹا زمین پر لیٹا ہوا ہے......... باپ چھری چلا رہا ہے......... آنکھوں کے ساتھ آنکھیں ٹکراتی ہیں......... بیٹے نے کہا ابا جان میں منہ زمین کی طرف کرتا ہوں......... کہیں ایسا نہ ہو......... میری آنکھ آپ کی محبت کی آنکھ سے ٹکرا جائے......... اور چھری چلانے میں تاخیر نہ ہو جائے......... باپ چھری چلاتا ہے......... اوپر بھی نبی ہے......... نیچے بھی نبی ہے......... درمیان میں چھری ہے......... چھری کا کام کاٹنا ہے .... چھری کا کام توڑ دینا ہے......... چھری کا کام ٹکڑے ٹکڑے کرنا.........

لیکن آج چھری چلتی کیوں نہیں؟......... جس طرح آگ کا کام جلانا ہے......... اللہ نے آگ کو روک دیا تھا کہ ابراہیم کو مت جلاؤ......... چھری کا کام کاٹنا تھا......... آج چھری کو حکم ہوا ہے کہ آج تجھے اسماعیل کو کاٹنے کی

Scanned with CamScanner

اجازت نہیں ہے.......... تو اسماعیل عجیب بات کرتا ہے.......... ابراہیم چھری چلاتے ہیں.......... ایک موقع ایسا آیا کہ چلتے چلتے چھری کو زمین پر پھینک دیا.......... چھری چلتی کیوں نہیں .... پتھر پر تیز کی ہے .... پھر چلائی ہے.......... پھر بھی نہیں چلتی ....

تو علماء کہتے ہیں کہ زبان حال سے.......... چھری نے کہا ہے کہ اے ابراہیمؑ میں خلیل کی مانوں یا جلیل کی مانوں.......... اے ابراہیم میں کس کی بات مانوں.......... جلیل کا حکم ہے کہ کاٹنے کی اجازت نہیں ہے..........

تاریخ قربانی:۔

اسماعیل کی قربانی ہو رہی ہے.......... چند منٹوں کے بعد دیکھا.......... اسماعیل کی جگہ جنت کا ایک دنبہ لا کر رکھا گیا ہے.......... اور چھری اس دنبے کے گلے پر چل گئی ہے ....

قرآن نے کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے کہ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّي اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَذْ بَحُكَ فَانظُرْ مَا ذَا تَرٰى.......... بیٹے نے کہا ابا جان جلدی کر.......... قَالَ يٰاَبَتِ افعَل مَا تُؤمَر.......... جو حکم خدا نے دیا اس میں تاخیر نہ کرو.......... کیوں.......... سَتَجِدُ نِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ.......... مجھے صبر کرنے والوں میں پائے گا.......... فَلَمَّآ اَسلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلجَبِينِ.......... جب دونوں نے کہا ہم اللہ کا حکم مانتے ہیں..........

قرآن کہتا ہے.......... وَفَدَينٰهُ بِذِبحٍ عَظِيمٍ.......... اللہ نے فرمایا اے ابراہیمؑ تو نے میرے حکم پر بیٹے کے گلے پر چھری چلانے کا ارادہ

Scanned with CamScanner

کرلیا ۔۔۔۔۔۔ اگر چھری آج چل جاتی ۔۔۔۔۔۔ تو قیامت تک عیدالاضحیٰ کے موقع پر ۔۔۔۔۔۔ ہر باپ اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا ۔۔۔۔۔۔ اور چھری چلانا اس پر فرض ہوجاتا ۔۔۔۔۔۔ مجھے پتہ تھا ۔۔۔۔۔۔ پاکستان کی قوم تو بکرے قربان نہیں کرے گی ۔۔۔۔۔۔ پاکستان کی قوم تو اونٹ قربان نہیں کرے گی ۔۔۔۔۔۔ بیٹا کیسے قربان کرے گی ۔۔۔۔۔۔

خدائی تاثرات:۔

اے ابراہیمؑ سر اٹھا تو کامیاب ہوگیا ہے ۔۔۔۔۔۔ امتحان میں تو نے گولڈ میڈل لے لیا ۔۔۔۔۔۔ میں نے تجھے کہا آگ میں کود جا ۔۔۔۔۔۔ تو آگ میں کود گیا ۔۔۔۔۔۔ میں نے کہا کہ بچے کو جنگل میں چھوڑ دے ۔۔۔۔۔۔ تو جنگل میں چھوڑ آیا ۔۔۔۔۔۔ میں نے کہا کہ اس کے گلے پر چھری چلادے ۔۔۔۔۔۔ تو چھری چلانے کو تیار ہوگیا ۔۔۔۔۔۔

اے ابراہیمؑ تو نے تین امتحان میرے دروازے پر پاس کیے ۔۔۔۔۔۔ اعلیٰ نمبروں میں پاس کیے ۔۔۔۔۔۔ میں نے تجھے فرسٹ ڈویژن دے دی ۔۔۔۔۔۔ میں نے تجھے اعلیٰ نمبر دے دیے ۔۔۔۔۔۔

چوتھا امتحان اور بیت اللہ کی تعمیر:۔

ایک چوتھا امتحان ہے کہ تو اپنے بچے کو لے کر کعبے میں آجا ۔۔۔۔۔۔ اور خود بھی کعبے میں آجا ۔۔۔۔۔۔ میرے گھر کی تعمیر کر ۔۔۔۔۔۔ میرے گھر کو کھڑا کر ۔۔۔۔۔۔ ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو لے کر ۔۔۔۔۔۔ تعمیر کرنے آرہا ہے ۔۔۔۔۔۔ اسماعیل اینٹیں اٹھا کر دیتا ہے اور ابراہیم ہے اینٹیں لگا رہا ہے ۔۔۔۔۔۔

Scanned with CamScanner

اور قرآن نے کہا.......... وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اَسْمَاعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.......... باپ اینٹیں لگا رہا ہے.......... بیٹا اینٹیں دے رہا ہے..........

سیدنا ابراہیمؑ کو گولڈ میڈل کیا ملا:۔

چار امتحان ابراہیمؑ جب پاس کر چکا.......... چاروں امتحانوں کے بعد ابراہیمؑ نے کہا.......... اے اللہ میری دعا قبول کر.......... اللہ نے فرمایا صرف دعا ایک نہیں بلکہ آج تو جو مانگے گا میں تجھے دوں گا.......... چاروں امتحانوں میں میں نے تجھے اعلیٰ نمبروں میں پاس کر دیا ہے.......... اے ابراہیم اب کیا مانگتا ہے مانگ..........

تو اللہ کے پیغمبر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبے کی دیواروں کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگی.......... اور آمین اسماعیل نے کہی.......... دعا کیا ہے؟.......... رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ.......... اے اللہ میں تجھ سے دولت نہیں مانگتا..........

میں تجھ سے پیسہ نہیں مانگتا

میں تجھ سے پلاٹ نہیں مانگتا

میں تجھ سے دنیا کی کارگزاری طلب نہیں کرتا

اے اللہ میں چار امتحانوں میں پاس ہوا.......... تجھ سے ایک چیز مانگتا ہوں کہ جس محمدؐ کو تو نے آخری الزماں نبی بنا کر بھیجا ہے.......... اس محمدؐ کو میری اولاد میں پیدا کر.......... چار امتحانوں کے بعد گولڈ میڈل ابراہیمؑ نے محمد رسول اللہؐ کی شکل میں طلب کیا.......... تو اللہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام

Scanned with CamScanner

کی اولاد میں سے .... سیدنا محمد کو پیدا کیا .... صلی اللہ علیہ وسلم ....

رحمت کے دو چشمے:۔

میرے بھائیو! .... میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ چار امتحان پیغمبر نے پاس کیئے .... چاروں امتحانوں میں گھر نہیں دیکھا .... اولاد نہیں دیکھی .... رشتہ دار نہیں دیکھے .... کچھ بھی نہیں دیکھا ....

صرف خدا کی رضا مندی کو دیکھا

صرف خدا کی خوشنودی کو دیکھا

صرف اللہ کی رضا مندی کو دیکھا اور کعبے کو آباد کیا

ابراہیم نے دیکھا کہ بیٹے اسماعیل کے پاؤں کی ایڑیوں سے پانی کا چشمہ نکل آیا .... کیوں نکلا .... اس لئے کہ اسماعیل کی اولاد میں جس محمد رسول اللہؐ نے پیدا ہونا تھا .... اس کے قدموں سے اسی جگہ پر ہدایت کے چشموں نے جاری ہونا تھا ....

ایک بیٹے کے پاؤں سے پانی کا چشم نکلا .... اور پانی آج تک موجود ہے .... اور محمد رسول اللہؐ کے قدموں سے اسی مکے کی سرزمین پر ہدایت کے چشم نکلے .... ہدایت کے چشمے مکی والے کے قدموں سے نکلے .... پانی کے چشمے اسماعیل کے قدموں سے نکلے ....

جَدُّالانبیاء پیغمبرؑ؟:۔

اور تقریباً (۴۴) چوالیسویں پشت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا سیدنا اسماعیل علیہ السلام بنتے ہیں .... یہ بھی دیکھئے کہ ابراہیم کے

Scanned with CamScanner

دو بیٹے ہیں..........

ایک بیٹے اسماعیلؑ ہیں .... ایک بیٹے اسحاقؑ ہیں

اسحاقؑ کے بیٹے .... یعقوبؑ ہیں

یعقوبؑ کے بیٹے .... یوسفؑ ہیں

میرے بھائیو!.......... یہ پیغمبروں کا سلسلہ ہے .... اور یعقوبؑ کو عربی زبان میں اسرائیل کہتے ہیں .... عربی زبان میں یعقوبؑ پیغمبر کا نام اسرائیل ہے .... اور بنی اسرائیل کا معنی یعقوبؑ پیغمبر کی اولاد .... تو اب آپ دیکھئے کہ حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے .... اور اسماعیلؑ کی اولاد میں محمد رسول اللہؐ پیدا ہوئے ....

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم پیغمبر کو کتنا کامیاب کیا .... اور یہ دعا قبول کی .... رَبَّنَا اِنِّی اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ .... اے اللہ میری اولاد کو اسی شہر میں آباد کر .... آج جو مکہ مکرمہ کی عربی آبادی ہے .... وہ ساری اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے .... اور بکر بن وائل اسماعیلؑ کی اولاد کا چشم و چراغ تھا .... جس کی اولاد میں اللہ نے محمد رسول کو پیدا کیا .... یہ وہ امتحان تھا کہ جس میں اللہ کے پیغمبر ابراہیمؑ کامیاب ہوئے ....

خلاصہ کلام:۔

میرے بھائیو!.......... میں آپ کے سامنے یہ پیغمبروں کے واقعات اس لئے دوہراتا ہوں .... تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے .... جہاں پیغمبر کا حکم ہوتا ہے .... جہاں خدا کی مشیت ہوتی ہے .... وہاں سب کچھ لٹا کر بھی اللہ کے دین کو سینے سے لگایا جاتا

Scanned with CamScanner

ہے............ اور نبی کے حکم کو سینے سے چمٹایا جاتا ہے............

آپ نے دیکھا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی کوئی پرواہ نہیں کی .... بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہی کی .... آگ میں گرنے کا حکم ہوا .... آگ میں چھلانگ لگا دی .... اولاد دوسرے نمبر پر .... سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے .... پیغمبر نے اولاد بھی قربان کر دی .... مال بھی پیارا ہوتا ہے .... مال بھی کعبے کی تعمیر پر لگا دیا............ تو پیغمبر ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ نے مجھے اور تجھے بتا دیا ہے............

............کہ............

جب دین کا معاملہ آئے

جب شریعت کا معاملہ آئے

جب دین محمدؐ کا معاملہ آئے تو اس وقت

جب رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا معاملہ آئے

............تو پھر............

نہ تمہیں جان کا خیال کرنا ہوگا

نہ تمہیں مال کا خیال کرنا ہوگا

نہ اپنی اولاد کا خیال کرنا ہوگا

انبیاء کے مشن پر چلنے والا .... انسان ہے کہ جو سب کچھ لٹا کر بھی .... پیغمبر کے دین کو سر بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے .... اللہ عمل کرنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے .... آمین! ....

واخر دعونا عن الحمدللہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿ قرآن اور سائنس ﴾

☆ الف ☆

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُ ہ، وَ نَستَعِینُہ،.......... وَ نَستَغفِرُہ، وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتوَکَّلُ عَلَیہِ......... وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا.......... مَن یَّھدِ ہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہ،..........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہ،.......... وَ نَشھَدُاَن لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ، وَحدہ، لَا شَرِیکَ لَہ،.......... وَلاَ نَظِیرَلَہ، وَلاَ مُشِیرَ لَہ، وَلاَ مُعِینَ لَہ،وَلاَوَزِیرَلَہ،..........وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءِ..........اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَۃَ لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا.......... وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیرًا..........وَقَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ.......... الم ذٰلِکَ الکِتٰبُ لَا رَیبَ فِیہِ ھُدًی لِّلمُتَّقِینَ.......... (پارہ۱ سورۃ البقرہ آیت۱۔۲)

وَقَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِی مَقَامِ آخَر..........اِنَّ ھٰذَا القُرآنَ یَھدِی لِلَّتِی ھِیَ اَقوَمُ وَ یُبَشِّرُ المُؤمِنِینَ الَّذِینَ یَعمَلُونَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُم اَجراً کَبِیراً.......... (پارہ ۱۵سورۃ بنی اسرائیل آیت۹)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم ....خَیرُ کُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَ عَلَّمَہ،.......... اَوکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

Scanned with CamScanner

..........صَدَقَ اللّٰہُ مَولانا العظیم..........وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکریم

..........وَ نَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشّاھِدِینَ وَ الشّاکِرِینَ

..........وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین..........

ایک ایک آیت قران کی تلاوت کرنا
جان پہ کھیل کے اظہار صداقت کرنا
جھنگ والے نے بتایا بزبان جرأت
زندگی کیا ہے تمنائے شہادت کرنا
اس نے جو لفظ سرے سینہ صحرا لکھا
مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
اس نے ایمان سے چمکتی ہوئی پیشانی پر
خون سے اپنے صحابہؓ کا قصیدہ لکھا

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل صد احترام

معزز علمائے کرام

سپاہ صحابہ پاکستان کے غیور نوجوانو!

یہ ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہو رہی ہے..........میں اس پروگرام میں زیادہ لمبی چوڑی گفتگو آپ کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہتا..........تو مجھے یہ چاہیے کہ اس عنوان پر آپ کے سامنے گفتگو کروں..........کیونکہ قرآن ایک

Scanned with CamScanner

سمندر ہے ....اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس سمندر میں غوطہ لگاؤں......... اور وہاں سے کچھ موتی نکال کر آپ حضرات کی جھولی میں ڈال دوں.........

قرآن اور صاحبؐ قرآن:۔

میرے بھائیو......... قرآن اور صاحب قرآن یہ دو علیحدہ علیحدہ موضوع ہیں......... اگر میں یہ کہوں کہ دونوں ایک ہیں......... تو اس میں کلام نہیں ہے......... کیونکہ قرآن بھی وہی ہے اور صاحب قرآن بھی وہی ہے ....فرق کیا ہے فرق یہ ہے کہ.........

قرآن علم ہے .... نبی عمل ہے

قرآن حسن ہے .... نبی تشریح ہے

قرآن اجمال ہے .... نبی تفصیل ہے

قرآن کتاب میں اللہ کا کلام ہے ....محمد صلی اللہ علیہ وسلم چلتا پھرتا اللہ کا کلام ہے......... قرآن بے مثال ہے......... کیوں؟.........اس لئے کہ جس پیغمبر پر اترا ہے......... وہ پیغمبر بھی بے مثال ہے.........

قرآن لاجواب ہے .... جس نبی پر اترا وہ نبی بھی لاجواب ہے

قرآن لازوال ہے .... جس نبی پر اترا وہ نبی بھی لازوال ہے

جس طرح قرآن کو پڑھ کر کوئی صاحب ایمان تھکتا نہیں ہے.........

اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بھی.........کوئی صاحب ایمان تھکتا نہیں ہے.........

Scanned with CamScanner

کائنات کی بے مثال کتاب:۔

میرے بھائیو .... دنیا میں جتنی کتابیں ہیں وہ تم پڑھتے ہو .... بی اے کی کتاب ہے ....اور ایم اے کی کتاب ہے ....

اسی طرح پرائمری کا نصاب ہے.........

ایک آدمی کہتا ہے کہ نہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی کتاب ہے پڑھتا ہوں.........

دوسرا کہتا ہے کہ نہیں .... میں فلسفے کی کتاب پڑھتا ہوں

تیسرا کہتا ہے کہ نہیں .... میں تاریخ کی کتاب پڑھتا ہوں

چوتھا کہتا ہے کہ نہیں .... میں جغرافیے کی کتاب پڑھتا ہوں

ایک کتاب کو تو پڑھتا ہے.........دوسری مرتبہ پڑھنے کو تیرا جی نہیں چاہتا......... دو مرتبہ پڑھتا ہے.........تیسری دفعہ اسے لائبریری میں بند کر دیتا ہے.........تو لائبریری میں جاتا ہے کرایہ خرچ کرتا ہے.........اور کہتا ہے کہ مجھے ایک کتاب چاہیے.........جب پڑھ لیتا ہے تو واپس کر دیتا ہے......... وہ کتاب دوبارہ نہیں پڑھتا ....دوبارہ پڑھنے کو تیرا جی نہیں چاہتا .... دنیا کی کوئی کتاب دوبارہ تو نہیں پڑھتا......... سہ بارہ نہیں پڑھتا.........

.........لیکن یہ ایک ہی ایسی کتاب ہے ....

جسے پہلی مرتبہ پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

دوسری مرتبہ پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

تیسری مرتبہ پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

Scanned with CamScanner

چوتھی مرتبہ پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

سارا دن پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

ساری رات پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

نمازوں میں پڑھے .... تو مزہ وہی ہے

تراویح میں سنے .... تو مزہ وہی ہے

نوافل میں سنے .... تو مزہ وہی ہے

منبروں پر سنے .... تو مزہ وہی ہے

قاریوں سے سنے .... تو مزہ وہی ہے

قرآن پڑھتا جا مزے میں کوئی تبدیلی نہیں............ چالیس مرتبہ بھی پڑھے گا ہر مرتبہ مزہ علیحدہ آئے گا............ جب تو چالیس مرتبہ پڑھے گا تو عرش سے خدا بولے گا کہ دنیا کی کسی کتاب پر اتنا ثواب نہیں ملتا .... جتنا ثواب اس کتاب پر ہے............ ایک پوری کتاب پڑھے کوئی ثواب نہیں............ قرآن کا ایک لفظ پڑھے تو دس نیکیاں ملیں گی............ دس گناہ معاف ہوں گے............ دس درجے بلند ہوں گے............ یہ تو پڑھنے والے کی بات ہے............

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں............ تو قرآن جو نہیں پڑھتا ہے............ اگر تو قرآن سنتا ہے............ تجھے تب بھی ثواب ملتا ہے............

اگر تو قرآن دیکھتا ہے............ تجھے تب بھی ثواب ہے

جو بچہ قرآن پڑھتا ہے اسکو سینے سے لگائے گا............ تب بھی ثواب ہے

اس بچے سے محبت کرے گا............ تب بھی ثواب ہے

تو بچے کو بھی چھوڑ دے جس تپائی پر قرآن رکھا ہے.......... وہ تپائی بنا کر تو
بچے کو دے دے گا.......... تب بھی ثواب ہے..........
تو غلاف بنائے گا.......... تب بھی ثواب ہے..........

قرآن مسجد میں پڑھا جاتا ہے.......... تو سننے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے.......... تب بھی ثواب ہے

قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے
قرآن دیکھنا بھی ثواب ہے
قرآن سننا بھی ثواب ہے
قرآن بے مثال کتاب ہے

قرآن کی اپنی زبانی:۔

ایک اور بات کہتا ہوں .... قرآن لاریب ہے.......... اور یہ لاریب بھی میں نے نہیں کہا.......... خود قرآن نے کہا کہ میں لاریب ہوں.......... قرآن کھولو.......... الم..........

قرآن نے سب سے پہلے یہ کہا کہ لوگو!.......... مجھے پڑھتے ہو میں بتاؤں میں کون ہوں؟.......... میرا تعارف پوچھنے سے پہلے.......... مجھ سے پوچھو کہ میری حیثیت کیا ہے؟.......... یہ قرآن کہتا ہے.......... مجھ سے پوچھو کہ میری حیثیت کیا ہے.......... کہیں ایسا نہ ہو کہ پورا قرآن پڑھ جاؤ..........

بعد میں پتہ چلے کہ یہ تو بدل دیا گیا تھا
بعد میں پتہ چلے کہ اسے تو شرابیوں نے لکھا تھا
بعد میں پتہ چلے کہ اس کا تو سارا حصہ بدل دیا گیا

Scanned with CamScanner

بعد میں پتہ چلے کہ اس کے تو کئی حصے نکال دیئے گئے

اس لئے ۱۱۴ سورتوں میں جو پہلی صورت ہے .... اور پہلا لفظ ہے .... الم پڑھنے کے بعد قرآن اپنی حیثیت کو متعین کرتا ہے کہ پہلے میری حیثیت کو پڑھ پھر آگے چل تا کہ کوئی شک باقی نہ رہے ....

الٓمٓ کا لفظ

قرآن نے کیا کہا ہے؟ .... الم ذٰلِکَ الکِتٰبُ .... اور یہ الم کیا ہے؟ .... یعنی ....

الف کیا ہے؟

لام کیا ہے؟

میم کیا ہے؟

.... اس پر تم غور نہیں کرتے ہو؟ ....

الف سے اللہ ہے .... اللہ نے کہا میں بھیج رہا ہوں

لام سے جبرائیل ہے .... جبرائیل نے کہا میں لا رہا ہوں

میم سے محمدؐ ہے .... محمد کہتا ہے میرے سینے پر اترا ہے

میرے بھائیو! .... میں اور بھی بڑی باتیں کر سکتا ہوں ....

لیکن میں اور آپ آج مل کر صرف قرآن کی باتیں کریں گے .... قرآن سے بڑی کوئی بات نہیں ہے؟ ....

الف .... اللہ

لام .... جبرائیل

میم .... محمد

Scanned with CamScanner

الم .... کوڈ ورلڈ ہے

الم .... شارٹ ہیڈ لائن ہیں

خدا نے کوڈ ورلڈ اپنی کتاب کے پہلے صفحے پر لکھا............ کیوں لکھا

تا کہ راوی کا بھی پتہ چل جائے............ بھیجنے والے کا بھی پتہ چل جائے

.... جس کے پاس بھیجا گیا اس کا بھی پتہ چل جائے............

اور کیا کہا "الم"............ اگر شک کتاب پر کرنا ہے............ تو "الف"

میں شک کر............ اگر شک کتاب پر کرنا............ تو "لام" میں شک

کر............ اگر شک کتاب پر کرنا ہے............ تو "میم" میں شک کر............

الف پر شک کرے گا .... تو دہریہ بن جائے گا

لام پر شک کرے گا .... تو کافر بن جائے گا

میم پر شک کرے گا .... تو محمدؐ کا منکر بن جائے گا

تو تین شکوک سے گزر کر شک آگے بڑھے گا............ جب شک نہیں

بڑھے گا............ تو پھر قرآن جیسی بے مثال کتاب کوئی نہیں............

"الم" یہ ایک لفظ ہے............ اس لفظ پر سینکڑوں کتابیں لکھی گئی

ہیں............ اس پر بڑی تحقیق کی گئی ہے............

میرے بھائیو............ میں صرف "الف، لام، میم" پر ہی بڑی مفصل

بحمد اللہ تقریر کر سکتا ہوں............ ساری رات تقریر میں گزار سکتا ہوں............

اور آپ کو بتا سکتا ہوں............

دلیل عقلی:۔

میرے بھائیو............ اس راوی کو دیکھو............ جو کہتا ہے کہ فلاں

Scanned with CamScanner

بند جو ہے وہ ٹوٹ گیا ہے..........اور دریا کا پانی بند کے پاس آ گیا ہے..........
یہ آدمی چوک میں کھڑا ہو کر کہتا ہے..........لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ آدمی سچا ہے یا جھوٹا ہے.......... لوگ کسیاں اٹھاتے ہیں.......... اور اس بند کی طرف بھاگ کر جاتے ہیں..........

کیونکہ اس آدمی نے کہا ہے کہ بند ٹوٹ گیا ہے..........اور پانی شہر کی طرف آ گیا ہے.......... یہ ایک عام آدمی کے کہنے پر یقین کرتا ہے..........اور "الم" پر یقین نہیں کرتا..........

لاریب تاریخ ہے یا قرآن:۔

طبری نے کہا، یہ واقعہ ہوا.......... ابن ہشام نے کہا یہ واقعہ ہوا..........شاہ ولی اللہ کا واقعہ کتاب میں ہے..........شک نہیں کرتا..........

پیران پیرؒ کا واقعہ کتاب میں ہے..........شک نہیں کرتا ہے..........پیران پیرؒ کا ذکر حدیث میں نہیں..........تاریخ نے بتایا ہے..........اس میں شک نہیں کرتا..........

خواجہ غلام فریدؒ کا ذکر تاریخ میں ہے..........اور قرآن میں نہیں ہے..........تو اس میں کوئی شک نہیں کرتا..........

خواجہ علی ہجویریؒ کا ذکر تاریخ میں ہے.......... اور قرآن میں نہیں ہے..........تو اس میں کوئی شک نہیں کرتا..........

بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے.......... صرف تاریخ میں ہے..........تو اس میں کوئی شک نہیں کرتا..........

پیروں کا ذکر تاریخ میں ہو .... شک کوئی نہیں

Scanned with CamScanner

بزرگوں کا ذکر تاریخ میں ہو .... شک کوئی نہیں

غوثوں کا ذکر تاریخ میں ہو .... شک کوئی نہیں

قطبوں کا ذکر تاریخ میں ہو .... شک کوئی نہیں

ابدالوں کا ذکر تاریخ میں ہو .... شک کوئی نہیں

اولیاء کا ذکر تاریخ میں ہو .... شک کوئی نہیں

...........ہائے او مسلمان...........

جس تاریخ کو تو نے لکھا ہے........... اس میں شک کوئی نہیں...........

جس الف کو خدا نے بھیجا ہے........... اس میں شک کرتا ہے...........

الف ہے

لام ہے

میم ہے

مجھے کہنے دو کہ اللہ نے محمد ﷺ اور اپنے درمیان ....واسطہ جبرائیلؑ کا کیوں رکھا ہے؟........... اس لئے رکھا ہے کہ جبرائیلؑ فرشتوں کا سردار ہے........... اور قرآن نے کہا........... قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ ....جو شخص جبرائیل کا دشمن ہے........... وہ تیرا بھی دشمن ہے میرا بھی دشمن ہے........... (پارہ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۹۷)

اللہ نے کتنی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے...........الم ذٰلِكَ الْكِتٰبُ........... اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے........... اور بھی بڑی کتابیں آئیں........... کسی کتاب کا آغاز اس بات سے نہیں ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے...........جتنی بھی بڑی بڑی کتابیں آئی ہیں ....

Scanned with CamScanner

میٹرک کا نصاب ہے

ایف اے کا نصاب ہے

بی اے کا نصاب ہے

ایم اے کا نصاب ہے

پی ایچ ڈی کا نصاب ہے

ڈاکٹری کا نصاب ہے

میرے بھائیو.......... یہ دنیا کی کتابیں ہیں.......... کوئی کتاب دکھاؤ جس کتاب کا آغاز اس لفظ سے ہوا ہو کہ اس میں شک نہیں .... کیونکہ پوری کتاب پڑھ کر آدمی کو شک پڑھ سکتا ہے.......... لیکن خدا نے پوری کتاب کا نچوڑ تین لفظوں میں لکھا..........

الف میں کہہ دیا	....	راوی اللہ ہے
لام میں کہہ دیا	....	راوی جبرائیلؑ ہے
میم میں کہہ دیا	....	راوی محمد ﷺ ہے

اللہ سے سچا کوئی نہیں

جبرائیل سچا کوئی نہیں

محمد ﷺ سے سچا کوئی نہیں

بھیجنے والا تیرا خالق ہو.......... لانے والا فرشتوں کا سردار ہو..........

اور جس پر اترا وہ تمام نبیوں کا سردار ہو.......... اب جھوٹا کس کو کہے گا.......... العیاذ باللہ خدا کو کہے گا.......... یا جبرائیل کو کہے گا.......... یا اپنے نبیؐ کو کہے گا..........

Scanned with CamScanner

جب خدا سچا ہے

جبرائیل سچا ہے

مصطفیٰؐ سچا ہے

تو پھر مجھے کہنے دے کہ جو کتاب خدا نے بھیجی .... جبرائیل کے ذریعے بھیجی .... اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر اتاری .... وہ سچی کتاب ہے .... اور لاشک کتاب ہے ....

اس لئے قرآن نے کہا .... الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ .... اس میں شک کوئی نہیں .... یہ آغاز کیوں کیا .... خدا کو پتہ تھا کہ پورا قرآن صحابہ کی شان ہے .... اس کو جھٹلایا جائے گا .... اس کو جھوٹا کہا جائے گا .... اس کو برا کہا جائے گا .... اس کو شرابیوں کی کتاب کہا جائے گا .... اس کی زیر زبر میں تبدیلی کہی جائے گی ....

میں آج فیصلہ کر کے عرش سے دنیا میں اتاروں کہ او لوگو .... الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ .... جس طرح مجھ میں شک نہیں .... جبرائیل میں شک نہیں .... محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شک نہیں .... اسی طرح اس کتاب میں بھی شک نہیں ہے ....

قرآن میں کیا ہے؟ .... قرآن میں اٹھارہ ہزار علوم ہیں .... سائنس قرآن میں ہے .... جغرافیہ قرآن میں ہے .... آؤ میں بتاتا ہوں جغرافیہ اور سائنس کہاں ہے؟ .... وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۰) .... یہ سائنس ہے .... قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ .... یہ جغرافیہ ہے .... لاؤ تو سہی قرآن ....

Scanned with CamScanner

جغرافیہ اور سائنس قرآن میں ہے..........

فاروقی شہیدؒ کی عیسائی سے گفتگو:۔

میں (یعنی حضرت فاروقی شہیدؒ) نے برطانیہ میں گلاسکو کے ایک شہر میں......... ایک عیسائی مارٹن سے گفتگو کی.......... میں نے اسے چیلنج کیا کہ اسلام سائنس کا بانی ہے..........

میرے بھائیو! بات قابل غور ہے..........میں نے اس عیسائی سے کہا کہ اسلام سائنس کا بانی ہے.......... تو اس پادری نے کہا نہیں مولویو تم پیچھے رہ گئے ہو.......... اور سائنس آگے نکل گئی ہے..........سائنس چاند پر پہنچ گئی ہے..........ستاروں پر پہنچ گئی ہے اور تم پیچھے رہ گئے ہو..........کہاں اسلام؟..........اسلام کو کیا پتہ ہے؟..........اسلام کا کونسا مذہب ہے؟..........

میں نے اس پادری کے سامنے ایک بات کہی.......... پڑھے لکھے لوگوں کی توجہ کے لئے کہتا ہوں.......... میں نے اس سے کہا کہ سائنس کا بانی اسلام ہے..........

سائنس کا معنی کیا ہے؟:۔

میں نے کہا آپکو پتہ ہے کہ سائنس کہتے کس کو ہیں؟..........سائنس یہ عربی لفظ ہے.......... انگریزی لفظ نہیں ہے..........سائنس اصل میں سائس ہے..........سائس کا معنی توڑنا اور ریسرچ کرنا.......... سائنس کا معنی چھان بٹک کرنا..........اسی سے سیاست ہے.......... سائنس اور سیاست کا مادہ ایک ہے.......... سیاست کا معنی انتظام کرنا.......... اور لغوی معنی ہے بھیڑوں کی

رکھوالی کرنا.......... اور سائنس کا معنی ہے توڑنا پھوڑنا...... یعنی توڑ پھوڑ کر دیکھنا کہ اندر کیا ہے؟.......... اسے کہتے ہیں سائنس..........

بانیٔ سائنس کون؟:۔

میں نے کہا کہ اس کا بانی اسلام ہے.......... اور اسلام بھی کیا ہے قرآن ہے.......... اس نے کہا کہ یہ کیسے؟.......... میں نے کہا کہ میں چیلنج کرتا ہوں.......... مجھے بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے.......... تم نے جہاز کیوں نہیں بنائے؟.......... عسائیت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تھی..........

حضورؐ کے آنے سے پہلے .... ٹیکنالوجی کیوں نہیں تھی؟
حضورؐ کے آنے سے پہلے .... جدید مشینری کیوں نہیں تھی؟
حضورؐ کے آنے سے پہلے .... ریڈیو ٹی وی کیوں نہیں تھا؟
حضورؐ کے آنے سے پہلے .... وائرلیس سسٹم کیوں نہیں تھا؟
حضورؐ کے آنے سے پہلے .... لوہے کو مسخر کیوں نہیں کیا گیا؟
حضورؐ کے آنے سے پہلے .... بحری جہاز کیوں نہیں بنائے گئے؟

جواب دو.......... اب وہ خاموش ہے.......... یہ گلاسکو کا نامور پادری مارٹن عیسائی تھا.......... اور اس پادری کے ساتھ ایک یہودی بھی بیٹھا ہوا تھا.......... جمیس.......... اس نے کہا کہ آپ اگر بتائیں گے.......... تو ہماری معلومات میں اضافہ ہوگا.......... میں نے کہا کہ ''قرآن'' اسلام اور سائنس کا بانی ہے.......... وہ کہتا ہے وہ کیسے؟.......... میں نے کہا کہ سائنس کا معنی توڑنا اور چھان بھٹک کرنا.......... ریسرچ کرنا.......... یہ سائنس کا

Scanned with CamScanner

معنی ہے ....

دورِ محمدیؐ سے قبل سائنس کہاں :۔

اور جن چیزوں کو تم توڑتے پھوڑتے ہو .... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے لوگ ان کو خدا کہتے تھے .... پتھر کو توڑنا یہ سائنس ہے جب کہ وہ ....

پتھر کو خدا کہتے تھے .... توڑا کیسے جائے

درخت کو خدا کہتے تھے .... کاٹا کیسے جائے

چاند کو سجدہ ہوتا تھا .... ریسرچ کیسے کی جائے

تاروں کو سجدہ ہوتا تھا .... ریسرچ کیسے کی جائے

ریسرچ کا معنی توڑنا .... چھان بھٹک کرنا .... اور جن اشیاء سے تم نے سائنس بنائی ہے .... ان کو تو لوگ سجدہ کرتے تھے .... ان کو توڑا کیسے جائے .... تو جب قرآن اترا تو اس نے آکر کہا کہ ....

پتھر خدا نہیں ہے

چاند خدا نہیں ہے

سورج خدا نہیں ہے

ستارہ خدا نہیں ہے

درخت خدا نہیں ہے

اسلام نے آکر .... اور قرآن نے آکر .... ان کی خدائی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا .... جب ان کی خدائی ختم ہوگئی .... اب تم نے ان کو توڑنا بھی شروع کیا .... اور پھوڑنا بھی شروع کیا ....

Scanned with CamScanner

............ہائے............

اگر یہ خدا رہتے .... تو ان کو توڑا نہ جاتا

اگر یہ خدا رہتے .... تو ان پر تحقیق نہ ہوتی

اگر یہ خدا رہتے .... تو ان پر ریسرچ نہ ہوتی

............تب............

محمدؐ نے آکر بتایا .... سجدہ کے لئے پتھر نہیں ہے

محمدؐ نے آکر بتایا .... سجدہ کے لئے چاند نہیں ہے

محمدؐ نے آکر بتایا .... سجدہ کے لئے ستارہ نہیں ہے

محمدؐ نے آکر بتایا .... سجدہ کے لئے سورج نہیں ہے

محمدؐ نے آکر بتایا .... سجدہ کے لئے درخت نہیں ہے

............بلکہ............

چاند بھی .... تیرا نوکر ہے

سورج بھی .... تیرا نوکر ہے

ستارہ بھی .... تیرا نوکر ہے

پتھر بھی .... تیرا نوکر ہے

درخت بھی .... تیرا نوکر ہے

جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری چیزوں کو تیرا نوکر بنایا............

اب تو نے ریسریچ شروع کی............ اور سائنس کا آغاز کیا............

قرآن سے خود پوچھ لو:۔

تو میں نے کہا تھا کہ قرآن کہتا ہے .... الم ذلک الکتاب

لاریب فیہ .... اس میں کوئی شک نہیں .... میں نہیں کہتا بلکہ خدا کہتا ہے .... اور قرآن ناطق ہے .... ناطق کا معنی ہے بولنے والا .... قرآن بولتا ہے .... قرآن سے پوچھو ....

اے قرآن تو کون ہے؟ .... تو قرآن کہتا ہے .... الم ذٰلِکَ الکِتٰبُ لَارَیبَ فِیہِ .... یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ....

اے قرآن تو کس پر اترا ہے؟ .... تو قرآن کہتا ہے .... بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ .... میں محمد ﷺ پر اترا ہوں ....

اے قرآن تو بتا تجھے لایا کون ہے؟ .... تو قرآن کہتا ہے .... قُل نَزَّلَہٗ رُوحُ القُدُسِ مِن رَّبِّکَ بِالحَقِّ .... مجھے روح الامین لایا ہے .... (پ۱۴ سورۃ النحل آیت ۱۰۲)

اے قرآن تو بتا تیری حفاظت کس نے کی ہے؟ .... تو قرآن کہتا ہے .... اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُونَ .... ہم نے ہی اس کو نازل کیا ہے .... اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ....

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۹)

دنیائے کفر کو قرآن کے تین چیلنج:۔

میرے بھائیو .... میں ایک بات کہتا ہوں کہ دنیا میں ایک اللہ کا قرآن ہے .... جس نے پوری کائنات کے غیر مسلموں کو تین چیلنج دیئے ہیں .... قرآن نے کیا کہا؟ .... قرآن نے کہا جب مکے کے مشرکوں نے کہا تھا یہ اپنی بنائی ہوئی کتاب ہے .... تو قرآن نے چیلنج کردیا ....

Scanned with CamScanner

قرآن کا پہلا چیلنج:۔

قرآن نے کہا.......... قُل فَاْتُوا بِسُورَۃٍ مِّثلِہٖ وادعُوا مَنِ استَطَعتُم مِّن دُونِ اللّٰہِ اِن کُنتُم صٰدِقِینَ (پ۱۱ سورۃ یونس آیت ۳۸)..........قرآن نے یہ تین چیلنج کیئے.......... پہلا چیلنج کہ قرآن جیسی کتاب لاؤ.......... جبکہ تم میں امراء القیس جیسے عربی کے فصیح و بلیغ شاعر بھی موجود ہیں.......... اگر تم واقعی سچے ہو..........

قرآن کا دوسرا چیلنج:۔

اگر تم کہتے ہو کہ یہ انسانوں کا کلام ہے ....تو پھر قرآن نے دوسرا چیلنج یہ کیا کہ قُل فَاْتُوا بِعَشرِ سُوَرٍ مِّثلِہٖ مُفتَرَیٰتٍ وَّادعُوا مَنِ استَطَعتُم مِّن دُونِ اللّٰہِ اِن کُنتُم صٰدِقِینَ (پ۱۲ سورۃ ھود آیت ۱۳).......... سارا قرآن نہ لاؤ صرف دس سورتیں لے آؤ.......... جب دس سورتیں بھی نہ لا سکے..........

قرآن کا تیسرا چیلنج:۔

تو آخری چیلنج قرآن نے کیا.......... قُل فَاْتُوا بِسُورَۃٍ مِّثلِہٖ.......... ایک سورۃ ''اِنّآ اَعطَینٰکَ الکَوثَر'' جیسی لے آؤ.......... اور یہ چیلنج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا.......... سورۃ اِنّآ اَعطَینٰکَ الکَوثَر.......... لکھ کر کعبے کی دیوار پر لٹکا دی.......... اور یہ سورت کئی مہینے تک لٹکی رہی.......... لیکن کوئی قرآن کے چیلنج کا جواب نہ دے سکا..........

دنیائے کفر کو فاروقی شہیدؒ کا چیلنج:۔

اور میں نے (یعنی حضرت فاروقی شہیدؒ نے) عیسائیوں سے برطانیہ کی

سرزمین میں کہا کہ او عیسائیو! .... تم نے ستارے مسخر کیئے .... چاند پر پہنچے .... او عیسائیو بتاؤ تم نے جہاز بنائے؟ .... تم نے ٹیلی ویژن بنایا؟ .... تم نے وائرلیس بنائی؟ .... ٹھیک ہے تم نے کارخانے بنائے .... یہ بھی ٹھیک ہے تم نے بڑی ریسرچ کی ہے ....

لیکن پوری دنیائے عیسائیت نے .... جس کی آبادی ایک ارب ہے .... ساری دنیا کو مسخر کیا .... لیکن ایک انجیل کا حافظ نہ بنا سکی .... میں نے ان کو چیلنج کیا ....

میں نے کہا یہودیو .... تم نے کتنی ترقی کی ہے .... لیکن پوری دینا میں جاؤ .... ایک تورات کا حافظ نہیں ہے ....

میں نے کہا اوصابیو! .... پوری دنیا میں پھرو .... ایک زبور کا حافظ نہیں ہے ....

لیکن تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں .... تمہارے ملک میں .... تمہارے محلے میں .... میرے قرآن کے حافظ ہیں .... تو ایک عیسائی نے کہا کہ کہاں ہیں؟ ....

میں نے کہا یہ مسجد ہے .... جاؤ اس مسجد کے اندر پوچھو کہ حافظ قرآن کتنے ہیں؟ .... وہ میرے ساتھ گیا .... تو پتہ چلا وہاں ستر قرآن کے حافظ موجود ہیں .... برطانیہ کی ایک مسجد میں .... سعودی حکومت نے سات کروڑ روپیہ لگایا ہے .... وہ ایک عجوبہ ہے .... گلاسکو کی جامع مسجد .... (جہاں مفتی مقبول صاحب خطیب ہیں) میں ستر قرآن کے قاری ہیں .... اور ستر قاریوں میں ایک بچہ چھ سال کا بھی تھا .... اور

Scanned with CamScanner

میں نے کہا کہ..........

انجیل بدل دی گئی

زبور بدل دی گئی

تورات بدل دی گئی

لیکن قرآن نہیں بدلا

میں نے کہا.......... کیوں نہیں بدلا کہ؟ ذلک الکتاب لاریب فیہ

کہ چلو میں تم پر چھوڑتا ہوں..........

یہ اعجاز صرف قرآن ہی کو حاصل ہے :-

میں نے کہا.......... میں نے انہیں کہا چیلنج کے الفاظ پر غور کریں

بائبل انجیل کا خلاصہ ہے.......... تم نے بائبل کے نام پر طبع کرایا ہے..........

جو بائبل امریکہ میں چھپی ہے .... وہ لندن میں نہیں

جو بائبل لندن میں چھپی ہے .... وہ گلاسکو میں نہیں

جو بائبل گلاسکو میں چھپی ہے .... وہ پیرس میں نہیں

جو بائبل پیرس میں چھپی ہے .... وہ ہالینڈ میں نہیں

جو بائبل ہالینڈ میں چھپی ہے .... وہ پولینڈ میں نہیں

جو بائبل پولینڈ میں چھپی ہے .... وہ دوسرے ملک میں نہیں

جو بائبل دوسرے ملک میں ہے .... وہ دوسرے علاقہ میں نہیں

یہ ہے تمہاری بائبل

یہ ہے تمہاری کتاب

..........اب آؤ میرے ساتھ..........

Scanned with CamScanner

پاکستان کے مدارس میں جو قرآن ہے .... وہ بھی لاؤ

انڈیا کے دریاؤں میں جو قرآن ہے .... وہ بھی لاؤ

افغانستان کے پہاڑوں میں جو قرآن ہے .... وہ بھی لاؤ

افریقہ کے جزیروں میں جو قرآن ہے .... وہ بھی لاؤ

امریکہ کی بستیوں میں جو قرآن ہے .... وہ بھی لاؤ

گلاسکو کی مساجد میں جو قرآن ہے .... وہ بھی لاؤ

الم سے قرآن شروع ہو کر والناس پر ختم ہوگا............ مگر کسی بھی قسم کی رد و بدل سے پاک ہے............

یہی قرآن .... پاکستان میں

یہی قرآن .... برطانیہ میں

یہی قرآن .... انڈیا میں

یہی قرآن .... افریقہ میں

یہی قرآن .... امریکہ میں

یہی قرآن .... چالیس عرب ملکوں میں

میرے بھائیو............ میں نے کہا یہ قرآن لکھا ہوا ہے .... چلو اس بات کو بھی چھوڑو............ افغانستان میں آٹھ سال کا بچہ قرآن کا حافظ ہے .... اسے ایک جگہ کھڑا کر دو............ برطانیہ میں آٹھ سال کا بچہ حافظ ہے .... اسے دوسری جگہ کھڑا کر دو............ انڈیا میں آٹھ سال کا بچہ حافظ ہے .... اسے ایک جگہ کھڑا کر دو............

پوری دنیا میں انٹرنیشنل حافظوں کو جمع کرو............ پوری دنیا کے ۱۸۰

ملکوں کے ۱۸۰ قرآن کے قاری جمع کرو............ ان کو کھڑا کردو............ علیحدہ
علیحدہ کر کے سنو............ ایک بچے کو اس کمرے میں کھڑا کردو............
دوسرے کو اس کمرے میں کھڑا کردو............ ہر بچہ الم سے شروع کرے گا اور
والناس پر ہی ختم کرے گا............ اگر ایک لفظ میں بھی تبدیلی ہوگی............ تو
میں مذہب بدل لوں گا............

جہاں نبیؐ وہاں قرآن:۔

میرے بھائیو!............ ایک بات کہتا ہوں............ اس لفظ پر غور
نہیں کرتے............ دیکھئے یہ قرآن ہے............

اترنے کو	....	تو تورات بھی اتری
اترنے کو	....	تو انجیل بھی اتری
اترنے کو	....	تو زبور بھی اتری
اترنے کو	....	تو ۱۲۷ صحیفے بھی اترے

میرے بھائیو............ بڑی کتابیں چار اتریں اور کیسے اتریں؟............
قرآن کیسے اترا؟............

تورات اترنے لگی............ تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ موسیٰ
طور پہاڑ پر جاؤ............ وہاں تمہیں تورات ملے گی............ موسیٰ علیہ السلام
چل کر تورات لینے گئے............

اور زبور کے اترنے کا وقت آیا............ تو اللہ نے داؤد علیہ السلام
سے فرمایا کہ اسی عبادت خانے میں رہو............ یہاں زبور آئے گی............
انجیل کے اترنے کا وقت آیا............ تو اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام سے

Scanned with CamScanner

فرمایا .... اپنے معبد خانے سے باہر نہیں جانا میں انجیل اتار رہا ہوں ....

تورات اتری .... تو موسیٰ علیہ السلام لینے گئے

زبور اتری .... تو داؤد علیہ السلام لینے گئے

انجیل اتری .... تو عیسیٰ علیہ السلام لینے گئے

لیکن دیکھو تو سہی .... ذٰلِكَ الْكِتَابُ .... یہ کتاب جب اتری تو کون لینے گیا .... اس کے مرتبے کو تو دیکھو کہ اس کتاب کو لینے کے لئے .... محمد ﷺ خود تشریف نہیں لے گئے ....

.... بلکہ ....

نبی ﷺ بدر میں .... قرآن بدر میں

نبی ﷺ احد میں .... قرآن احد میں

نبی ﷺ خیبر میں .... قرآن خیبر میں

نبی ﷺ حنین میں .... قرآن حنین میں

نبی ﷺ خندق میں .... قرآن خندق میں

نبی ﷺ بازار میں .... قرآن بازار میں

نبی ﷺ مکے میں .... قرآن مکے میں

نبی ﷺ مدینے میں .... قرآن مدینے میں

نبی ﷺ عائشہؓ کے بستر پر .... قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر

یہ قرآن نے بتایا ہے :۔

میرے بھائیو! .... قرآن بولتا ہے .... قرآن اپنا تعارف بھی خود کرواتا ہے .... اور اپنے نبیؐ کا تعارف بھی خود کرواتا ہے ....

Scanned with CamScanner

پیغمبرؐ کے زمانے کا ذکر آیا.......... قرآن وَالْعَصْرِ کہتا ہے

پیغمبرؐ کے شہر کا ذکر آیا .... قرآن لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کہتا ہے

پیغمبرؐ کے چہرے کا ذکر آیا.......... قرآن وَالضُّحٰی کہتا ہے

پیغمبرؐ کے دانتوں کا ذکر آیا.......... قرآن یٰسٓ کہتا ہے

پیغمبرؐ کے ہونٹوں کا ذکر آیا.......... قرآن لَا تُحَرِّكْ بِهٖ کہتا ہے

پیغمبرؐ کی زلفوں کا ذکر آیا.......... تو قرآن وَالَّیْلِ کہتا ہے

پیغمبرؐ کی آنکھوں کا ذکر آیا.......... قرآن وَ مَازَاغَ الْبَصَرُ کہتا ہے

پیغمبرکی زبان کا ذکر آیا .... قرآن لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کہتا ہے

پیغمبرؐ کی رحمت کا ذکر آیا .... تو قرآن رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے

پیغمبرؐ کی صفتوں کا ذکر آیا.......... قرآن اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی خوشی کا ذکر آیا .... قرآن مُبَشِّرًا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی قیادت کا ذکر آیا.......... قرآن نَذِیْرًا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی دعوت کا ذکر آیا.......... قرآن دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ کہتا ہے

پیغمبرؐ کی نورانیت کا ذکر آیا.......... قرآن وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی بشریت کا ذکر آیا.......... قرآن اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ کہتا ہے

پیغمبرؐ کی سنت کا ذکر آتا ہے .... قرآن وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا کہتا ہے..........

پیغمبرؐ کی ختم نبوت کا ذکر آیا.......... قرآن مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کہتا ہے..........

پیغمبرؐ کی ازواج و بنات کا ذکر آیا.......... قرآن یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّ

پیغمبرؐ کے زمانے کا ذکر آیا .... قرآن والعصر کہتا ہے

پیغمبرؐ کے شہر کا ذکر آیا .... قرآن لا اقسم بهذا البلد کہتا ہے

پیغمبرؐ کے چہرے کا ذکر آیا .... قرآن والضحیٰ کہتا ہے

پیغمبرؐ کے دانتوں کا ذکر آیا .... قرآن یٰسین کہتا ہے

پیغمبرؐ کے ہونٹوں کا ذکر آیا .... قرآن لا تحرک به کہتا ہے

پیغمبرؐ کی زلفوں کا ذکر آیا .... تو قرآن واللیل کہتا ہے

پیغمبرؐ کی آنکھوں کا ذکر آیا .... قرآن وما زاغ البصر کہتا ہے

پیغمبرؐ کی زبان کا ذکر آیا .... قرآن لسانک لتعجل به کہتا ہے

پیغمبرؐ کی رحمت کا ذکر آیا .... تو قرآن رحمة للعٰلمین کہتا ہے

پیغمبرؐ کی صفتوں کا ذکر آیا .... قرآن انا ارسلنٰک شاهدا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی خوشی کا ذکر آیا .... قرآن مبشرا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی قیادت کا ذکر آیا .... قرآن نذیرا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی دعوت کا ذکر آیا .... قرآن داعیا الی الله باذنه کہتا ہے

پیغمبرؐ کی نورانیت کا ذکر آیا .... قرآن وسراجا منیرا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی بشریت کا ذکر آیا .... قرآن انما انا بشر کہتا ہے

پیغمبرؐ کی سنت کا ذکر آتا ہے .... قرآن وما اٰتٰکم الرسول فخذوه وما نهٰکم عنه فانتهوا کہتا ہے

پیغمبرؐ کی ختم نبوت کا ذکر آیا .... قرآن ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول الله وخاتم النبیین کہتا ہے

پیغمبرؐ کی ازواج و بنات کا ذکر آیا .... قرآن یا ایها النبی قل لازواجک

اَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ کہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے بھائیو!۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جب میرے پیغمبرؐ کے صحابہ کا ذکر آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو قرآن صحابہ کی بھی تعریف کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔یعنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قرآن کہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُوْلٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اَلَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ يبشرهم ربهم برحمة منه کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا کہتا ہے

قرآن کہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کہتا ہے

میرے بھائیو!۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے عرض کیا تھا کہ قرآن خود بولتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نبیؐ چلتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن بولتا ہے

نبیؐ مسکراتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن بولتا ہے

نبیؐ اشارہ کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن بولتا ہے

نبیؐ مکے میں آتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن بولتا ہے

نبیؐ مدینے میں آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن بولتا ہے

نبیؐ بستر پر آتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو قرآن بولتا ہے

Scanned with CamScanner

نبیؐ گفتگو فرماتا ہے .... تو قرآن بولتا ہے

.... بلکہ ....

صدیقؓ قدموں میں آئے .... تو قرآن بولے

عمرؓ قدموں میں آئے .... تو قرآن بولے

عثمانؓ قدموں میں آئے .... تو قرآن بولے

عثمانؓ نے تلاوت کرے .... تو قرآن بولے

دحیہ کلبیؓ کا حسن چمکے .... تو قرآن بولے

نبیؐ ستارہ توڑ دے .... تو قرآن بولے

نبیؐ ہاتھ اٹھائے .... تو قرآن بولے

نبیؐ سجدہ کرے .... تو قرآن بولے

نبیؐ اٹھ کر کھڑا ہو .... تو قرآن بولے

میرے بھائیو! توجہ رہے.......... نبی ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے.......... تو قرآن بول پڑا.......... اگر نماز میں پیغمبرؐ کے دل میں خیال آئے کہ اے اللہ.......... اگر کعبہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کو کر دیا جائے تو مجھے خوشی ہوگی.......... یہ کہنے کی دیر تھی.......... تو عرش سے قرآن بول پڑا.......... فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا.......... یہ قرآن بولتا ہے.......... یہ قرآن کی شان ہے.......... قرآن لَارَیْبَ کتاب ہے..........

عیسائی پادری کا چیلنج:۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ.......... برصغیر کے بڑے عالم گزرے ہیں.......... اتنے بڑے عالم کہ کتب خانے میں بیٹھے ہیں.......... ایک

ابولقمان قاری محمد عبدالقدوس نقشبندی بن محمد حنیف عمر ... چوہدری آزاد کشمیر

آدمی بھاگا ہوا آیا.......... اس نے کہا کہ شاہ جی .... اسلام کی ناک کٹ گئی..........

بھائی کیسے کٹ گئی؟.......... اس نے کہا کہ فنڈر پادری دہلی کے چوک میں کھڑا ہے .... وہ کہتا ہے کہ مسلمانو آؤ!.......... اگر تم سچے ہو تو میرا مقابلہ کرو.......... میرے ہاتھ میں یہ بائبل اور انجیل ہے .... میں اس کو جلتی ہوئی آگ میں پھینکتا ہوں.......... تم سچے ہو تو لاؤ اپنا قرآن آگ میں ڈالو.......... میں اپنی بائبل ڈالتا ہوں .... تم اپنا قرآن ڈالو..........

وہ لڑکا کہتا ہے کہ شاہ جی چوک میں دنیا کا اجتماع ہے .... ہزاروں کا اجتماع ہے .... چوک میں اجتماع ہے .... بڑا اجتماع ہے.......... اس نے کہا کہ یہ آگ جل رہی ہے.......... چیچہ جل رہا ہے.......... آسمانوں سے آگ کے شعلے باتیں کر رہے ہیں.......... میں اپنا بائبل یعنی انجیل اس آگ میں ڈالتا ہوں .... تم اپنا قرآن ڈالو..........

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اٹھ کر چل پڑے.......... اس لڑکے نے کہا کہ حضرت قرآن تو اپنے ہاتھوں میں لے لو.......... شاہ عبدلعزیز نے فرمایا.......... انشاء اللہ بغیر قرآن کے ہی بات بن جائے گی..........

شاہ محدث دہلویؒ کا جواب:۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ وہاں پہنچے ....تو فرمایا کہ اے پادری تو کیا کہتا ہے .... اس نے کہا کہ چیلنج کرتا ہوں.......... آگ جل رہی ہے .... آگ میں قرآن ڈالو.......... میں انجیل ڈالتا ہوں..........

شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا.......... اللہ کا قرآن اپنے ہاتھوں سے میں آگ میں ڈالوں.......... میں کوئی رافضی ہوں؟.......... اس نے کہا کہ پھر آپ جھوٹے ہیں.......... آگ میں قرآن ڈالو.......... ابھی فیصلہ ہو گا.......... سچا ہوگا تو بچ جائے گا.......... جھوٹا ہوگا تو جل جائے گا..........

فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَر:۔

شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں فیصلہ کرتا ہوں.......... تم اس طرح کرو کہ اس انجیل کو سینے سے لگاؤ.......... میں قرآن کو سینے سے لگاتا ہوں.......... تم بھی چھلانگ لگاؤ میں بھی چھلانگ لگاتا ہوں.......... تمہاری کتاب سچی ہوگی تو تمہیں بچالے گی.......... اور اگر میری کتاب سچی ہوگی تو مجھے بچالے گی.......... قرآن بے مثال ہے..........

جب شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بات کہی.......... تو عیسائی لاجواب ہوگیا.......... اور جب بھاگنے لگا.......... تو لوگوں نے پکڑ لیا.......... اور کہا کہ ارے پادری جی اب کہاں جاتا ہے؟.......... اس نے کہا کہ بائبل پر تو میں نے مصالحہ لگایا ہوا تھا.......... اپنے جسم پر تو کوئی مصالحہ نہیں لگایا..........

دارالعلوم دیوبند اور حفاظ قرآن:۔

میرے بھائیو!.......... جب امتوں نے قرآن کو سینے سے لگایا.......... تو اس وقت قرآن کہتا ہے.......... ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم.......... یہ قرآن قوموں کو اونچا کرتا ہے.......... یہ سربلند کرتا ہے.......... یہ انسانوں کو اونچا کرتا ہے..........

Scanned with CamScanner

میرا دعویٰ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں .... سب سے زیادہ قرآن کے حافظ اورقاری دارالعلوم دیوبند نے پیدا کیئے ہیں .... ہمیں اس بات پر فخر ہے .... علمائے دیوبند نے بڑا دین کا کام کیا ہے .... اس میں کوئی شبہ نہیں ہے ....

لیکن آپ مدارس عربیہ کی تعداد دیکھیں .... میں مدارس عربیہ کی تعداد کا معائنہ کرانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان میں .... اٹھارہ ہزار دینی مدارس ہیں .... جو علمائے دیوبند کے ہیں .... جن اٹھارہ ہزار دینی مدارس کے ساڑھے بتیس لاکھ بچے قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں ....

یہ قرآن کا اعزاز ہے .... پاکستان میں گیارہ ہزار دینی مدارس ہیں .... بریلوی حضرات کے مدارس .... اور اہلحدیث علماء کے مدارس اسکے علاوہ ہیں .... گیارہ ہزار قرآن کے مدارس ہیں .... قرآن پڑھایا جارہا ہے .... قرآن سیکھایا جارہا ہے .... قرآن سنایا جارہا ہے ....

فضیلت سورۃ دخان:۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آٹھ دنوں میں ایک مرتبہ سورۃ دخان پڑھتا ہے .... ستر ہزار فرشتے ہفتہ بھر اس کی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں .... لاؤ کوئی ایسی کتاب .... یہ قرآن ہے ....

قرآن بے مثال ہے

تلاوت بے مثال ہے

قرآت بے مثال ہے

مفہوم بے مثال ہے

امام اعظمؒ نے فرمایا:۔

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا......... اے امام ابو حنیفہؒ آپ نے قرآن کو کیسا پایا......... تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن حکیم سے میں نے......... نوے ہزار مسائل اخذ کیئے ہیں.........

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا:۔

اور جب امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا......... تو انہوں نے فرمایا کہ ہزاروں مسائل پر......... چار جلدیں مکمل ہو چکی ہیں......... لیکن قرآن کا معنی مکمل نہیں ہوا.........

امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا......... امام قرآن کے بارے میں کوئی بات بتاؤ......... تو امام کہتا ہے کہ کیا بتاؤں؟.........

ایک دن خواب میں اللہ کا دیدار ہوا......... مین نے اللہ سے پوچھا......... اے اللہ تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے.........تو اللہ نے جواب میں فرمایا......... قرآن.........

امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ اے اللہ قرآن کے بارے میں کیا حکم ہے؟......... فهما اوكان بلا فهمی......... سمجھ کر پڑھوں تمہیں پسند ہے......... یا بغیر سوچے سمجھے پڑھوں تب بھی تمہیں پسند ہے.........تو جواب میں اللہ نے فرمایا......... فهما اوبلا كان فهم......... احمد سمجھ کر پڑھے تب بھی مجھے پسند ہے......... بغیر سمجھ کر پڑھے تب بھی مجھے پسند ہے......... پڑھ تو سہی.........

Scanned with CamScanner

امام غزالیؒ نے فرمایا:۔

اور جب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ قرآن کے بارے میں بتاؤ کہ قرآن کیا ہے؟.......... تو امام غزالیؒ نے بڑی عجیب بات کہی.......... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ لوگو.......... قرآن اتنا آسان ہے.......... آٹھ سال کے بچے کے سینے میں اتر جاتا ہے.......... مشکل اتنا ہے کہ چودہ سو سال سے علماء اس کے سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں.......... موتیوں کو پا نہیں سکے..........

جنازہ منشی صاحب پڑھائیں:۔

منشی رحمتؒ علی کی بات ہے.......... منشی رحمتؒ علی ایک بڑے بزرگ تھے.......... دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا.......... منشی رحمتؒ علی نانوتہ کی بستی سے روزانہ دیوبند کی بستی میں آتے.......... راستے میں ایک گاؤں آیا.......... صبح کا وقت ہے.......... دس بجے کا وقت ہے.......... گاؤں میں لوگ جمع ہیں.......... منشی رحمتؒ علی کھڑے ہو گئے.......... انہوں نے کہا منشی صاحب.......... جنازہ آپ پڑھائیں..........

منشیؒ صاحب نے کہا کہ میں تو نہیں پڑھاتا.......... تو گھر سے پیغام آیا کہ منشی رحمتؒ علی کو بلاؤ.......... جنازہ وہ پڑھائیں.......... لوگوں نے اس مرنے والے کی بیوی سے پوچھا کہ منشی رحمتؒ علی کا نام تم نے کیوں لیا؟..........

تو بیوی کہتی ہے کہ یہ جو آدمی فوت ہوا.......... اس آدمی نے فوت

Scanned with CamScanner

ہونے سے پہلے مجھے کہا تھا کہ میں جب فوت ہو جاؤں .... تو میرا جنازہ منشی رحمت علیؒ پڑھائے .... لوگوں نے کہا کہ آج اتفاق سے وہ آئے ہوئے ہیں ....

تو انہوں نے کہا کہ ہماری بات پوری ہوگئی .... منشی رحمت علیؒ نے جنازہ پڑھایا .... وہ ملازمت پر روزانہ دفتر جاتے تھے .... ملازم تھے اور اللہ کے ولی تھے .... تو انہوں نے کہا کہ کچھ وقت اس بزرگ کے پاس گزار دوں بڑا نیک آدمی ہے .... نیک آدمی معلوم ہوتا ہے جنازہ پڑھایا .... جب قبر میں اتارنے کا وقت آیا .... تو منشی رحمتؒ نے اپنے ہاتھوں پر اس میت کو رکھا اور قبر میں اتار دیا .... قبر میں اتارا دفن کردیا .... اور چلے گئے ....

قبر پھولوں سے بھر گئی:۔

منشی صاحب جب دفتر میں پہنچے .... بڑی عجیب بات ہے .... جیب میں دیکھا تو ملازمت کا جو کارڈ تھا وہ غائب تھا .... خیال آیا کہ جب میں نے اس بزرگ کو قبر مین اتارا .... تو وہ کارڈ قبر میں گر گیا ہوگا .... میری زندگی کا سوال ہے .... ملازمت کا مسئلہ ہے .... اسی وقت واپس آئے اور لوگوں کو جمع کیا .... اور کہا کہ ابھی ان کو دفن کیا ہے .... تقریباً ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا ہوگا .... میری زندگی کا مسئلہ ہے .... لہذا تھوڑا سا قبر سے مٹی ہٹاؤ تا کہ میں اپنا کارڈ نکال لوں .... میرا کارڈ یہاں ہی موجود ہے .... اور تو میں کہیں گیا نہیں ہوں ....

سب لوگ جمع ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ منشی رحمت علیؒ ولی اللہ

Scanned with CamScanner

آدمی ہے .... کوئی بات نہیں ابھی دفن کیا ہے .... مٹی کو ہٹا
گیا .... جب اس کے کفن کے قریب پہنچے .... تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس
کی ساری قبر گلاب کے پھولوں سے بھری پڑی ہے ....

مدفون کا زندگی میں عمل:۔

منشی رحمت علیؒ کو اپنی ملازمت بھول گئی .... سیدھے اس بوڑھی عورت کے گھر گئے .... اور جا کر کہا کہ اماں بتاؤ یہ جو بزرگ تھا .... اس کا عمل کیا تھا .... ساری زندگی یہ کیا کرتا تھا .... تو بوڑھی عورت نے جواب میں بڑی عجیب بات کہی .... اس نے کہا کہ یہ تو ان پڑھ تھا .... بھائی کیا پڑھا ہوا تھا .... اس نے کہا کہ بالکل ان پڑھ تھا .... اس نے چند سورتیں یاد کر رکھی تھیں .... لیکن نہ لکھنا آتا تھا .... نہ پڑھنا آتا تھا .... بھائی قرآن نہیں پڑھتا تھا .... تو بوڑھی عورت کیا کہتی ہے؟ کہ اس نے قرآن بھی نہیں پڑھا ہوا تھا .... تو پھر عمل کیا تھا؟ ....

تو اس نے کہا کہ ۴۵ سال ہو گئے .... مجھے اس کے نکاح میں آئے ہوئے .... ایک کام یہ روزانہ کرتا تھا .... ایک بھی ناغہ میں نے پوری زندگی اس کا نہیں دیکھا .... کام کیا تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا تو قرآن سامنے رکھ لیتا .... اور قرآن سامنے رکھ کر اس کی سطروں کے اوپر انگلی رکھ کر کہتا کہ اے اللہ تو نے یہ بھی سچ کہا .... تو نے یہ بھی سچ کہا .... تو نے یہ بھی سچ کہا .... تو نے یہ بھی سچ کہا ....

میرے بھائیو! .... آؤ تو سہی قرآن کی طرف .... قرآن نے

کیا کہا ...... اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا ......

میرے بھائیو ...... قرآن وہ کتاب ہے جو گری ہوئی انسانیت کو بلند کرتی ہے ...... اللہ سمجھ اور عمل کی توفیق بخشے ...... آمین ......

واخر دعوانا عن الحمدللہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

قرآن اور سائنس

☆ ب ☆

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ......... وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ......... وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا......... مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ......... وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ......... وَ نَشھَدُاَن لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ......... وَلَا نَظِیرَلَہٗ وَلَا مُشِیرَ لَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَاوَزِیرَلَہٗ......... وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِالرُّسُلِ وَخَاتَمِ الاَنبِیَآءِ.........اَلمَبعُوثُ اِلٰی کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا......... وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیرًا.........وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ.........اِنَّ ھٰذَا القُراٰنَ یَھدِی لِلَّتِی ھِیَ اَقوَمُ وَ یُبَشِّرُ المُؤمِنِینَ الَّذِینَ یَعمَلُونَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُم اَجرًا کَبِیرًا......... (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ خَیرُکُم مَن تَعَلَّمَ القُراٰنَ وَ عَلَّمَہٗ......... اَوکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ.........صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنَا العَظِیمِ.........وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیمِ......... وَ نَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَ الشَّاکِرِینَ......... وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ.........

اشعار:۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے
اذاں تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلمان بھول گئے
یہ دنیا سرائے دھر مسافر وبخدا ہے کسی کا مکان نہیں
جو مکین اس میں تھے یہاں آج ان کا نشان نہیں
غرور تھا غور تھا، ہٹو بچو کی تھی صدا
آج میں تم سے کیا کہوں کہ لحد کا بھی پتہ نہیں
وہ لوگ جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے
جھاڑ ہیں ان کی قبر پر اور نشان کچھ بھی نہیں

تمہید:۔

واجب الاحترام

معزز علمائے کرام

اور سپاہ صحابہ کے نوجوانو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے کہ اس نے آج آپ حضرات کے سامنے حاضری کی توفیق عطا فرمائی ہے.......... مجھے یہ کہا گیا ہے کہ میں آپ حضرات کے سامنے...........

Scanned with CamScanner

اعجاز قرآن

رفعت قرآن

عظمت قرآن

فضیلت قرآن

اور جہت قرآن.......... کے موضوع پر کچھ باتیں عرض کروں.........

اگر آپ کی توجہ ہوگی.......... تو انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا..........

بے مثال کتاب:۔

میرے دوستو! .... قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ جس جیسی کتاب پوری کائنات میں آج تک تخلیق نہیں ہوئی.......... قرآن کے لفظ بھی بے مثال ہیں.......... معانی بھی بے مثال ہیں..........

..........کیوں؟..........

اس لئے کہ جس پیغمبرؐ پر یہ کلام اترا ہے.......... وہ پیغمبرؐ بھی بے مثال ہے.......... نہ کوئی اس قرآن کا مقابلہ کرسکتا ہے.......... نہ کوئی صاحب قرآن کا مقابلہ کرسکتا ہے..........

ہدایت کا راستہ:۔

پھر آیئے دیکھئے.......... کہ..........

تورات

زبور

انجیل

یہ کتابیں ہیں.......... اور ان تینوں کتابوں میں .... پوری دنیا کو

Scanned with CamScanner

خطاب نہیں کیا گیا.........

تورات میں خطاب .... اپنے دور کے لوگوں کو ہے

زبور میں خطاب .... اپنے دور کے لوگوں کو ہے

انجیل میں خطاب .... اپنے دور کے لوگوں کو ہے

لیکن ایک قرآن ہے .... جو پوری کائنات کو خطاب کر رہا ہے......... جو مشرق و مغرب تک کی دنیا کو خطاب کر رہا ہے.........

تورات نے .... حکومتوں کو درس نہیں دیا

زبور نے .... حکومتوں کو درس نہیں دیا

اور انجیل نے .... حکومتوں کو درس نہیں دیا

لیکن ایک قرآن ہے.........

جو پیر کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو مزدور کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو کسان کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو حکومت کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو معاشرے کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو بازار کی دنیا کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو دکان دار کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو سیشن کورٹ کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو ہائی کورٹ کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

جو سپریم کورٹ کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

Scanned with CamScanner

جو مسجد کے مولوی کو بھی .... ہدایت کا درس دیتا ہے

میرے بھائیو .... اگر کوئی آدمی حکمران ہے .... تو اس کو

قرآن ہدایت کا درس دیتا ہے .... اور اگر کوئی آدمی فیصل ہے .... تو

قرآن اس کو بھی ہدایت کا درس دیتا ہے ....

پوری دنیا کے جس معاشرے میں جو انسان آباد ہے .... قرآن

اس کے لئے ہدایت کا پیغام رکھتا ہے .... اس لئے کہ قرآن اس پیغمبرؐ پر

اترا ہے .... جو قیامت تک کا نبی ہے .... تو قرآن بھی قیامت تک

ہدایت کی کتاب ہے .... قیامت تک کے لئے کائنات میں اور کوئی کتاب

نہیں آ سکتی .... اس لئے کہ قیامت تک .... محمدؐ کے سوا اور کوئی نبی

بھی نہیں آ سکتا ....

مذاہب باطلہ کی کتب اور قرآن:۔

میرے بھائیو .... قرآن بھی اعلیٰ ہے اور صاحب قرآن بھی اعلیٰ

ہے .... ہندوؤں کی کتاب کا نام وید ہے اور اسکے چار مجموعے ہیں ....

وید اکبر

وید اصغر

وید اوسط

وید ادنیٰ

یہ ان کے مجموعوں کے نام ہیں .... اور یہ چار قسم کے وید ہیں

ہندو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے .... اور زرے تش ایک بہت بڑا آدمی گزرا

ہے جس کو مجوسی اپنا پیغمبر مانتے ہیں .... اور اسکی کتاب کا نام اوسطا ہے

Scanned with CamScanner

ہندوؤں کی کتاب کا نام .... وید ہے

مجوسیوں کی کتاب کا نام .... اوسطا ہے

یہودیوں کی کتاب کا نام .... تورات ہے

صابیوں کی کتاب کا نام .... زبور ہے

عیسائیوں کی کتاب کا نام .... انجیل ہے

یہ پانچ کتابیں ہیں .... ان پانچ کتابوں میں کوئی کتاب یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ اس کتاب کے الفاظ خدا کے ہیں .... ہر کتاب یہ کہتی ہے کہ اس کتاب کا معنی خدا کا ہے .... لیکن اس کے باوجود وہ معانی واقعی آج بھی خدا کے ہیں .... اس پر کسی اور کتاب کا کوئی دعویٰ نہیں ہے ....

.........دیکھئے.........

جو تورات ہزار سال پہلے تھی .... وہ آج نہیں

جو زبور پانچ سو سال پہلے تھی .... وہ آج نہیں

جو انجیل ہزار سال پہلے تھی .... وہ آج نہیں

میرے بھائیو! .... سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے پہلے شاگرد کا نام پطرس ہے ....

تو پطرس نے جو کتاب لکھی .... وہ اور ہے

اور یوحنا نے جو انجیل لکھی .... وہ اور ہے

اور متی نے جو انجیل لکھ .... وہ اور ہے

تورات جس نے جمع کی .... وہ اور ہے

زبور جس نے جمع کی .... وہ اور ہے

Scanned with CamScanner

اور ہر صدی میں ہر کتاب بدلی ....یعنی ....

وید بدلی

اوسطا بدلا

زبور بدلی

انجیل بدلی

لیکن ....

یہ ایک قرآن ہے جو فاران کی چوٹی پر جن الفاظ میں اترا تھا ....

آج وہی الفاظ پوری دنیا میں موجود ہیں ....

ایک قرآن ہے کہ وہ قران جس لہجے میں .... جس طرز پہ .... جس قرأت میں غار حرا میں اترا تھا .... آج اسی قرأت میں یہاں موجود ہے ....

ایک قرآن ہے کہ جن الفاظ میں مدینے کی وادی میں اترا تھا .... آج بھی انہی الفاظ میں ہمارے پاس موجود ہے ....

ایک قرآن ہے .... جتنی سورتوں میں مکے اور مدینے میں آیا تھا .... اتنی ہی سورتوں میں ہمارے پاس موجود ہے ....

ایک قرآن ہے .... جس کے تیس (۳۰) پارے اس وقت اترے تھے .... آج بھی اسی طرح موجود ہیں ....

پانچ سو چالیس (۵۴۰) رکوع اس وقت اترے تھے .... آج بھی موجود ہیں ....

ایک لاکھ ستر (۱۷۰۰۰۰) ہزار الفاظ قرآن اس وقت اترے

تھے............ آج بھی موجود ہیں............

ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتیں اس وقت اتری تھیں............ آج بھی موجود ہیں............

بائیس ہزار (۲۲۰۰۰) علوم کا مجموعہ اس وقت اترا تھا............ آج بھی موجود ہے............

جو لفظ اس وقت تھا............ وہی لفظ ہزار سال پہلے تھا............ وہی لفظ پانچ سو سال پہلے تھا............ اور وہی لفظ آج بھی موجود ہے............

پھر آپ امریکہ چلے جائیں............ امریکہ میں جو قرآن ہے............ وہ وہی قرآن ہے............ جو مدینے میں اترا............

آپ برطانیہ جائیں............ برطانیہ میں بھی وہی قرآن ہے............ جو مدینے میں قرآن ہے............

آپ ائرلینڈ کے جزیروں میں جائیں .... جو قرآن مدینے میں ہے............ وہی قرآن ائرلینڈ کی جزیروں میں ہے............ پوری دنیا کی کسی کتاب کا یہ دعویٰ نہیں ہے .... میں چیلنج کرتا ہوں............

............کہ............

بائبل پاکستان میں .... اور ہے

بائبل انڈیا میں .... اور ہے

بائبل برطانیہ میں .... اور ہے

بائبل امریکہ میں .... اور ہے

............لیکن............

Scanned with CamScanner

ایک محمدؐ کا قرآن ہے .... جو پوری دنیا کے ....

ہر شہر میں .... ایک ہے
ہر بستی میں .... ایک ہے
ہر ملک میں .... ایک ہے
پہاڑوں پہ .... ایک ہے
غاروں میں .... ایک ہے
شہروں میں .... ایک ہے
قوموں میں .... ایک ہے

........غرض........

عربوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
فارسیوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
اردو دانوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
انگریزوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
بنگالیوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
پنجابیوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
افغانیوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے
پختونوں میں جاؤ .... تو قرآن ایک ہے

اور میرے دوستو! .... پوری دنیا کے جس ملک میں جاؤ .... میرے محمد ﷺ کا قرآن ایک ہے .... اور قران ساری کائنات کی آخری کتاب ہے ....

دنیائے کفر کو قرآن کا چیلنج :۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ جو چیلنج قرآن نے دیا ہے......... وہ چیلنج آج تک کسی اور کتاب نے نہیں دیا......... کیا یہ چھوٹا سا چیلنج ہے؟.........

کہ قرآن کہتا ہے......... ذٰلِکَ الْکِتٰبُ......... یہ کتاب.........

لَارَیْبَ فِیْہِ......... اس میں کوئی شک نہیں.........

یہ چیلنج کتنا بڑا چیلنج ہے......... ذٰلِکَ الْکِتٰبُ......... یہ کتاب ہے......... لَارَیْبَ فِیْہِ......... اس میں کوئی شک نہیں ہے......... یہ چیلنج ہے......... اور اس چیلنج کے بعد کیا ہوا؟.........

مکے کے لوگوں نے کہا کہ یہ محمد ﷺ کا کلام ہے......... تو اللہ نے فرمایا اے میرے پیغمبر قرآن کی سب سے چھوٹی سورت......... اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ......... فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ......... اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ.........

یہ لکھ کر کعبے میں لٹکا دو......... اور اس کے نیچے لکھو کہ اگر یہ بندے کا کلام ہے.........

تو اس جیسی سورت بناؤ......... وہ سورت کعبے میں لٹکی رہی......... کئی مہینے اور کئی دن گزر گئے.........

لیکن کوئی بھی اس سورت جیسی سورت نہ بنا سکا.........

تو پھر قرآن نے پوری دنیائے کفر کو چیلنج دیا......... قرآن نے کہا کہ وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (پارہ۱ سورۃ البقرہ آیت۲۳)

اس جیسی دس سورتیں بناؤ......... جب دس کوئی نہ بنا سکا......... تو

Scanned with CamScanner

پھر قرآن نے کہا.......... فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ..........اس جیسی ایک سورت بناؤ.......... پہلے دس کا چیلنج دیا ہے.......... پھر ایک کا چیلنج دیا ہے..........

قرآن نے چیلنج کب دیا؟:۔

میرے بھائیو!..........اور وہ چیلنج کب دیا؟..........

جب .... عربی دان تھے

جب .... فردس جیسے شاعر تھے

جب .... عرب کے لبیب تھے

جب .... عرب کے ادیب تھے

جب .... امرءالقیس جیسے شاعر تھے

جب .... علم بدی اور بیان کے امام تھے

جب .... فصاحت و بلاغت کے پیکر تھے

میرے بھائیو.......... ان لوگوں کو قرآن نے یہ چیلنج دیا کہ کوئی ایک سورت تو بنالاؤ..........

ایک .... لفظ تو بناؤ

ایک .... آیت تو بناؤ .

ایک .... رکوع تو بناؤ

ایک .... پارہ تو بناؤ

جب سب عاجز آ گئے تو پھر سب نے کہا کہ یہ کلام بندے کا نہیں ہے یہ تو خدا کا کلام ہے.......... جس طرح محمدؐ میں کوئی شک نہیں.......... اسی طرح اس کے قرآن میں بھی کوئی شک نہیں.......... قرآن ایک اعجازی کتاب

Scanned with CamScanner

ہے کہ جس کے اعجاز کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا..........

ترقی یافتہ ممالک اور کتب سماویہ:۔

میرے دوستو........آپ نے دیکھا..........اس وقت پوری دنیا میں سائنس میں سب سے زیادہ ترقی یورپ نے کی..........ایک طرف یورپ نے ترقی کی........اوردوسری طرف امریکہ اور برطانیہ نے ترقی کی.......... یورپ کس کو کہتے ہیں؟..........فرانسیسی ممالک کو یورپ کہتے ہیں..........

یہ بات یاد رکھیں.........تو انہوں نے سائنس میں بڑی ترقی کی..........اور جتنے فرانسیسی ممالک ہیں.........امریکہ اور برطانیہ کی جتنی ترقیات اور انکشافات ہیں.........یہ سارے وہ لوگ ہیں جو انجیل کے ماننے والے ہیں..........یہ سب عیسائی ہیں..........

امریکہ میں عیسائی ہیں
برطانیہ میں عیسائی ہیں
فرانس میں عیسائی ہیں

اور ساری ترقی ان کے اردگرد گھومتی ہے..........اور انہوں نے سائنس میں کتنی ترقی کر ڈالی.........کہ ٹی وی بنا دیا.........ایک آدمی امریکہ میں بیٹھ کر تقریر کرتا ہے.........آپ وہیں کی ٹیلی کاشت کی ہوئی تقریر یہاں سنتے ہیں.........آپ برطانیہ میں کسی سے بات کرنا چاہتے ہیں..........تو ٹیلی فون ایک ایسی ایجاد ہے.........وائرلیس سسٹم ایک ایسی ایجاد ہے.......... کہ ایک لمحے میں آپ وہاں بات کریں گے.........اور آپ کی عقل حیران ہو جائے گی..........

Scanned with CamScanner

ائر لینڈ کے جزیروں میں جہاں ارد گرد سارا سمندر ہے .... اور
وہاں سے آپ بٹن دبائیں .... پاکستان میں بات کر لیں .... یہ
حیرت انگیز ترقی ہے کہ نہیں؟ .... بڑے بڑے لوگ پیدا ہوئے ....

.... پھر ....

ان عیسائیوں کی دنیا میں .... ویدرک جیسے انسان پیدا ہوئے
ان عیسائیوں کی دنیا میں .... برناڈ شاہ جیسے سکالر پیدا ہوئے
ان عیسائیوں کی دنیا میں .... بڑے انسان چشم فلک نے دیکھے

لیکن وہ برطانیہ اور امریکہ .... اور وہ فرانس کے ممالک .... وہ
پوری دنیا کی ترقیات کو چکنا چور کرنے والے .... اور ایجادات کے علم
بردار بڑے بڑے لوگ پیدا ہوئے ....

لیکن پوری دنیا میں اتنی ترقی کرنے والا یورپ .... ایک انجیل کا
حافظ پیش نہیں کر سکا .... اتنی ترقی کرنے والے ممالک .... ایک انجیل
کا حافظ نہیں پیش کر سکے .... اور پوری دنیا میں یہودی .... تورات کا
حافظ نہیں پیش کر سکتے تو آؤ میں تمہیں اس پورے شہر میں نہیں ....

ایک گلی میں نہیں

ایک کوچے میں

ایک وادی میں

ایک بستی میں

ایک مسجد میں لے جاؤں

جہاں آٹھ سال کا بچہ ہے .... جس کو بازار میں سودا خریدنے کا

Scanned with CamScanner

پتہ نہیں .... جس کو اپنے رشتہ داروں کا پتہ نہیں .... جس کو بس پر چڑھنے کا پتہ نہیں .... آپ اس کو کہیں کہ الم سے والناس تک قرآن سنا دے .... تو وہ بچہ سارا محمد .... کا قرآن پڑھ جائے گا .... یہ قرآن کا اعجاز ہے .... اس جیسی کتاب پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے ....

.... آج ہم ....

چیلنج کرتے ہیں .... ریگن کو

چیلنج کرتے ہیں .... وائٹ ہاؤس کو

چیلنج کرتے ہیں .... فلک بوس عمارتوں کو

چیلنج کرتے ہیں .... مسز Thetcher کو

چیلنج کرتے ہیں .... نیو یارک کی سوسو منزلہ آسمانوں سے باتیں کرنے والی عمارتوں کو کہ اتنی ترقیات کے باوجود .... زمین دوز ٹرینیں چلانے کے باوجود .... انسانوں اورسیاروں کو چاند تک پہنچانے کے باوجود .... اے یورپ کی دنیا کے لوگو! ایک انجیل کا حافظ تو لاؤ ....

دارالعلوم دیوبند تیری عظمت کو سلام:۔

میرے دوستو! .... دوسری طرف آپ قرآن کے اعجاز کو دیکھیں کہ قرآن کا اعجاز کتنا ہے؟ ....

ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند ۱۸۶۶ء میں قائم ہوا .... ۱۸۶۶ء سے لے کر آج ۱۹۸۸ء تک ایک سو بائیس (۱۲۲) سال کے عرصے میں دارالعلوم دیوبند نے پچاسی ہزار (۸۵۰۰۰) علماء پیدا کیئے ....

اور بائیس ہزار (۲۲۰۰۰) دینی مدارس قائم کیئے .... اور ان بائیس

Scanned with CamScanner

ہزار (۲۲۰۰۰)مدارس میں ایک سو سال کے اندر اندر.........ستر لاکھ(۷۰۰۰۰۰) قرآن کے حفاظ پیدا کئے.........

ضروری وضاحت:۔

قارئین کرام یہ تقریر حضرت فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۹۸۸ء میں کی تھی اس لئے دارالعلوم دیوبند کی کارکردگی اسی حساب سے ضبط تحریر میں لائی گئی ہے.........لہذا اب مزید خود حساب لگا لیں (ز مرتب ابو اسامہ)

آج پوری دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں .... پوری دنیا کا کوئی جزیرہ ایسا نہیں .... پوری دنیا کی کوئی بستی ایسی نہیں .... جہاں محمد ﷺ کے قرآن کا حافظ موجود نہ ہو.........

قرآن اور صاحب قرآن:۔

میرے بھائیو......... اور یہاں سے بھی اعجاز کے کلام کا پتہ چلتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے طور پر گئے .... انجیل لینے کیلئے عیسیٰ علیہ السلام اپنے معبد خانے میں گئے......... زبور لینے کے لئے داؤد علیہ السلام اپنے معبد خانے میں گئے ....اور یہ صرف ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم کا اعجاز تھا کہ باقی نبی کلام لینے گئے......... لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی .... تو اللہ نے فرمایا کہ اے کملی والے .... تجھے کسی جگہ پر کلام لینے کے لئے جانا نہیں پڑے گا......... بلکہ تو جہاں ہوگا قرآن وہاں آئے گا.........

تو پہاڑ پر جائے گا .... تو میں قرآن کو پہاڑ پر اتار دوں گا

تو غار میں جائے گا .... تو میں قرآن کو غار میں اتار دوں گا

Scanned with CamScanner

تو مکے میں جائے گا .... تو میں قرآن کو مکے میں اتار دوں گا

تو مدینہ میں جائے گا .... تو میں قرآن کو مدینہ میں اتار دوں گا

تو خیبر میں جائے گا .... تو میں قرآن کو خیبر میں اتار دوں گا

تو تبوک میں جائے گا .... تو قرآن کو تبوک میں اتار دوں گا

تو عرفات میں جائے گا .... تو قرآن کو عرفات میں اتار دوں گا

تو جبل ابوقیس پر کھڑا ہوگا .... تو میں قرآن کو جبل ابوقیس پر اتار دونگا

توبدر کے میدان میں جائیگا .... تو میں قرآن کو میدان بدر میں اتاردونگا

تو خندق کی وادی میں جائیگا .... تو میں قرآن کو خندق کی وادی میں اتار دونگا

.... بلکہ ....

اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر جائے گا .... تو میں اپنے قرآن کو بھی عائشہ صدیقہؓ کے بستر پر اتار دوں گا .... غرض تو جہاں جائے گا .... تو قرآن تیرے پیچھے پیچھے جائے گا ....

حاضر و ناظر کا مسئلہ حل ہوگیا:۔

میرے بھائیو .... آپ نے قرآن کی سورتوں کو دیکھا؟ .... ایک مکی سورت ہے .... اور ایک مدنی سورت ہے .... یعنی کچھ سوررتیں مکی ہیں اور کچھ مدنی ہیں .... مکی سورتیں ۸۵ ہیں .... اور مدنی سورتیں ۲۷ ہیں .... ان میں کچھ اختلاف ہے ....

تو میں عرض یہ کررہا تھا کہ یہ مکی سورتیں مکی کیوں ہیں؟ .... اور مدنی سورتیں مدنی کیوں ہیں؟ .... اس میں ایک مسئلہ دنیا کو بتایا کہ نبی

Scanned with CamScanner

جہاں ہوتا ہے.......... قرآن کی سورت کا نام وہی رکھ دیا جاتا ہے.......
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر پاکستان میں آتے تو کوئی نہ کوئی سورت پاکستانی بھی ہوتی .... یہاں تو چار آنے کی پھلیاں پتاسوں پر حضور ﷺ کو لے آتے ہیں کہ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ حضور ﷺ آ گئے .... اگر حضور ﷺ یہاں آتے تو کوئی سورت پاکستانی بھی ہوتی .... مکی مدنی سورتوں کی تقسیم نے بتا دیا کہ نبی ہر جگہ موجود نہیں ہوتا.......... اگر نبیؐ ہر جگہ موجود ہوتا تو مکی مدنی کی تقسیم کیوں ہوتی؟.......... اگر نبیؐ ہر جگہ موجود ہوتا ہے........ تو مکی اور مدنی کا کیا مطلب؟........

مکی کا مطلب یہ ہے کہ نبیؐ اب مکے میں ہے .... اور قرآن مکے میں اتر رہا ہے .... تو قرآن کے اس حصے کو مکی حصہ کہہ دیا....... کیوں؟ کہ اب نبیؐ مکے میں ہے........

اور مدنی سورتوں کا کیا مطلب؟ کہ اب نبیؐ مدینے میں ہے .... اور مدینے میں قرآن اترا تو سورتوں کا نام مدنی پڑ گیا.......... تو یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر جگہ موجود اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے.......... اور عرفات کے میدان میں حضورؐ نے مسافری کی نماز پڑھی.......... مسافر وہ ہوتا ہے جو ہر جگہ موجود نہ ہو.......... مسافر وہ ہوتا ہے جو اپنے وطن سے دور ہو اور جو وطن سے دور ہوتا ہے وہ ہر جگہ موجود نہیں ہوتا.......... نبی کی نماز مسافری نے دنیا کو بتا دیا کہ ہر جگہ موجود اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے ....

قرآن اور سائنس:۔

اور پھر قرآن ایسی کتاب ہے کہ اس قرآن نے اپنا بھی تعارف

Scanned with CamScanner

کرایا........ اور اپنے نبی کا بھی تعارف کرایا.......... قرآن نے سائنس کے مسئلے بھی بتائے......... مثلاً قرآن نے کہا.......... وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ.......... کہ جتنے بھی آسمان ہیں.......... یہ سارے ملحق تھے زمین کے ساتھ.......... آسمان اور زمین ایک تھے..........

ایک وقت ایسا تھا کہ زمین و آسمان ملے ہوئے تھے.......... تو قرآن نے ۱۴ سو سال پہلے.......... یہ اعلان کیا کہ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ کہ آسمان جتنے بھی ہیں.......... یہ اجرام فلکیہ ہیں.......... یعنی یہ ملے ہوئے تھے زمین کے نچلے حصے کے ساتھ..........

جس چیز کا اعلان قرآن نے ۱۴ سو سال پہلے کیا.......... ابھی تین سو (۳۰۰) سال پہلے برطانیہ کے ایک سائنس دان نے کہا کہ میری ریسرچ کہتی ہے کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے.......... یعنی آج کے سائنس دان نے قرآن کے اس دعوے کی تصدیق کر دی.......... جو چودہ سو سال پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن نے کہا تھا..........

اور آج کے سائنس دان نے یہ بھی مانا کہ وجعلنا من الماء کل شیئی میں ہر چیز کی زندگی پانی سے ہے.......... اور یہ فلسفہ قرآن نے بتایا ہر چیز زندہ ہی پانی سے ہے.......... تو آج کے سائنس دانوں نے قرآن کے اس سائنسی اصول کی تصدیق کر دی.......... اور انہوں نے کہا کہ واقعی ہر چیز کی زندگی پانی کی وجہ سے ہے.......... اور یہ دعوی چودہ سو (۱۴۰۰) سال پہلے قرآن کر چکا ہے..........

قرآن ایک ایسی کتاب ہے.......... جس نے سائنس کا سبق بھی

Scanned with CamScanner

دیا.......... اور قرآن ایک ایسی کتاب ہے.......... جس نے ایسی ایسی حیرت انگیز خبریں پہلے بتادیں.......... جوایک عام آدمی کی کتاب نہیں بتا سکتی.......... اور قرآن نے دو باتیں ایسی بتائیں.......... جن باتوں کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا.......... ایک تو قرآن نے آنے والی بعض ایسی چیزوں کی خبر دی ہے.......... جو انسان کی عقل میں نہیں آ سکتی..........

اور ایک یہ کہ قرآن نے گزری ہوئی باتوں میں سے کچھ ایسی باتیں دنیا کو بتائیں کہ فلاں نبی کب آئے تھے.......... یہ قرآن نے بتایا کہ بنی اسرائیل نے اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) پیغمبروں کو ذبح کیا تھا..........

یہ قرآن نے بتایا .... کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں گئے تھے

یہ قرآن نے بتایا .... کہ ابراہیم آتش نمرود میں گئے تھے

یہ قرآن نے بتایا .... کہ اسماعیل کے گلے پر چھری چلائی گئی

یہ قرآن نے بتایا .... کہ کعبے کی تعمیر ابراہیم اور اسماعیل نے کی تھی

میرے بھائیو!.......... اگر یہ کسی بندے کا کلام ہوتا تو بندہ اتنی خبریں کیسے بتا سکتا تھا؟.......... اور پھر دیکھئے آنے والی خبروں میں یہ بات قرآن نے بتائی کہ روم فتح ہوگا.......... الم غُلِبَتِ الرُّومُ..........

یہ قرآن کی آیت اور یہ سورت مکے میں اتری ہے.......... اور جس وقت مکے میں اتری .... اس وقت مدینہ بھی رسول اللہؐ کے پاس نہیں تھا.......... عقل حیران ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ روم فتح ہوگا.......... روم کتنا بڑا ملک تھا.......... جس طرح آج روس کا ملک ہے.......... آج کوئی کہے کہ پاکستان چند مہینوں میں روس کو فتح کرے گا.......... یہ بات عقل کے خلاف

ہے .... جب قرآن نے یہ خبر دی کہ روم فتح ہو جائے گا .... تو مشرکوں نے مذاق اڑایا .... کافروں نے مذاق اڑایا .... بعض مسلمان بھی تعجب کرتے تھے کہ اے اللہ اگر یہ بات پوری ہوگئی .... تو اتنی بڑی بات ہوگی کہ روم فتح ہوگا .... اس آیت کے اترنے کے پورے نوسال بعد وہ حالات پیدا ہونے شروع ہو گئے ....

اور پھر دنیا نے دیکھا کہ پیغمبر ﷺ جنگ تبوک میں تمیں ہزار صحابہ کا لشکر لے کر .... اڑھائی لاکھ رومیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے گئے .... تو رومی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے .... اور پیغمبر ﷺ روم کی سرحد پر قدم رکھ کر واپس لوٹے .... اور پھر اس کے بعد الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ کی یہ آیت فاروق اعظمؓ کے دور میں پوری ہوگئی .... اور پھر چشم فلک نے دیکھا کہ جس کا دعویٰ قرآن نے ۱۵ سال پہلے کیا تھا .... وہ دعویٰ آج سچا ہو چکا ہے .... جس طرح سورج روشن ہے ....

روم کی فتح:۔

اسی طرح قرآن کا دعویٰ روشن ہے .... قرآن نے روم کی فتح کی خوش خبری دی .... اور قرآن نے کیا کہا؟ ....

قرآن نے ایک بات بڑی عجیب کہی .... قرآن نے کہا ....

هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ....

میرے بھائیو! بڑی قابل غور بات ہے .... قرآن کہتا ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس لئے بھیجا .... تا کہ اس محمد ﷺ کی وجہ سے .... پوری دنیا کے دینوں پر محمد ﷺ کا دین غالب آجائے .... حضور ﷺ جب دنیا

Scanned with CamScanner

سے تشریف لے گئے............

یعنی دنیا سے چلے گئے ....تو پوری دنیا کے دینوں پر بظاہر ہمیں اسلام کا غلبہ نظر نہیں آتا تھا............ اور انسان حیران تھا کہ پوری دنیا پر............ یا روم کی حکومت تھی یا ایران کی حکومت تھی............ پوری دنیا کے سارے ممالک روم اور ایران کے ماتحت تھے............ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے............تو یہ دونوں طاقتیں بڑی تھیں............

لیکن قرآن نے کہا کہ اس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہم نے بھیجا ہی اس لئے ہے............ تاکہ حضور ﷺ کا دین سارے دینوں پر غالب آ جائے............ لیکن حضور ﷺ کی وفات کے وقت پوری دنیا کے دینوں پر اسلام کا غلبہ نظر نہیں آتا............ جب کہ قرآن کی پیشین گوئی کو بھی پورا ہونا تھا............ وہ پوری کیسے ہوئی؟............ کیونکہ پیغمبر ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کا جو دور شروع ہوا............

حقیقت میں وہ نبوت کا دور ہے

حقیقت میں وہ پیغمبرؑ کا دور ہے

حقیقت میں وہ نبوت محمدیہ کا دور ہے

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ازالتہ الخفاء میں فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے ....تو انہوں نے سب سے پہلے روم کو فتح کیا............ پھر ایران کو فتح کیا............ اور پھر اس وقت ساری دنیا کی اہل کتاب کی حکومتیں روم کے ماتحت تھیں............اور پوری دنیا کے مشرک ایران کی ماتحت تھے............

Scanned with CamScanner

تو میرے دوستو!..........دو بڑی طاقتوں کے ماتحت پوری دنیا کے غیر مسلم تھے.......... کچھ اہل کتاب تھے .... اور کچھ مشرک تھے.......... سارے روم اور ایران کے ماتحت تھے..........تو اسلام نے ان ممالک کو فتح کر کے..........محمد ﷺ کے قرآن کی اس پیشین گوئی کو بھی پورا کر دیا..........

میرے بھائیو!..........وقت کافی ہوا چاہتا ہے .... میں انہیں الفاظ پر اپنی معروضات ختم کرتا ہوں..........اللہ ہمیں قرآن سے محبت اور قرآن پر عمل کرنے کی ہمت نصیب فرمائے..........

..........آمین..........

وآخر دعونا عن الحمدللّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

(۱۰۵ ص)

﴿پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ........... وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ.......... وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا.......... مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ.......... وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ.......... وَ نَشھَدُاَن لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ.......... وَلَا نَظِیرَلَہٗ وَلَا مُشِیرَ لَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَاوَزِیرَلَہٗ.......... وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءِ.......... اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًاوَّ نَزِیرًا..........وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا.......... وَقَالَ اللّٰہُ وَتَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ.......... وَ مَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ..........(پارہ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۱۹۸)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فُضِّلتُ عَلَی الاَنبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعطِیتُ جَوَامِعُ الکَلِمِ وَ نُصِرتُ بِالرُّعبِ وَ اُحِلَّت لِیَ الغَنَائِمُ وَ جُعِلَت لِیَ الاَرضُ طُھُوراً وَ مَسجِدً وَ اُرسِلتُ اِلَی الغَنَائِمُ وَجُعِلَت لِیَ الاَرضُ طُھُوراً وَمَسجِداً وَاُرسِلتُ اِلَی الخَلقِ کَافَّۃً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّونَ۝اَو کَمَا قَالَ عَلَیہِ السَّلَام(مسلم شریف ص۱۹۹ ج۱ سطر۱۲)

صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنَا العَظِیم ....وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیم.......... وَ نَحنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَ الشَّاکِرِینَ.......... وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ......

Scanned with CamScanner

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحیٰ
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

تمہید:۔

واجب الاحترام
معزز علمائے کرام
سپاہ صحابہ کے نوجوانو اور دوستو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا عنوان ہے.......... پیغام مصطفیٰ .... پیغام مصطفیٰ کیا ہے؟.......... اگر اس کو انتہائی مختصر اور جامع لفظوں میں بیان کیا جائے.......... تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ پیغام مصطفیٰ پیغام رحمت ہے .... اس عنوان پر میں انشاء اللہ آپ کے سامنے.......... اپنے خیالات کا اظہار کروں گا کہ پیغام مصطفیٰ کیا ہے؟.......... پیغام مصطفیٰ پیغام رحمت ہے.......... یہ رحمت مصطفیٰ کا پیغام ہے.......... اور قرآن پاک میں اللہ نے اسی طرف اشارہ کیا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.......... اے پیغمبر ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے..........

بستی کے لئے نہیں
علاقے کے لئے نہیں
شہر کے لئے نہیں

ملک کے لئے نہیں

جہان کے لئے نہیں

اے پیغمبرؐ.......... جہانوں کے لئے دنیا میں اورکوئی چیز رحمت نہیں ہے سوائے آپ کے .... اور رب کے بعد اگر جہانوں کے لئے کوئی چیز ہے ....تو وہ مصطفیٰؐ کی ذات ہے..........اور قرآن کہتا ہے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ.......... ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنایا..........

نبی اکرمؐ رحمتِ مجسّم:۔

رحمت کا مفہوم کیا ہے؟..........رحمت کس کو کہتے ہیں؟.......... اس اتنے بڑے اجتماع میں بہت کم لوگ ایسے ہیں .... جن کو رحمت کے مفہوم کا علم ہے کہ کس کو رحمت کہتے ہیں..........

لغت میں رحمت کا کیا معنیٰ ہے

عربی لغت میں رحمت کی عکاسی یا حقیقت کیا ہے

عربی لغت میں رحمت کی فلاسفی اور تھیوری کیا ہے

پیغمبرﷺ کو فرمایا کہ تم جہانوں کیلئے رحمت ہو.......... کیا مطلب ہے رحمت کا کہ میرا نبیؐ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہے.......... اور باقی پیغمبرؑ..........

قوموں کے لئے تھے

ملکوں کے لئے تھے

شہروں کے لئے تھے

علاقوں کے لئے تھے

Scanned with CamScanner

بستیوں کے لئے تھے

..........اور میرا رسولؐ..........

عرش سے .... فرش تک

تحت الثریٰ سے .... عرش معلی تک

شمس وقمر سے .... شجر و حجر تک

بلکہ کائنات کے ایک ایک ذرے تک میرا نبیؐ رحمت کا پیغامبر بنا کر بھیجا گیا ہے.......... اور قرآن نے کہا..........وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

..........اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے..........

.... بلکہ ....

جہان عرش کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان فرش کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان دنیا کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان عقبیٰ کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان برزخ کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان حیوانات کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان نباتات کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان معدنیات کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان ارواح کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان انسانوں کا ہو .... رحمت تو ہے

جہان جانوروں کا ہو .... رحمت تو ہے

Scanned with CamScanner

جہان ذروں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان حکومتوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان مردوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان عورتوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان کسانوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان محنت کشوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان دکھی لوگوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان بے سہارا لوگوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان گناہ گاروں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان مشکلات والوں کا ہو .... رحمت تو ہے
جہان شرک والوں کا ہو .... رحمت تو ہے

پوری کائنات میں جتنے بھی جہاں ہیں............ ہر جہاں کے لئے تو رحمت ہے............اور رحمت کا مطلب کیا ہے؟............

رحمت کا مطلب راحت ہے
رحمت کا مطلب سکون ہے
رحمت کا مطلب عظمت ہے
رحمت کا مطلب بلندی ہے
رحمت کا مطلب دُکھیوں کا ماویٰ ہے

............یعنی............

جہاں زیادتی ہے .... وہاں امن رحمت ہے

جہاں بے چینی ہے .... وہاں چین رحمت ہے
جہاں شرک ہے .... وہاں توحید رحمت ہے
جہاں بدعت ہے .... وہاں سنت رحمت ہے
جہاں بدی ہے .... وہاں نیکی رحمت ہے
جہاں گناہ ہے .... وہاں معافی رحمت ہے
جہاں برائی ہے .... وہاں اچھائی رحمت ہے
جہاں ظلم ہے .... وہاں انصاف رحمت ہے
جہاں بھوک ہے .... وہاں پیٹ کا بھرنا رحمت ہے
جہاں عریانی ہے .... وہاں کپڑے کا پہننا رحمت ہے

.... اور میرا نبی رحمت ہی رحمت ہے ....

جب تک میرا نبیؐ نہیں آیا تھا .... تو رحمت کی یہ کیفیت نہیں تھی .... میرا رسول دنیا میں نہیں تھا .... تو رحمت کی کیفیت یہ نہیں تھی .... کیا ہی بدایونی شاعر نے بھی کہا ہے .... کہ

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اُڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

بالکل اسی انداز گفتگو کو جگت ناتھ آزاد نے بیان کیا ہے .... اور وہ بڑی عجیب بات کہہ گیا .... اور جگت ناتھ آزاد نے کہا ہے ....

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمین پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ

Scanned with CamScanner

فلاطو کی خرط سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیامیں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دھنتا سیلاب نور آیا
جہاں کفرو باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے قدم چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعلمین آیا

میرا نبیؐ جہانوں کے لئے رحمت ہے.......... آپ کا دل پکارے گا کہ رحمت کیسے ہے؟ ....وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلاَّ رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ .... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جہانوں کے لئے رحمت ہے.......... اس کے لئے کوئی قیدنہیں ہے..........

میرا نبیؐ شرک کے اندھیروں میں روشنی کا مینار ہے.......... اس کا یہ مطلب ہے کہ شرک کے جتنے اندھیرے تھے.......... ان میں میرے پیغمبرؐ نے روشنی پھیلائی.......... اس کا نام رحمت ہے..........

بدعت اور رسم و رواج کی اتھاہ گہرائیوں میں میرا پیغمبر روشنی ہے.......... اسی کا نام رحمت ہے..........

نبی سے پہلے مزدوروں کو کوئی حق نہیں ملتا تھا..........اور میرے رسول نے فرمایا.........." اعطوالاحبیر لاجرہ قبل ان یحف عرقہ "..........

Scanned with CamScanner

کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو .... میرا پیغمبرؐ مزدوروں کے لئے رحمت ہے ....

عقلی بات:۔

میرے بھائیو! .... آپ کہتے ہو کہ میں ہسپتال کے دروازے پر کھڑا تھا .... میرا بھائی زخمی تھا .... اور اس کے لئے خون کی بوتل کی ضرورت تھی .... کوئی شخص خون نہیں دیتا تھا .... کسی کا خون پورا نہیں آرہا تھا .... چند منٹوں میں میرے بھائی نے دنیا سے رخصت ہو جانا تھا کہ اچانک ایک آدمی رحمت کا فرشتہ بن کر آیا .... اور اس نے اپنا خون دے دیا .... یعنی دکھوں میں جب کوئی ساتھ دیتا ہے .... تو آپ اسے کہتے ہیں کہ یہ رحمت بن کر آ گیا ہے ....

تقسیم رحمت کب ہوئی؟:۔

میرے بھائیو! ....

جب مزدوروں کا حق کوئی نہیں تھا .... تو میرا نبی رحمت کا پیغامبر بنکر آیا

جب نافرمانی پوری دنیا میں پھیل گئی تھی .... میرا نبی رحمت کا پیغامبر بنکر آیا

جب عورتوں کی عزت لوٹی جارہی تھی .... تو میرا نبی رحمت کا پیغامبر بنکر آیا

جب شرک کے اندھیرے پھیل گئے تھے .... میرا نبیؐ رحمت کا پیغامبر بنکر آیا

میرے بھائیو .... جب ساری کائنات میں ظلم کا دور تھا ....
پریشانیوں کا دور تھا .... اور مشکلات کا دور تھا .... اور پوری دنیا میں معصیت اور کفر کے اندھیرے تھے .... تو میرا نبی رحمت بنکر آیا ....

Scanned with CamScanner

میرے پیغمبرؐ نے .... عورتوں میں بھی رحمت بانٹی

میرے پیغمبرؐ نے .... جانوروں میں بھی رحمت بانٹی

میرے پیغمبرؐ نے .... بری نگاہ سے دیکھنے والوں میں بھی رحمت بانٹی

میرے پیغمبرؐ نے .... بچیوں کو زندہ دفن کرنے والوں میں بھی رحمت با[نٹی]

میرے پیغمبرؐ نے .... عورتوں کی بولیاں لگانے والوں میں بھی رحمت با[نٹی]

اور ان کی نگاہوں کو سچا کر دیا......... میرے پیغمبرؐ نے کائنات کی
برائی کو مٹا کر اچھائیوں میں تبدیل کر دیا.........

دور جاہلیت میں مقام عورت:۔

میرے بھائیو! .... دنیا میں جتنی بھی برائیاں ہیں .... ا[ن]
برائیوں کے مقابلے میں جو اچھائی ہے وہ رحمت ہے .... ان برائیوں کے
مقابلے میں جو اچھی چیز ہے وہ رحمت ہے.........

آج بھی جو تم اچھا کام کرو گے تو وہ رحمت سے تعبیر ہوگا .... [ج]
برا کام کرو گے وہ زحمت سے تعبیر ہوگا......... اور دنیا میں جب میرا پیغمبرؐ نہ
آیا تھا......... تو کوئی قاعدہ اور قانون نہیں تھا.........

عورت کا وراثت میں .... کوئی حق نہیں تھا

عورت کے چہرے پر .... کوئی پردہ نہیں تھا

عورتوں کی کیفیت کیا تھی......... عرب کے اندر بچیوں کو زندہ دفن
کر دیا جاتا تھا......... اور جوان لڑکیاں قیصر و کسریٰ کے درباروں میں ...
بری نگاہوں سے پیش کی جاتی تھیں......... لڑکیوں کو شوکیسوں میں کھڑ[ا]
کر کے......... ان کو بری نظروں سے دیکھا جاتا تھا......... اور ایران کے

بازاروں میں لڑکیوں کی بولیاں لگائی جاتی تھیں .... سوائے جنسی خواہشات کے عورت کا کوئی کام نہیں رہ گیا تھا ....

عورت .... بہن نہیں بن سکتی
عورت .... بیوی نہیں بن سکتی
عورت .... بیٹی نہیں بن سکتی
عورت .... ماں نہیں کہلا سکتی
عورت .... کھانا وغیرہ نہیں پکا سکتی
عورت .... کا کوئی حق نہیں تھا
عورت .... بچوں کی تربیت نہیں کر سکتی
عورت .... آزادی سے زندگی بسر نہیں کر سکتی

نزول رحمت عرب کے اندھیروں میں:۔

میرے بھائیو! ....

عورت کی حیثیت .... ایک جانور کی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک پتھر جیسی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک گناہ جیسی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک برائی جیسی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک جوتے جیسی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک مردہ چیز جیسی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک درخت کے پتوں جیسی تھی
عورت کی حیثیت .... ایک استعمال شدہ کپڑے جیسی تھی

Scanned with CamScanner

یہ اندھیرا عرب میں بھی تھا

یہ اندھیرا قیصر وکسریٰ میں بھی تھا

یہ اندھیرا خسرو پرویز میں بھی تھا

اس سارے اندھیرے میں روشنی کا جو چراغ چمکا............ اسی کا نام وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعٰلَمِینَ تھا............

میرے بھائیو!............ساری کائنات میں جہاں جہاں اندھیرا تھا............ اندھیرا آگے آگے تھا ....رحمت پیچھے پیچھے تھی............ اور جب رحمت نے اندھیرے کو پیچھے دھکیل دیا............ تو اندھیرا نیست و نابود ہوگیا............ اوررحمت پوری دنیا میں پھیل گئی............

دور اسلام میں مقام عورت:۔

میرے بھائیو............میں آپ حضرات کو مثالیں دے کر رحمت کی اس روشنی کو بیان کرنا چاہتا ہوں ....عورت کی جب حیثیت ہی کوئی نہیں تھی............ بلکہ عورت تو اندھیروں میں بھٹک رہی تھی............ ایسے وقت میں دنیا کا سب سے بڑا سردار آیا............

میں نے کہا او میری ماؤں، بہنو............ دنیا کو یہ کہنے والی عورتو کہ اسلام میں کوئی آزادی نہیں............

آؤ میں تمہیں چودہ صدیاں پہلے............ اس روشنی کی طرف لے چلوں............جس روشنی سے حصہ پا کرتم ماں بنی ہو............ اسلام سے پہلے ماں کی کوئی حیثیت نہیں تھی............

آؤ جب عورت ایک استعمال شدہ چیز تھی ....جنسی خواہشات کا

ذریعہ تھی .... ایسے وقت میں ایک پیغمبرؐ مدینہ میں اور مکہ میں آیا ....
ایک سورج چمکا .... ایک رحمت آئی .... رحمت کا دریا جوش میں آیا
.... رحمت پھیلنے لگی .... اور سپیدہ سحر کی طرح وہ روشنی گلیوں میں پھیلنے
لگی .... کیسے پھیلی ....

اس پیغامبر نے اعلان کیا .... او عورت کو بازاری حسن سمجھنے والوں
.... عورت کو بری نظر سے دیکھنے والو .... عورت کو زندہ دفن کر دینے
والو آؤ میرے دروازے پر .... آؤ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں ....

عورت اگر بیٹی ہے .... تو تیری عزت ہے
عورت اگر بہن ہے .... تو تیری عزت ہے
عورت اگر بیوی ہے .... تو اس کا خرچہ تیرے ذمہ واجب ہے
عورت اگر ماں ہے .... تو اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے

ساری کائنات جس چیز کی تلاش کرتی ہے .... وہ جنت
ہے .... پیروں نے ستر ستر سال سجدے کیئے .... میں نے پوچھا سجدہ
کیوں کیا .... فرمایا جنت کے لئے ....

پیروں نے سو سو سال عبادتیں کیں .... میں نے پوچھا عبادتیں
کیوں کیں .... فرمایا جنت کے لئے ....

لیکن چودہ صدیاں پہلے میرے نبیؐ نے فرمایا .... ساری کائنات
جس جنت کی متلاشی ہے .... وہ جنت میں نے ماؤں کے قدموں کے نیچے
رکھ دی ہے .... میرا پیغمبرؐ عورتوں کے لئے رحمت بن کر آیا .... میرا پیغمبرؐ
جہانوں کے لئے رحمت بن کر آیا ....

Scanned with CamScanner

اور جو عورت استعمال شدہ کپڑے کی مانند تھی.......... اس عورت کو میرے رسول ﷺ نے جنت کا وارث بنا دیا.......... اوراس جنت کو ماں کے قدموں کے نیچے ڈال دیا.......... اور دنیا کو بتایا دیا کہ جنت تلاش کرنے والو.......... یہ جنت عورت ہی کے قدموں کے نیچے ہے..........

نظر بد کی سزا:۔

لیکن یہ بھی دیکھو.......... قیصر و کسریٰ میں عورتوں کو بازاری حسن سمجھا جاتا تھا.......... اور میرے رسولؐ نے فرمایا .... میری امت میں جو شخص کسی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھے گا.......... میں محمد اعلان کرتا ہوں کہ قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا..........

یعنی عورت اس لائق نہیں ہے کہ اس کو بری نظر سے دیکھا جائے .... یہ سبق سب سے پہلے میرے رسولؐ نے دیا..........تو میرا پیغمبرؐ جہانوں کیلئے رحمت ہے..........اور عورتوں کے لئے بھی رحمت ہے..........

واقعہ زندہ در گور بچی کا:۔

اور عرب کے اندر اگر عورت بچی جَن لیتی.......... تو اس کو زندہ دفن کردیا جاتا تھا.......... بچیاں پیدا ہوتی تھیں..........ان کیلئے زمین پر کوئی جگہ نہیں تھی..........عرب کے جاہلوں اور بدوؤں میں.......... جہالت کے مارے ہوئے لوگوں میں.......... یہ رواج زور پکڑ گیا تھا کہ اگر کسی کے گھر میں بچی جوان ہوگی ....تو اس بچی کو لینے کے لئے کوئی داماد آئے گا اور قریشیوں کا ناک کٹ جائے گا.......... یہ رواج عام تھا.......... اور اس رواج کی وجہ سے

ہزاروں بچیاں پیدا ہوتے ہی دفن کردی جاتی تھیں............

اس رواج کو توڑنے والا کون تھا

اس رواج کو مٹانے والا کون تھا

اس رواج کو صفحہ ہستی سے ختم کرنے والا کون تھا

میرے بھائیو!............وہ اللہ کا رسولؐ ہی تو تھا............میں جس پیغمبر محسن کا اسوہ حسنہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں............

میرے پیغمبرؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا............جب اس کے سامنے ایک بچی کی تڑپنے والی چیخ آئی............تو میرا نبی رو پڑا............رویا کیوں تھا؟............اس لئے کہ وہ تو جہانوں کے لئے رحمت تھا............

وہ بچی کی چیخ و پکار پر کیوں نہ روتا

وہ بچی کی آہ و زاری پر کیوں نہ روتا

وہ بچی کی مظلومیت پر کیوں نہ آنسو بہاتا

ایک شخص میرے رسولؐ کے دروازے پر آیا............اور آ کر کہنے لگا یارسول اللہؐ مجھ سے گناہ ہوگیا ہے............حضور ﷺ نے فرمایا کون سا گناہ............اس نے کہا بہت بڑا گناہ............

حضور ﷺ نے فرمایا کیا تو نے جھوٹ بولا ہے............اس نے کہا جھوٹ سے بھی بڑا گناہ............

حضور ﷺ نے فرمایا کیا تو نے زنا کیا ہے............اس نے کہا زنا سے بھی بڑا گناہ............

حضور ﷺ نے فرمایا کیا تو نے شراب پی ہے............اس نے کہا

Scanned with CamScanner

شراب سے بھی بڑا گناہ..........

حضورﷺ نے فرمایا ایسا کون سا گناہ تھا.......... وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول.......... میں ابوجہل کا پیروکار تھا.......... ابوجہل کو مانتا تھا.......... میرے گھر میں چودہ سال کے بعد ایک بچی پیدا ہوئی.......... میری بیوی نے کہا کہ بڑی مدت کے بعد ہمارے گھر رونق لگی ہے.......... ہم اس کو زندہ دفن نہیں کریں گے.......... ہم عرب کے سردار کا قانون توڑ ڈالیں گے.......... میں نے کہا ٹھیک ہے..........

لیکن جب وہ بچی چند سال کی ہوئی.......... اور وہ چلنے پھرنے لگی.......... مجھے پیاری لگتی تھی.......... جب میں گھر میں جاتا.......... سارے دن کی تھکاوٹ دور ہو جاتی.......... وہ بچی میرے سینے سے چمٹ جاتی.......... میں اپنے دکھ بھول جاتا..........

مسلمانو.......... جن کے گھروں میں چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں.......... ان کو پتہ ہے کہ بچیوں سے باپ کو کتنی محبت ہوتی ہے.......... اور بچیوں کو باپ سے کتنا پیار ہوتا ہے.......... کہنے لگا کہ یارسول اللہ جب وہ بچی چلنے پھرنے لگی.......... تو ایک دن ابوجہل نے مجھے سرِ راہ پکڑ لیا.......... اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تیرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے.......... میں ابھی جلاد بھیج کر اس کو قتل کراؤں گا..........

تجھے نہیں پتہ کہ قریشیوں کی ناک کٹ جائے گی.......... چند سالوں کے بعد کوئی داماد تیرے گھر آئے گا.......... تیری بچی کو لے جائے گا.......... ہماری ناک کٹ جائے گی.......... اس نے اتنی غیرت دلائی کہ اس غیرت

میں .... میں مدہوش ہوگیا .... اور مدہوش ہو کر میں گھر پہنچا .... تو بچی بھاگ کر آئی اور میری گود میں بیٹھ گئی .... میں نے اسے ایک زور دار طمانچہ مارا .... اور میری نیت بدل گئی .... یعنی میرا ارادہ بدل گیا تھا ....

تو میں نے ایک کسی اور کھدال تیار کر رکھی تھی .... جس سے میں گڑھا کھود کر اس بچی کو دفن کرنا چاہتا تھا .... میں نے اس بچی کی ماں سے کہا .... اس کو اچھے کپڑے پہناؤ .... خوشبو لگاؤ .... اسکے سر پر دوپٹہ بھی دے دو .... میں اس کے ماموں کے پاس اس کو چھوڑنے جا رہا ہوں .... ابو جہل کے قاتل آ کر اس کو قتل کر ڈالیں گے .... یعنی ابو جہل کے جلاد آ جائیں گے .... تو ماں نے اس کو تیار کر دیا .... اس کو خوشبو لگائی .... اس کو تیار کر دیا ....

میرے بھائیو .... علماء کہتے ہیں کہ جب وہ بچی تیار ہوگئی .... تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے وہ بدو کہنے لگا کہ بچی جب تیار ہوگئی .... تو میں نے بچی کو اپنے ہاتھوں سے اٹھایا .... اور گھر سے نکلتے ہوئے وہ کسی اور کھدال بھی ہاتھ میں لے لی .... جس سے میں گڑھا کھودوں گا اور اس کو زندہ دفن کر دوں گا .... جب میں اپنے گھر سے باہر نکلا .... بچی بڑی خوش تھی .... وہ میرے سینے سے چمٹے ہوئے تھی ....

لیکن میری نیت بڑی خراب تھی .... میرا ارادہ خراب تھا .... جب مکہ کی بستی سے باہر نکلے .... ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچے .... جہاں قبرستان تھا .... تو بچی کہنے لگی ابا جان .... اس علاقے میں تو

Scanned with CamScanner

میرے ماموں کا گھر نہیں ہے .... تم مجھے کہاں لے آئے ہو.........

میں نے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو وہ خاموش ہوگئی .... اس کو ایک طرف کھڑا کر دیا .... اس کے سامنے اس کی قبر کو کھودنے لگا .... میں اس کی قبر کو کھود رہا تھا .... وہ بچی دیکھ رہی تھی کہ میرا باپ قبر کھود رہا ہے .... لیکن وہ بچی اتنی فرمابردار تھی کہ دوپٹہ زمین پر بچھا کر مٹی اس میں ڈالتی تھی .... وہ گڑھا کھودنے میں میرا ساتھ دیتی تھی ....

لیکن مجھے پھر بھی ترس نہیں آیا .... جب گڑھا مکمل ہوگیا .... اسے نہیں پتہ تھا کہ یہ میرے لئے گڑھا بنا ہے .... جب گڑھا کھود دیا گیا .... اور گڑھا گہرا ہوگیا تو میں اس بچی کو اٹھا کر اس گھڑے میں ڈالنے لگا .... تو اس بچی نے روتے ہوئے کہا .... اے ابا جان اگر اس طرح مجھے زندہ دفن کرنا تھا .... مجھے اپنے گھر میں بتادیتے .... میں اپنی اماں کو آخری سلام تو کر کے آجاتی ....

جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ واقع اس نے بیان کیا .... تو نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو آگئے .... پیغمبر ﷺ رو پڑے .... اور سارے صحابہؓ کی جماعت رو پڑی ....

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے پھر بھی ترس نہیں آیا .... اس نے کہا مجھے پھر بھی ترس نہیں آیا .... اور بچی کو میں نے زبردستی اٹھا کر قبر میں ڈال دیا .... اور ایک پتھر کا تودا .... ایک پتھر کا ٹیلہ .... ایک بہت بڑا پتھر اس کے سینے پر رکھ دیا .... اور سینے پر جب میں نے پتھر رکھا .... تو وہ بچی رو کر کہنے لگی .... اے ابا جان مجھے چھوڑ دے .... میں ساری

Scanned with CamScanner

زندگی تیرے گھر نہیں آؤں گی .... میں ساری زندگی جنگلوں میں وقت گزار لوں گی .... اور تیرے گھر سے نکل جاتی ہوں .... تیرے سامنے نہیں آتی .... تیرے گھر میں نہیں آتی مجھے چھوڑ دے میرا کوئی قصور تو نہیں ہے .... میرا کوئی جرم نہیں .... میں نے تیری کوئی نافرمانی نہیں کی .... میں نے کبھی تجھے برا نہیں کہا .... میں نے کبھی تجھ سے پہلو تہی نہیں کی .... اے ابا جان مجھے اس طرح زندہ دفن نہ کر ....

لیکن وہ چیختی رہی .... میرے دل اور دماغ پر ابوجہل کی باتیں سوار ہو چکی تھیں .... میرے اس پتھر دل نے یہ برداشت نہ کیا کہ میں اسے چھوڑ دوں .... وہ زمین پر لیٹی ہوئی تڑپتی رہی .... میں نے اس کے سینے پر ایک اور پتھر رکھا .... اس کی آواز ہمیشہ کے لئے بند ہوگئی .... پھر اس کے بعد میں نے اس کے اوپر مٹی ڈال دی .... اور اس کو زندہ دفن کر کے واپس گھر آ گیا ....

آج کئی دن گزر گئے ہیں کہ جس دن میں نے بچی کو زندہ دفن کیا تھا .... اس کے بعد روزانہ خواب میں وہ بچی مجھے ملتی ہے .... اور میرا گریبان پکڑتی ہے .... اور کہتی ہے کہ ابا جان قیامت کا دن ہوگا .... آخری پیغمبر کی عدالت ہوگی .... میرا ہاتھ ہوگا اور تیرا گریبان ہوگا ....

اے دنیا کے سردار پیغمبر ﷺ .... میں تیرے دروازے پر آسمانوں سے بڑا یہ گناہ لے کر آیا ہوں .... کیا اس گناہ کے بعد بھی مجھے معافی مل سکتی ہے کہ نہیں؟ ....

تو میرے رسول ﷺ نے فرمایا .... میں جہانوں کے لئے رحمت

کا سبب بن کر آیا ہوں ...... اگر تو سچے دل سے آج کلمہ پڑھ لے گا ...... اور آئندہ توبہ کرے گا کہ بچیوں کو زندہ دفن نہیں کروں گا ...... تو میں محمد ﷺ اعلان کرتا ہوں کہ آسمانوں سے بھی اس بڑے گناہ پر ...... میں نے معافی کا قلم پھیر دیا ......

جنت کی ضمانت کیا ہے؟:۔

میرے بھائیو ...... اسی وقت میرے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ...... جو شخص میری امت میں دو بچیوں کی تربیت کرے گا ...... اور انہیں جوان کر کے اچھی طرح اصلاح کرے گا ...... اوران کی شادیاں اسلامی طریقوں پر کرے گا ...... قیامت تک آنے والے لوگو سن لو ...... میں محمد ﷺ اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں ...... میرا پیغمبر ﷺ جہانوں کے لئے رحمت ہے ......

ایک بچی زندہ دفن ہوئی ...... میرا پیغمبر ﷺ رو پڑا ...... اور قیامت تک جنت کے لئے اعلان کردیا کہ جو شخص دو بچیوں کی تربیت کر کے ...... اور جوان کر کے ان کی شادیاں کرے گا ...... میں محمدؐ اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں ...... تو کیا معلوم ہوا ...... وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ...... کہ میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جہانوں کے لئے رحمت ہے ......

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک عورت آئی ...... اس کی گود میں ایک بچی تھی ...... اور ایک بچی پیدل تھی ...... اس کی انگلی اس کے ہاتھ میں تھی ...... میں نے اس

کے چہرے کو دیکھا.........

میں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچیاں بڑی پریشان ہیں.........کہنے لگی کہ پریشان کیوں نہ ہوں......... کتنے دن گزر گئے ہیں ان بچیوں نے کوئی چیز نہیں کھائی......... یہ یتیم بچیاں ہیں ان کا باپ جنگ میں شہید ہوگیا ہے......... میں بھی بھوکی ہوں یہ بچیاں بھی بھوکی ہیں.........

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے ....میں نے کہا تم ٹھہرو ہمارے گھر میں کھانے کو تو کچھ نہیں ہے.........لیکن کھجوروں کا جو توشہ دان ہے اس کو ذرا دیکھ لوں.........اس میں' میں نے ہاتھ ڈالا.........تو اس توشہ دان میں سے دو کھجوریں نکل آئیں.........

میں نے وہ دو کھجوریں اس عورت کو دے دیں......... میں نے کہا کہ ایک کھجور آدھی آدھی کر کے ان دو بچیوں کو دے دو......... اور ایک کھجور تمہارے لئے ہے......... جب میں نے کھجوریں آگے کیں......... تو وہ دونوں بچیاں جھپٹ کر کھجوروں کو کھانے لگیں.........دونوں بچیوں نے دونوں کھجوریں پکڑ لیں.........اور وہ عورت اسی طرح بھوکی رہ گئی.........

میں نے ایک اور توشہ دان میں ہاتھ ڈالا.........تو ایک کھجور مل گئی......... وہ کھجور دے کر میں نے اس عورت سے کہا کہ یہ صرف تیرے لئے ہے.........اس نے کہا میری بچیاں بھوکی ہیں......... اس نے اس کھجور کے بھی دو حصے کر کے دووں بچیوں کو دے دیئے.........

اب دیکھیں یہ واقعہ بڑا عجیب تھا......... یہ پورا واقعہ حضور صلی اللہ

Scanned with CamScanner

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے .... علیہ وسلم کے سامنے
بیان فرمایا .... تو میرے رسول ؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ....
میرے پیغمبر ﷺ نے فرمایا .... عائشہ ؓ وہ عورت اب تجھے ملے تو
تم میری طرف سے .... اس عورت کو جنت کی خوش خبری دے
دینا .... وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ .... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم جہانوں کے لئے رحمت ہے ....

اونٹ کا اپنے مالک کی شکایت کرنا:۔

ایک اونٹ نے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر سر رکھا .... اور سر رکھ کر کچھ کہا پتہ نہیں کیا کہا .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بتا دیا .... صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ؐ اونٹ کیا کہتا ہے .... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .... یہ اونٹ اپنے مالک کی شکایت کر رہا تھا .... اونٹ کہتا تھا کہ میرا مالک مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے .... اور چارہ کم دیتا ہے ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو بلا کر کہا .... اس جانور پر رحم کرو زیادتی نہ کرو .... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے لئے راحت کے سامان کا بندوبست فرما دیا .... تو کیا اب میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ نہ بنا؟ ....

میرا پیغمبر ﷺ .... جہانوں کیلئے رحمت بنا
میرا پیغمبر ﷺ .... کسانوں کے لئے رحمت بنا
میرا پیغمبر ﷺ .... مزدوروں کے لئے رحمت بنا

Scanned with CamScanner

فاروقی شہیدؒ نے فرمایا:۔

میں (یعنی حضرت فاروقی شہیدؒ) نے برطانیہ کے ایک کلچر میں .... یعنی ایک سلو میں .... ایک مقالہ پیش کیا تھا .... کئی سال پہلے کی بات ہے .... وہاں ایک انگریز کے سامنے میں نے انگ مکس کا فلسفہ پیش کیا .... اور معاشیات کی وہ تھیوری پیش کی .... جو اسلام کی اصل روح تھی ....

میں نے کہا دیکھئے .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ لوگ آئے اور آپؐ سے مصافحہ کیا .... ایک شخص نے آپؐ سے مصافحہ کیا .... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھوں میں نشانات ہیں ....

حضور ﷺ نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیا .... اور پکڑ کر فرمایا اے سعد انصاری تیرے ہاتھوں میں کیا ہے .... اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میرے ہاتھوں پر نشانات ہیں .... میں ایک مزدور ہوں .... جو پتھر توڑتا ہوں .... اور اس سے اپنی روزی کماتا ہوں ....

تو میرے پیغمبر ﷺ نے اس مزدور کے ہاتھوں کو چوم لیا .... اور چوم کر فرمایا لوگو! .... دنیا میں سب سے بہتر کمائی مزدور کی ہے .... مزدوروں سے اچھی کمائی کسی کی نہیں .... اور اس موقع پر میرے رسول ﷺ نے مزدور کو دعائیں دیں .... میں نے کہا کہ ....

لینن کو دیکھو

انگلس کو دیکھو

مارکس کو دیکھو

اور چرچل ابراہیم لنکن کو دیکھو

اور مشرکین کے فرمارواؤں کو دیکھو

اور اقتصادیات اور معاشیات کے علمبرداروں کو دیکھو

بتاؤ کوئی دنیا میں ایسا انسان ہے کہ جس نے اپنی امت کے کسی مزدور کا ہاتھ چوما ہو............سوائے ایک محمد رسول اللہؐ کے............تو میرا پیغمبر ﷺ مزدور کے ہاتھ چوم کر دنیا کو بتا رہا ہے............وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ....اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے............

خلافت اور خدمت:۔

میرے بھائیو!............میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا............

مکہ میں آنا	....	مکہ کے لئے رحمت ہے
مدینہ میں آنا	....	مدینہ کے لئے رحمت ہے
عشیرہ میں جانا	....	عشیرہ کے لئے رحمت ہے
تبوک میں جانا ہے	....	تبوک کے لئے رحمت ہے

اور میں اس سے آگے بڑھ کر کہوں کہ میرے پیغمبر ﷺ کے دامن میں صدیقؓ کا ہونا............صدیقؓ کے لئے رحمت ہے............

میرے بھائیو!............اگر صدیق اکبرؓ نے اڑھائی سال امت کی خدمت کی ہے............تو یہ صدیق کی بات نہیں ہے............یہ بھی ایک رحمت ہے............اسے بھی رحمت کہنا چاہئے کہ ابو بکرؓ نے خلافت اور وزارت کا حلف اٹھایا............تو مدینہ کی ایک لڑکی نے کہا............ابو بکر اب تو تم خلیفہ

ہو گئے ہو .... اب ہماری بکریوں کا دودھ کون دوہے گا .... تو صدیق اکبرؓ نے فرمایا .... میں خلیفہ بن کر بھی بیٹی تیری بکریوں کا دودھ دوہتا رہوں گا .... اس لئے کہ تو شہید کی بیٹی ہے .... تو یتیم بچی ہے .... اب جب اس شہید کی یتیم بچی کا دودھ صدیقؓ دوھنے گیا .... خلفیہ ہوکر بھی تو اسے کہنا چاہیے کہ یہ بھی ایک رحمت ہے ....

میں اسے بھی رحمت کہتا ہوں کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے وفات کے وقت .... اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جتنی تنخواہ میں نے بیعت المال سے وصول کی ہے .... وہ ساری کی ساری بیت المال میں واپس کر دو .... یہ تنخواہ کا واپس کرنا .... یہ بھی ایک رحمت ہے ....

اور بیوہ عورتوں کے لئے پانی بھرنا .... یہ بھی ایک رحمت ہے .... اور بیوہ عورتوں کے گھر جا کر صبح شام پوچھنا کہ بہن تمہیں کوئی کام تو نہیں .... اگر تم سبزی چاہتی ہو تو میں سبزی لادوں .... دودھ چاہیے تو وہ لادوں .... یہ سب کچھ ایک قسم کی رحمت میں شامل ہے ....

صدیقؓ کا پہلا نمبر:۔

میرے بھائیو! .... ایک لاکھ ۲۴ ہزار میرے پیغمبرؐ کے صحابہ جنھوں نے کلمہ نبی کا پڑھا .... اور ایک خدا کے دروازے پر آ گئے .... تو مجھے کہنا چاہیے .... یہ سب کچھ رحمت میں داخل ہے ....

میرے بھائیو .... فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں صدیق اکبرؓ سے کسی کام میں نہیں بڑھ سکا .... اب رسول اللہؐ تو دنیا سے چلے گئے ہیں .... اور ابو بکرؓ مصروف ہو گئے ہیں .... اب تو

Scanned with CamScanner

کوئی ایسا کام میں کروں جس کی وجہ سے صدیق اکبرؓ سے بڑھ جاؤں ......

تو فاروق اعظمؓ نے سوچا مدینہ سے باہر ایک بوڑھی عورت رہتی ہے ...... اس بوڑھی عورت نے پیغمبرؐ کے دور میں دین کا بڑا کام کیا ......

آج میں اس کی خدمت کر کے ابو بکر سے بڑھنا چاہتا ہوں ...... فاروق اعظم اس بوڑھی عورت کی جھونپڑی میں چلے گئے ...... اور جا کر کہتے ہیں کہ اماں میں تیری خدمت کرنا چاہتا ہوں ......

بوڑھی عورت کہتی ہے کہ میری کیا خدمت کرے گا ...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ...... تیری جھونپڑی کی صفائی کر دیا کروں گا ...... تیرے لئے پانی بھر دیا کروں گا ...... جس وقت عمر فاروقؓ نے یہ بات فرمائی ......

بوڑھی عورت کہتی ہے ...... بیٹا تھوڑی دیر گزری ہے ایک آدمی آیا تھا ...... وہ پانی بھی بھر گیا ہے اور صفائی بھی کر گیا ہے ...... فاروق اعظمؓ اگلے دن پہنچے ...... تو جا کر یہی سوال سوال کیا ......

بوڑھی عورت نے کہا ...... آج بھی وہ آدمی آیا تھا پانی بھر چکا ہے ...... صفائی کر چکا ہے ...... سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ میں تیسرے دن گیا ...... یعنی تہجد کے وقت پہنچا تو بوڑھی عورت نے کہا ...... وہ آدمی صفائی کر چکا ہے ...... پانی لینے کے لئے پہاڑ پر گیا ہوا ہے ......

عمرؓ کہتے ہیں کہ میں راستے میں کھڑا ہو گیا ...... میں نے چاند کی چاندنی میں دیکھا کہ ایک شخص پہاڑ سے نیچے اتر رہا ہے ...... اس کے بغل میں پانی کا برتن ہے ...... چہرے پر کپڑا ڈالا ہوا ہے ...... جب میرے

Scanned with CamScanner

قریب سے گزرنے لگا.........تو میں نے زبردستی اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا.........تو میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی کہ وہ شخص وقت کا خلیفہ ابوبکرؓ صدیق تھا.........تو پھر مجھے کہنے دو کہ یہ سب کچھ رحمت ہے.........جبکہ میرا پیغمبر ﷺ تو ....وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّارَحمَۃَ لِّلعٰلَمِینَ ہے.........اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے.........

ماتحت الاسباب رحمت؟:۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام کا شرک کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آنا.........یہ بھی ایک رحمت ہے.........

خود آخری نبیؐ ہونا	....	یہ بھی رحمت ہے
مکہ کا مکہ مکرمہ بننا	....	یہ بھی رحمت ہے
مدینہ کا مدینہ منورہ بننا	....	یہ بھی رحمت ہے
انبیاء کی امامت کرنا	....	رحمت یہ بھی ہے
نبیوں کی سرداری کرنا	....	یہ بھی رحمت ہے
ختم نبوت کا تاج پہننا	....	یہ بھی رحمت ہے
سارے نبیوں کا سردار بننا	....	یہ بھی رحمت ہے
ساری کائنات کا پاک ہونا	....	یہ بھی رحمت ہے
قیصر و کسریٰ کے پرخچے اڑانا	....	یہ بھی رحمت ہے
ساری کائنات کو مسجد قرار دینا	....	یہ بھی رحمت ہے
قیامت کی صبح تک کے لئے آنا	....	یہ بھی رحمت ہے
گنہگاروں کے لئے معافی کا ہونا	....	یہ بھی رحمت ہے

Scanned with CamScanner

اور صحابہ کرامؓ کا نبی پر جان قربان کرنا .... یہ بھی رحمت ہے

اور بادشاہوں کے تاج اتار کر .... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

قدموں میں ڈالنا .... یہ بھی رحمت ہے

ابو ہریرہؓ سے دعا پہلے پہنچی :۔

میرے بھائیو .... یہ بھی رحمت ہے کہ ابو ہریرہ میرے رسول کے دروازے پر آئے .... عرض کیا کہ میری اماں مجھے مارتی ہے کہ میں نے جناب محمد کیوں پڑھا ہے .... میری اماں کے لئے دعا کرو کہ میری اماں مسلمان ہو جائے ....

تو میرے نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا .... اللھم اھدی ام ابی هریرہ .... اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ھدایت عطا فرما ....

دعا کرا کے سیدنا ابی ابو ہریرہؓ گھر کی طرف بھاگنے لگے .... تو ایک شخص ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کیا ہوا .... فرمایا گھر جا کر دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں پہلے پہنچتا ہوں کہ محمدؐ کی دعا پہلے پہنچتی ہے ....

جب ابو ہریرہ گھر پہنچے دروازہ بند تھا .... تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا .... تو اماں غسل کر کے فارغ ہوئی تھی .... اس نے کہا کہ ابو ہریرہ جلدی کر میرے دل میں ایمان کی روشنی اتر آئی ہے .... جلدی کر نبیؐ کے دروازے پر لے جا کر .... مجھے کلمہ پڑھا دے ....

ایک پیالہ دودھ کا ۸۰ طلباء میں تقسیم :۔

میرے بھائیو! .... اور یہ بھی ایک رحمت ہے کہ ابو ہریرہ مدینہ

Scanned with CamScanner

کے چوک میں لیٹے ہوئے ہیں .... ابوبکرؓ آئے اور گزر گئے .... عمر آئے اور گزر گئے .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اے ابوہریرہ تم نے کھایا پیا کچھ نہیں .... تو ابوہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا پیا .... میں بھوک کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتا ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی پکڑی گھر لے گئے .... فرمایا عائشہ کھانے کو کچھ ہے .... اماں نے فرمایا کہ کھانے کو تو کچھ نہیں ہے .... مگر پینے کے لئے دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا ہے ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کام بن گیا .... اور فرمایا ابوہریرہ جاؤ مسجد نبوی سے ۸۰ طالب علموں کو بھی لے آؤ .... کیونکہ انہوں نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا پیا .... ابوہریرہ ان کو لینے گئے .... اسی طالب علم آگئے قطاروں میں بٹھا دیئے گئے .... حضور ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ بسم اللہ پڑھ کر ان کو پلانا شروع کردو .... ابوہریرہؓ نے بسم اللہ پڑھ کر دودھ پلانا شروع کردیا .... ۸۰ طالب علموں نے دودھ پی لیا .... ایک قطرہ بھی دودھ کا کم نہ ہوا .... یہ سب کچھ رحمت ہے ...

نبیؐ رحمت صحابیؓ کے گھر:۔

میرے بھائیو! .... یہ بھی رحمت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں سے کچھ کھایا نہ تھا .... ابوبکرؓ و عمرؓ نے کچھ کھایا نہ تھا .... رات بیت گئی کافی حصہ بیت گیا ....

ایک صحابیؓ نے عرض کیا .... یا رسول اللہ آپ نے کچھ کھایا پیا

نہیں .... تو میں سعد ابن اسود کے گھر کے دروازے میں دیکھا تھا کہ دوپہر کے وقت ان کے گھر میں سارا صحن کھجوروں سے بھرا ہوا تھا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج سعد کے گھر چلتے ہیں .... ابوبکرؓ و عمرؓ اور پیغمبر ﷺ سعد کے گھر چلے گئے .... رات کا وقت ہے .... چاند کی چاندنی ہے .... حضور ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا .... مقداد ابن اسود کی صاحبزادی اٹھی .... اور آ کر انہوں نے سوراخوں سے دیکھا کہ کون آیا ہے .... جب سوراخوں سے رسول اللہ کا چہرہ دیکھا .... سوراخوں سے دنیا کے سردار کی روشن دیکھی .... تو واپس جا کر اپنے والد سے کہا کہ اٹھو .... آج کائنات کا سردار ہمارے دروازے پر آیا ہے ....

تو باپ نے جوتا بھی نہیں پہنا .... بھاگا ہوا آیا اور دروازہ کھولا .... عرض کیا .... فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ .... میرے ماں باپ آپؐ کے قدموں پر قربان ہو جائیں .... آپ یہاں آ گئے ہو مجھے حکم کر دیتے میں خود آ جاتا .... حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم بے تکلفی میں آئے ہیں .... آئے نہیں بلکہ بھیجے گئے ہیں .... تیرے دروازے پر آئے ہیں .... تو اس نے عرض کیا کہ اس وقت آنا کیسے ہوا؟ ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے کچھ کھایا پیا نہیں تھا .... میں نے بھی کچھ کھایا پیا نہ تھا .... پتہ چلا کہ تیرے گھر میں کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے .... بات سننے کی دیر تھی کہ مقداد کی چیخیں نکل گئیں .... روتے ہوئے کہنے لگا .... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

کھجوروں کا ڈھیر تو ضرور تھا ....

لیکن سورج چھپنے سے پہلے سارا کھجوروں کا ڈھیر .... مدینے کے فقیروں میں بانٹ دیا .... حضور ﷺ نے فرمایا روتا کیوں ہے .... فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ ساری دنیا کا سردار میرے دروازے پر ہے .... اور میرے پاس کھلانے کو کچھ بھی نہیں ہے ....

خبر گرم ہے آج ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

معجزہ خشک تنے سے کھجوروں کی بارش:۔

اتنا بڑا سردار میرے دروازے پر ہو .... اور کھانے پینے کو کچھ نہ ہو .... حضور ﷺ نے دیکھا کہ مقداد زارو قطار رو رہا ہے .... رحمت عالم ﷺ کا دریا جوش میں آیا .... فرمایا مقداد تیرے گھر کے سامنے کوئی کھجوروں کا درخت ہے .... عرض کیا اللہ کے رسولؐ درخت تو کوئی نہیں ہے .... مگر کھجور کا ایک خشک سا تنا کھڑا ہے ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا یہ میری نبوت والی چادر لے جا .... اور بسم اللہ پڑھ کر اس کے نیچے بچھا دے .... اور اس کھجور کے تنے کو میرا سلام کہہ دے .... اور سلام کہہ کر اسے کہنا کہ رسول اللہؐ تجھ سے کھجوریں مانگتے ہیں ....

حضرت مقداد فرماتے ہیں کہ میں نے چادر خشک تنے کے نیچے بچھائی .... اور میں نے جب رسول اللہ کا سلام کہا .... تو ایسے محسوس ہوا کہ جیسے خشک تنے میں بہار آ گئی ہے .... وہ تنا حرکت کرنے لگا ....

Scanned with CamScanner

میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے کھجوریں مانگتے ہیں .... تھوڑی دیر کے بعد اس خشک تنے سے کھجوریں گرنے لگیں .... تھوڑی دیر کے بعد ساری چادر کھجوروں سے بھر گئی .... تو وہ کھجوریں میں رسول اللہؐ کے پاس لے آیا ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ تو چادر نہ اٹھاتا .... تو صبح تک کھجوریں برستی رہتی .... اور مدینہ کے لوگ اس خشک تنے سے کھجوریں برستی ہوئی دیکھ لیتے یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے .... اور اسی کا نام ہے .... وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ .... اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے ....

معجزات رسول مکرمؐ :-

میرے پیغمبر ﷺ نے چاند کی طرف انگلی اٹھائی .... چاند دو ٹکڑے ہو گیا .... یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے ....

میرے پیغمبر ﷺ نے لعاب پانی میں ڈالا .... کنواں میٹھا ہو گیا .... یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے ....

میرے پیغمبر ﷺ نے لعاب سیدنا علیؓ کی آنکھوں پر لگایا .... تو آنکھیں درست ہو گئیں .... یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے ....

میرے پیغمبر ﷺ نے وہی لعاب .... سیدنا صدیق اکبرؓ کی ایڑی پر لگایا .... تو وہ ایڑی درست ہو گئی .... یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے ....

میرے پیغمبر ﷺ نے بیر معونہ پر دعا مانگی .... اور پانی زیادہ ہو گیا .... یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے ....

Scanned with CamScanner

میرے پیغمبر ﷺ نے ہنڈیہ میں لعاب ڈالا............۳۰۰ آدمیوں کے لئے ایک ہنڈیہ کافی ہوگئی........... یہ میرے نبیؐ کا معجزہ ہے............

میرے پیغمبر ﷺ نے پانی کے ایک پیالے میں انگلیاں ڈالیں.......... اور ان انگلیوں سے پانی کا چشمہ نکل آیا.......... یہ سب کچھ میرے نبی کا معجزہ ہے............

تیرے غلاموں کے بھی غلام:۔

میرے بھائیو.......... میری جماعت کا نام ہے سپاہ صحابہ.......... اگر اس پر بھی غور کرو تو یہ نام بھی ایک رحمت ہے.......... کیسے رحمت ہے.......... ایک آدمی کسی پیر سے کہتا ہے کہ میں آپ کا غلام ہوں.......... اور دوسرا آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ پیر جی میں تو تیرے غلاموں کا بھی غلام ہوں............

ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نبیؐ کا غلام ہوں.......... میں کہتا ہوں کہ میں نبی کے غلاموں کا بھی غلام ہوں............

صحابہؓ کا سپاہی کیسے ہوتا..........اگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی نہ ہوتے.......... تو میرا سپاہ صحابہ کا لفظ استعمال کرنا.......... یہ بھی ایک رحمت ہے..........جبکہ مکے میں تو............

اخنس بھی رہتا تھا .... اس کے سپاہی کیوں نہ بنے

عتبہ بھی رہتا تھا .... اس کے سپاہی کیوں نہ بنے

ابولہب بھی رہتا تھا .... اس کے سپاہی کیوں نہ بنے

ابوجہل بھی رہتا تھا .... اس کے سپاہی کیوں نہ بنے

جو پیغمبرؐ کا چچا بھی تھا .... اس کے سپاہی کیوں نہ بنے

Scanned with CamScanner

ان کے مقابلے میں اس کالے رنگ والے بلالؓ کے سپاہی کیوں بنے؟ .... اس لئے کہ بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا............

جو نبیؐ کا غلام ہوگا .... ہم ان کے غلام ہوں گے

جو نبی کا نوکر ہوگا .... ہم ان کے نوکر ہوں گے

جو نبیؐ کا خادم ہوگا .... ہم ان کے خادم ہوں گے

جو نبیؐ کا سپاہی ہوگا .... ہم ان کے سپاہی ہوں گے

جو نبیؐ کا چوکیدا ہوگا .... ہم ان کے چوکیدار ہوں گے

جو نبیؐ کے لئے لڑ چکے ہیں .... ہم ان کے لئے لڑ رہے ہیں

جو نبیؐ کے لئے شہید ہو چکے ہیں............ ہم ان کیلئے شہید ہو رہے ہیں

جو نبیؐ کے لئے مار کھا چکے ہیں .... ہم بھی ان کیلئے مار کھا رہے ہیں

کیوں کھا رہے ہیں کہ یہ سب نبی کی محبت میں داخل ہے ....

اور اسی کا نام ہے............ وَمَا اَرسَلنٰكَ اِلَّارَحمَةً لِّلعٰلَمِينَ ....

اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے............

حضرت نانوتویؒ کا عشق:۔

میں اس محمد قاسم نانوتویؒ کو کیوں مانتا ہوں اور وہ محمد قاسم نانوتویؒ میرا مرشد کیوں ہے .... اس لئے کہ میں اس کو دیکھتا ہوں کہ جب!! مدینہ منورہ پہنچتا ہے .... تو رسول اللہ ﷺ کے روضے سے سات میل پہلے ہی اپنے جوتے اتار دیتا ہے............

اس کے شاگرد کہتے ہیں کہ پاؤں میں پتھر چبھ جائیں گے............ اس نے کہا کہ بات پتھروں کی نہیں............ میں تو اس لئے جوتے اتارتا ہوں

کہ شاید اس سرزمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم آئے ہوں.......
کہیں نانوتوی کا جوتا قدموں کے اوپر نہ آجائے......... کیوں یہ سب کچھ نبیؐ
کی محبت ہے.........

حضرت مدنیؒ کا عشق:۔

اور جب میں اپنے پیرو مرشد شیخ العرب والعجم سید حسینؒ احمد کو دیکھتا
ہوں......... جس کو مدینہ سے انگریز نے گرفتار کیا......... تو وہ رسول اللہ ﷺ
کے روضے کو دیکھ کر یہ کہنے لگا تھا......... کہ.........

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

مولانا ظفر علی خان نبیؐ کے روضے پر:۔

میرے بھائیو......... یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے......... اور
میں مولانا ظفر علیؒ خان کی بات کرتا ہوں......... جس نے رسول اللہؐ کے روضۂ
اقدس پر کہا تھا کہ.........

دیار یثرب میں گھومتا ہوں
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق محمدی کو میں چومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

Scanned with CamScanner

شیخ الہندؒ کا جنت سے خطاب:۔

اور میں اس شیخ الہند محمود الحسنؒ کی بات کرتا ہوں.......... جنہوں نے اپنے زندگی کے آخری دنوں میں.......... بقول مولانا محمد اخلاق دہلوی مرحوم کے.......... جنت کو خطاب کر کے فرمایا تھا..........

تجھ میں حورو قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

اسی کا نام ہے.......... وَمَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ .... اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے..........

رحمت ہی رحمت ہے:۔

میرے بھائیو.......... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے لئے تو رحمت ہیں..........

لیکن..........

جو ساتھ سویا ہوا ہے .... اس کے لئے رحمت نہ ہو
جو قریب سویا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو
جس کی بیٹی رشتے میں لے لی ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو
جس کے چہرے کو نبیؐ نے دیکھا ہو.......... اس کے لئے رحمت نہ ہو
جس کو ساتھ سلایا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

Scanned with CamScanner

جس کا ذکر قرآن میں آیا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جو جنگوں میں ساتھ گیا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جو علاقوں میں ساتھ پہنچا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جو پیغمبرؐ کے پسینے کو سونگھتا رہا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جو پیغمبرؐ کے قریب رہا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جس نے نبی کا لعاب پیا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جس نے نبیؐ کا بچا ہوا پیا ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جس نے نبیؐ کی چادر کو چوما ہو .... اس کے لئے رحمت نہ ہو

جس نے پیغمبرﷺ کے بال مبارک سینے سے لگائے ہوں .... اس کے لئے رحمت نہ ہو...........

اگر نبیؐ تیرے ملک کے لئے رحمت ہو سکتا ہے .... مکہ کے بندووں کے لئے رحمت ہوسکتا ہے .... مگر صدیقؓ کیلئے رحمت نہیں .... فاروقؓ کے لئے رحمت نہیں .... ایک لاک ۴۴ ہزار صحابہؓ کے لئے رحمت نہیں ....

اگر یہ پیغمبرؐ .... ملک کے لئے رحمت ہے

اگر یہ پیغمبرؐ .... پیغمبروں کے لئے رحمت ہے

اگر یہ پیغمبرؐ .... آسمانوں کے لئے رحمت ہے

اگر یہ پیغمبرؐ .... زمینوں کے لئے رحمت ہے

اگر یہ پیغمبرؐ .... چاند کے لئے رحمت ہے

اگر یہ پیغمبرؐ .... ستاروں کے لئے رحمت ہے

Scanned with CamScanner

اگر یہ پیغمبرؐ .... کائنات کے لئے رحمت ہے

............تو پھر مجھے کہنے دو ....

حبشہ کے کالے بلالؓ کے لئے .... بھی رحمت ہے

فارس کے سلمانؓ کے لئے .... بھی رحمت ہے

خالدؓ بن ولید کے لئے .... بھی رحمت ہے

.... اور ....

ایک ایک صحابی کا مرتبہ
ایک ایک صحابی کی عظمت
ایک ایک صحابی کی رفعت

یہ سب اپنی طرف سے نہیں .... بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمتہ العالمین ہونے کی وجہ سے ہے .... اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہانوں کے لئے رحمت ہے ....

اسی کا نام ہے............ وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ .... اے پیغمبر تو جہانوں کے لئے رحمت ہے............ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

.... آمین ....

وما علینا الاالبلاغ المبین

135

ساقی کوثر رسولؐ مجسم

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ........ وَنَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ........ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا........ مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .... وَنَشھَدُ اَن لَّاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ........ وَلَانَظِیرَلَہٗ وَلَامُشِیرَلَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَا وَزِیرَ لَہٗ........ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِالرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الاَنبِیَاءِ........ اَلمَبعُوثُ اِلٰی کَافَۃً لِّلنَّاسِ بَشِیراً وَّ نَزِیراً........وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیرًا........ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَالفُرقَانِ الحَمِیدِ........اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَرَ........ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانحَر........اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَا لاَبتَرُ..... سورۃ الکوثر پارہ ۳۰)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلَاق ....اَو کَمَاقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ........

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیمِ........ وَنَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَالشَّاکِرِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین........

تمہید:۔

واجب الاحترام

معزز علمائے کرام

Scanned with CamScanner

اور سپاہ صحابہؓ کے غیور نوجوانو اور دوستو!

مجھے یہ کہا گیا ہے کہ آج میں آپکے سامنے.........حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا کچھ حصہ بیان کروں........

حضور علیہ السلام کے ذکر سے بہتر کسی کا ذکر نہیں ہے ....ایک بات ذہن میں رکھیں ....جس جگہ حضور علیہ السلام کا ذکر ہو رہا ہے........ وہاں اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے........اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ سنیں ....یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو ضرور کہیں صلی اللہ علیہ وسلم ....اور جب حضور علیہ السلام کی صفت سمجھ آئے ....تو سبحان اللہ کہیں........

جب اچھی چیز دیکھو	....	تو مَاشَاءَ اللّٰہُ کہو
جب کسی بزرگ کا نام سنو	....	تو رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کہو
جب کسی صحابی کا نام سنو	....	تو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ کہو
جب حضور اکرمؐ کا نام سنو	....	توصَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کہو
جب بری خبر سنو	....	تو استغفراللّٰہ کہو یا اِنَّا لِلّٰہ کہو

میرے بھائیو........یہ اہلِ سنت کا طریقہ ہے........حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جہاں بھی سیرت طیبہ کا بیان ہو........وہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں........تو آج میرا موضوع ہے........شان رسالت........

سیرت رسولؐ کے درخشاں پہلو:۔

پیغمبرؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے بڑے پہلو ہیں........میں آج یہ چاہتا ہوں کہ پیغمبر علیہ السلام کی شان کا ایک نیا پہلو ....آپ کے

Scanned with CamScanner

سامنے ذکر کیا جائے .... یعنی پیغمبر علیہ السلام کب آئے......... یہ سیرت کا علیحدہ موضوع ہے........

پیغمبرؐ آئے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کیا کرنے آئے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ پہاڑ پر چڑھے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کی اولاد کتنی تھی .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کا مکہ کیسا تھا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کا مدینہ کیسا تھا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کا پسینہ کیسا تھا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کا حسن کیسا تھا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کے والدین کیسے تھے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کے دوست کیسے تھے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ دنیا میں کتنی دیر رہے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ بازار میں پھیرے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ کو قرآن نے کیا کہا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ نے خود آپ کو کیا کہا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ نے غیر مسلموں کو کیا کہا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ نے کافروں کو کیا سبق دیا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ نے اپنوں کو سینے سے کیسے لگایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے

پیغمبرؐ نے کونسی سلطنت قائم کی ہے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

Scanned with CamScanner

پیغمبرؐ غزوہ بدر میں گئے .... یہ علیحدہ موضوع ہے
پیغمبرؐ غزوہ احد میں گئے .... یہ علیحدہ موضوع ہے
پیغمبرؐ غزوہ خندق میں گئے .... یہ علیحدہ موضوع ہے
پیغمبرؐ ستائیس جنگوں میں گئے .... یہ علیحدہ موضوع ہے

............اور............

ابوبکرؓ کو صدیق بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
عمرؓ کو فاروق بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
عثمانؓ کو ذوالنورین بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
علیؓ کو اسد اللہ الغالب بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
ابن ولیدؓ کو سیف اللہ بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
ابن عباسؓ کو مفسر قرآن بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
ابن مسعودؓ کو محدث اعظم بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
حنظلہؓ کو غسیل الملائکہ بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
بلالؓ کو جنت کا وارث بنایا .... یہ علیحدہ موضوع ہے
پیغمبرؐ نے دنیا میں فتوحات کیسے قائم کیں........ یہ علیحدہ موضوع ہے

یہ پیغمبر کی سیرت کے علیحدہ علیحدہ عنوانات ہیں........آج تک کوئی بھی نبیؐ کی سیرت کا احاطہ نہیں کرسکا........اور نہ کسی کا دعویٰ ہے........

ابھی مدح باقی ہے:۔

ایک آدمی نے پیغمبرؐ کی شان میں چالیس سال قصیدے لکھے........ چالیس سال اشعار لکھے........چالیس سال نبیؐ کی شان بیان کر

پچاس ہزار اشعار اپنے دیوان میں نبی ؐ کی شان میں لکھے......
اور اس شاعر نے چالیس سال نبی ﷺ کی شان بیان کرنے کے
بعد... آخری شعر جو لکھا اس کا ترجمہ کسی اردو دان شاعر نے کیا
...... کیونکہ وہ تو عربی کا شاعر تھا....... اور اس نے جو آخری شعر لکھا اس
کا ترجمہ یہ ہے........ کہ.........

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے

یعنی چالیس سال .... پچاس ہزار اشعار نبی ؐ کی شان میں لکھ کر آخری شعر
لکھتا ہے............ کہ

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا مدح باقی ہے

.... یہ نبی علیہ السلام کی شان ہے..........

نزول سورۃ کوثر:۔

میرے دوستو........ قرآن نے کہا کہ ....اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ٥ یہ چھوٹی سی سورۃ ہے........ آپ نماز میں بھی پڑھتے رہتے ہیں........ ہر آدمی کو یاد ہے....... لیکن اس کے معنی پر ہم نے آج تک غور نہیں کیا.......اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کا کیا معنی ہے........ یہ سورۃ کب اتری ہے.........

میرے دوستو........ اس سورۃ کے بارے میں اختلاف ہے علماء کا........ یہ مکہ مکرمہ میں سورۃ اتری ہے........ یہ اس وقت سورۃ اتری

تھی.......جب حضور علیہ السلام کے تیسرے صاجزادے بیمار تھے ....ابراہیم بیماری کے بعد فوت ہوگئے........ حضور علیہ السلام کو اللہ نے تین صاجزادے عطا فرمائے........چار صاجزادیاں عطا فرمائیں........

پہلا بیٹا .... قاسمؓ عطا فرمایا

دوسرا بیٹا .... طاہر طیبؓ عطا فرمایا

تیسرا بیٹا .... ابراہیمؓ عطا فرمایا

قاسم فوت ہوگئے........طاہر طیب بھی فوت ہوگئے........اب ابراہیم اللہ نے عطا فرمایا........جب ابراہیم چلنے پھرنے لگا........اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہونے لگا.......... تو وہ بھی بیمار ہوگیا........ اور جب ابراہیم بیمار ہوگیا........

........تو........

مکے کے مشرکوں نے

مکے کے چوہدریوں نے

مکے کے سرداروں نے

دارالندوہ میں میٹنگ بلائی ....انہوں نے کہا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ....اس کا دین مٹ جائے گا........اس کا نام مٹ جائے گا........اس لئے کہ اس کے پہلے دو بیٹے چلے گئے ....اب تیسرا بیمار ہے ....جب محمدؐ چلے جائیں گے تو اسکی اولاد باقی نہیں رہے گی........اس کا نام باقی نہیں رہے گا........اس کی شریعت باقی نہیں رہی گی........

تیسرا بیٹا ابراہیم پیغمبرؐ کی جھولی میں ہے ....اور بیمار ہے........

Scanned with CamScanner

نبی علیہ السلام نے بیٹے ابراہیم کو دیکھا کہ ابراہیم تڑپ رہا ہے........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رو کر فرمایا........یا ابراھیم انا بفراقك لمحزونین........

اے میرے ابراہیم ....ہم تیرے فراق میں بڑے پریشان ہیں........واہ میرا اللہ قادر مطلق جو تو ہی ہے کہ تو نے ....

ابوجہل کو بیٹے دیئے

عتبہ کو بڑی اولاد دی

شیبہ کو بڑی اولاد دی

لیکن یہ ساری دنیا کا پیغمبرؐ ہے........ساری انسانیت کا پیغمبرؐ ہے........اس کو چار بیٹیاں دے دیں........اور بیٹے تین دے دیئے........

پہلے ایک اٹھا لیا

پھر دوسرا اٹھا لیا

تیسرا آیا تو تیسرا بھی اٹھا لیا

میرے بھائیو........جب تیسرے بیٹے کی وفات کی خبر مکے میں آئی........پیغمبرؐ رو رہے ہیں ....صحابہؓ پر قیامت ٹوٹی ہوئی ہے........اور ابوجہل اپنے گھر میں خوش ہوتا ہے........خوش ہو کر کہتا ہے کہ دیکھو محمدؐ کا تیسرا بیٹا بھی چلا گیا........دیکھو اب اس کا نام نہیں رہے گا........اب اس کی بات نہیں رہے گی........اب اس کی اولاد نہیں رہے گی........اب اس کا دین نہیں رہے گا........

میرے دوستو........پیغمبر جب پریشان ہوئے........نبیؐ کی آنکھوں سے جب آنسوؤں کے قطرے آئے........عرش والا خدا عرش پر

Scanned with CamScanner

اپنے پیغمبرؐ کو دیکھتا ہے........اور میں قربان جاؤں اس نبیؐ کی شان پر جو فرش پہ پریشان ہوتا ہے........خدا عرش پر محمدؐ کو تسلی دیتا ہے........

میرے دوستو........پیغمبرﷺ کے تیسرے بیٹے کی وفات پر مدینے میں پریشانی ہے........اس پریشانی کو خدا نے دیکھا کہ میرا نبی پریشان ہے........اسی وقت قرآن کی یہ چھوٹی سی سورۃ اتری........

میرے بھائیو...........سورت کیا ہے........بلکہ...........

اک سمندر ہے

اک خزینہ ہے

اک گنجینہ ہے

اور اک معرفت کا عجیب موجزن بحرِ بے کراں ہے........

اور قرآن کہتا ہے........ اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر........

کوثر کا معنی:۔

اے پیغمبرؐ میں نے تجھے کوثر دے دی........اس کوثر کے مفسرین نے انتیس (29) معانی لکھے ہیں...........

کوثر کا معنی	.......:	پیغمبرؐ کا حوضِ کوثر
کوثر کا معنی	....	پیغمبرؐ کی ختم نبوت
کوثر کا معنی	....	پیغمبرؐ کا قرآن
کوثر کا معنی	....	پیغمبرؐ کا اعجاز
کوثر کا معنی	....	پیغمبرؐ کی جامعیت
کوثر کا معنی	....	پیغمبرؐ کی رسالت

Scanned with CamScanner

کوثر کا معنی .... پیغمبرؐ کی قیادت

کوثر کا معنی .... پیغمبرؐ کی عظمت

کوثر کا معنی .... پیغمبرؐ کی سرداری

کوثر کا معنی .... ہر جگہ مسجد بنانے کی اجازت

کوثر کا معنی .... ساری کائنات کی پیغمبری

اور اے پیغمبرؐ! ہم نے تجھ کو کوثر دے دی .... قرآن کہتا ہے

........اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر ....

ابوالکلام آزاد نے فرمایا:۔

کسی نے کہا کوثر سے مراد حوض کوثر ہے .... لیکن ابوالکلام آزادؒ کہتا ہے کہ حوضِ کوثر نہیں........ بلکہ........

کوثر کا معنی .... ہر چیز کی اچھائی

کوثر کا معنی .... ہر چیز کی بھلائی

کوثر کا معنی .... جو دنیا میں اچھائی ہے

جو دنیا میں بھلائی ہے

جو دنیا میں نیکی ہے

جو دنیا میں کمال ہے

جو دنیا میں عظمت ہے

جو دنیا میں رفعت ہے

جو دنیا میں بلندی ہے

اے پیغمبرؐ .... میں نے پوری دنیا کی اچھائیاں اور نیکیاں ......

Scanned with CamScanner

تیری جھولی میں ڈال دیں ہیں........ یہی ہے کوثر کا معنی........ اِنَّا اَعطَینٰکَ الکوثر٥

اے پیغمبرؐ .... تو پریشان ہے بیٹے کی وفات پر........ ہم نے تجھے کوثر دے دی........ ہم نے تجھے اچھائی دے دی........ بھلائی دے دی........ اور آگے فرمایا فصل لربك........ اپنے خدا کے لئے نماز پڑھ........ اپنے خدا کے لئے نیکی کر........ اپنے خدا کے دروازے پر سر جھکا........ اور آگے فرمایا وانحر٥ اور خدا کے لئے قربانی کر........

میرے بھائیو........ اللہ نے یہ بھی بتا دیا کہ نماز صرف اور صرف خدا کیلئے ہوتی ہے........ نماز پیر کیلئے نہیں ہوتی........ جس طرح صلوٰۃ غوثیہ آج کا بدعتی مولوی پڑھتا ہے اور کہتا ہے غوث اعظم کیلئے صلوٰۃ ہے........

لیکن نبی کے لئے قرآن کہتا ہے........ فصل لربك وانحر٥ اے پیغمبرؐ رب کے لئے نماز پڑھ........ اور قربانی رب کے لئے کر........ یعنی جانور اللہ کے لئے قربان ہوتے ہیں........

پیروں کے لئے نہیں

غوثوں کے لئے نہیں

قطبوں کے لئے نہیں

قبروں کے لئے نہیں

علماء کے لئے نہیں

اولیاء کے لئے نہیں

اتقیاء کے لئے نہیں

Scanned with CamScanner

اصفیاء کے لئے نہیں

مشائخ کے لئے نہیں

ابدال کے لئے نہیں

بلکہ خدا کے لئے........

اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر.........اے پیغمبرؐ!ہم نے تجھے کوثر دے دی........اور اس کے بعد فرمایا........فصل لربک وانحر........پس نماز پڑھ خدا کے لئے........اورقربانی کر خدا کے لئے........

ابتر کون؟:۔

اور آگے فرمایا........ان شانئک ھو الا بتر o

اے پیغمبرؐ.........تیرا جو دشمن ابو جہل ہے.........یہ ابتر ہوگا........ابتر عربی زبان میں اس آدمی کو کہتے ہیں........جس کی اولاد نہ ہو........جو ابتر ہو چکا ہے........ ابو جہل کہتا تھا کہ (نعوذ باللہ) یہ محمدؐ ابتر ہے........

اس کا بیٹا قاسم نہیں بچا

اس کا بیٹا طاہر طیب نہیں بچا

اس کا بیٹا ابراہیم نہیں بچا

............یہ تو ابتر ہوگیا............

قرآن کہتا ہے اے پیغمبرؐ........ابتر تو نہیں........ابتر ابو جہل ہے........جس کے آٹھ لڑکے ہیں........یہ ابو جہل جس کی کئی لڑکیاں ہیں.........یہ اپنی اولاد پر فخر کرتا ہے.........اور تیرا بیٹا کوئی نہیں

Scanned with CamScanner

بچا........ایک وقت دنیا میں آئے گا........پوری کائنات میں تیری روحانی اولاد دپھیل جائے گی ....یہ ہے ان شائنٹ ھوالا بتر........

ابتر ابوجہل ہوگا

ابتر عتبہ ہوگا

ابتر شیبہ ہوگا

پوری دنیا کے مشرک ابتر ہوجائیں گے

.... اور ....

تیری اولاد .... مکے میں

تیری اولاد .... مدینے میں

تیری اولاد .... روم میں

تیری اولاد .... شام میں

تیری اولاد .... پاکستان میں

تیری اولاد .... ہندوستان میں

تیری اولاد .... عجم میں

تیری اولاد .... عرب میں

اے پیغمبرؐ پوری دنیا میں امام آئیں گے........تجھے اپنا باپ کہیں گے........فقیہہ باپ کہیں گے........مفکر تجھے اپنا باپ کہیں گے........

اے پیغمبرؐ........

فقیہوں تو باپ ہوگا

اماموں کا تو باپ ہوگا

محدثین کا تو باپ ہوگا
مفسرین کا تو باپ ہوگا

ایک طرف علماء ہیں.......ان کا تو باپ ہے.......ایک طرف مفسرین ہیں.......ان کا تو باپ ہے.......

پوری کائنات میں مشرق سے لے کر مغرب تک ....شمال سے لے کر جنوب تک.......دنیا میں ایک ارب سے زیادہ مسلمان تجھے اپنا باپ کہیں گے ....ہر جگہ تیری اولاد بستی ہوگی.......

ابو جہل کو کوئی اپنا باپ نہیں کہے گا.......ابو جہل کی اولاد دنیا میں کہیں نہیں ہوگی.......تیری اولاد قیامت کی صبح تک.......پوری دنیا میں قائم رہے گی.......

مائی آمنہ کا یتیم :۔

میرے بھائیو.......یہ میں نے آپ کو ترجمہ اس سورۃ کا بتایا ہے.......اب ذرا آگے چلتے ہیں.......

اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر .... اے پیغمبرؐ! ہم نے تجھ کو کوثر دے دی....... تو ایسا عظیم انسان تھا....... گھر میں پیدا ہوا.......یتیم پیدا ہوا.......سر پہ باپ کا سایہ نہ تھا.......یتیم تھا.......ماں بھی بچپن میں فوت ہوگئی.......علاقے والے بھی تجھے چھوڑ گئے' یتیم پیدا ہوا تھا.......

لیکن تجھے مرتبہ اتنا ملا .... یتیم کو مرتبہ اتنا ملا.......آسمانوں کی طرف انگلی کرتا ہے.......چاند دو ٹکڑے ہوکر .... تیری جھولی میں آجاتا ہے.......یہی اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر کا معنی ہے.......ہم نے تجھے سب کچھ

Scanned with CamScanner

دے دیا........

پیغمبرؐ کی دعا پہلے پہنچ گئی :۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے ....اَللّٰھُمَّ اھدِاُمَّ اَبِی ھُرَیرَۃَ........اے اللہ! ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا فرما...........

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کی ہدایت کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی........ابھی پیغمبرؐ کے ہاتھ مبارک چہرہ انور پر پہنچے ہیں........ ابوہریرہ بھاگتے جارہے ہیں........ کسی نے پوچھا ابوہریرہ کہاں جاتا ہے........ فرمایا میں جاکر دیکھتا ہوں کہ پہلے میں گھر پہنچتا ہوں........یا محمدؐ رسول اللہ کی دعا پہنچتی ہے........

ابوہریرہ گھر پہنچتے ہیں........دروازہ کھٹکھٹایا........دروازہ بند ہے........ ابوہریرہ کی ماں نے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولا........پوچھا اماں کیا کرتی ہے........فرمایا بیٹا غسل ہی تو کررہی تھی........میں آگئی ہوں اب تجھے اندر آنے کی اجازت نہیں........جلدی کر مجھے اسی محمدؐ کے دربار میں لے جاکر کلمہ پڑھادے........یہی ہے اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر کا معنیٰ........

ایک بابرکت پیالہ دودھ کا:۔

میرے بھائیو........میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اٹھتے ہیں........دعائیں قبول ہوجاتی ہیں........

انگلی اٹھتی ہے .... چاند دوٹکڑے ہوجاتا ہے

نظر پڑتی ہے .... کافروں کو ہدایت مل جاتی ہے

صحبت کافر کو ملتی ہے........ جنت کا وارث بن جاتا ہے

اورمرتبہ اتنا اونچا........مقام اتنا اونچا........ابو ہریرہؓ مدینہ کے چوک میں زمین پر لیٹے ہوئے ہیں........ابو بکرؓ آئے تو گزر گئے........ عمرؓ آئے تو گزر گئے ....

لیکن پیغمبرؐ آئے ....نبی نے پوچھا ابو ہریرہؓ کیوں لیٹا ہوا ہے........ابو ہریرہؓ نے اشارہ کیا تین دن سے کچھ نہیں کھایا........پیغمبرؐ نے ابو ہریرہؓ کو اٹھایا اور انگلی پکڑ کر گھر لے گئے ....فرمایا عائشہؓ کھانے کو کچھ ہے ....عائشہؓ نے فرمایا کچھ نہیں ....ایک دودھ کا پیالہ ہے........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کام بن گیا........ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں دودھ کا ایک پیالہ تھا......... حضورؐ نے فرمایا عائشہ دودھ کا پیالہ بھیج دو........اور جاؤ ابو ہریرہؓ جاؤ مسجد نبوی میں اسّی (80) طالبعلم قرآن پڑھنے والے موجود ہیں........ان کو بھی بلا لاؤ........ تین دنوں سے انہوں نے بھی کچھ نہیں کھایا پیا........

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں جا رہا تھا.........میرے دل میں خیال آیا........ کہ دودھ کا ایک پیالہ ہے........میں بھی بھوکا ہوں........ کچھ کھایا نہیں........اسّی طالب علم ہیں........ کیا بنے گا........ لیکن حکم پیغمبرؐ کا تھا........میں ان بچوں کو بلا لایا........

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطار میں بٹھا دے........میں نے سب کو قطار میں بٹھا دیا........ حضورؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ بسم اللہ پڑھ........ان کو دودھ پلانا شروع کردے........فرمایا بسم اللہ پڑھ کر دودھ پلانا شروع

Scanned with CamScanner

کرتا ہوں........اسّی طالبعلموں کو دودھ پلایا........

حضور ﷺ نے فرمایا ابوہریرہؓ اب تو پی لے........فرمایا میں نے پیٹ بھر کر پی لیا........ حضور ﷺ نے فرمایا پھر پی لے........میں نے پھر پی لیا........ حضور ﷺ نے فرمایا پھر پی لے میں نے پھر پی لیا........اسکے بعد پیغمبرؐ نے مجھ سے پیالہ لے لیا........اور خود اپنے منہ سے لگالیا........

ابوہریرہؓ کہتا ہے کہ مجھے پیدا کرنے والے کی قسم........ اگر پیغمبرؐ دودھ کا پیالہ نہ پکڑتا ....تو قیامت تک دودھ ختم نہیں ہوتا........یہی ہے اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر کا معنی........اے پیغمبرؐ ہم نے تجھے سب کچھ دے دیا........تجھے پوری دنیا کی بھلائیاں دے دیں........تجھے پوری کائنات میں سب سے بڑا کمال دے دیا........

صاحب کمال پیغمبرؐ:۔

میرے دوستو........جو کمال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا ....وہ کمال کسی اور کو نہیں ملا........جو کمال ساری دنیا کے سردار کو ملا ....وہ کسی اور کو نہیں ملا........

اس پیغمبرؐ کے چہرے کا ذکر آیا........ قرآن نے کہاوَالضُّحٰی کہا

اس پیغمبرؐ کی زلفوں کا ذکر آیا........ قرآن نے وَالَّیلِ کہا

اس پیغمبرؐ کے ہاتھوں کا ذکر آیا........قرآن نے یَدُاللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم کہا

اس پیغمبرؐ کی آنکھوں کا ذکر آیا........ قرآن نے مَازَاغَ البَصَرُ وَمَا طَغٰی کہا

اس پیغمبرؐ کے سینے کا ذکر آیا........ قرآن نے اَلَم نَشرَح لَکَ صَدرَکَ کہا

اس پیغمبرؐ کے اخلاق کا ذکر آیا........ قرآن نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ کہا

Scanned with CamScanner

اس پیغمبرؐ کی چادر کا ذکر آیا........ قرآن نے یَاایُّھَا المُزَّمِّل کہا

اس پیغمبرؐ کے کمبل کا ذکر آیا........ قرآن نے یَاایُّھَا المُدَّثِّر کہا

اس پیغمبرؐ کے آنے کا ذکر آیا........ قرآن نے قَدجَآءَ کُم مِنَ اللّٰہِ نُور" کہا

اس پیغمبرؐ کی رحمت کا ذکر آیا........ قرآن نے وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلّارَحمَۃً لِلعٰلَمِین کہا..........

اس پیغمبرؐ کی عالمگیر رسالت کا ذکر آیا........ قرآن نے وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلّا کَافَّۃً لِلنَّاسِ بَشِیرًاوَّ وَنَذِیرًا کہا..........

اس پیغمبرؐ کے دانتوں کا ذکر آیا........ قرآن نے یٰسین کہا

اس پیغمبرؐ کے زمانے کا ذکر آیا........ قرآن نے وَالعَصر کہا

اس پیغمبرؐ کے شہر کا ذکر آیا........ قرآن نے لَا اُقسِمُ بِھٰذَا البَلَد کہا

اس پیغمبرؐ کی صفتوں کا ذکر آیا........ قرآن نے اِنَّا اَرسَلنٰکَ شَاھِدًا کہا........ مُبَشِّرًا کہا........نَذِیرًا کہا........

اس پیغمبرؐ کی دعوت کا ذکر آیا..........قرآن نے دَاعِیًا اِلَی اللّٰہ کہا........

اس پیغمبرؐ کی صورت کا ذکر آیا..........قرآن نے سِرَاجًا مُنِیرًا کہا........

جس پیغمبر کی عظمت کا ذکر آیا ....تو کہیں اس کو رؤف کہا گیا........

کہیں اسے رحیم کہا گیا

کہیں اسے کریم کہا گیا

کہیں اسے عزیز کہا گیا

اور کہیں کہا کہ اے پیغمبرؐ .... تیرے سر پہ ہم نے نبوت کا تاج

Scanned with CamScanner

سجایا ہے ....سارے نبی ایک طرف........ تیری نبوت ایک طرف........ یہی ہے اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَرo کا معنی ہے........

اے پیغمبرؐ........ ہم نے تجھے سب کچھ دے دیا ہے........ ہم نے تجھ کو بہت کچھ دے دیا........ اور اتنا دیا ہے کہ اپنی خدائی میں میں نے اور کسی کو اتنا کچھ نہیں دیا........

خدا کی خدائی پر رواج محمدؐ:۔

میرے بھائیو........ آج پاکستان کا مولوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو خدائی بھی دے دی ہے........ ہم نے کہا خدائی نہیں دی........ بلکہ خدائی کے علاوہ سب کچھ دے دیا ہے........

علم نبیؐ کو اتنا دیا .... جتنا چاہا

مرتبہ اتنا دیا .... جتنا چاہا

ولایت اتنی دی .... جتنی چاہی

عظمت اتنی دی .... جتنی چاہی

لیکن یہ سب کچھ لیکر بھی .... مصطفےٰ .... مصطفےٰ ہے........ اور خدا........ خدا ہے........

فرمان پیغمبرؐ:۔

میرے دوستو........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے........ سارے جہان کے لئے میرا نبی رحمت ہے........ حضورؐ کو سب کچھ ملا ہے........ حضورؐ کو کائنات کے اندر کیا کچھ نہیں ملا........

Scanned with CamScanner

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے دنیا میں .... فرمایا........ اعطو الا جیرا جرہ قبل ای یجف عرقۃ........ مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا........ مَن اَحییٰ اَرضاً مَیتتاً فَھِیَ لَہٗ........ جو آدمی بنجر زمین آباد کرتا ہے........ تو وہ اس کا مالک ہوجاتا ہے........

حضور ﷺ نے فرمایا لوگو غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو

حضور ﷺ نے فرمایا میں رحمت کا پیامبر بن کر آیا ہوں

بے کسوں کا سہارا پیغمبرؐ:۔

اتنی بڑی رحمت لے کر آتا ہے کہ مکہ کی گلیوں میں .... ایک بوڑھی عورت کو دیکھا کہ سر پر گٹھڑی اٹھا کر جانا چاہتی ہے........ ساری دنیا کا سردار اس عورت کے قریب جاتا ہے........ اور جاکر پیغمبرؐ نے گٹھڑی اپنے نبوت والے سر پر رکھ لی........ اور پیغمبر علیہ السلام جانے لگے........

جب بوڑھی عورت مکے سے باہر نکل گئی .... تو حضورؐ نے فرمایا اے اماں کہاں جاتی ہے........ تو اماں کہتی ہے اے جوان میں مکہ چھوڑ کر بستی میں مکان بنانا چاہتی ہوں........ حضورؐ نے فرمایا کیوں........ کہنے لگی اے نوجوان........ تو بڑا خوش نصیب جوان معلوم ہوتا ہے .... مجھے معلوم ہوا کہ مکہ کے شہر میں .... (العیاذ باللہ) ایک محمد نامی جادوگر آیا ہوا ہے........ وہ لوگوں کو کہتا ہے........ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشاء نہیں .... کوئی حاجت روا نہیں........ میں اس سے جان چھڑا کر مکہ چھوڑ رہی ہوں........ اور اپنی بستی میں ٹھہرنا چاہتی ہوں........

Scanned with CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے .... گٹھڑی سر پر اٹھائی ہوئی ہے......وہ پیغمبر جس کے سر پر قرآن اترتا ہے........اسی سر پر بوڑھی عورت کی گٹھڑی اٹھائے نبیؐ جارہا ہے........پیغمبرؐ نے کچھ نہیں کہا........جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گٹھڑی........ اس کی بستی میں رکھ کر آنے لگے........ تو بوڑھی عورت نے بازو پکڑ کر کہا........اے نوجوان تو بڑا خوش نصیب ہے........ایسا خوش نصیب نوجوان تو مکے میں کوئی نہیں........جو بوڑھی عورتوں کی گٹھڑی اٹھائے........ بوڑھی عورت کے ساتھ تعاون کرے........ بوڑھوں کے لئے سہارا بنے........ بتا تیرا نام کیا ہے........میں مکے میں جب آیا کروں گی........تیرے پاس ٹھہرا کروں گی........اپنا نام تو بتا........

حضورؐ نے فرمایا میرا نام کیا پوچھتی ہے........اے اماں سارے راستہ جس محمد کو تو گالیاں دیتی آئی ہے........وہ محمدؐ میرا ہی نام ہے ....

اس بوڑھی عورت نے اسی جگہ پر تاجدار رسالت کا کلمہ پڑھ لیا........ اور کہا اے محمدؐ........تیرا چہرہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہوسکتا........یہ وہ رحمت ہے........جس کا تاج پیغمبرؐ کو پہنایا گیا........ جس کا معنی ہے اِنَّا اَعطَینٰکَ الکوثَر ....

کائنات کا سردار پیغمبرؐ:۔

اے پیغمبرؐ........ہم نے تجھے ساری دنیا کی اچھائیاں دے دیں........اور ساری دنیا کی بھلائیاں ہم نے تیری جھولی میں ڈال دیں........

عزت .... تیرے لئے

حکمت .... تیرے لئے

حکومت .... تیرے لئے

قیادت .... تیرے لئے

سیادت .... تیرے لئے

صداقت .... تیرے لئے

عدالت .... تیرے لئے

عظمت .... تیرے لئے

شجاعت .... تیرے لئے

فقہات .... تیرے لئے

خطابت .... تیرے لئے

علم .... تیرے لئے

علوم .... تیرے لئے

معرفت .... تیرے لئے

...........اے پیغمبرؑ ساری دنیا میں...........

کسی ولی کو ولایت نہیں مل سکتی........ جب تک تیرے قدموں میں نہ آئے

کسی عالم کو علم نہیں مل سکتا .... جب تک تیرے قدموں میں نہ آئے

کسی فقیہہ کو فقاہت نہیں مل سکتی ....جب تک تیرے قدموں میں نہ آئے

کسی مفسر کو........ جب تک تیرے قدموں میں نہ آئے

کسی محدث کو ....جب تک تیرے قدموں میں نہ آئے

کسی مبلغ کو ....جب تک تیرے قدموں میں نہ آئے

Scanned with CamScanner

سب کچھ تیرے قدموں سے وابستہ ہے........ انبیاء کو نبوت تیری وجہ سے ملتی ہے........ ولیوں کو ولایت بھی تیری وجہ سے ملتی ہے........ ہر دنیا کی اچھائی خدا نے تیری جھولی میں ڈال کر........ تجھے ساری کائنات کا سزاوار بنا دیا........ یہ ہے اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ٥ کا معنی........

عقیدت کے پھول:۔

اسی معنی کو حفیظ تائب بیان کرتا ہے........ حفیظ تائب کہتا ہے........ کہ........

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا تو چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

☆......☆

خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس در سے نسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

نبیؐ کی شان میں بڑے لوگوں نے کلام کیا........ لیکن ایک کلام آپ کو ایسا سناتا ہوں جو غیر مطبوعہ ہے........ اگر آپ اس کو سمجھیں تو سناتا ہوں........ بڑے بڑے شاعروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت کچھ کہا........ چنانچہ فانی بدایوانی نے کہا ہے کہ........

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی
............یہ بھی نبی ؐ کی شان ہے............

بانی دارالعلوم دیو بند نے فرمایا:۔

بڑے بڑے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت کچھ کہا........بڑا کلام کہا لیکن جو کلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کہا........اس کی تو مثال ہی کوئی نہیں........ فرمایا........

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش ِ روئے محمد ؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد ؐ بھی، احمد بھی، محمود بھی حسن و مطلق کا شاہد بھی، مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہرا امیوں میں اٹھایا گیا
اسکی شفقت ہے بے حدو بے انتہا اسکی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا اسکی رحمت سے اسکو بسایا گیا

اور حضور ﷺ کی شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ........

حشر کا ڈر مجھے کس لئے ہو اے قاسمؒ میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جسکے دامن سے جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

یہ نبی ؐ کا عشق تھا۔یہی ہے معنی ....اِنَّا اَعطَینٰكَ الكَوثَر کا........

جس کی تفسیر ہمارے اکابر نے دنیا کے سامنے رکھی........آج ہر آدمی اپنے آپکو عاشقِ رسول کہتا ہے........عشقِ رسول ؐ کا دعویٰ کرنا آسان ہے........ لیکن پیغمبرؐ کی محبت اور سنت پر چلنا بڑا مشکل کام ہے........

Scanned with CamScanner

واہ حضرت نانوتویؒ:۔

عاشق رسولؐ وہ قاسم نانوتویؒ تھا........ جو رسولؐ کے روضے پر جاتا ہے........ مدینہ سے سات میل پہلے اپنا جوتا اتار لیتا ہے........ کسی نے کہا آپکے پاؤں میں پتھر چبھیں گے........ فرمایا بات پتھروں کی نہیں ہے........ میں تو جوتا اس لئے اتارتا ہوں........ شاید چودہ سو سال پہلے اس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے........ نبوت والے قدم مبارک آئے ہوں........ نانوتویؒ کا جوتا کہیں قدمون کے اوپر نہ آجائے........

میرے دوستو........ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان علماء دیو بند نے دنیا کے سامنے واضح کی ہے........

میرے دوستو........ وہ قاسم نانوتویؒ ہے........ ساری زندگی نبیؐ کی سنت نہیں چھوڑتا........ جنگ آزادی کے بعد انگریز گرفتار کرنے آیا........ مولانا نانوتویؒ روپوش ہوگئے........ تین دن بعد باہر نکلے........ شاگردوں نے کہا آپ کو پھانسی ہو جائے گی........ فرمایا میں تین دن میں روپوش نہ ہوتا........ اگر میرا پیغمبرؐ غار میں تین دن نہ رہتا........ میں نے تین دن روپوش ہوکر نبیؐ کی سنت پر عمل کیا ہے........ وہ قاسم نانوتویؒ ہے........

آپ نے دنیا میں اور بھی بڑے بڑے پیر دیکھے ہوں گے........ بھوپال کے نواب کا خط آیا........ آپ ہمارے دارا لعلوم میں آجائیں........ تین سو روپیہ مہینہ آپ کی تنخواہ ہوگی........ روزانہ ایک گھنٹہ پڑھانا ہوگا........ مولانا قاسم نانوتویؒ نے جواب دیا کہ میں دیو بند کے مدرسے میں

Scanned with CamScanner

پڑھاتا ہوں........ میری بارہ روپے مہینہ تنخواہ ہے........بارہ روپیہ میں چار روپیہ میرا خرچہ ہے........ چار روپیہ میری والدہ کا خرچہ ہے........ میرے پاس تو باقی چار روپے رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے........ میں تین سو روپوں کا کیا کروں گا........

آج پاکستان میں کوئی ایسا پیر ہے.......... کوئی ایسا ولی ہے........ جو لوگوں کی جیبوں کو دونوں طرف سے نہ لوٹتا ہو........

بلکہ آپ کا تو یہ حال ہے کہ..........

جو نذرانے کے نام پر
جو جمعرات کی روٹی کے نام پر
تیجے کے نام پر
ساتے کے نام پر
چالیسویں کے نام پر
مردہ ٹیکس کے نام پر
جو کسی پیر کے نام پر
حلوے اور کھیر کے نام پر
جو لوگوں کی جیبوں کو لوٹتا ہے
بڑی اور چھوٹی گیارہویں کے نام پر
جو قبر پر چادر چڑھانے کے نام پر
جو داتا دربار پر پھول چڑھانے کے نام پر
وہاں کی دیگ چڑھانے کے نام پر

Scanned with CamScanner

جو حلوہ تقسیم کرنے کے نام پر

قوم کو پاگل بنائے

لوگوں کی جیبیں خالی کرے

لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالے

اس کو کہتے ہو کہ یہ پورا پیر ہے........اور جو کہے اللہ کے راستے میں دو........اللہ کے نام پر دو ....اللہ کے لئے دو........وہ کہتے ہے یہ خشک مولوی ہے........یہ پورا مولوی نہیں ہے........

میرے دوستو........ آج جو شخص تمہارا سب کچھ لوٹ کر لے جائے........ کہتے ہیں یہ بڑ اپہنچا ہوا ہے........اور جو کچھ بھی نہ مانگے........ کہتے ہیں کہ خشک پیر ہے........یہ وہابی معلوم ہوتا ہے........یہ مانگتا نہیں........یہ لیتا نہیں........اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے........آمین........

۔ سچ اور جھوٹ کا فرق :۔

میرے دوستو........ عشق رسولؐ کا دعویٰ کرنا آسان ہے........ لیکن عشق رسولؐ کی مثال قائم کرنا بڑا مشکل ہے........

شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ اپنے کتب خانے میں کام کررہے تھے........بھاگا ہوا ایک مسلمان آیا........ کہنے لگا شاہ جی جلدی کریں........اسلام کی ناک کٹ گئی........شاہ جی کہنے لگے کیا ہوا........ کہنے لگا فلاں چوک میں ایک پادری کھڑا ہے........انجیل اس کے پاس ہے........اس نے چوک میں آگ جلا رکھی ہے........اور وہ کہتا ہے

کہ او مسلمانو......اگر تم سچے ہو تو اپنا قرآن لاؤ......یہ آگ جل رہی ہے......میں آگ میں اپنی کتاب انجیل ڈالتا ہوں ......تم اپنا قرآن لاکر پھینکو......اگر تمہاری کتاب سچی ہوگی ......تو بچ جائیگی......ہماری کتاب سچی ہوگی ....تو ہم بچ جائیں گے ....شاہ جی جلدی کرو......ہزاروں کا اجتماع دلی کے چاندنی چوک میں موجود ہے......اگر آپ نہ گئے......تو اسلام کی رسوائی ہوگی......شاہ عبد العزیز نے کام چھوڑا......اس چوک پر پہنچ گئے......

میرے دوستو ......دنیا حیران ہے......لوگ کہتے ہیں شاہ جی لاؤ قرآن پھینکو......آج فیصلہ ہوجائے گا......عیسائی کہتا ہے میں انجیل پھینکتا ہوں......

شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا......میں کوئی عیسائی کی طرح پاگل نہیں ہوں کہ اپنے اللہ کے قرآن کو آگ میں پھینکوں......او پادری میں ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں......اگر تو سچا ہے تو مان لے گا......اس طرح کرتے ہیں......یہ آگ جل رہی ہے......تو بھی اپنے سینے کے ساتھ اس انجیل کو باندھ لے......میں قرآن لاکر قرآن کو سینے کے ساتھ باندھتا ہوں......

میں بھی آگ میں چھلانگ لگاتا ہوں......تو بھی آگ میں چھلانگ لگا......

تیری کتاب سچی ہوگی......تو تجھے بچالے گی......میری کتاب سچی ہوگی......تو مجھے بچالے گی......

عیسائی پادری مبہوت ہو گیا:۔

سب لوگوں نے کہا بات تو صحیح ہے........پادری کہنے لگا میں ایسا نہیں کرسکتا........لوگوں نے گھیر لیا کیوں نہیں کرتا........پادری کہنے لگا میں انجیل کو تو مصالحہ لگا کر لایا تھا........اپنے جسم کو تو میں نے مصالحہ نہیں لگایا........یہ شاہ جی کا عشق رسولؐ تھا........

شورش کشمیریؒ نے کہا:۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ یہ وہ مفہوم تھا........جس کو اکابر علماء دیو بند نے دنیا کے سامنے پیش کیا........

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اتنا عظیم انسان ہے........جس کے بارے میں شورش کشمیری نے کہا ہے........ کہ........

گردش دوراں کی سنگینی سے ٹکراتا رہا
شافع کون و مکاں کی راہ دکھلاتا رہا
گمرہان شرک کو توحید سکھلاتا رہا
پرچم اسلام ابر درخشاں کے روپ میں
بت کدوں کی چار دیواری پہ لہراتا رہا

عاشق رسول گنگوہیؒ:۔

فقیہ الامت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ .... جنہوں نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر مدرسہ دیو بند بنایا........

Scanned with CamScanner

ہر قدم پہ نبیؐ کی سنت کو یاد کرتے ہیں

ہر قدم پہ نبیؐ کی سنت کی بات کرتے ہیں

حدیث پڑھا رہے ہیں......بارش آ گئی طالب علم کتابیں اٹھا کر اندر چلے گئے......مولانا گنگوہیؒ نے اپنی پگڑی زمین پر بچھا دی......طالب علموں کی جوتیاں پگڑی میں ڈالیں......جوتیاں پگڑی میں ڈال کر جانے لگے........طالب علموں نے کہا آپ ہماری جوتیاں اٹھاتے ہیں...... فرمایا میں تمہاری جوتیاں نہیں اٹھاتا......میں محمدؐ کے مہمانوں کی جوتیاں اٹھاتا ہوں......

میرے دوستو...... یہ پیغمبرؐ کا عشق ہے ......یہ نبیؐ کی محبت ہے......ایک آدمی مدینے کا رومال لے کر آیا......حضرت گنگوہی کے سامنے ایک رومال پیش کیا......مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اٹھ کر کھڑے ہوگئے...... آنکھوں سے لگایا......رومال کو چوما......

کسی نے کہا حضرت رومال تو کراچی سے بن کر جاتے ہیں......فرمایا بنتے جہاں بھی ہوں......میں تو رومال اس لئے چومتا ہوں...... کہ اس رومال کو مدینہ کی ہوا لگی ہوئی ہے......جو پیغمبر علیہ السلام کا اتنا بڑا عاشق ہو...... جسکی زندگی میں نبیؐ کی زندگی ہو......اسکو آج بدعتی مولوی نبیؐ کا گستاخ کہے......اس سے بڑی بے ایمانی دنیا میں کوئی نہیں ہوسکتی......

واہ عاشق رسول مدنیؒ :۔

میں قربان جاؤں اس شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر جس نے اٹھارہ سال نبی ﷺ کے روضے پر بیٹھ کر حدیث

Scanned with CamScanner

پڑھائی........ آج اس پر کئی لوگ تنقید کرتے ہیں........

کیااس کا یہ قصور ہے کہ اپنے داڑھی کے بالوں سے رسول اللہ ﷺ کے روضے کی صفائی کرتا رہا........

کیااس کا یہ قصور تھا کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں.......... تربوز کے پڑے ہوئے چھلکوں کو اٹھا کر ....ان کو پانی میں بھگو کر ....وہ پانی پی کر کہتا تھا........یہ پانی میری نجات کے لئے کافی ہے........

کیااس کا یہ قصور تھا ....اٹھارہ سال نبیؐ کے روضے پر حدیث نبوی پڑھاتا رہا........ اور اٹھارہ سال کے بعد جب مالٹا کی جیل میں گرفتاری کا وقت آیا........ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کو خطاب کر کے فرمانے لگے........

دمکتا رہا تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

عاشق رسول شیخ الہندؒ:۔

وہ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ ہندوستان کا سب سے بڑا شیخ الحدیث ہے........اور ریشمی رومال کی تحریک کا بانی ہے........بڑے بڑے چالیس ہزار علماء کا استاذ ہے........

امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی.
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بانی تبلیغی مولانا الیاس احمد دہلوی
شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی
شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ
رأس المحدثین علامہ محمد انور شاہ کشمیری

ان تمام علماء کا استاد ہے........ نبیؐ کے عشق میں وہ کہاں تک چلا گیا........ شیخ مولانا اخلاق حسین دہلویؒ نے لکھا کہ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ نے ایک عجیب شعر نبیؐ کی شان میں لکھا ہے .... مولانا محمود حسنؒ نے جنت کو خطاب کر کے کہا........

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

یہ نبیؐ کا عشق تھا .... میں کہتا ہوں ساری دنیا کے دیوان ایک طرف رکھ دیئے جائیں......... شیخ الہند کا ایک قطع ایک طرف کر دیا جائے........ "تجھ میں حورو قصور رہتے ہیں" جنت کو خطاب کیا........

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

اس روئے زمین پر کوئی اس شعر کا مقابلہ نہیں کر سکتا........ یہ شیخ

الہند محمود حسنؒ دیو بند کا ایک فرزند تھا........

یہ علمائے دیو بند سے ملے گا:۔

میرے دوستو........ یہ عشق رسول ہمیں دیو بند کے علماء نے سکھایا ہے........ آج اسی لئے ہر آدمی دیو بند کی تحریک کو اعتدال کی تحریک سمجھتا ہے........ اس تحریک میں تجھے عشق مصطفیٰؐ ملے گا اس تحریک میں تمہیں........

علم کلام بھی ملے گا

تفسیر بھی ملے گی

حدیث بھی ملے گی

مدرسے بھی ملیں گے

.... اور ....

علماء بھی ملیں گے

فقہاء بھی ملیں گے

خطباء بھی ملیں گے

زعماء بھی ملیں گے

فضلاء بھی ملیں گے

اس تحریک میں عبید اللہ سندھیؒ کا .... جہاد ملے گا

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا .... جذبۂ حریت ملے گا

شاہ احمد شہیدؒ کا .... ولولہ ملے گا

شاہ ولیؒ اللہ کا .... علم ملے گا

ابن تیمیہؒ کی .... گہرائی ملے گی

احمد بن حنبلؒ کی .... استقامت ملے گی

امام ابو حنیفہؒ کی .... فقاہت ملے گی

امام شافعی کا .... علم ملے گا

امام مالکؒ کا .... زہد اور تقویٰ ملے گا

صحابہ کرامؓ کی .... عظمت ملے گی

اور پیغمبرؐ کی .... سنت ملے گی

دیوبند سے گنبد خضریٰ تک :۔

میرے دوستو........جس آدمی کی نسبت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو........اس سے بڑا ولی کوئی ہوسکتا ہے........میں اپنا شجرہ پیش کرتا ہوں........ اور علماء بریلویت کو چیلنج پیش کرتا ہوں........ کہ وہ بھی اپنا شجرہ پیش کریں........وہ بھی اپنی تاریخ پیش کریں........میں بھی اپنا شجرہ پیش کرتا ہوں........

ان کا شجرہ "ٹالی شاہ" سے شروع ہو........ کر" ککر شاہ" پر ختم ہوجائے گا

انکا تقویٰ حلوے کی رکابی سے شروع ہوکر........ کھیر کی پلیٹ پہ ختم ہوجائیگا

میرا شجرہ قاسم نانوتویؒ سے.........گنبد خضریٰ تک پہنچ جائے گا

تو بھی اپنا شجرہ پیدا کر........لڑائی کی کوئی بات نہیں........ جھگڑے کی کوئی بات........ فتوے کی کوئی بات........ کفر کی تحریکوں کی کوئی بات نہیں........اپنا شجرہ پیش کرو........

اگر تیرا علم مدینہ سے آیا ہے .... تو تو اہل سنت ہے

اگر تیرا تقویٰ مدینہ سے آیا ہے .... تو تو اہل سنت ہے

اگر تیرا علم گنبد خضراء سے آیا ہے........ توتو اہل سنت ہے

........اور اگر ....

میرا علم گنبد خضراء سے چلا ہے

میرا تقویٰ گنبد خضراء سے چلا ہے

میری ولایت گنبد خضراء سے چلی ہے

میری صداقت گنبد خضراء سے چلی ہے

تو پھر ضد چھوڑ دے جو مسلک علمائے دیو بند کا ہے........ یہی اہل سنت کا مسلک ہے........ یہی اولیاء اللہ کا مسلک ہے........

تو کہتا ہے پیر ہر جگہ موجود ہوتا ہے........ نبیؐ عالم الغیب ہے........ کبھی کہتا ہے نبیؐ مختار کل ہے .... کبھی کہتا ہے نبیؐ ہر جگہ موجود ہے........ کبھی کہتا ہے پیر بگڑی بنا سکتا ہے........ آج میں تجھے چیلنج کرتا ہوں کہ ....

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ محبوب سبحانی ....ان کی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' لے آ........ ''فتوح الغیب'' لے آ........

حضرت خواجہ علی ہجویری لاہوریؒ ....ان کی کتاب" کشف المحجوب" لے آ........

حضرت بابا فرید الدین شکر گنجؒ پاکپتن والے........ان کے ملفوظات لے آ........

سلطان العارفین سلطان باہوؒ کا........ان کا کلام لے آ........

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ....انکی سوانح حیات لے آ........

Scanned with CamScanner

سارے کلام........ ساری کتابیں چوراہے میں رکھ دے........

پوری دنیا کے غیر جانبدار ججوں کو مقرر کر........ اگر ان کی کتابوں سے مختار کل نبیؐ ثابت ہو جائے........ ہر جگہ موجود نبیؐ ثابت ہو جائے........

اگر ان کتابوں سے ولی ہر جگہ موجو ثابت ہو جائے .... تو یہ ہیر تیرے ہیں........ اگر ثابت نہ ہو........ کسی کتاب سے تیرا مذہب........ تیری گیارہویں........ تیرا تیجا........ تیرا چالیسواں........ تیری جمعرات کی روٹی........ کسی کتاب سے ثابت نہ ہو........ تو پھر ضد چھوڑ کر اہل سنت بن کر........ مولانا قاسم نانوتویؒ کے پرچم کے نیچے آجا........

میں علماء دیوبند کا خادم ہوں........ ایک بات ذہن میں رکھیں........

میرے بھائیو........ جس کا شجرہ نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے وہ اہل سنت ہے........ اور جس کا شجرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچے وہ اہل سنت نہیں ہے........ چاہے وہ احمد رضا بریلوی ہو........ چاہے وہ مولوی مودودی ہو........ بات سیدھی ہے........

میں آپ کو ایک کسوٹی دینا چاہتا ہوں........ مولوی احمد رضا خان کی کتاب لاؤ........ شجرۂ نسب پڑھو........ اگر اس کا شجرہ علم........ یعنی اس نے علم کہاں سے سیکھا........ پھر اسکے استاد نے کہاں سے سیکھا........ پھر اس کے استاد نے کہاں سے سیکھا........ اگر اس کا شجرۂ نسب مدینے تک پہنچ جائے........ تو وہ اہل سنت ہے........

مولانا مودودی کی کتاب لاؤ........ اگر انکے علم کا شجرہ........ اپنی طرف سے مدینے تک پہنچ جائے........ تو وہ سچا........

اور اگر میں قاسم نانوتویؒ اور رشید احمد گنگوہیؒ کا شجرہ .... گنبد خضریٰ تک پہنچا دوں .... تو وہ قاسم نانوتویؒ سچا ہے .... بڑی دنیا نے شجرے دیکھے .... مگر ایسا شجرہ .... ایسا سلسلہ مذہب کسی نے نہیں دیکھا .... کسی نے نہیں سنا ....

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ علمائے دیوبند کے مقتداء ہیں .... جنہوں نے ۱۸۶۶ء میں دارلعلوم دیو بند کی بنیاد رکھی .... انہوں نے دیو بند کا مدرسہ بنایا .... اور اس مدرسے میں بیٹھ کر قرآن پڑھایا .... حدیث پڑھائی .... اور قرآن سیکھا کہاں سے؟ حدیث سیکھی کہاں سے ....

میرے بھائیو .... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے قرآن و حدیث کا سبق حاصل کیا .... شاہ اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ....

شاہ اسحاقؒ نے .... شاہ عبدالغنیؒ سے

شاہ عبدالغنیؒ نے .... شاہ عبدالعزیزؒ سے

شاہ عبدالعزیزؒ نے .... شاہ ولی اللہؒ سے

شاہ ولی اللہ نے .... شیخ ابو مدنی سے

شیخ ابو مدنیؒ نے .... علامہ محمد بن احمدؒ سے

علامہ محمد بن احمدؒ نے .... شیخ ربیع ابن سبیعؒ سے

شیخ ربیع ابن سبیعؒ نے .... شیخ حسام الدینؒ سے

شیخ حسام الدینؒ نے .... شیخ محمد عارفؒ سے

شیخ محمد عارفؒ نے .... امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ سے

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے .... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے........ امام اعظم ابو حنیفہؒ سے

امام اعظم ابو حنیفہؒ نے .... حضرت حمادؒ سے

حضرت حمادؒ نے .... سیدنا انس بن مالکؓ سے

سیدنا انس بن مالکؓ نے .... سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے

اور سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے........ محمد رسول اللہ ﷺ

علمائے دیوبند کا شجرۂ ولایت:۔

ایک مولوی کہنے لگا ٹھیک ہے تمہارا علم مدینہ سے آیا........ تمہارا تقویٰ مدینہ سے آیا .... لیکن تمہاری ولایت ہمارے پاس ہے........ پیروں کی گدیاں ہمارے پاس ہیں........اور جناب عالی........ یہ حلوے مانڈے ہمارے پاس ہیں........ میں نے کہا علمائے دیوبند........

نقشبندی بھی ہیں

سہروردی بھی ہیں

چشتی بھی ہیں

قادری بھی ہیں

علماء دیوبند کو چاروں سلسلوں سے ولایت کا سبق حاصل ہوا........

حاجی امداداللہ مہاجر مکی ہندوستان کا سب سے بڑا ولی ہے........جس کے ہاتھ پر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے بیعت کی ہے........اور حاجی امداد اللہ مہاجر ہندوستان کا وہ پیر ہے........جس کو بریلوی بھی اپنا پیر سمجھتے ہیں........علماء دیوبند بھی اپنا پیر سمجھتے ہیں........ ولایت حاجی امداد اللہ مہاجر کی مولانا رشید احمد گنگوہی کو ملی........ مولانا قاسم

نانوتوی کولی ....

ان کے اکتالیس خلفاء تھے........ اکتالیس خلفاء میں پہلے دو خلیفہ

مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہی تھے........

اور آخری خلیفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھے........ ان اکتالیس خلفاء

میں سے کوئی خلیفہ مولوی احمد رضا بریلوی نام کا نہیں تھا........ اگر ولایت اس

کی مدینے تک پہنچی........ تو حاجی امداد اللہ کے خلیفوں میں .... ان کے

مریدوں میں........ مولوی احمد رضا بریلوی کا نام ہوتا........ لیکن........

آ میں تجھے وہ شجرہ دکھاؤں........ جو شہر مدینے تک پہنچتا ہے........

فقیہ الامت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے........

ولایت کا .... سبق حاصل کیا

نقشبندیت کا .... سبق حاصل کیا

چشتیت کا .... سبق حاصل کیا

قادریت کا .... سبق حاصل کیا

سہروردیت کا .... سبق حاصل کیا

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے .... مہاجر مکیؒ سے

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے .... میاں جی نور محمد سے

میاں جی نور محمد نے .... شیخ عبدالباری سے

شیخ عبدالباری نے .... شیخ عبدالہادی سے

شیخ عبدالہادی نے .... شیخ عبدالحق کرودھوی سے

شیخ عبدالحق کرودھوی نے .... شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے

Scanned with CamScanner

شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے .... خواجہ جلال الدین تھانیسری سے

خواجہ جلال الدین تھانیسری نے........خواجہ نظام الدین اولیاء سے

خواجہ نظام الدین اولیاء نے .... خواجہ علاؤالدین صابر کلیری سے

خواجہ علاؤالدین صابر کلیری نے .... حضرت بابا فرید الدین شکر گنج سے

خواجہ فرید الدین گنج شکر نے .... خواجہ سید علی ہجویری سے

خواجہ سید علی ہجویری نے .... خواجہ قطب الدین مودود چشتی سے

خواجہ قطب الدین مودود چشتی نے........خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے........ شیخ محمد بن احمد سے

شیخ محمد بن احمد نے .... خواجہ سلطان ابن عمیرہ سے

سلطان ابن عمیرہ نے .... خواجہ فضیل ابن عیاض سے

خواجہ فضیل ابن عیاض نے .... حضرت حسن بصریؒ سے

حضرت حسن بصریؒ نے .... سیدنا علی المرتضی سے

اورسیدنا علی المرتضیٰؓ نے .... محمد رسول اللہؐ سے

علمائے دیوبند کا علم بھی مدینے سے ہو کر آیا........علمائے دیو بند کی ولایت بھی مدینے سے ہوکر آئی .... ایک قافلہ حریت ہے........جس کو ریاست علی ظفر بجنوری نے کہا........

اس وادیٔ گل کا ہر ذرہ ،خورشید جہان کہلایا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے،وہ پیر مغاں کہلایا ہے
اس بزم جنوں کے دیوانے، ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے،دیوار چمن سے زنداں تک

Scanned with CamScanner

سو بار سنوارے ہم نے' اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے' کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

کون مولانا ابوالکلام آزادؒ:۔

اور ابنی علماء دیو بند میں ایک مولانا ابوالکلام رحمتہ اللہ علیہ کی آزاد ہستی ہے........ ابو الکلام آزادؒ.........وہ ہندوستان کا عالم تھا کہ جو شیخ الہند کی تربیت.......... اور ان کے علوم ومعارف کا علمبردار تھا........علوم؛ معارف کا معتقد تھا......... وہ ابو الکلام آزاد جس نے رانچی کی جیل میں پانچ سال کی سزا کاٹی ....جس نے الہلال رسالہ جاری کر کے وائسرائے کی بنیادوں کو ہلا دیا.........

شورش کاشمیریؒ کا خراج تحسین:۔

جب اس کی وفات ہوئی ہے........تو شورش کاشمیری ابو الکلام آزادؒ کی قبر پر ۱۹۵۸ء میں آتا ہے........اس کی قبر پر شورش کاشمیریؒ نے جو مرثیہ لکھا ہے ....یعنی اس کی قبر پر جو کلام پڑھا ہے........اس کلام کی کوئی مثال نہیں ملتی........یہ بھی دیو بند کا ایک اعجاز ہے........یہ مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ کا تربیت یافتہ.......... ابو الکلام آزاد ہے........ انگریز سے ٹکرانے والا ابو الکلام آزاد ہے.........

عجب قیامت کا حادثہ ہے کہ اشک ہے آستیں نہیں ہے
زمیں کی رونق چلی گئی افق پہ یہ مہر مبیں نہیں ہے
تیری جدائی میں مرنے والے،وہ کون ہے جو حزیں نہیں ہے

مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
یہ کون اٹھا کہ دیر و کعبہ شکستہ دل خستہ گام پہنچے
جھکا کے اپنے دلوں کے پرچم، خواص پہنچے، عوام پہنچے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا، مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
شورش نے بڑی عجیب بات کہی کہ............

کئی دماغوں کا ایک انساں، میں سوچتا ہوں کہاں گیا ہے
قلم کی عظمت اجڑ گئی ہے، زباں کا زور بیاں گیا ہے
اتر گئے کئی منزلوں کے چہرے، مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا، مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے

تو امیر شریعتؒ نے فرمایا:۔

جب یہ شعر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو آ کر سنایا........تو شاہ جی رونے لگے........ اور شاہ جی نے فرمایا........... میرا یہ شعر بھی اس میں شامل کر لو .... کہ........

تو میرے خوابیدہ آنسوؤں کو، او مرنے والے جگا چکا ہے
زمیں کے تاروں سے ایک تارہ فلک کے تاروں میں جا چکا ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا، مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے

............اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے............

............آمین............

Oوآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العالمینO

Scanned with CamScanner

نسبتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ.......... وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ
وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ
اَعمَالِنَا.......... مَن یَّہدِ ہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ..........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلاَ
ھَادِیَ لَہٗ..........وَ نَشہَدُاَن لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہ وَحدہٗ لَا شَرِیکَ
لَہٗ..........وَلاَ نَظِیرَلَہٗ وَلاَ مُشِیرَ لَہٗ وَلاَ مُعِینَ لَہٗ وَلاَ وَزِیرَلَہٗ..........
وَصَلِّ عَلیٰ سِیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءُ..........اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَّۃً
لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا..........وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا..........
وَقَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ..........
فَاِن اٰمَنُوا بِمِثلِ مَا اٰمَنتُم بِہٖ فَقَدِ اھتَدَوا وَ اِن تَوَلَّوا فَاِنَّمَا ھُم فِی شِقَاقٍ
فَسَیَکفِیکَھُمُ اللّٰہُ وَ ھُوَالسَّمِیعُ العَلِیمُO(پارہ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۷)

وَ اِذ اَخَذَ اللّٰہُ مِیثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیتُکُم مِّن کِتٰبٍ وَّ حِکمَۃٍ ثُمَّ
جَاءَ کُم رَسُول" مُّصَدِّق" لِّمَا مَعَکُم لَتُؤ مِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنصُرُنَّہٗ قَالَ ءَ اَقرَر
تُم وَ اَخَذ تُم عَلیٰ ذٰلِکُم اِصرِی قَالُوا اَقرَر نَا قَالَ فَاشہَدُوا وَاَنَا مَعَکُم
مِّنَ الشّٰہِدِینَO(پارہ۳ سورۃ آل عمران آیت ۸۱)

صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنَا العَظِیم ......وَصَدَقَ رَسُولُہٗ النَّبِیُّ الکَرِیم...... وَ نَحنُ
عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَ الشَّاکِرِینَ......وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ

Scanned with CamScanner

اشعار:۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کی لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوبؑ میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد احترام
معزز علمائے کرام
سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو اور دوستو!

آج آپ حضرات کی محبت مجھے یہاں کھینچ لائی ہے............ آج کا یہ پروگرام خالص تبلیغی اور مذہبی پروگرام ہے ....آج کا موضوع ایک خاص موضوع ہے .... جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے............ اس موضوع کی ہر جگہ پر ہر وقت ضرورت ہے............اور اس عنوان سے بڑا عنوان بھی

دینا میں کوئی نہیں ہے.........

نسبت پیغمبرؐ کی اہمیت:۔

میرے بھائیو!.........میں آپ حضرات کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے اندر سب سے زیادہ اہمیت.......... بلکہ مجھے کہنے دیں کہ دنیا میں سب سی بڑی چیز کیا ہے؟.........

اور اس سے بھی آگے بڑھ کر مجھے کہنے دیں کہ یہ دنیا کس چیز پر قائم ہے.......... جس چیز پر یہ دنیا قائم ہے.......... اور جس چیز پر آسمان قائم ہے.......... جس چیز پر زمین و آسمان کھڑے ہیں.......... بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر میں کہتا ہوں ....کہ..........

ایک ایسی چیز کہ جس پر .... شجر وحجر قائم ہیں
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... شمال وجنوب قائم ہیں
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... مشرق ومغرب قائم ہیں
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... ساتوں آسمان قائم ہیں
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... شمس وقمر قائم ہیں
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... عرش معلیٰ قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... تحت السریٰ قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... نبیوں کی نبوت قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... ولیوں کی ولایت قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... فقیہوں کی فقاہت قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... خطیبوں کی خطابت قائم ہے

Scanned with CamScanner

ایک ایسی چیز کہ جس پر .... پیروں کی پیری قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... متقیوں کا تقویٰ قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... مفتیوں کا فتویٰ قائم ہے
ایک ایسی چیز کہ جس پر .... کائنات کا ذرہ ذرہ قائم ہے

میں آج انشاء اللہ آپ حضرات کے سامنے اسی کا تذکرہ کروں گا............ اور آپ سوچتے ہوں گے کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جس چیز پر زمین و آسمان قائم ہیں............ جس چیز پر یہ دنیا قائم ہے .... اور اس چیز کے بغیر کائنات میں نہ ایمان مل سکتا ہے............ نہ دین مل سکتا ہے............ نہ انسانیت مل سکتی ہے............ نہ کائنات کے ذرے ذرے کو عظمت مل سکتی ہے............

دنیا میں جس چیز کی وجہ سے عظمت قائم ہے............ اس چیز کا تذکرہ آج میں آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں ....

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھی .... اسی چیز کے محتاج ہیں
ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ بھی .... اسی چیز کے محتاج ہیں
چودہ سو سال کا مولوی بھی .... اسی چیز کا محتاج ہے
پیروں کی پیری بھی .... اسی چیز کی محتاج ہے
چوہدریوں کی چوہدراہٹ بھی .... اسی چیز کی محتاج ہے
ولیوں کی ولایت بھی .... اسی چیز کی محتاج ہے
خطیبوں کی خطابت بھی .... اسی چیز کی محتاج ہے
فقیہوں کی فقاہت بھی .... اسی چیز کی محتاج ہے

Scanned with CamScanner

اور عالموں کا علم بھی .... اسی چیز کا محتاج ہے

مفتیوں کا تقویٰ بھی .... اسی چیز کا محتاج ہے

فقیہوں کا فتویٰ بھی .... اسی چیز کا محتاج ہے

جس چیز کا تذکرہ میں کرنا چاہتا ہوں............ اس چیز کا نام ہے............نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم............

نسبتِ پیغمبرؑ کہاں سے حاصل ہوگی:۔

تو میں کہنا چاہتا ہوں کہ جس چیز پر یہ دنیا قائم ہے............ میں اس کا تذکرہ کروں............ اور وہ چیز کیا ہے ....وہ ہے نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم............اب دیکھنا کیا ہے کہ جس چیز پر یہ ساری دنیا قائم ہے............

وہ نسبت پیغمبر ﷺ ملتی کہاں سے ہے............ اس نسبت پیغمبر ﷺ کی دوکان کون سی ہے............ اور اس نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مارکیٹ کون سی ہے............

وہ کس بازار سے ملتی ہے
وہ کس ملک سے ملتی ہے
وہ کس علاقہ سے ملتی ہے
وہ کس وے ہاؤس سے ملتی ہے

اور یہ نسبت پیغمبر ﷺ دنیا میں سب سے زیادہ کس کو ملی ہے............ اس کے لئے کون کون سے لوگ آگے آئے ہیں............ اور اس نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کون کون سے آدمی محتاج ہوئے ہیں .... اور آج ہمیں بھی اس نسبت پیغمبر ﷺ کی ضرورت ہے .... یا نہیں ....

نسبت پیغمبر ﷺ کا متلاشی:۔

میرا دعویٰ سنو!.........نسبت پیغمبر ﷺ ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر شمس و قمر قائم ہیں......... شجر و حجر قائم ہیں......... زمین و آسمان قائم ہیں......... اور مجھے کہنے دیں کہ نسبت پیغمبر ﷺ نہ ہوتی.........تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نبوت ہی نہ ہوتی......... اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نبوت قائم ہے.........تو نسبت پیغمبر ﷺ کی وجہ سے قائم.........

ابوبکرؓ کی صداقت قائم ہے......... تو نسبت پیغمبر ﷺ کی وجہ سے

عمرؓ کی عدالت قائم ہے .... تو نسبت پیغمبر ﷺ کی وجہ سے

عثمانؓ کی شرافت قائم ہے .... تو نسبت پیغمبر ﷺ کی وجہ سے

علیؓ کی شجاعت قائم ہے .... تو نسبت پیغمبر ﷺ کی وجہ سے

میرے بھائیو!.........ساری کائنات کے علماء.........

.........ائمہ.........

.........فقہاء.........

.........اتقیاء.........

.........اصفیاء.........

.........پیش وا.........

.........مقتدا.........

.........زاہد.........

.........عابد.........

............عالم............

............فاضل............

............تارک الدنیا............

............اولیاء اللہ............

............تہجد گزار............

ہاتھ باندھ کر اور جھولیاں پھیلا کر در بدر گھومے ہیں............ تو ایک چیز کی تلاش کے لئے .... اور وہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے ....

اور میرا دعویٰ سنو!............ میرا دعویٰ یہ ہے کہ اس نسبت پیغمبر ﷺ کی تلاش میں سب سے پہلے انبیاء نکلے .... نبیوں کو نسبت پیغمبر ﷺ ملی............ تو اس کے بعد ان کو نبوت ملی .... اگر ان کے پاس نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتی تو ان کے سروں پر نبوت کا تاج نہ رکھا جاتا............

میرے بھائیو............ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا ہوں............ یہ اللہ کا قرآن کہتا ہے............

دیکھئے آج تک آپ یہ سنتے آئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے دنیا بنی............ میں کہتا ہوں کہ............

حضور ﷺ کی وجہ سے آدم کو نبوت ملی

حضور ﷺ کی وجہ سے نوح کو نبوت ملی

حضور ﷺ کی وجہ سے تمام انبیاء کو نبوت ملی

انبیاء کو نبوت کبھی بھی نہ ملتی............ اگر ان کے پاس نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتی ....

Scanned with CamScanner

تذکرہ دو کانفرنسوں کا:۔

دیکھئے نسبت پیغمبر ﷺ اصل چیز ہے.......... یہ نسبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا.......... اس کا ذکر قرآن میں ہے.......... اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دو کانفرنسوں کا ذکر کیا ہے..........

ایک ہے آپ کی کانفرنس اور آپ کا جلسہ.......... اور ایک ہے میرا جلسہ.......... ایک ہے الیکشن کا جلسہ.......... اور ایک ہے تبلیغی اجتماع.......... اور ایک ہے سیرت کی کانفرنس.......... یہ ساری کانفرنسیں اپنی اپنی جگہ.......... ان کانفرنسوں کے تقاضے علیحدہ علیحدہ ہیں کہ آپ کانفرنس کریں گے.......... تو پہلے لاؤڈ سپیکر کی اجازت مانگیں.......... اور ٹیوب لائٹ لگائیں گے.......... شامیانے لگائیں گے.......... کہیں پانی کا انتظام ہوگا کہیں نہیں ہوگا.......... ایسی کانفرنس کریں گے..........

لیکن جن دو کانفرنسوں کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا.......... ان کانفرنسوں میں نہ لاؤڈ سپیکر کی ضرورت پڑی.......... ان کانفرنسوں میں نہ کسی شامیانے کی ضرورت پڑی.......... ان کانفرنسوں میں نہ ٹیوب لائٹوں کی ضرورت پڑی.......... دونوں کانفرنسیں بے مثال ہیں.......... اور ذکر ان کانفرنسوں کا اللہ نے قرآن میں کیا.......... ایک کانفرنس اللہ نے اپنی ربوبیت منوانے کے لئے کی.......... اور دوسری کانفرنس محمدؐ کی نبوت منوانے کے لئے کی.......... دونوں کانفرنسوں کا ذکر قرآن میں ہے.......... اور بڑی وضاحت کے ساتھ..........

دیکھئے آپ بڑی بڑی کانفرنسیں دیکھتے ہیں.......... لیکن اس کانفرنس

کو دیکھئے کہ اللہ نے ایک کانفرنس کا ذکر قرآن میں کیا........... اور صرف خبر دی........... اخبار چھپتا ہے........... اس میں خبر آتی ہے........... فلاں جگہ جلسہ ہوا........... فلاں جگہ یہ تقریر ہوئی اور بس........... اور ایک ایسی کانفرنس ہوتی ہے کہ اس کانفرنس میں انتظامات کا بھی ذکر ہوتا ہے........... اس کانفرنس کی جھلکیاں بھی ہوتی ہیں........... اس کانفرنس کا عنوان بھی ہوتا ہے........... اس کانفرنس کے صدر کا نام ہوتا ہے........... مقرر کا نام بھی ہوتا ہے........... اور سامعین کا بھی ذکر ہوتا ہے........... اس کانفرنس کا موضوع کیا ہے اس کا بھی ذکر ہوتا ہے........... تو جن دو کانفرنسوں کا میں نے ذکر کیا........... ایک کانفرنس اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت کے لئے کی........... اس میں تفصیل نہیں بتائی........... اس میں جھلکیاں پیش نہیں کیں...........

ارواح انسانیت کو خطاب عام:۔

میرے بھائیو!........... اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر جو کیا........... تو بغیر جھلکیوں سے کر دیا........... کیا کہا........... قیامت کی صبح تک جن انسانوں نے دنیا میں پیدا ہونا تھا........... ان تمام کی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے جمع کیا........... اور روحوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک سوال کیا........... الست بربکم........... کیا میں تمہارا رب ہوں........... تو بیک زبان سب روحوں نے کہا........... بلیٰ........... تو ہمارا رب ہے........... بس جلسہ ہو گیا........... کانفرنس ہو گئی...........

کیا کانفرنس ہوئی........... الست بربکم........... کیا میں تمہارا رب ہوں........... تو ہم سب نے کیا کہا؟........... بلیٰ........... تو ہمارا رب

ہے.......... اللہ نے فرمایا بس بات ختم ہوئی.......... یہ جلسہ تھا
چھوٹا سا.......... لیکن بڑی دنیا آئی تھی.......... جبکہ عنوان چھوٹا سا تھا لیکن
بات بڑی تھی.......... تو ایک ہی لمحے میں کانفرنس ختم ہوگئی..........

کانفرنس کی خصوصیات:۔

کانفرنس نے جاتے جاتے.......... قرآن میں اس کا ذکر کر
دیا.......... اور اس کی تفصیل کیا ہے.......... اس میں شرائط کیا ہیں..........
اس میں بات کون سی مانی گئی.......... اس کا ذکر نہیں کیا.......... لیکن میں
قربان جاؤں.......... اس کانفرنس پر جس کانفرنس کی جھلکیاں بھی اللہ نے
قرآن میں پیش کر دیں.......... اور جس کانفرنس کے سامعین کا ذکر بھی کر
دیا.......... جس کانفرنس کے عنوان کا بھی ذکر دیا.......... اور ساری کانفرنس
کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا.......... اس اعلامیہ کا ذکر بھی قرآن میں
کر دیا.......... کانفرنس بے مثال ہے.......... اور اس کانفرنس میں سامعین کون
سے تھے.......... اور اس میں اجتماع کتنا تھا.......... اس کانفرنس کا عنوان کیا
تھا.......... اس کانفرنس میں اعلامیہ کیا تھا..........

اس کانفرنس کی کارروائی سنو.......... جس کا ذکر چودہ سو سال پہلے
اللہ نے قرآن میں کیا ہے.......... کھولو تو سہی قرآن.......... اللہ کو کانفرنس کی
جھلکیاں پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی..........

میرے بھائیو!.......... باقی جتنی بھی کانفرنس دنیا میں ہوئیں..........
ان کانفرنسوں کی خبریں علاقائی کتابوں میں ہوئیں.......... لیکن جو یہ کانفرنس
تھی.......... اس کی خبر علاقائی کتاب میں نہیں ہوئی.......... جیسا کہ میں مثال

Scanned with CamScanner

سے بات کہتا ہوں کہ یہ ایک چھوٹا سا جلسہ ہے.......... اس کی خبر یہاں کے لوکل اخبارو ں میں آئے.......... جو بڑا جلسہ کرے.......... اس کی خبر قومی اخباروں میں آئے..........

تو دیکھئے اللہ نے جو کانفرنس اور جلسہ کیا موسیٰؑ کی نبوت کا.......... اس جلسے کی خبر وہاں کے علاقائی اخباروں میں آئی .... جو عیسیٰؑ کے لئے جلسہ کیا .... اس کی خبر بھی علاقائی اخباروں میں آئی .... جو داؤد کا جلسہ کیا.......... اس کی خبر بھی علاقائی اخباروں میں آئی ....

لیکن جو جلسہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے کیا .... چونکہ محمد مصطفیٰ ﷺ پوری کائنات کے نبیؐ تھے.......... اس کا ذکر کسی لوکل کتاب میں نہیں کیا.......... لوکل اخبار میں نہیں کیا..........

.... بلکہ ....

..........قومی اخبار ....

..........قومی کتاب..........

..........قومی شاہراہ ....

..........قومی دستاویز یعنی اپنے قرآن میں کیا..........

قرآن قومی دستاویز ہے.......... پوری انسانیت جو قیامت تک آنی والی ہے.......... ان کی دستاویز ہے.......... تو اس دستاویز میں اس کا ذکر کیا.......... تو اب مجھے آپ اجازت دیں کہ میں اس دستاویز کو پڑھ کر آپ کے سامنے پیش کروں.......... اور اس کی جھلکیاں پیش کروں.......... اور اس کانفرنس کی کارروائی آپ کو سناؤں.......... جس کانفرنس کا..........

مقرر بھی .... بے مثال

موضوع بھی .... بے مثال

کانفرنس بھی .... بے مثال

کارروائی بھی .... بے مثال

جھلکیاں بھی .... بے مثال

اور مشترکہ اعلامیہ جو جاری ہوا وہ اعلامیہ بھی .... بے مثال

بے مثال کانفرنس کی بے مثال کاروائی:۔

میرے بھائیو! .... اس کانفرنس کی کارروائی جس کو خلاق عالم نے چودہ صدیاں پہلے .... اپنے قرآن کی زینت بنا دیا .... اللہ نے فرمایا .... وَ اِذ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُم مِّن كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ

اے میرے محمدؐ اس وقت کو یاد کر کہ جب میں نے .... سارے انبیاء کی ارواح کو ایک جگہ جمع کیا تھا .... اور کب جمع کیا تھا ....

.... جب ....

شجر و حجر .... نہیں تھے

شمس و قمر .... نہیں تھے

زمین و آسمان .... نہیں تھے

شمال و جنوب .... نہیں تھے

مشرق و مغرب .... نہیں تھے

انبیاء کی جماعت .... نہیں تھی

Scanned with CamScanner

نہیں تھا .... کائنات میں کچھ بھی

اس وقت میں نے سارے نبیوں کی روحوں کو ایک جگہ جمع کیا............ اور روحوں کو جمع کر کے خلاق عالم نے فرمایا............ لَمَا اٰتَیْتُکُم مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ............ اے آدمؑ سے عیسیٰؑ تک سارے نبیو............ میں تمہارے سروں پر نبوت کا تاج رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہوں............

لیکن میرا فیصلہ (Condistionel) ہے............ میرا فیصلہ مشروط ہے............ ایک شرط ہے............ میں تمہیں نبوت دوں گا .... اس شرط کے ساتھ مشروط ہے............ لَمَا اٰتَیْتُکُم مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُم رَسُوْلٌ"............ کہ تمہارے بعد ایک آخری الزمان نبی محمد رسول اللہؐ آئے گا............ مُّصَدِّقٌ "لِّمَا مَعَکُم............ وہ تمہاری تو تصدیق کرے گا............

لیکن میرا آج اعلان یہ ہے کہ لَتُؤْ مِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنصُرُنَّہٗ .... آج تم ایمان لاؤ اس محمد پر جس نے تمہارے بعد آنا ہے............ اور اس کی نبوت پر دستخط کرو............ اور اس قرار داد پر دستخط کرو............ اور اس کی رسالت کا علان کرو............ لَتُؤْ مِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنصُرُنَّہٗ ....

بے مثال خطیب کا بے مثال خطاب:۔

اس جلسے پر قربان جاؤں کہ جس جلسے میں............ سامعین انبیاء کی جماعت تھی .... جس میں مقرر پرور دگار تھا............ صدر بھی پروردگار تھا............ اور موضوع شان مصطفیٰؐ تھا............ لَتُؤْ مِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنصُرُنَّہٗ .... ضرور بضرور ایمان لاؤ............ ایمان لاؤ کس بات پر یعنی محمد مصطفیٰؐ پر............

Scanned with CamScanner

کیا مطلب ہے ایمان لانے کا کہ اپنی نسبت میرے محمد ﷺ کے ساتھ جوڑ دو.......... تو میں تمہیں نبوت دے دوں گا.......... نہیں جوڑو گے تو نہیں دوں گا.......... لَتَنصُرُنَّہٗ.......... کا مطلب .... ضرور بضرور اس پر ایمان لاؤ.......... اور ضرور بضرور اس کی مدد کرو..........

کیا مطلب ہے مدد کا.......... مدد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی چیز اٹھا کر اسے دینی ہے.......... مدد کرو کا کیا مطلب ہے.......... مدد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی چیز اٹھا کر اسے دینی ہے..........

مدد کا مطلب علماء نے لکھا ہے کہ جب تم نبوت لے کر.......... اپنے اپنے علاقوں میں جاؤ .... تو اپنے اپنے علاقوں میں..........

جس چوک میں جاؤ .... وہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کا اعلان کرو

جس بستی میں جاؤ .... وہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرو

جس علاقے میں جاؤ .... وہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کے ترانے گاؤ

جس ملک میں جاؤ .... وہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات کرو

ایک شاعر کی زبانی:۔

کیا کہو کہ اصل میں تو محمد ﷺ نے آنا ہے.......... اور آج تم بھی وہی بات کرو جس بات کا ذکر اقبال سہیل نے بعد میں کیا ہے..........

کتاب فطرت کے سر ورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روح حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفان اگر چراغ حرم نہ ہوتا

قرار داد کی منظوری:۔

لَتُؤ مِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنصُرُنَّه‘........ کہ تم ضرور بضرور ایمان لاؤ.......... وَ لَتَنصُرُنَّه‘ .... اور اس کی مدد کرو.......... ایمان لاؤ کا مطلب کیا ہے کہ تم اسکی نبوت پر دستخط کرو.......... یہ قرار داد ہے.......... محمد مصطفےٰ کی نبوت کی قرارداد ہے.......... اس پر دستخط کرو.......... لَتُؤ مِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنصُرُنَّه‘.......... اسکے بعد خلاق عالم نے فرمایا.......... قَالَ ءَ اَقرَر تُم.......... کیا تم اقرار کرتے ہو.......... وَاَخَذ تُم عَلٰى ذٰلِكُم اِصرِى.......... اور کیا تم اس بات پر پکے ہو...... قَالُوا.......... تو تمام انبیاء نے بیک زبان کہا.......... اَقرَرنَا.......... ہم اقرار کرتے ہیں.......... جب یہ بات طے ہوگئی .... جلسے کی کارروائی مکمل ہوگئی.......... کانفرنس کی کارروائی مکمل ہوگئی.......... انبیاء سامعین ہیں.......... اور پروردگار صدر اور مقرر ہے.......... اور قرار داد کیا ہے؟.......... محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کی ہے.......... اور یہ قرار داد بھی متفقہ طور پر پاس ہوگئی.......... اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا..........

کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ:۔

قرار داد جب پاس ہوگئی.......... تو اللہ تعالیٰ نے مشترکہ اعلامیہ جاری کیا.......... یہ مشترکہ اعلامیہ پوری کائنات کا مشترکہ اعلامیہ ہے..........

Scanned with CamScanner

ایسا مشترکہ اعلامیہ تو پوری دنیا میں کبھی نہیں دیکھا .... یہ یونیورسل اعلامیہ ہے .... جو پوری کائنات کی عظمتوں کو اپنے اندر سمو رہا ہے .... اور اعلامیہ کیا ہے؟ .... قَالَ فَاشْهَدُوا .... اللہ نے فرمایا تم بھی گواہی دو .... وَاَنَا مَعَكُم مِّنَ الشّٰهِدِينَ .... تم بھی گواہ میں بھی گواہ .... یعنی میرا محمدؐ تمہارا بھی نبی ہے اور ساری دنیا کا بھی نبی ہے ....

یہ اس وقت کی بات ہے .... جب کائنات ابھی تک پیدا ہی نہیں کی گئی تھی .... انبیاء کی ارواح کو جمع کیا .... اور ان سے یہ اقرار لیا .... تو گویا کہ نسبت پیغمبرؐ اصل چیز ہے .... محمد مصطفی ﷺ کی نسبت حاصل کرنے کا حکم اللہ نے کس کو دیا؟ کہ نسبت محمد ﷺ حاصل کرو .... اگر نسبت حاصل نہیں کرو گے .... تو تمہارے سروں پر نبوت کا تاج نہیں ہوگا .... شاعر مشرق اقبال نے اسی فلسفے کو بیان کیا ہے ....

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتا تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نبض ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رخت بردوش میں سب دست گریباں ہوئے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دست و جبل توحید کے حُدی خان ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیابان ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ علیہ السلام طور پر پہنچے

پر کیا عجب جو وحی تیرے حضورؐ پر پہنچے

نسبت پیغمبرؐ اور صدیق اکبرؓ:۔

یہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے........ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے نسبت محمد ﷺ کا اقرار کیا.......... تو پھر اس کے بعد ان کے سروں پر نبوت کا تاج رکھنے کا فیصلہ ہوا.......... تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو کون سی چیز حاصل ہے؟.......... نسبت پیغمبر.......... اور نسبت محمد ﷺ پانے کے لئے ساری دنیا ماری ماری پھرتی ہے.......... بلکہ کائنات کا ہر آدمی مارا مارا پھرتا ہے کہ میں نسبت نبی ﷺ کی تلاش میں ہوں .... میں نسبت محمد ﷺ کی تلاش میں ہوں..........

لیکن انبیاء کے بعد سب سے زیادہ نسبت جس شخص کو ملی.......... اس کا نام صدیق اکبرؓ ہے.......... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھی نسبت محمدؐ ملی .... صدیق اکبرؓ کو بھی نسبت محمد ﷺ ملی.......... تو کیسے ملی؟.......... صدیق اکبرؓ کو نسبت پیغمبر ﷺ سب سے زیادہ کیسے ملی.......... چند باتوں سے آپ کو بات سمجھ میں آ جائے گی..........

میں نے کہا کہ مسلمانوں کے نزدیک اصل چیز محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہے.......... جس کو قرآن نے ذکر کیا.......... تو یہ اصل نبیوں کے بعد جس کو ملی.......... وہ صدیق اکبرؓ ہے..........

آپ دیکھئے اس کی کئی وجوہات ہیں .... کئی کئی طریقوں سے نسبت محمدؐ ملی.......... ابوبکرؓ کو نسبت محمد ﷺ اس اعتبار سے بھی ملی کہ ابوبکرؓ نبیوں کی جگہ پر کھڑا ہے.......... ایک تو یہ ہے کہ جس مصلے پر حضورؐ

کھڑے تھے......... ابوبکرؓ اسی مصلے پر کھڑے تھے........ یہ بات نہیں........ ابوبکرؓ نبیوں کی جگہ پر کھڑے تھے..........

میرے بھائیو........ یہ ایک علیحدہ مضمون (Subject) ہے........ میں اس کو آپ کے سامنے ثابت کیسے کروں.......... اگر آپ کی توجہ ہوئی تو آپ کو بات ابھی سمجھ میں آ جائے گی کہ ابوبکر صدیقؓ کو.......... پیغمبر ﷺ کی جگہ پر کھڑا کیا گیا.......... پیغمبر ﷺ نے جو کام کرنا تھا وہ ابوبکرؓ نے کیا.......... لیکن ابوبکرؓ نبی نہیں تھے..........

تمام انبیاء کی دو امتیازی خصوصیات:۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں تشریف لائے.......... ہر پیغمبر میں دو دو خصوصیات ضرور تھیں.......... خصوصیات تو اور بھی بڑی تھیں.......... مثلاً ہر نبی نے بکریاں چرائیں.......... یہ بھی ایک خصوصیت تھی.......... کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں.......... یہ بخاری شریف میں آتا ہے.......... اور کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا کہ جس کو اس کی قوم نے دھکے نہ دیے ہوں..........اور اسے اس کے گھر سے باہر نہ نکالا ہو..........

لیکن اس کے علاوہ بھی دو خصوصیات اور بھی تھیں.......... ان کے علاوہ وہ کون سی خصوصیت ہے.......... ایک خصوصیت ہر نبی میں یہ تھی کہ اس نے اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کی.......... کیا کہا؟ کہ مجھ سے پہلے فلاں فلاں جو نبی آئے تھے..........وہ نبی سچے تھے..........

اور دوسری خصوصیت ہر نبی میں یہ تھی کہ اس نے اپنے سے بعد والے نبی کی خوشخبری دی.......... یہ کہا کہ میرے بعد فلاں نبی آئے گا.......... یہ

Scanned with CamScanner

خوشخبری دی .... تو گویا کہ ہر نبی میں دو صفتیں ہیں .... ایک یہ ہے
اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کی .... اور اپنے سے بعد والے کی خوشخبری
دی .... جو پہلے والے کی تصدیق کرے .... اس کو عربی زبان میں
مصدق کہتے ہیں .... مصدق تصدیق کرنے والا .... اور جو بعد میں
آنے والے کی خوشخبری دے .... اس کو مبشر کہتے ہیں کہ یہ خوشخبری دینے
والا ہے ....

اور اسکا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف
لائے تو انہوں نے کیا کہا .... یٰبَنِی اِسرآءِ یلَ اِنّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیکُم
مُصَدِّقًا لِّمَا بَینَ یَدَیَّ مِنَ التَّورٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاْتِی مِن بَعدِی اِسمُہٗ اَحمَدُ
فَلَمَّا جَآءَ ھُم بِالبَیِّنٰتِ قَالُوا ھٰذَا سِحرٌ مُّبِینٌ" (پارہ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۶)

عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے پہلے جو موسیٰ آئے تھے ....
ان کی کتاب بھی سچی تھی .... میں تصدیق کر رہا ہوں کہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاْتِی
مِن بَعدِی اِسمُہٗ اَحمَدُ کہ میرے بعد ایک آخری الزماں نبی آئیگا ....
میں ان کی خوشخبری دے رہا ہوں .... تو گویا کہ ہر نبی میں کتنی صفتیں
ہیں؟ .... ایک یہ ہے کہ اپنے سے پہلے والے کی تصدیق کرتا ہے ....
اور ایک یہ ہے کہ اپنے سے بعد والے کی خوشخبری دیتا ہے .... اب ذرا
توجہ فرمائیں دو باتیں ہر نبی میں ہیں ....

وہ دو خصوصیات امتی میں کیوں؟:۔

اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان سمجھنے سے پہلے ....
یہ دیکھئے کہ جب یہ صفتیں ہر نبی میں پائی جاتی تھیں .... تو یہی دونوں صفتیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ہونی چاہئیں .... لیکن تاریخ یہ کہتی ہے کہ حضور ﷺ میں یہ صفتیں نہیں تھیں .... اس لئے کہ حضور ﷺ نے اپنے سے پہلے کی تصدیق کی .... تو حضور ﷺ کے بعد کسی نے نبی بن کر آنا نہیں تھا .... تو حضور ﷺ نے کسی کی خوشخبری نہیں دی ....

لیکن اب سوال یہ تھا کہ حضور ﷺ نے تو بعد والے کی خوشخبری نہیں دی .... کیونکہ بعد میں نبی کوئی نہیں ہے .... اب سوال یہ ہے کہ جتنے بھی نبی پہلے گزرے .... انہوں نے آ کر اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کی .... کوئی نبی ایسا تو آتا .... جو حضور ﷺ کے بعد حضور ﷺ کی تصدیق کرتا .... کیونکہ باقی جتنے بھی نبی ہیں .... ان کی تصدیق تو پہلے آنے والے نبی کر چکے ہیں .... تو حضور ﷺ کی تصدیق بھی کسی نبی کو کرنی چاہیے تھی کیونکہ باقی ہر نبی کی تصدیق پہلے آنے والے نبی نے کی ہے .... بعد میں جو نبی آیا .... اس نے کہا کہ پچھلا نبی سچا تھا .... تو حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آتا اور آ کر حضور ﷺ کی تصدیق کرتا .... تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا .... فرمایا اے میرے پیغمبر ﷺ باقی ہر نبی کی تصدیق نبی نے کی .... چونکہ تیرے بعد نبی بن کر کسی نے نہیں آنا اس لئے میں نے تیری امت میں .... ایک ایسا آدمی بھیجا جو نبی تو نہیں ہے ....

لیکن نبی کی جگہ پر کھڑے ہو کر تیری تصدیق کرے گا .... اور وہ آدمی کون ہے؟ .... جس کا ذکر قرآن میں ہے .... الذی جاء بالصدق وصدق کہ محمد ﷺ سچائی لایا .... اور تصدیق کرنے والے .... صدیق بھی محمد ﷺ کے ساتھ آیا ....

صداقت سے نبوت تک:۔

اور اسی لئے حضرت خذامہؒ نے فرمایا .... الصدیق قام مقام الانبیاء .... صدیقؓ نبیوں کی جگہ پر کھڑا ہے کہ جو کام کسی پیغمبر ﷺ نے آ کر کرنا تھا.......... اللہ نے وہ کام صدیق اکبرؓ سے لے لیا.......... نبی نے حضور ﷺ کی تصدیق کرنی تھی.......... ابوبکرؓ نے پیغمبر ﷺ کی تصدیق کر کے پوری امت کو بتا دیا کہ نبی کے بعد جس نے نبی کی تصدیق کرنی تھی .... وہ کام پروردگار نے مجھ سے لیا.......... حضور ﷺ کی تصدیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کی تو صدیق اکبرؓ کا پیغمبر ﷺ کی تصدیق کرنا.......... اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ نسبت جو محمد ﷺ کی ملی ہے.......... وہ صرف سیدنا صدیق اکبرؓ کو ملی ہے.......... پیغمبروں کے بعد سب سے زیادہ نسبت پیغمبر ﷺ .... حاصل کرنے والا صدیق اکبرؓ ہے..........

دلائل عقلیہ:۔

اور میں چند عقلی دلائل بھی آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں.......... دیکھئے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کی عمر تھی ۲۹ سال.......... اور صدیق اکبرؓ کی عمر تھی ۶۱ سال.......... اور حضور ﷺ کی عمر تھی ۶۳ سال.......... تو حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کو کتنے سال دیکھا ۲۷ سال.......... دو سال کی عمر سے ۲۹ سال تک.......... اور صدیق اکبرؓ نے نبی کو دیکھا ۱۸ سال کی عمر سے ۶۱ سال کی عمر تک.......... یعنی ۴۳ سال تک.......... تو علی المرتضیٰؓ نے حضور ﷺ کو دیکھا ۲۷ سال.......... اور حضورؐ کو صدیقؓ نے دیکھا

۴۳ سال تک.......... اگر ہندسہ ۲۷ کا زیادہ ہے.......... تو درجہ علی کا زیادہ ہے.......... اگر ہندسہ ۴۳ کا زیادہ ہے.......... تو درجہ صدیق کا زیادہ ہے.......... یہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے..........

یہ علیحدہ بات ہے کہ عام لوگوں کے ذہن میں بات نہیں آتی..........
ابوبکر کی عمر ۶۱ سال ہے.......... اور حضرت علیؓ کی عمر ۲۹ سال.......... ۲۹ سال اور ۶۱ سال کے دو آدمیوں کو.......... آپ ایک جگہ کھڑا کردیں.......... تو دیکھنے والا کہے گا.......... ایک باپ ہے ایک بیٹا ہے.......... تو پیغمبر ﷺ کی وفات کے وقت.......... دونوں کی عمروں میں ایک باپ کی عمر والا ایک بیٹے کی عمر والا.......... جب ایک باپ اور بیٹے کی عمر والا ہو.......... تو عام آدمی کہتا ہے.......... کہ یہ باپ کی عمر والا زیادہ عزت والا ہے.......... اور زیادہ مرتبے والا ہے.......... لیکن دیکھئے عقل کے خلاف ہے..........

کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے.......... اس لئے خلافت ان کا حق ہے.......... میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ چلو یہ بتاؤ.......... اگر چچا زاد بھائی ہونے کی وجہ سے خلافت ملتی ہے.......... تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا کیا قصور تھا.......... حضرت عباسؓ حضور ﷺ کے چچا تھے.......... اور وفات پیغمبر ﷺ کے وقت وہ زندہ بھی تھے.......... تم چچا کے لڑکے کی بات کرتے ہو.......... میں تو چچا کی بات کرتا ہوں.......... حضرت عباس رضی اللہ عنہ تو سگے چچا تھے.......... وہ خلیفہ کیوں نہ بنے..........

اور اگر داماد ہونے کی بات کرتے ہو.......... تو حضرت علیؓ کے گھر

میں حضور ﷺ کی ایک بیٹی تھی.......... سیدنا عثمان غنیؓ کے گھر میں دو بیٹیاں تھیں.......... اگر داماد ہونے کی وجہ خلافت ملتی ہے.......... تو خلافت عثمانؓ کا حق تھا.......... چلو اس کو بھی چھوڑو.......... اگر عمومی رشتہ داری کی بات کریں.......... تو عمومی طور پر یہ رشتہ دار تھے.......... اس لئے خلافت ان کا حق تھا تو آپ پھر مجھے بتائیں کہ..........

علیؓ نے نبیؐ سے بیٹی لی ہے .... صدیقؓ نے نبیؐ کو بیٹی دی ہے

جو بیٹی لیتا ہے .... وہ بیٹے کی جگہ پر ہوتا ہے

جو بیٹی دیتا ہے .... وہ باپ کی جگہ پر ہوتا ہے

علیؓ کو جتنا مرضی بڑھاؤ گے .... وہ بیٹے کی جگہ پر رہے گا

صدیقؓ کو جتنا مرضی گھٹاؤ گے.......... وہ باپ کی جگہ پر رہے گا

..........یہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے ....

معراج اور ہجرت کی راتیں:۔

تم ایک عام آدمی کی بات کرتے ہو کہ کوئی اور آدمی.......... کوئی اور شخص ابو بکرؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتا .... میں کہتا ہوں کہ ابو بکرؓ کا مقابلہ تو جبرائیلؑ بھی نہیں کر سکا.......... اگر جبرائیل نے کیا ہے تو بتاؤ؟..........

حضور ﷺ کی زندگی میں تو دو راتیں تھیں .... اور دونوں راتیں بڑی عجیب تھیں.......... دونوں راتوں میں پیغمبر ﷺ کا ایک آدمی سے.......... اور ایک رفیق سے واسطہ تھا.......... ایک رات میں آپ نے سفر عرش کا کرنا تھا.......... ایک رات میں آپ نے سفر مدینے کا کرنا تھا..........

جو مدینے کا سفر ہے .... وہ ہجرت رسول ہے

Scanned with CamScanner

جو عرش کا سفر ہے .... وہ معراج رسول ہے

ہجرت رسول کو بھی دیکھو........... اور معراج رسول کو بھی دیکھو

اور یہاں یہ بھی نقطہ یاد رکھو کہ ہجرت کا واقعہ .... بعد میں پیش آیا........... اور معراج کا واقعہ پہلے پیش آیا........... تاکہ لوگ...........

اس رفیق کو بھی دیکھ لیں .... بعد میں اُس رفیق کو بھی دیکھ لیں

اس کی رفاقت کو بھی دیکھ لیں .... پھر اُس کی رفاقت کو بھی دیکھ لیں

اس کی معیت کو بھی دیکھ لیں .... پھر اُس کی معیت کو بھی دیکھ لیں

یاری دو قسم پر ہوتی ہے .... ایک موڑ تک اور ایک توڑ تک

یہ دیکھیں توڑ تک کون گیا .... اور یہ دیکھیں کہ موڑ تک کون گیا

رات ایک آدمی دو:۔

نسبت پیغمبر ﷺ جس کو سب سے زیادہ حاصل ہے .... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے........... آپ کو اس واقعہ سے بھی نسبت پیغمبر ﷺ کا پتہ چلے گا کہ...........

ہجرت کی رات پیغمبر ﷺ نے .... مدینے کی طرف جانا تھا

...........اور...........

معراج کی رات پیغمبر ﷺ نے .... آسمانوں کی طرف جانا تھا

اور اس فرق کو بھی دیکھیں .... کہ

معراج کی رات جس نے نبیؐ کے ساتھ جانا تھا .... وہ نبی کو جگانے آیا

ہجرت کی رات جس کے ساتھ نبیؐ نے جانا تھا .... اسکو نبیؐ جگانے آیا

اور اس فرق کو بھی دیکھو .... کہ

جب معراج کا واقعہ شروع ہوا .... تو حضور ﷺ نے براق مانگی

یعنی سواری مانگی .... تو جبرائیل براق لینے چلے گئے .... حضور ﷺ

کو سواری کی ضرورت پڑی تو جبرائیل براق لینے چلا گیا ....

لیکن جب ہجرت کی رات حضور ﷺ کو سواری کی ضرورت

پڑی .... تو ابوبکرؓ نے یہ وقفہ بھی نہیں دیا کہ کسی کو لینے جائے .... خود

سواری بن گیا .... اس فرق کو بھی دیکھو .... یہ نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم ہے .... اور بڑے نقطے اس میں موجود ہیں .... میں اس طرف

نہیں جاتا ....

صدیقؓ اور صحابہؓ:۔

میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو نسبت محمد ﷺ ابوبکر رضی

اللہ عنہ کو حاصل ہے وہ کائنات میں کسی اور کو نہیں ہے ....

اور اب اس بات کو دیکھیں کہ

کلمہ پڑھنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

زکوٰۃ ادا کرنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

حج کرنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

روزہ رکھنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

تہجد پڑھنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

نماز پڑھنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

نوافل پڑھنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

ایمان کی حالت میں مکہ میں رہنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

Scanned with CamScanner

ایمان کی حالت میں مدینہ میں رہنا .... نبیؐ سے نسبت ہے

اور مجھے کہنے دو کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ .... جنگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ....

اور میرے بھائیو! ....

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ نے نماز پڑھی .... تو تم کہو گے باقیوں نے بھی پڑھی

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ نے روزے رکھے .... تو تم کہو گے باقیوں نے بھی رکھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ نے حج کیا .... تو تم کہو گے باقیوں نے بھی کیا

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ نے زکوۃ دی .... تو تم کہو گے باقیوں نے بھی دی

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ نے تہجد پڑھی .... تو تم کہو گے باقیوں نے بھی پڑھی

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ سفر میں ساتھ تھا .... تو تم کہو گے باقی بھی ساتھ تھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ بدر میں تھا .... تو تم کہو گے تین سو تیرہ اور بھی تھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ اُحد میں تھا .... تو تم کہو گے ساڑھے سات سو اور بھی تھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ خندق میں تھا .... تو تم کہو گے تین ہزار اور بھی تھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ تبوک میں تھا .... تو تم کہو گے تیس ہزار اور بھی تھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکر حنین میں تھے .... تو تم کہو گے بارہ سو اور بھی تھے

اگر میں ہو کہوں کہ ابوبکرؓ فتح مکہ میں تھے .... تو تم کہو گے ۱۰ ہزار اور بھی تھے

اگر میں کہوں کہ ابوبکرؓ صلح حدیبیہ میں تھے .... تو تم کہو گے ۱۴۵۰ اور بھی تھے

اس میں کونسی نسبت ہے کہ جو ابوبکرؓ کو ملی .... اور باقی صحابہ کو نہیں ملی

صدیقؓ کا پہلا نمبر:۔

لیکن آج میں آپ کو ایک ایسی نسبت بتاتا ہوں .... جو کائنات

میں ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ملی..........

کائنات میں اولیاء بڑے آئے .... وہ نسبت نہ پاسکے

اتقیاء بہت آئے .... وہ نسبت نہ پاسکے

عمر فاروقؓ عادل بنا .... وہ نسبت نہ پاسکا

عثمان ذوالنورینؓ کہلایا .... وہ نسبت نہ پاسکا

علیؓ المرتضیٰ شجاع کہلایا .... وہ نسبت نہ پاسکا

سارے صحابہ جنت کے وارث کہلائے .... وہ نسبت نہ پاسکے

۷۵۰ آیات کے سارے صحابہ محور قرار پائے .... وہ نسبت نہ پاسکے

جو نسبت ابوبکر کو ہوئی..........اور اس نسبت کے پیغمبر علیہ ﷺ کے ساتھ چلنے میں ابوبکر کا کوئی کمال نہ تھا..........ابوبکر کا اختیار بھی کوئی نہ تھا.......... اور اختیار کسی اور کا بھی نہیں تھا..........

لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ معیت اتنی پسند آئی.......... یہ محبت اتنی پسند آئی.......... یہ پیار اتنا پسند آیا..........جسکو شاعر مشرق اقبال نے کہا..........

صدیق یارو یاور محبوب کردگار

صدیق ہی سے رسم محبت ہے استوار

صدیق جب تک کسی دل میں نہ آئیں گے

اس دل میں نہ آئیں گے نبوت کے تاجدار

میں کہوں گا کہ میں ایک ایسی بات.......... آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں.......... جو کائنات میں ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ..........

کسی اور کے دامن میں نہیں آئی

کسی اور کی جھولی میں نہیں آئی
کسی اور کے حصے میں نہیں آئی
کسی اور کی تقسیم میں نہیں آئی

اور وہ نسبت بڑی عجیب ہے.......... وہ عنوان بڑا عجیب ہے.......... اس پر غور کرنے سے پہلے اس عظمت کو بھی دیکھیں کہ صدیق اکبرؓ نے.......... جب گھر کا سارا سامان دے دیا تو خواجہ دل محمد نے کہا..........

اصحابؓ پاک مصطفیٰ ﷺ کو حق نے کیا جگر
باہر قوم بے دھڑک سب نے مال وزر دیا
کسی نے سل سلا دیا کسی نے نصف گھر دیا
مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
نبیؐ اور صدیقؓ کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دے دیا

لیکن آؤ تمہیں اس نسبت کی سیر کراؤں.......... جو ابو بکرؓ کے علاوہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی.......... کوئی اور تصور نہیں کر سکتا.......... اس کا اختیار بھی کسی کو نہیں تھا..........

حضورؐ کی عمر ۶۳ سال تھی .... صدیقؓ کو بھی اللہ نے عمر ۶۳ سال دی
حضورؐ کی وفات پیر کے دنہ ہوئی .... صدیقؓ کی وفات بھی پیر کے دن ہوئی
حضورؐ کے پہلے سر میں درد ہوا .... صدیقؓ کے بھی پہلے سر میں درد ہوا
حضورؐ کو زہر یہودیوں نے دیا .... صدیقؓ کو بھی زہر یہودیوں نے دیا
حضورؐ کو زہر کھانے میں دیا گیا .... صدیقؓ کو بھی زہر کھانے میں دیا گیا
حضورؐ کی بیٹی فاطمہ نے چکی پیسی .... صدیقؓ کی بیٹی اسماء نے چکی پیسی

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!............اس بات پر غور کریں............

حضور ﷺ کے نواسے کو خلافت کی وجہ سے شہید کیا گیا............صدیقؓ کے نواسے کو بھی خلافت کی وجہ سے شہید کیا گیا.........

حضور ﷺ کے نواسے سے کوفیوں نے دھوکہ کیا............صدیقؓ کے نواسے سے شامیوں نے دھوکہ کیا............

حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی .... اور صدیقؓ کی وفات کے وقت بھی عائشہ صدیقؓ کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی ....

حضور ﷺ نے وفات کے وقت مسواک مانگی............صدیقؓ نے بھی وفات کے وقت مسواک مانگی............

حضور ﷺ کی مسواک کو عائشہؓ نے چبایا............صدیقؓ کی مسواک کو بھی عائشہؓ نے چبایا............

میرے بھائیو!............یہ وہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے............ جو کائنات میں کسی اور کو نہیں ملی ....

حضور ﷺ کی وفات مدینہ میں ہوئی............صدیقؓ کی وفات بھی مدینہ میں ہوئی............

حضور ﷺ نے آخری لفظ فرمائے الصلوۃ الصلوۃ............صدیقؓ نے بھی آخری لفظ فرمائے الصلوۃ الصلوۃ............

حضور ﷺ کے یہ الفاظ بھی ہے............اللھم فی الرفیق اعلی............ صدیق کے بھی یہ الفاظ............ اللھم فی الرفیق اعلی............

Scanned with CamScanner

حضورؐ کی بیٹی کو دھکا دیا گیا .... صدیقؓ کی بیٹی کو بھی دھکا دیا گیا

حضورؐ کے دو داماد عشرہ مبشرہ میں .... صدیقؓ کے بھی دو داماد عشرہ مبشرہ میں

حضرت زبیرؓ کے گھر میں حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماء ہے..........

حضور ﷺ کے گھر میں ابوبکر کی بیٹی عائشہ ہے..........تو حضور ﷺ بھی حُکمًا عشرہ مبشرہ میں ہیں ....

حضورؐ کے نواسے کو شہید کیا گیا .... صدیقؓ کے بھی نواسے کو شہید کیا گیا

حضورؐ کے نواسے کا سر کاٹا گیا .... صدیق کے نواسے کا بھی سر کاٹا گیا

حضورؐ کے نواسے کا سر لٹکایا گیا .... صدیقؓ کے نواسے کا بھی سر لٹکایا گیا

حضور ﷺ کو وفات سے پندرہ دن پہلے بخار آیا..........صدیقؓ کو بھی وفات سے پندرہ دن پہلے بخار آیا..........

حضور ﷺ کو وفات سے دو سال پہلے زہر دیا گیا..........صدیقؓ کو بھی وفات سے دو سال پہلے زہر دیا گیا..........

حضور ﷺ کے ساتھ کھانے میں ایک صحابیؓ شریک تھا..........صدیقؓ کے ساتھ بھی کھانے میں ایک صحابیؓ شریک تھا..........

جو حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھا .... وہ زہر کی وجہ سے شہید ہو گیا..........حضور ﷺ کو خدا نے بچا لیا..........

جو صدیقؓ کے ساتھ شریک تھا.......... وہ بھی زہر کی وجہ سے شہید ہو گیا..........اور صدیقؓ کو خدا نے بچالیا..........

میرے بھائیو!.......... یہ وہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے.......... جو کائنات میں کسی اور کو نہیں ملی.......... اور آگے چلیں ....

وفات کے وقت جس چارپائی پر حضور ﷺ کا جنازہ آیا............ اسی چارپائی پر صدیقؓ کا جناز ہ آیا............

جو چادر حضور ﷺ کے چہرے پر ڈالی گئی .... وہی چادر صدیقؓ کے چہرے پر ڈالی گئی............

جس حجرے میں حضور ﷺ کی قبر بنی .... اسی حجرے میں صدیقؓ کی قبر بنی............

............اور قیامت کے دن............

جس دن نبیؐ اٹھیں گے .... اسی دن صدیقؓ اٹھیں

جس طرف نبیؐ جائیں گے .... اسی طرف صدیق جائیں گے

نبیؐ مقام محمود پر ہوں گے .... صدیقؓ بھی مقام محمود پر ہوں گے

نبیؐ حوض کوثر پر ہوں گے .... صدیقؓ بھی حوض کوثر ہوں گے

یہ وہ نسبت پیغمبر ﷺ ہے............ جو کائنات میں کسی اور کو نہیں ملی

............تو اصل چیز کیا ہے؟............نسبت پیغمبر ﷺ............

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھی حاصل ہوئی نسبت پیغمبر ﷺ .... ان کے بعد سب سے زیادہ نسبت پیغمبر ﷺ پانے والا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے............

مہد سے لحد تک نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پانے والا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے............

اور بچپن سے بڑھاپے تک نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پانے والا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے............

Scanned with CamScanner

وہ صدیق اکبرؓ جس نے جمال جہاں آرائے نبوت کا سب سے زیادہ دیدار کیا.........وہی اس بات کا مستحق ہے.........کہ اِذ اَخرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثنَينِ اِذهُمَافِي الغَارِ.........جو غار کا بھی ساتھی ہے.........جو مزار کا بھی ساتھی ہے.........

ہماری ذمہ داری:۔

میرے بھائیو!.........سپاہ صحابہ پوری دنیا میں اسی نسبت محمد ﷺ کا پہرہ دے رہی ہے.........اسی نسبت نبوت کی چوکیداری کر رہی ہے.........

آج ایک طبقہ اس نسبت نبوت کو گرانا چاہتا ہے.........اور سپاہ صحابہ کا بچہ بچہ اس کی چوکھٹ پر بیٹھ کر.........اس عظیم المرتبت نسبت پیغمبر ﷺ کو بچانا چاہتا ہے.........اور اس نسبت کے تحفظ میں اپنی جان لٹا کر بھی اس نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیتا رہے گا.........

وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العلمین

﴿شانِ صحابہؓ﴾

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ .... وَنَستَغفِرُہٗ وَنُؤمِنُ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ .... وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا........مَن یَّہدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ .... وَنَشہَدُ اَن لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ........ وَلَانَظِیرَلَہٗ وَلَامُشِیرَلَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَا وَزِیرَ لَہٗ........ وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدِالرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الاَنبِیَاءِ........ اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَذِیراً........وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیرًا........ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی القُراٰنِ المَجِیدِ وَالفُرقَانِ الحَمِیدِ..........

فَاستَجَابَ لَہُم رَبُّہُم اَنِّی لَا اُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنکُم مِّن ذَکَرٍ اَو اُنثیٰ بَعضُکُم مِّن بَعضٍ فَالَّذِینَ ہَاجَرُوا وَ اُخرِجُوا مِن دِیَارِہِم وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی وَ قٰتَلُوا وَ قُتِلُوا لَاُکَفِّرَنَّ عَنہُم سَیِّاٰتِہِم وَ لَاُدخِلَنَّہُم جَنّٰتٍ تَجرِی مِن تَحتِہَا الاَنہٰرُ ثَوَاباً مِّن عِندِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ عِندَہٗ حُسنُ الثَّوَابِ۝ ....

(پارہ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیمِ........ وَنَحنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاہِدِینَ وَالشَّاکِرِینَ . . . . وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ........

Scanned with CamScanner

اشعار:۔

آخری رات ہے سر نہ جھکانا لوگو
حسن و ادراک کی شمعیں نہ بجھانا لوگو
کٹ گئے جو ناموس صحابہ ؓ کے لئے
گلی کوچوں میں دو ہراؤں ان کا افسانہ لوگو

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد احترام علماء کرام!
دارالعلوم ربانیہ کے عظیم جیالے ساتھیو

صحابہ کرام ؓ ایک ایسی جماعت ہے........جس جماعت کا ہر ادا کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا........صحابہ کرام ؓ کے ہر طرزِ عمل کو اللہ نے قرآن میں بیان کیا........

ایک موقع پر جس طرح کوئی وجود میں آجاتا ہے........اس طرح اللہ تعالیٰ نے کس کیف اور سرور میں........اتنی خوبصورت بات فرمائی ہے کہ جو شخص اس حقیقت سے واقف ہے........وہ تو جھومنے لگتا ہے........

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا........فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَ أُخرِجُوا مِن دِيَارِهِم وَ أُوذُوا فِي سَبِيلِي........

میرے بھائیو........ایک آدمی الیکشن میں کھڑا ہوتا ہے........اور آپ کے گاؤں کا چوہدری........اور آپ کے گاؤں کا نمبر دار اس کی حمایت

کرتا ہے...... علاقے کے دوسرے لوگ اس کے خلاف ہو جاتے ہیں
جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے فلاں امیدوار کی حمایت کیوں کی؟........
لیکن جب وہ امیدوار کامیاب ہو کر اسمبلی میں پہنچتا ہے...... تو ہر
معاملے میں اس چوہدری کی بات مانتا ہے........ اور اس کو لوگ کہتے ہیں کہ
سارے علاقے کو چھوڑ کر اس ایک کی بات مانتا ہے........ تو وہ آگے سے کہتا
ہے کہ اس آدمی نے میرے لئے تکلیف اٹھائی ہے........ میرے لئے طعنے
سہے........ اور میرے لئے پورے علاقے کی مخالفت مول لی........
میرے بھائیو........ ایک عام آدمی اتنا حساس ہوتا ہے کہ اگر اس
کیلئے کوئی آدمی طعنے سہے .... تو وہ طعنے فراموش نہیں کرتا........ لیکن اللہ
تعالیٰ نے قیامت کی صبح تک رہنے والی کتاب میں .... ایک ایسی بات
فرمائی ہے.......... فرمایا.......... فَالَّذِينَ هَاجَرُوا .... وہ لوگ جنہوں نے
میرے نبیؐ کے لئے..........

شہر چھوڑا

گھر چھوڑا

علاقہ چھوڑا

بستی چھوڑی

برادری چھوڑی

اور ملک بدر ہو گئے

میرے بھائیو........ تصور کرو تم جس گاؤں میں رہتے ہو........

یعنی ....

Scanned with CamScanner

جو گھر تم نے بنایا ہے
جو حویلی تم نے بنائی ہے
جو مکان تم نے سجایا ہے
جو فرنیچر تم نے رکھا ہے
جو گھر تم نے آباد کیا ہے

اگر تیرا محبوب کہے چھوڑ دے........ تو یہ نہ پوچھے گا کیوں چھوڑوں...... بلکہ چھوڑ کر اس کے ساتھ چلا جائے گا........

پہنچی خاک وہاں جہاں کا خمیر تھا:۔

فَالَّذِينَ هَاجَرُوا........ وہ لوگ جنہوں نے نبیؐ کے لئے ہجرت کی .... گھر بار چھوڑے........ اور صرف گھر بار نہیں چھوڑے........ قرآن پڑھو........ مکہ اور مدینہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں سے صرف دس ہزار صحابہؓ کی قبریں ہیں........ باقی ایک لاکھ چونتیس ہزار کہاں گئے؟........

گھر مدینے میں .... قبر قسطنطنیہ میں
گھر مکے میں .... قبر مصر کے صحراؤں میں
گھر مدینے میں .... قبر افریقہ کے جزیروں میں
گھر مدینے میں .... قبر سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں
گھر مدینے میں .... قبر مکران کے ساحل پر
گھر مدینہ میں .... بچے مدینہ میں
گھر مدینہ میں .... بیوی مدینہ میں

Scanned with CamScanner

گھر مدینہ میں .... قبر انطاقیہ کی بستیوں میں

گھر مدینہ میں .... قبر روڈس کے شہر میں

..........بلکہ پوری دنیا میں ایک ایک خطے میں..........

جہاں کوئی جہاز نہ پہنچا

جہاں کوئی سیاح نہ پہنچا

جہاں کوئی وفد نہ پہنچا

..........تو میرے محمدؐ کا صحابیؓ اللہ کا سچا قرآن لے کر..........

بستیوں میں پہنچا

علاقوں میں پہنچا

وادیوں میں پہنچا

جزیروں میں پہنچا

سمندروں میں پہنچا

کس کے لئے پہنچا؟........ کہ محمد مصطفیٰؐ نے کہا ....نبیؐ کا

ساتھ دے کر پیغمبرؐ کے لئے........

فَالَّذِینَ هَاجَرُوا وَ أُخرِجُوا مِن دِيَارِهِم ....اللہ نے صرف

یہ نہیں کہا کہ ہجرت کی........یہ بھی کہا کہ أُخرِجُوا مِن دِيَارِهِم..........

دھکے دیئے

گھروں سے نکالا

بچوں سے جدا کیا

بیویوں سے جدا کیا

Scanned with CamScanner

مہاجرین کے ساتھ مشرکین کا برتاؤ:۔

ایک شخص بیوی اور بچہ لے کر مکہ میں کھڑا ہے........اور ہجرت کرنے لگا ہے........ابو جہل نے بچہ چھین لیا........اس نے کہا یہ لڑکی بھی مکہ کی ہے........یہ بچہ بھی مکے کا ہے........تو نے ہجرت کرنی ہے تو اکیلے ہجرت کر........اس نے کہا بچے لے لو مگر میں نبیؐ کو نہیں چھوڑ سکتا........

میرے بھائیو.......... مدینہ میں رسول اللہؐ کی مجلس میں وہ شخص بیٹھا ہوا ہے........اور حضورؐ نے فرمایا تو کیوں پریشان ہے؟........تو وہ شخص رو پڑا........ اور کہنے لگا کملی والے بیس دن ہو گئے یہاں پہنچے ہیں........ رات کو بیوی بھی یاد آتی ہے........بچہ بھی یاد آتا ہے........ایک اکیلا بچہ تھا........آپؐ کی وجہ سے بچہ چھوڑ دیا........

حضورؐ نے فرمایا کہ تو آ گیا ہے........اگر تو نے بچہ چھوڑا........ بیوی چھوڑی تو کوئی بات نہیں........جب تو نے مصطفیٰ کو نہیں چھوڑا تو ساری دنیا تیرے قدموں کے نیچے ہے........وہ صحابیٔ رسولؐ ہے..........جس کا نام سعد ابن ابی وقاصؓ ہے........

پھر قرآن کہتا ہے کہ.......... اُخرِجُوا مِن دِیَارِھِم ....ان کو دھکے دے کر گھر سے نکالا گیا..........اور اگلی بات کیا کہی ....فَالَّذِینَ ھَاجَرُوا وَ اُخرِجُوا مِن دِیَارِھِم وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی ....

لفظ اُوذُوا کی تشریح:۔

اُوذُوا .... ایذا سے ہے

اُوذُوا .... کا معنی دکھ دینا

اُوذُوا .... تکلیف سے ہے

اُوذُوا .... کا معنی چمڑی ادھیڑی گئی

اُوذُوا .... کا معنی آنکھیں نکالی گئیں

اُوذُوا .... کا معنی اذیتیں دیئے گئے

اُوذُوا .... کا معنی مصیبتیں دیئے گئے

اُوذُوا .... کا معنی دکھ میں مبتلا کیئے گئے

اُوذُوا .... کا معنی آگ میں جلائے گئے

اُوذُوا .... کا معنی سمندروں میں غرق کیئے گئے

اُوذُوا .... کا معنی آگ کے انگاروں پہ لٹائے گئے

اُوذُوا .... کا معنی جلتے ہوئے کڑاہے میں ڈالے گئے

اُوذُوا .... کا معنی ہے مصائب کے پہاڑوں سے گزارے گئے

قرآن کہتا ہے کہ .... وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی ....

راستہ میرا تھا .... تڑپتے یہ تھے

راستہ میرا تھا .... ذبح یہ ہوتے تھے

راستہ میرا تھا .... قربان یہ ہوتے تھے

راستہ میرا تھا .... ٹکڑے یہ ہوتے تھے

.... اور ....

کبھی بدر میں ٹکڑے ہوئے

کبھی احد میں ٹکڑے ہوئے

Scanned with CamScanner

کبھی خیبر میں ٹکڑے ہوئے
کبھی حنین میں ٹکڑے ہوئے
کبھی خندق میں ٹکڑے ہوئے
کبھی تبوک میں ٹکڑے ہوئے

میرے بھائیو........جو بدر میں ٹکڑے ہوا..........اس کے رشتہ داروں نے یہ نہیں کہا کہ اب ہم احد میں نہیں جائیں گے........

بدر میں ایک بھائی گیا تھا........تو احد میں سات بھائی چلے گے

بدر میں ایک بچہ گیا تھا........تو احد میں سارا خاندان چلا گیا

جب سب کچھ لٹایا تو قرآن نے کہا وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی..........

آج کا رافضی کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا........اور قرآن کہتا ہے کہ میرے راستے میں مارے گئے........

خبابؓ ابن ارت فاروق اعظمؓ کے پاس آئے........فاروقِ اعظمؓ نے کہا خبابؓ کمر سے کپڑا ہٹاؤ ....جب کمر سے کپڑا ہٹایا تو ہڈیوں کے سوا کچھ نہیں تھا........تو خبابؓ نے کہا کہ آگ کے انگاروں پر جلایا جاتا تھا........چربی پگھلتی تھی تو انگارے بجھتے تھے........لیکن دشمن کو ترس نہیں آتا تھا........اسی لئے قرآن نے کہا........وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی..........میرے راستے میں مارے گئے........

اگر ایمان نہیں تھا تو؟:۔

مجھے بتاؤ جب ان کو آگ کے انگاروں پہ جلایا گیا........ایمان تھا یا

Scanned with CamScanner

نہیں تھا؟........ جبکہ آج کا رافضی کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا..........

یمان نہیں تھا........ تو ٹکڑے کیسے ہوئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو جان کیسے گئی؟

ایمان نہیں تھا........ تو کفن کیسے پہنے؟

ایمان نہیں تھا........ تو بچے کیسے یتیم ہوئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو بیویاں کیسے بیوہ ہوگئیں؟

ایمان نہیں تھا........ تو چودہ لاشیں کیسے تڑپیں؟

ایمان نہیں تھا........ تو ستر صحابہؓ کیسے تڑپے؟

ایمان نہیں تھا........ تو خیبر میں انیس کیسے تڑپے؟

ایمان نہیں تھا........ تو سمیہؓ کے ٹکڑے کیسے ہوئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو لبینہؓ کی چمڑی کیسے ادھڑی؟

ایمان نہیں تھا........ تو زنیرہ کی آنکھیں نکالی کیسے گئیں؟

ایمان نہیں تھا........ تو کڑاہوں میں کیسے ڈالے گئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو معصب بن عمیرؓ کی لاش کیسے تڑپی؟

ایمان نہیں تھا........ تو حمزہؓ کے ابری ٹکڑے کیسے ہوئے؟

اایمان نہیں تھا........ تو نیزے کی انیوں پہ کیسے چڑھائے گئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو ایک ایک عورت کے سر کیسے کاٹے گئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو آگ کے انگاروں پر لٹائے کیسے گئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو بیر معونہ میں ستاسٹھ صحابہؓ کیسے ذبح کئے گئے؟

ایمان نہیں تھا........ تو ذید ابن دشنہ کو مکہ کے چوک میں پھانسی کیوں دی گئی؟

Scanned with CamScanner

ایمان نہیں تھا........ تو عاصم بن ثابتؓ انصاری کو پہاڑ سے گرایا کیوں گیا؟
ایمان نہیں تھا........ تو طارق ابن زیدؓ کو پہاڑ سے گرا کر کیوں ذبح کیا گیا؟

تو قرآن نے کہا.......... فالذین هاجروا و اخرجوا من دیارهم و اوذوا فی سبیلی..........

معذور صحابیؓ کا جذبہ جہاد :۔

سیدنا عمر بن جموعؓ ٹانگ سے لنگڑے ہیں........ پیغمبرؐ نے فرمایا معذور ہے........ کہنے لگا یارسول اللہؐ میرا ایمان بڑا مضبوط ہے........ رسول اللہؐ نے اجازت دے دی........ اب عمرو بن جموعؓ کو دیکھو........ جو ٹانگ سے لنگڑا ہونے کے باوجود .... گھسٹ گھسٹ کر میدان جنگ میں جاتا ہے........ میدان اُحد میں شہید ہوگیا........ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی لاش کو اونٹ پر رکھو اور مدینے لے جاؤ........ اس کی لاش کو مدینہ میں دفن کرو........

جب عمر بن جموعؓ کی لاش کو اونٹ پر رکھا گیا........ تو اونٹ اٹھتا نہیں تھا........ تو حضور ﷺ نے اس کے صاجزادے کو بلا کر کہا.......... کیا عمرو بن جموعؓ نے گھر سے آتے ہوئے کوئی دعا مانگی تھی؟........

اس نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ........ گھر سے آتے ہوئے انہوں نے یہ کہا تھا .... اللھم لاتردنی الی اھلی........ ''اے اللہ! مجھے اپنے گھر والوں کی طرف نہ لے جانا''........

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی دعا قبول ہوگئی

Scanned with CamScanner

ہے........تو پھر قرآن نے کیا کہا........وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی........میرے راستے میں مارے گئے........

آج اور کل کے شہداء:۔

ایک بڑی عجیب بات کہتا ہوں .... قرآن نے یہ نہیں کہا........ فَالَّذِینَ ھَاجَرُوا وَ اُخرِجُوا مِن دِیَارِھِم ....انہوں نے ہجرت کی........ گھروں سے نکالا گیا........اور ہجرت کرائے جانے کے بعد بھی........وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِ النبی نہیں کہا........

یہ نہیں کہا .... کہ نبیؐ کے راستے میں مارے گئے

یہ نہیں کہا .... کہ محمدؐ کے راستے میں مارے گئے

یہ نہیں کہا .... کہ اسلام کے راستے میں مارے گئے

یہ نہیں کہا .... کہ قرآن کے راستے میں مارے گئے

میرے بھائیو........آج تو میدانِ جنگ میں لڑے اور کہے کہ میں ملک کے لئے مارا گیا........قوم کے لئے مارا گیا........میں وطن کے لئے مارا گیا........تو جو ملک کے لئے مارا جائے .... تم آج تک اس کو سلامی دیتے ہو........بڑے بڑے لوگ مارے گئے........

چونڈہ کے محاذ پر مارے گئے

یہ وطن کے لئے مارے گئے

یہ قوم کے لئے مارے گئے

یہ ملک کے لئے مارے گئے

Scanned with CamScanner

خواتین کا جذبہ جہاد:۔

میرے بھائیو .... ایک چھوٹی سی بات میں بھی کہتا ہوں کہ اس عورت کو جب یہ خبر ملی .... کہ ....

تیرا بھائی شہید ہوگیا

تیرا بیٹا شہید ہوگیا

تیرا خاوند شہید ہوگیا

میرے بھائیو ذرا توجہ کرنا کہ وہ بوڑھی عورت کیا کہتی تھی .... وہ کہتی تھی کہ بیٹوں کی بات نہیں ہے .... خاوند کی بات نہیں ہے .... بھائی کی بات نہیں ہے .... حفیظ جالندھری نے یہ نقشہ عجیب طرح کھینچا ہے وہ کہتا ہے ....

چلی تھی اک ضعیفہ جستجوئے حال کرنے کو
کسی اچھی خبر کا بڑھ کر استقبال کرنے کو
گئے تھے جنگ میں اس کا برادر اور شوہر بھی
نچھاور کردیئے اس نے فرزندوں کے گوہر بھی
ملے ان سب کے رستے میں شہادت کے پیام ان کو
سناتے ہی سناتے جارہے تھے خواص و عام اس کو
مگر اسی کی زبان پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اس کا نام نامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا
بھائی کا نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہ ؐ کیسے ہیں؟ یہی لب پہ سوال آیا

Scanned with CamScanner

یہ ٹینکوں کے نیچے مارے گئے

جو تیری زمین کے تحفظ کے لئے مارا جائے ....اس کو تو سلامی دیتے ہو........ اور جس کو خدا کہے وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی........

میرے لئے مارا گیا

میرے نام پہ مارا گیا

میری توحید پہ مارا گیا

میری الوہیت پہ مارا گیا

میری ربوبیت پہ مارا گیا

میرے کلمے پہ مارا گیا

وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی

میرے پیغمبر کا نام لے کر ....میرے نبیؐ سے توحید کا سبق پڑھ کر........ میرے راستے میں ٹکڑے کرائے........ لیکن نہ خدا کو چھوڑا........اور نہ ہی مصطفیٰؐ کو چھوڑا ....

............رافضی کہتا ہے کہ............

جو شہید ہو گئے .... ان کے دل میں ایمان نہیں تھا

جو ذبح ہو گئے .... ان کے دل میں ایمان نہیں تھا

............اور............

جنہوں نے بچے یتیم کرائے .... ان کے دل میں ایمان نہیں تھا

جنہوں نے ٹکڑے کرائے ....ان کے دل میں ایمان نہیں تھا

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..........اور جب لوگوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو زندہ ہیں........ تو وہ عورت کیا کہتی ہے ....

کہا مجھ کو دکھا دو صورت کملی والے کی
ان تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اجالے کی
نظر آیا کہ ہاں جلوہ فگن نور تجلی ہے
پکار اٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے

اور رافضی کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا........بتاؤ ایمان تھا یا نہیں تھا........ایمان کس کو کہتے ہیں ....ایمان کی کیا شرط ہے........ رافضی کہتا ہے کہ چار آدمیوں کے علاوہ.......... کسی اور کے دل میں ایمان نہیں تھا........ اور قرآن کہتا ہے کہ وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی..........

میرے راستے میں مارے گئے
میرے راستے میں گردنیں کٹا گئے
میرے راستے میں جوانیاں لٹا گئے
میرے راستے میں سب کچھ لٹا گئے
میرے راستے میں سب کچھ ذبح کرا گئے

وصیتِ پیغمبر اور اہمیتِ پرچم :۔

میرے بھائیو..........مجھے بتاؤ کیا جنگِ موتہ میں یہ واقعہ نہیں پیش آیا؟........ کیا جنگ موتہ میں چشمۂ فلک نے یہ نظارہ نہیں دیکھا........ کیا ساری کائنات کے لوگوں نے ....تاریخ میں یہ واقعہ نہیں نے پیش کیا تھا کہ

Scanned with CamScanner

جنگِ موتہ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی........ یہ وہی جنگ ہے جس میں رسول اللہ نے .... تین صحابہؓ کے بارے میں فرمایا تھا.......... اور ان صحابہؓ کا نام لے کر فرمایا تھا کہ اگر یہ پرچم گر جائے......... تو دوسرا لے لو........ دوسرا گر جائے تو تیسرا لے لے........ تو وہ صحابہؓ..........

جعفر طیارؓ

زید بن حارثہؓ

اور عبداللہ بن رواحہؓ

.... ہیں ....

شہادت ہے مطلوب و مقصود مؤمن :۔

میرے بھائیو!........ جنگ تو کل ہوگی........ ایک دن پہلے دو صحابیؓ پہاڑ کے دامن میں بیٹھے ہیں........ ایک انصاری ہے........ ایک مہاجر ہے........ دعا کرنے لگے........ دعا کیا ہے؟........

دنیا میں ایسی دعا کبھی کسی نے نہیں کی ہوگی........ ایک صحابیؓ دعا کرتا ہے .... دوسرا آمین کہتا ہے........ پھر دوسرا دعا کرتا ہے .... پہلا آمین کہتا ہے........

انصاری دعا کرتا ہے .... اے اللہ ! جب کل جنگ شروع ہو........ میری تلوار ہو .... اور میرے نبیؐ کے بڑے بڑے دشمن میری تلوار کے نیچے آ کر ذبح ہو جائیں........ مہاجر آمین کہتا ہے........ اس کی دعا ختم ہوگئی........

اب مہاجر نے ہاتھ اٹھائے........ اے اللہ .... جب کل جنگ

Scanned with CamScanner

شروع ہو.........میری تلوار سے میرے نبیؐ کے بڑے بڑے دشمن ذبح ہوجائیں......... پھر اے اللہ.........تیرے نبیؐ کا کوئی دشمن مجھے قتل کرڈالے......... مجھے ذبح کرکے میرے سینے پر چڑھ جائے.........پھر میری آنکھوں کو نکال دے.........میرے ہاتھوں کو کاٹ دے.........میرے پاؤں کاٹ دے......... میرے جسم کے ٹکڑے کردے.........میرے سارے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر بکھیر دے.........اور جب قیامت کی صبح آئے.........تو ان ٹکڑوں کو جمع کرکے پوچھے کہ تو کیا چاہتا ہے؟.........تو میں کہوں اے اللہ.........جس طرح ٹکڑے ہوئے تھے.........ان میں مزہ اتنا آیا تھا کہ ان ٹکڑوں کو دوبارہ دنیا میں زندہ کردے.........پھر اسی طرح ٹکڑے کردے.........پھر اسی طرح زندہ کر دے.........پھر اسی طرح ٹکڑے کردے.........

ثُمَّ اُقتَلَ .... فِی سَبِیلِ اللّٰہِ

ثُمَّ اُحییٰ .... ثُمَّ اُقتَلَ

ثُمَّ اُحییٰ .... ثُمَّ اُقتَلَ

ثُمَّ اُحییٰ .... ثُمَّ اُقتَلَ

یعنی اُقتَلَ سے بات شروع ہوئی اور اُقتَلَ پر ہی ختم ہوئی.........

(بخاری شریف ج۱ ص۳۹۲ وج۲ ص۱۰۷۳)

بتاؤ مسلمانو!.........جب اس نے یہ دعا کی تو اس کے دل میں ایمان تھا یا نہ تھا؟.........دعائیں دونوں صحابہؓ کی پوری ہوگئیں.........انصاری کی تلوار سے بڑے بڑے دشمن جہنم رسید ہوئے.........جب جنگ ختم ہونے کے

Scanned with CamScanner

بعد یہ شخص پہاڑ سے گزرا.......... تو دیکھا کہ اس مہاجر کی لاش کے ٹکڑے ہوئے پڑے ہیں........

آنکھیں علیحدہ ہیں

ہاتھ علیحدہ ہیں

پاؤں علیحدہ ہیں

جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں

وہ ان ٹکڑوں کو دیکھ کر دھاڑیں مار کر رو پڑا....... کہنے لگا اے اللہ.......... کاش میں بھی یہی دعا کرتا........

میرے بھی ٹکڑے ان پہاڑوں پر پڑے ہوتے........رافضی کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا........ فیصلہ تو کر..........

میں صحابیؓ کے پاؤں کی خاک چاٹوں

میں صحابیؓ کا فیصلہ قرآن سے سنوں

..........یا..........

رافضی کی جھوٹی بات سنوں

میرے بھائیو.......... آج مجھے کہتے ہو کہ یہ تشدد کرتا ہے .... مجھے بتا کہ جس کے ٹکڑے پہاڑوں پر بکھر گئے........ اس کو رافضی کہے کہ ایمان نہیں تھا........ میں خاموش کیسے رہوں........

کیونکہ قرآن نے کہا.......... فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم وَ أُوذُوا فِي سَبِيلِي..........

میرے بھائیو.......... یہ وہی جنگ ہے جس میں حضرت جعفرؓ کے

Scanned with CamScanner

ٹکڑے ہوئے........جن کو لقب طیار ملا........طیار اڑنے والے کو کہتے ہیں........ حضرت جعفرؓ جنگ موتہ میں شہید ہوئے........ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا........پھر دوسرا ہاتھ کٹ گیا........انہوں نے ٹانگوں کے اندر پرچم لیا........پھر ٹانگیں کٹ گئیں........اللہ نے جنت سے ان کے پر لگا دیئے........

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ پر لگنے کی وجہ سے........ انہیں جعفر طیارؓ کہا جاتا ہے کہ ایسا جعفرؓ جو کہ جنت میں اڑ رہا ہے ....اور پھر قرآن نے کہا........وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی........

میرے بھائیو........ یہ بھی بتاؤ کہ حضرت جعفرؓ جنگ موتہ میں شہید ہوئے........ تو سب سے پہلے حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر........ جبرائیل امینؑ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی........تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے........رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا کہ جعفر طیارؓ کی پانچ چھوٹی بچیاں ہیں اور دو بچے ہیں........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفرؓ کے گھر گئے........بچے بڑے تھے........ایک کا نام محمد بن جعفرؓ اور دوسرے کا نام عبداللہ بن جعفرؓ تھا........اور بچیاں چھوٹی تھیں........وہ منظر کتنا عجیب ہوگا........

آپؐ نے فرمایا بیٹیو........تمہارا باپ جنت میں چلا گیا ہے........ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دکھاؤں کہ تمہارا باپ جنت میں اڑ رہا ہے........اور فرمایا کہ آج کے بعد محمدؐ تمہارا باپ ہے........

مسلمانو!........پاکستان کے لوگوں!........بتاؤ حضرت جعفرؓ کے

Scanned with CamScanner

دل میں ایمان تھا یا نہیں تھا؟.........اسی لئے.......... تو قرآن نے کہا.......وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی..........

میرے راستے میں مارے گئے

میرے راستے میں ذبح کئے گئے

رافضی کہتے ہیں کہ چار مسلمان تھے........ قرآن کہتا ہے کہ سارے مسلمان تھے........ قرآن کہتا ہے..........رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُو عَنہُ

اللہ کہتا ہے میں راضی ہوں .... چوڑھا کہتا ہے میں نہیں راضی

اللہ کہتا ہے میں راضی ہوں .... کافر کہتا ہے میں نہیں راضی

اللہ کہتا ہے میں راضی ہوں .... کالا کہتا ہے میں نہیں راضی

اللہ کہتا ہے میں راضی ہوں .... جہنمی کہتا ہے میں نہیں راضی

میرے بھائیو!........ قرآن کے اس لفظ پر قربان ہوجاؤ.......... وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی..........

میرے راستے میں اذیتیں دی گئیں

میرے راستے میں مارے گئے

میرے راستے میں ذبح کئے گئے

میرے راستے میں ٹکڑے ہو گئے

میرے راستے میں سب کچھ لٹا دیا

جہاد کرو اپنے مالوں سے:۔

میرے بھائیو.......... مجھے بتاؤ کہ کوئی ایسا شخص بھی دیکھا تم نے کہ

Scanned with CamScanner

نبیؐ نے چندے کی اپیل کی .... کوئی گھر کا آدھا سامان لے آیا........
ہیں کسی نے چوتھائی دیا........ کسی نے ثلث دیا........ایک شخص ایسا تھا جس
نے گھر کا سارا سامان ہی دے دیا........ تو اقبال کو کہنا پڑا........

پروانے کو شمع بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں مرتبہ چندہ مانگا........... تو میرے والد ابوبکرؓ گھر آ کر دیواروں پر ہاتھ پھیرنے لگے........ میں نے کہا ابا جان کیا دیکھتے ہو........

فرمایا کپڑا سینے والی ایک سوئی میں نے یہاں لٹکائی تھی .... میں چاہتا ہوں کہ وہ سوئی بھی میرے گھر نہ رہے.......... وہ ملے تو نبیؐ کے دفاعی فنڈ میں دے دوں........

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کہتی ہیں کہ میرے والد...... میرے دن ساری رات کروٹیں بدلتے رہے........ میں نے پوچھا ابا جان کیا گھر کا سارا سامان بھی دے دیا........

ابوبکرؓ کہنے لگے عائشہؓ میں تجھے کیا بتاؤں .... پیغمبرؐ نے آج پھر فرمایا ہے کہ تیس ہزار صحابہؓ کا لشکر ہے........ تبوک میں اڑھائی لاکھ رومیوں کا مقابلہ ہے........ اور ابھی تیس ہزار صحابہؓ کے کھانے کے انتظامات بھی پورے کرنے ہیں........ کچھ سامان جمع ہوگیا ابھی بہت سا چندہ باقی ہے........ عائشہؓ میں کیا کروں؟ ....

میں آج رات یہ سوچتا رہا کہ میرے جسم پر جو کپڑے ہیں وہ مہنگے

Scanned with CamScanner

ہیں........ تیرے نبی کو تکلیف ہو اور تو مہنگے کپڑے پہن کر پھرے........ مجھے اسی بات پر ساری رات نیند نہیں آئی........ خواجہ دل محمد نے کتنی خوبصورت بات کہی...........

اصحاب پاک مصطفیٰ کو حق نے کیا جگر دیا
بہرحال بے دھڑک (سب نے) مال و زر دیا
کسی نے ثلث لا دیا کسی نے نصف گھر لا دیا
مگر عائشہ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کر دھر دیا (محبوب کے قدموں میں)

سیدہ عائشہ کہتی ہیں کہ میرے والد اٹھے........ صبح کو مدینہ کے بازار میں گئے........... اور اپنے کپڑے اتار کر ٹاٹ کا لباس خریدا........ ابوبکرؓ نے ٹاٹ کا لباس پہنا........... اور ان کپڑوں سے جو پیسے بچے........... وہ بھی لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاعی فنڈ میں دے دیئے........

میرے بھائیو........... کراچی کا ایک جہنمی کافر ایک کتاب لکھتا ہے۔ ''شیخ ثقیفہ''........ اس کتاب میں کہتا ہے کہ ابوبکرؓ کو بچپن میں ایک نجومی نے کہہ دیا تھا کہ ایک آخرالزماں نبیؐ آئیگا........ اس کے پاس حکومت ہوگی........ ابوبکرؓ حکومت اور پیسے کے لالچ میں........... اس محمدؐ کے ساتھ نعوذ باللہ چمٹ گئے........ مکے میں بھی ساتھ رہا........ مدینے میں بھی ساتھ رہا........ جب نبیؐ فوت ہو گئے تو جلدی سے جا کر کرسی پر قبضہ کر لیا........

اوئے بے ایمان........ تجھ سے کوئی پوچھنے والا ہو کہ صدیقؓ نے اسلام سے لیا کیا اور دیا گیا........ کبھی یہ بھی سوچا کہ ابو بکرؓ نے جب نبیؐ کا

Scanned with CamScanner

کلمہ پڑھا.........تو ہزاروں کا نہیں بلکہ لاکھوں کا کپڑا موجود تھا.........چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے.......

لیکن وہ بھی وقت آیا کہ صدیقؓ اکبر.........ٹاکیوں کا لباس پہن کر محمدؐ کی محفل میں آیا.........اللہ کی رحمت کو جوش آیا.......اور اللہ نے فرمایا....... جبرئیلؑ آج تو بھی جلدی کر ....آج تو بھی ٹاٹ کا لباس پہن لے......... اور مدینہ کی گلیوں میں جا کر......... میرے نبیؐ کو مبارک دے کہ جب تک تیری امت میں.........ابوبکرؓ جیسے صادق موجود ہیں .... دنیا کی کوئی طاقت تجھے شکست نہیں دے سکتی.......

تو قرآن نے کہا.........فَالَّذِینَ ھَاجَرُوا وَ اُخرِجُوا مِن دِیَارِھِم وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی.........

میرے بھائیو.........میرے پیغمبرؐ کے صحابہؓ نے ٹاکیاں پہن کر....... اور چمڑیاں ادھڑوا کر.........محمدؐ کی آبرو کو باقی رکھا.........

ایک صحابیؓ نے نبیؐ کا کلمہ پڑھا.......تو اس کے گھر والوں نے اس کے سارے کپڑے اتار لئے.......اور کپڑے اتار کر آدھی رات کی تاریکی میں.........گھر سے بھی باہر نکال دیا.......اور اس صحابیؓ نے ایک چھوٹے سے کپڑے میں.........اور رات کی تاریکی میں مسجدِ نبوی کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئے.......

میرے بھائیو.........دنیا کے سردار نماز کے لئے گھر سے نکلے .... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک صحابیؓ بیٹھا ہے....... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کون ہے؟.......عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا صحابیؓ ہوں........ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا ہے .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ کیا بات ہے .... تم یہاں بیٹھے ہو........ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کپڑے نہیں........ میرے جسم سے کپڑے اتار لئے گئے........

عبداللہؓ کہتا ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ تھوڑی دیر میں محمدؐ تشریف لائے........ اور آپؐ نے گھر سے دو چادریں لا کر مجھے دیں........ جس کے جسم پر دو چادریں ڈالی گئیں ہوں........ اس کو عربی زبان میں ذوالبجادین کہتے ہیں کہ دو چادروں والا........

عبداللہؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ .... میرے لئے دعا کریں کہ میں کسی غزوہ میں جاؤں اور شہید ہو جاؤں........ حضورؐ نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے اے اللہ........ عبداللہ کو شہادت نصیب فرما........ یہ بات کہنے کی دیر تھی .... تھوڑی دیر بعد اعلان ہوا کہ رقاع کی بستیوں میں بغاوت اٹھی ہے .... تو رسول اللہؐ وہاں تشریف لے گئے ....

عبداللہ بن ذوالبجادینؓ ساتھ تھے .... راستے میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا .... اس پڑاؤ کے مقام پر عبداللہ شام کو بیمار ہوئے اور رات کو فوت ہو گئے .... ان کی وفات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ملی........ تو پیغمبرؐ کی آنکھ سے آنسو نکل آئے .... فرمایا عبداللہ جہاد کا مسافر تھا .... راستے میں دنیا سے چلا گیا .... اس کو شہادت کی موت ملی ....

میرے بھائیو .... رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس کی تدفین

میں......... میں محمدؐ شریک ہوں گا .... جنازہ پیغمبرؐ نے پڑھایا اور کفن صحابہؓ نے دیا........ اور جب تدفین کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ خود قبر میں اترے........ تو سارے صحابہؓ دھاڑیں مار کر رونے لگے ....

سعد بن ابی وقاصؓ نے رو کر کہا .... اے کاش .... عبداللہ بن ذوالبجادینؓ تیری جگہ میری لاش ہوتی .... مجھے پیغمبرؐ خود قبر میں اتارتے میں محمدؐ کے ہاتھوں سے قبر میں اترتا........

او بے ایمان رافضیو........ تم کہتے ہو ایمان نہیں تھا .... ہم تمہاری بات کیسے مانیں ....

ناموس صحابہؓ بل کی ضرورت کیوں؟:۔

میرے بھائیو........ آج رافضی کو جتنی تکلیف ناموس صحابہؓ بل سے ہے کسی سے نہیں........ ہمیں اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے........ سرگودھا کے شبیر حسین بخاری نے ایک کتاب لکھی ہے .... معیارِ صحابیت ....

اس میں لکھا ہے کہ خوامخواہ........ سپاہ صحابہؓ والے سارے لوگوں کو جو کافر بھی تھے .... ان کو بھی صحابیؓ بنا رہے ہیں........ نعوذ باللہ ....

میرے بھائیو........ اس کتاب میں لکھا ہے کہ ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ صحابی ہی نہیں تھے........ میں نے کہا کہ اچھا ہوا .... یہ کتاب اراکین اسمبلی کو بھیجی ہے ....

ہم کہتے ہیں کہ یہ صحابہؓ کی توہین کرتے ہیں .... تو اسمبلی کے ارکان کہتے تھے کہ نہیں تم غلط ہو .... لیکن اب ان کا کیا دھرا خود اسمبلی کے سامنے آئے گا........

Scanned with CamScanner

رافضیو ....یہ نہیں ہوگا کہ تم ابو بکرؓ کو کافر کہو........ اور خود
مسلمان رہو ....یہ نہیں ہوگا ....اس کے لئے اگر پوری انسانیت کو قبر
میں اترانا پڑا........ تو ہم برداشت کرلیں گے .... مگر صدیقؓ کے دشمن کو
مسلمان کہلانے نہیں دیں گے ....

مولانا محمد علی جالندھریؒ انے ایک واقعہ لکھا ہے ....انہوں نے
لکھا ہے کہ جتنے رافضی اسٹیج پر آئے ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جو دل
سے صحابہؓ کو مانتا ہو .... ہمیں تصدیق ہوگئی کہ تقریر ہمارے جلسے میں اور
گالیاں اپنے جلسے میں صحابہؓ کو .... مولانا جالندھری کی یہ تقریر چھپی ہوئی
ہے .... تقریر مجاہد ملت کے نام سے ملتی ہے ....

مسلمانوں! ....آج علماء کو ایک غلام غوث ہزارویؒ کی ضرورت ہے۔

ایک مولانا عبید اللہ انور کی ضرورت ہے۔

ایک مولانا مفتی محمودؒ کی ضرورت ہے۔

ایک مولانا احمد علی لاہوری کی ضرورت ہے۔

آپ کو پتہ ہے کہ آج سے کئی سال پہلے ستر (70) کے الیکشن
میں........ حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف کتاب چھاپی لاہور سے ....
سارے علماء نے اس پر تنقید کی ....جس نے حضرت عثمان کے خلاف
لکھا........ اس پر مولانا غلام غوث ہزاروی نے تنقید کی........ تو میری
سیاست ختم ہوجائے گی ....انہوں نے صحابہؓ کی عزت و دفاع کے لئے بر
سر عام چوکوں میں اس پر تنقید کی ....

اور آج اگر عثمان غنیؓ کو کافر لکھا جائے .... تو چپ کرنے کا کوئی

جواز ہے .... آج عمر فاروقؓ کا دشمن لکھا جائے .... تو خاموش رہنے کا کوئی جواز ہے ....

میں چاہتا ہوں کہ پاکستان کے تمام سیاستدان .... پاکستان کی تمام دینی جماعتیں ....

خواہ وہ جمعیت علماء پاکستان ہو .

خواہ جمعیت اہلِ حدیث ہو

خواہ کوئی جماعت ہو

جو شخص اسلام کے نظام خلافت کو .... اور اس لا کو اس ملک میں لانا چاہتا ہے .... اس کو سب سے پہلے .... اسلام کی بنیادوں کی حفاظت کرنے والے .... تمام صحابہ کرامؓ کا دفاع کرنا ہوگا ....

میرے بھائیو .... ہم یہ نہیں مانتے کہ ایک آدمی کہے کہ میں اسلام لانا چاہتا ہوں .... اور اس کے سامنے ابو بکرؓ کو کافر کہا جائے .... اور وہ گونگا بن کر بیٹھ جائے .... میں اس کو اسلام میں مخلص نہیں سمجھتا .... اسلام میں مخلص وہ ہے ....

جو پیغمبرؐ کے خلفاء کا دفاع کرے

جو پیغمبرؐ کے صحابہ کا دفاع کرے

جو رسول اللہؐ کا صحابہؓ کی عظمت کو فروغ دے

رسول اللہؐ کے دور میں .... دو سو ستائیس ہزار صحابہؓ شہید ہوئے .... کرسی کے لئے تو نہیں شہید ہوئے ....

.... اور ....

پرمٹوں کے لئے نہیں

لائسنوں کے لئے نہیں

سیاستدانوں کے لئے نہیں

کس کے لئے شہید ہوئے؟........وَ اُوذُوا فِی سَبِیلِی ....کیلئے

اور عرش پہ خدا نے اعلان کردیا کہ یہ صحابہؓ........ میرے لئے

تکلیف میں ڈالے گئے ہیں........

دعوتِ فکر:۔

اور جو صحابہؓ اللہ کے لئے تکلیف میں ڈالے گئے ....ان کو آج

رافضیت کافر کہے........ اور میں چپ کرجاؤں؟........... یہ کبھی نہیں

ہوسکتا............

............بلکہ............

سپاہ صحابہؓ کا آٹھ سال کا بچہ ہو

یا اسی سال کا ضعیف العمر بوڑھا بابا ہو

وہ صحابہؓ کے دشمنوں سے جنگ لڑتا رہے گا.

میرے بھائیو..........کیا..........

کیا آپ کو سپاہ صحابہؓ کا مؤقف سمجھ میں آ گیا؟

کیا آپ سمجھ گئے کہ سپاہ صحابہؓ کیا چاہتی ہے؟

کیا آپ سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیں گے؟

کیا اپنے اپنے گاؤں میں سپاہ صحابہؓ بناؤ گے؟

Scanned with CamScanner

کیا اپنی اپنی بستیوں میں سپاہ صحابہؓ بناؤ گے؟

کیا اپنے علاقوں میں سپاہ صحابہ کے یونٹ بناؤ گے؟

کیا سپاہ صحابہ کا پرچم پوری دنیا میں لہراؤ گے؟

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے..........

..........آمین..........

○واخردعوناعن الحمد للّٰہ رب العالمین○

Scanned with CamScanner

خاندان نبوتؐ

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰهِ نَحمَدُ هٗ وَ نَستَعِینُهٗ.......... وَ نَستَغفِرُهٗ وَ نُؤمِنُ بِهٖ وَ نَتَوکَّلُ عَلَیهِ......... وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا.......... مَن یَّهدِ هِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ..........وَ مَن یُّضلِلهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ....وَ نَشهَدُاَن لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰه وَحده لَا شَرِیکَ لَهٗ......... وَلَا نَظِیرَلَهٗ وَلَا مُشِیرَ لَهٗ وَلَا مُعِینَ لَهٗ وَلَاوَزِیرَلَهٗ..........وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءُ..........اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا.......... وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیرًا..........وَقَالَ اللّٰه تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِی القُراٰنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ..........مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِینَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَینَهُم تَرٰهُم رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبتَغُونَ فَضلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضوَانًا سِیمَا هُم فِی وُجُوهِهِم مِّن اَثَرِالسُّجُودِ ذٰلِکَ مَثَلُهُم فِی التَّورٰةِ وَمَثَلُهُم فِی الاِنجِیلِ الخ..........

(پارہ۲۶ سورۃ الفتح آیات ۲۹)

صَدَقَ اللّٰهُ مَولٰنَا العَظِیم ....وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِیُّ الکَرِیم..........وَ نَحنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِینَ وَ الشَّاکِرِینَ ......

وَالحَمدُلِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِینَ..........

اشعار:۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں سست چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

☆ ☆ ☆ ☆

اپنے لہو سے روشن کر دیں گلیاں اس ویرانے کی
اگرچہ تنگ بہت تھیں راہیں شہر وفا کو جانے کی
جان تھی اک سو وہ بھی دے دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی

تمہید:۔

واجب الاحترام
معزز علمائے کرام
سپاہ صحابہ کے غیور کارکنوں اور دوستو!

دنیا میں جتنے بھی کافر ہیں .... کسی کافر کے کفر کی بنیاد اس بات پر نہیں ہے کہ فلاں آدمی .... اور فلاں مقدس شخصیات آپس میں لڑیں تو

Scanned with CamScanner

اس کا مذہب جنم لے.......... فلاں لوگ آپس میں جنگ کریں .... تو اس کا مذہب پذیرائی حاصل کرے..........

..........اور اگر..........

مقدس شخصیات آپس میں لڑتی رہیں .... تو مذہب چلتا رہے

مقدس شخصیات میں دشمن ثابت ہو .... تو مذہب چلتا رہے

مقدس شخصیات میں عداوت ثابت ہو .... تو مذہب چلتا رہے

اور اگر مقدس شخصیات کی باہمی لڑائی ثابت نہ ہوسکی.......... تو پھر مذہب ہی مٹ جائے گا..........

لیکن اگر دلائل کے ساتھ.......... براہین کے ساتھ.......... ان کی محبت کا ذکر کر دیا جائے.......... تو مذہب کی بنیادیں ہل جائیں.......... مذہب کی دھجیاں بکھر جائیں.......... مذہب کی بنیادیں اکھڑ جائیں..........

مذہب کی بقاء؟:۔

میرے بھائیو!.......... آپ حیران ہوں گے کہ رافضی مذہب کی بنیاد.......... اس بات پر ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ.......... یعنی تینوں کی لڑائی حضرت علیؓ سے ثابت کر دی جائے.......... تو رافضی مذہب قائم ہے.......... اگر لڑائی ثابت نہ ہو تو یہ مذہب قائم ہی نہیں ہے.......... اور مذہب کی بنیاد اسی بات پر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کا وارث.......... پیغمبر ﷺ کے خاندان سے لڑائی کرے تو مذہب ثابت ہے.......... پیغمبر ﷺ کے مصلے کا وارث سیدنا فاروق اعظمؓ.......... حضرت حسینؓ سے جنگ کرے، تو مذہب قائم ہے..........

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کے مصلے کا وارث سیدنا عثمان غنیؓ........ اگر خاندان نبوت سے لڑائی کرے تو مذہب ثابت ہے .... اور اگر تاریخ کے حوالوں سے .... اور عقائد کی روشنی میں لڑائی ثابت نہ ہو........ قرآن کی روشنی میں لڑائی ثابت نہ ہو........

........بلکہ........

محبت ثابت ہو جائے

پیار ثابت ہو جائے

انس ثابت ہو جائے

تعلق ثابت ہو جائے

........تو........

نہ مذہب بچے گا

نہ عقیدہ بچے گا

نہ ان کا ایمان بچے گا

نہ ان کی تاریخ بچے گی

غرض کوئی چیز بھی نہ بچے گی

........اور........

مذہب کی بقا .... لوگوں کی دشمنی پر ہو

مذہب کی بقا .... مقدس افراد کی جنگوں پر ہو

مذہب کی بقا .... مقدس شخصیات کی لڑائی پر ہو

........جبکہ........

Scanned with CamScanner

ایسا مذہب .... نہ یہودیوں کا ہے

ایسا مذہب .... نہ عیسائیوں کا ہے

ایسا مذہب .... نہ سکھوں کا ہے

ایسا مذہب .... نہ مجوسیوں کا ہے

ایسا مذہب .... اور نہ کسی اور کافر کا ہے

رافضی اور سنی کا اختلاف:۔

میرے بھائیو!...........رافضی کہتا ہے کہ سیدہ فاطمہؓ الزہرا کی امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی........... اور آپس میں اختلاف ہوا...........رافضی کہتا ہے کہ...........

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی .... سیدنا علیؓ سے ناراضگی تھی

سیدنا فاروق اعظمؓ کے .... سیدنا علیؓ دشمن تھے

سیدنا عثمان غنیؓ کے .... سیدنا حسینؓ دشمن تھے

رافضی کہتا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار تمام صحابہ........... خاندان نبوت کے دشمن تھے........... خاندان نبوت کے مخالف تھے...........

اور رافضی کہتا ہے کہ سارا خاندان نبوت صحابہ کا دشمن تھا...........لیکن پوری دنیا کا سنی چودہ سو سال سے چیخ رہا ہے کہ صحابہ اور خاندان نبوت میں کوئی لڑائی نہ تھی...........کوئی اختلاف نہ تھا...........

رافضی کہتا ہے .... بغض تھا

سنی کہتا ہے .... محبت تھی

رافضی کہتا ہے .... دشمنی تھی

Scanned with CamScanner

سنی کہتا ہے .... دوستی تھی

رافضی کہتا ہے .... جنگ تھی

سنی کہتا ہے .... صلح تھی

رافضی کہتا ہے .... اختلاف تھا

سنی کہتا ہے .... پیار تھا

میرے بھائیو!............رافضی کہتا ہے کہ تمام صحابہ کی خاندان نبوت کے ساتھ لڑائی تھی............جبکہ میں کہتا ہوں صلح تھی............

............رافضیو............

تم ان کی جنگ ثابت کرو .... تو امن پسند ٹھہرو

میں پیار ثابت کروں .... تو دہشت گرد ٹھہروں

میرے بھائیو!............میرا دعویٰ کیا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہکی جماعت............ اور خاندان نبوت میں محبت تھی .... یہ میرا دعویٰ ہے............کیا میرا دعویٰ سمجھ میں آیا ہے؟............

جب کہ رافضی مذہب اس بات پر قائم ہے کہ صحابہ کی آپس میں دشمنی تھی .... اگر ثابت ہو جائے محبت ....تو رافضی مذہب کی بنیاد ہی نہیں رہتی .... بنیاد اس بات پر ہے کہ خاندان نبوت کی............ صحابہ کرامؓ کے ساتھ دشمنی تھی............

میرے بھائیو!............آج ہم دونوں مل کر قرآن پاک سے پوچھتے ہیں کہاے قرآن ....تو بتا تیرا فیصلہ کیا ہے............تو جو فیصلہ قرآن کا ہو گا وہی فیصلہ صحیح ہوگا............

رافضی کہتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور صحابہ کا فاطمہؓ سے اختلاف تھا.......... قرآن کہتا ہے.......... کوئی اختلاف نہیں تھا..........

رافضی کہتا ہے کہ ان کی لڑائی تھی .... قرآن کہتا ہے کہ لڑائی نہیں تھی

رافضی کہتا ہے کہ ان میں بغض تھا .... قرآن کہتا ہے کہ بغض نہیں تھا

رافضی کہتا ہے کہ یہ لڑتے تھے .... قرآن کہتا ہے کہ محبت کرتے تھے

میرے بھائیو.......... میں اپنی طرف سے نہیں کہتا قرآن کھول کر خود دیکھ لو.......... قرآن حقیقت کا ساتھ دیتا ہے.......... اور حقیقت قرآن کا ساتھ دیتی ہے..........

علیؓ خلفاء راشدینؓ کی اقتداء میں:۔

میں کہتا ہوں حقیقت کیا ہے.......... حقیقت یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ کے مصلے پر.......... اور علیؓ ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑا ہے.......... یہ حقیقت ہے.......... دو سال پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں.......... چلو ایک دن پیچھے کھڑے ہوتے تو تم کہتے کہ غلطی سے کھڑے ہو گئے..........

دو دن کھڑے ہوتے تم کہتے کہ شاید بھول ہو گئی

تین دن کھڑے ہوتے تو تم کہتے کہ یہ عارضی بات تھی

بلکہ دو سال تین مہینے دس دن تک صدیقؓ کے پیچھے علیؓ بھی کھڑا ہے.......... حسینؓ بھی کھڑا ہے.......... حسن بھی کھڑا ہے.......... چلو تم کہو گے کہ ابوبکرؓ کے پیچھے کھڑے ہو گئے..........

کوئی خوف تھا

کوئی عذر تھا

کوئی تقیہ تھا

کوئی کوتاہی تھی

کوئی لغزش تھی

یہی علیؓ دیکھو تو سہی......... فاروق اعظمؓ جب اسی مصلے پر آئے......تو فاروق اعظمؓ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر.........

علیؓ بھی کھڑا ہے

حسینؓ بھی کھڑا ہے

حسن بھی کھڑا ہے

عباسؓ بھی کھڑا ہے

اور صرف ایک دن نہیں کھڑے ہوئے......... ایک دن کھڑے ہوتے تو کہتے کہ غلطی ہوگئی تھی......... دو دن کھڑے ہوتے تو کہتے کہ کوتاہی ہوگئی تھی......... نہیں نہیں بلکہ دس سال چھ مہینے دس دن تک کھڑا رہا.........

اور فاروق اعظمؓ جب شہید ہو گئے.........تو وہی علیؓ بارہ دن کم بارہ سال تک عثمان غنیؓ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے......... جب میں دیکھتا ہوں کہ اسی علیؓ کا بیٹا حسینؓ .... یزید کے پیچھے تو ایک دن بھی کھڑا نہیں ہوا......... یہ علیؓ اور یہی حسینؓ اور یہی حسنؓ......... چوبیس سال تک صدیقؓ کے پیچھے......... فاروقؓ کے پیچھے.........عثمانؓ کے پیچھے.........اور ۱۹ سال تک معاویہؓ کے پیچھے کھڑے ہیں.........

صدیق اکبرؓ کے پیچھے علیؓ کھڑے ہوئے .... حسینؓ کھڑے ہوئے......... حسنؓ کھڑے ہوئے......... عباسؓ کھڑے ہوئے.........

فاروقؓ کے پیچھے کھڑے ہوئے.......... عثمانؓ کے پیچھے کھڑے ہوئے

..........اور پھر معاویہؓ کے پیچھے ۱۹ سال تک حسینؓ کھڑے رہے..........

میرے بھائیو!..........میری اس بات کا جواب دو.......... چوبیس

سال تک ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے پیچھے علیؓ کیوں کھڑا رہا..........

..........اگر..........

جنگ تھی .... تو کیوں کھڑا ہوا

لڑائی تھی .... تو کیوں کھڑا ہوا

بغض تھا .... تو کیوں کھڑا ہوا

دشمنی تھی .... تو کیوں کھڑا ہوا

..........رافضیو..........

تم کہتے ہو دشمنی تھی .... میں کہتا ہوں صلح تھی

تم کہتے ہو لڑائی تھی .... میں کہتا ہوں پیار تھا

تم کہتے ہو بغض تھا .... میں کہتا ہوں محبت تھی

اور میں اس لئے کہتا ہوں کہ اس کی تائید قرآن کرتا ہے..........

قرآن کہتا ہے.......... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم..........

تم کہتے ہو لڑتے تھے .... قرآن کہتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

تم کہتے ہو جنگ کرتے تھے .... قرآن کہتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

تم کہتے ہو بغض رکھتے تھے .... قرآن کہتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

تم کہتے ہو اختلاف رکھتے تھے .... قرآن کہتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

تو معلوم ہوا کہ قرآن سچا ہے اور رافضی جھوٹا ہے..........رافضی کہتا

Scanned with CamScanner

ہے کہ لڑتے تھے .... تو امام کے پیچھے کیوں کھڑے ہوئے .... صرف نماز کی بات نہیں .... مسجد کی نماز کی بات نہیں ....

رافضیو نمازوں کو چھوڑو .... تم نے کہاں پڑھنی ہے نماز؟ نمازوں کو چھوڑو .... چلو جنازے پر آؤ .... کس کا جنازہ فاطمۃؓ الزہرا کا جنازہ .... نمازوں سے فیصلہ کراؤ .... جنازے سے فیصلہ کراؤ ....

ابولقمان قاری محمد عبدالقدوس نقشبندی
بن محمد حنیف عرف گڑی آف کالم
پلندری آزاد کشمیر

.... رافضیو! ....

سیدہ فاطمۃؓ الزہرا کا جنازہ کس نے پڑھایا

سیدہ فاطمۃؓ الزہرا کو کفن کس نے پہنایا

سیدہ فاطمۃؓ الزہرا کو غسل کس نے دیا تھا

.... میرے بھائیو ....

غسل دینے والا لڑائی نہیں کرتا

کفن پہنانے والا لڑائی نہیں کرتا

جنازہ پڑھانے والا دشمن نہیں ہوتا

رافضیو .... جب فاطمۃؓ الزہرا بیمار ہوئیں .... تیمار داری کرنے کے لئے جو عورت گئی تھی .... اس عورت کا نام تھا اسماء بنت عمیس .... تمہاری اپنی کتاب جلاء العیون نے لکھا ہے کہ فاطمۃؓ الزہرا کی تیمارداری کرنے کے لئے جو عورت آئی .... اس عورت کا نام تھا اسماء بنت عمیس .... اور تم نے یہ نہیں بتایا کہ یہ اسماء تھیں کون؟ ....

اور تمہاری ایک کتاب کشف الغمہ میں ہے کہ یہ اسماء بنت عمیس حضرت جعفر صادق کی بیوی تھی .... لیکن یہ نہیں بتایا کہ جب یہ غسل دینے

گئی تھی .... کفن پہنانے گئی تھی .... تیماری داری کرنے گئی تھی .... اس وقت تو جعفر طیارؓ کو شہید ہوئے چھ سال ہو گئے تھے .... یہ نہیں تم نے بتایا کہ اس وقت یہ بیوی کس کی تھی ....

سیدہ اسماءؓ بنت عمیس کی خدمات:۔

فاطمۃؓ الزہرا جب بیمار ہوئیں .... تیمار داری کرنے کے لئے جو عورت گئی .... اس کا نام اسماء بنت عمیس ہے .... جب فاطمۃ الزہرا فوت ہو گئیں .... تو جو عورت غسل دینے کے لئے آئی .... اس عورت کا نام اسماء بنت عمیس ہے .... جس نے سیدہ کو کفن پہنایا .... اس عورت کا نام اسماء بنت عمیس ہے .... یہ اسماء بنت عمیس کون ہے .... یہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیوی ہے ....

سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ کس نے پڑھایا:۔

اور جب جنازہ تیار ہوا .... اور جنازہ مسجد نبوی میں رکھا گیا .... جبکہ سارے صحابہؓ رو رہے تھے کہ یہ تو سیدہ فاطمۃؓ الزہرا کا جنازہ آ گیا ہے .... فاطمۃؓ الزہرا فوت ہو گئی ہے .... ہزاروں کا اجتماع تھا ....

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا علیؓ بیوی آپ کی ہے .... اور بیٹی پیغمبر ﷺ کی ہے .... جنازہ آپ پڑھائیں .... حضرت علیؓ نے جو جواب دیا .... وہ جواب رافضی کی کتاب کشف الغمہ میں اور مسلمانوں کی کتاب ترمذی شریف میں آج بھی موجود ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا

Scanned with CamScanner

کہ اے علیؓ جنازہ آپ پڑھائیں.........

تو علیؓ نے جواب میں فرمایا......... اے ابوبکرؓ اے جانشین پیغمبرؐ میں کیسے فاطمہؓ کا جنازہ پڑھاؤں......... میرے کانوں میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان گونجتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......... لا ینبغی لقوم فیھم ابابکر ان یئمہ غیرہ کہ جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں......... کسی اور کے لئے جائز نہیں کہ مصلے پر کھڑا ہو.........

میرے پیغمبرؐ کے پانچ ہم زلف:۔

ایک اور بات کہتا ہوں کہ یہ اسماء جو صدیق اکبرؓ کی بیوی ہے......... اس اسماء کی کل نو بہنیں ہیں......... نو بہنوں میں پانچ بہنیں بڑے بڑے صحابہؓ کے گھروں میں ہیں......... اور یہ اسماء جو ہے.........

اس کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ ہوا تھا......... اور محمد بن جعفرؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ اسی اسماء کے بطن سے پیدا ہوئے......... جب جنگ موتٰی میں حضرت جعفر شہید ہو گئے......... تو یہ اسماء بیوہ ہو گئی......... اور یہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی بیوہ بھابھی تھیں.........

کیونکہ حضرت جعفر طیار حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے......... تو حضرت علی المرتضیٰؓ کے بڑے بھائی کی بیوی بیوہ ہو گئی......... اور جب یہ بیوہ ہو گئی تو اس بیوہ بھابھی کا نکاح......... حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے ساتھ کر دیا......... اور قرآن کہتا ہے......... ولا تنکحو المشرکین حتی یومنوا......... قرآن یہ کہتا ہے کہ کافر کو لڑکی نہ دو.........

یہ آیت قرآن کی اتر چکی ہے کہ کافر کو لڑکی مت دو......... رافضی

کہتا ہے کہ ابوبکرؓ کافر تھا.......... اگر ابوبکرؓ کافر تھا.......... تو علیؓ نے بیوہ بھابھی صدیقؓ کو کیوں دی..........

مجھے بتاؤں کہ یہ تو اسماء صدیقؓ کی بیوی ہے.......... اور اسماء کا پہلا نکاح ہوا جعفر طیارؓ سے.......... دوسرا نکاح ہوا صدیق اکبرؓ سے..........

اور جب صدیق اکبرؓ فوت ہو گئے.......... تو اس اسماء کے ساتھ علی المرتضیٰؓ نے خود نکاح کر لیا..........

حضرت جعفرؓ کے گھر میں اسماء کے بطن سے دو بچے عبداللہ بن جعفر اور محمد بن جعفر پیدا ہوئے ......

اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے گھر میں اسماء کے دو بچے .... محمد بن ابی بکر، ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئے ....

حضرت علیؓ کے گھر میں اسی اسماء کے پھر دو بچے .... زید بن علی اور یحیٰ بن علی پیدا ہوئے..........

یہ اسماء ایک عورت ہے .... اور تین آدمیوں کے گھر میں باری باری رہتی ہے.......... اس اسماء کی ایک اور بہن ہے.......... اس کا نام ہے سلمیٰ بنت عمیس ہے .... یہ سیدالشہداء حضرت امیر حمزہؓ کی بیوی ہے.....

ایک تیسری بہن جس کا نام ہے.......... ام الفضل بنت عمیس .... یہ حضرت عباس کی بیوی ہے..........

ایک چوتھی بہن جس کا نام ہے .... قریبۃ الصغریٰ بنت عمیس .... یہ حضرت امیر معاویہ کی بیوی ہے ....

ایک سوتیلی بہن جس کا نام ہے .... میمونہ بنت حارث.....

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے............

سیدنا صدیق اکبرؓ کے رشتہ دار:۔

رافضیو ....چلو کسی آیت کو نہ مانو............ آؤ اسی ایک اسماء کے نکاح پر فیصلہ کرتے ہیں............ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک اسماء کے نکاح نے............ ابوبکرؓ و عمرؓ کی عظمتوں کو درخشندہ کر دیا ہے............

واہ! صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو اتنا بڑا انسان ہے کہ اسماء بنت عمیس کی وجہ سے............

صدیق اکبرؓ .... جعفر طیارؓ کا ہم زلف

صدیق اکبرؓ .... امیر معاویہؓ کا ہم زلف

صدیق اکبرؓ .... حضرت امیر حمزہؓ کا ہم زلف

صدیق اکبرؓ .... حضرت عباسؓ کا ہم زلف

صدیق اکبرؓ .... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم زلف

حضرات حسنینؓ کی دائیہ:۔

اور پھر یہ جو ام الفضل بنت عمیس حضرت عباسؓ کی بیوی ہے............ پتہ ہے کہ یہ کون عورت ہے............ یہ وہ عورت ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ کے گھر میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پیدا ہوئے............ جس عورت نے دایہ کا فریضہ سرانجام دیا............ وہ یہی عورت ام الفضل تھیں............

............تو............

جعفرؓ بھی ہم زلف .... صدیقؓ کا

عباسؓ بھی ہم زلف .... صدیقؓ کا

امیر حمزہؓ بھی ہم زلف .... صدیقؓ کا

امیر معاویہؓ بھی ہم زلف .... صدیقؓ کا

محمد مصطفیٰ ﷺ بھی ہم زلف .... صدیقؓ کا

میرے بھائیو!............ یہ ہم زلف ہونا محبت کی دلیل ہے یا دشمنی کی دلیل ہے............ فیصلہ تو کرو یہ محبت ہے یا دشمنی ہے............

رافضی کہتا ہے کہ دشمنی تھی............ میں کہتا ہوں کہ محبت تھی............ حقیقت میری تائید کرتی ہے............ قرآن میری تائید کرتا ہے............

رافضی کہتا ہے کہ دشمنی تھی............ قرآن کہتا ہے رحماء بینھم .... قرآن کہتا ہے کہ آپس میں پیار تھا............

خلفاء راشدینؓ کی اولاد و ازواج:۔

میرے بھائیو!............ اور یہ بھی دیکھیں اور آپ اس بات پر بھی غور کریں............ کہ............

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی چار بیویاں .... تین لڑکے تین لڑکیاں

حضرت عمر فاروقؓ کی چھ بیویاں .... سات لڑکے چھ لڑکیاں

حضرت عثمان غنیؓ کی آٹھ بیویاں .... سات لڑکے سات لڑکیاں

حضرت علی المرتضیٰؓ کی نو بیویاں .... پندرہ لڑکے اٹھارہ لڑکیاں

.... اب آپ یہ بھی دیکھیں کہ............

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... حسنؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... حسینؓ ہے

Scanned with CamScanner

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... محسنؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... بلالؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... عمرؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... ابوبکرؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... زیدؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... یحیٰؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... عمرؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... عثمانؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... معاویہؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... محمد الاصغرؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... محمد الاکبرؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... عبدالرحمٰن اصغرؓ ہے

علیؓ کے ایک لڑکے کا نام .... عبدالرحمٰن اکبرؓ ہے

............اور............

میرے بھائیو............اب آپ دیکھیں کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی اٹھارہ لڑکیاں ہیں............

ایک لڑکی کا نام .... زینب ہے

ایک لڑکی کا نام .... رقیہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... ام کلثوم ہے

ایک لڑکی کا نام .... لیلیٰ ہے

Scanned with CamScanner

ایک لڑکی کا نام .... تحیٰ ہے

ایک لڑکی کا .... عقیقہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... عاتقہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... عائشہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... صفعہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... ہندہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... میمونہ ہے

ایک لڑکی کا نام .... ام الحکم ہے

میرے بھائیو!............یہ بتاؤ کے اگر سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰؓ کی دشمنی تھی............تو بیٹے کا نام سیدنا علیؓ نے سیدنا ابوبکرؓ کے نام پر کیوں رکھا............

عمرؓ سے دشمنی تھی .... تو دو بیٹوں کا نام عمرؓ کے نام پر کیوں رکھا

عثمانؓ سے دشمنی تھی .... تو بیٹے کا نام عثمانؓ کے نام پر کیوں رکھا

معاویہؓ سے دشمنی تھی .... تو بیٹے کا نام معاویہؓ کے نام پر کیوں رکھا

عائشہؓ سے دشمنی تھی .... بیٹی کا نام عائشہؓ کے نام پر کیوں رکھا

حفصہؓ سے دشمنی تھی .... بیٹی کا نام حفصہؓ کے نام پر کیوں رکھا

مسلمانو!............اس بات پر غور کرو کہ............

رافضی کہتا ہے کہ لڑائی تھی .... میں کہتا ہوں پیار تھا

رافضی کہتا ہے کہ دشمنی تھی .... میں کہتا ہوں محبت تھی

رافضی کہتا ہے کہ عداوت تھی .... قرآن کہتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

جو رافضی کہتا ہے .... اس کا ساتھ نہ تاریخ دیتی ہے

جو رافضی کہتا ہے .... اس کا ساتھ نہ قرآن دیتا ہے

میرے بھائیو!........ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تین لڑکے تھے اور

تین لڑکیاں تھیں........ حضرت صدیق اکبرؓ کی چار بیویاں تھیں........

پہلی بیوی کا نام تھا .... قتیلہؓ بنت عبدالعزیٰ

دوسری بیوی کا نام تھا .... حبیبہؓ بنت خارجہ

تیسری بیوی کا نام تھا .... زینبؓ ام رومان

چوتھی بیوی کا نام تھا .... اسماءؓ بنت عمیس

........ان چار بیویوں کے تین لڑکے تھے........

عبدالرحمٰنؓ

عبداللہؓ

محمدؓ

........اور تین لڑکیاں تھیں........

اسماءؓ

عائشہؓ

ام کلثومؓ

........یہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں........

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے سب سے بڑے لڑکے عبدالرحمٰن کے گھر

میں........ ایک بچی پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنی اس بچی کا نام........ اپنی

بڑی بہن اسماء کے نام پر اسماء رکھ دیا........

Scanned with CamScanner

اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے سب سے چھوٹے لڑکے محمد کے گھر میں
ایک لڑکا پیدا ہوا .... اس لڑکے کا نام انہوں نے قاسم رکھا .... یہ قاسم
وہ ہے جو مدینہ کے چار فقہاء میں جس کا شمار ہوا .... یہ قاسم ابوبکر کا پوتا
تھا .... اور وہ اسماء ابوبکر کی پوتی تھی .... اس پوتے اور پوتی کا آپس
میں نکاح ہوا ....

یعنی ابوبکر کے پوتے قاسم کا اور ابوبکرؓ کی پوتی اسماء کا آپس میں نکاح
ہوا .... اس نکاح کے بعد ان کی ایک لڑکی پیدا ہوئی .... اس لڑکی کا نام
ام فروہ رکھا گیا .... یہ ام فروہ وہ لڑکی ہے .... جس کے ددھیال بھی
صدیقؓ ہیں .... جس کے ننھیال بھی صدیق ہیں .... یہ ام فروہ صدیق
اکبرؓ کی بچی کہلائی .... اسی ام فروہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا ....
حضرت علیؓ کے لڑکے کا نام ہے حسینؓ .... اور حضرت حسینؓ کے لڑکے کا نام
ہے زین العابدؒین .... اور زین العابدؒین کے لڑکے کا نام ہے امام باقرؒ
.... اس امام باقرؒ کے ساتھ ابوبکر صدیقؓ کی اس پوتی ام فروہ کا نکاح ہوا
.... اور اسی ام فروہ کے بطن سے امام جعفرؒ صادق پیدا ہوئے ....
پھر اسی لڑکی کی اولاد سے ....

موسیٰ کاظم پیدا ہوئے

رضا کاظم پیدا ہوئے

نقی علی پیدا ہوئے

حسن عسکری پیدا ہوئے

رافضیو .... آؤ اسی پر فیصلہ کرلو کہ امام جعفر صادق .... اسی ام

Scanned with CamScanner

فرویٰ کی وجہ سے کہتے ہیں .... او دنیا کے لوگو..........ولانی ابوبکر
مرتین .... ابوبکر نے مجھے دو دفعہ جنا..........

ابوبکرؓ میرا ددھیال بھی ہے
ابوبکرؓ میرا ننھیال بھی ہے
ابوبکرؓ میرا پیشوا بھی ہے
ابوبکرؓ میرا مقتدا بھی ہے

اور جس امام جعفر صادقؒ کے نام پر فقہ جعفری بناتے ہو..........

اس کا تو باپ بھی صدیقؒ ہے
اس کا تو دادا بھی صدیقؒ ہے
اس کا تو نانا بھی صدیقؓ ہے

امام جعفر صادقؒ کا نام لے کر ابوبکرؓ کو کافر کہتے ہو.......... تمہاری دشمنی صدیقؓ کے ساتھ بعد میں ہے.......... اور امام جعفر صادقؒ کے ساتھ پہلے ہے..........

میں کہتا ہوں کہ بارہ اماموں کی اکثریت صدیق اکبرؓ کی اولاد ہے ....ام فروی کے بطن سے ....

جعفر صادقؒ پیدا ہوئے
رضا کاظمؒ پیدا ہوئے
موسیٰ کاظمؒ پیدا ہوئے
نقی علیؒ پیدا ہوئے
حسن عسکریؒ پیدا ہوئے

Scanned with CamScanner

جو میں نے کہا قرآن نے اس کی تائید کی ہے............رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ............ قرآن سچا ہے............رافضی جھوٹا ہے............ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو............

وآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

بناتؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ.......... وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ.......... وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا .... مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ..........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..........وَ نَشھَدُاَن لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ .... وَلَا نَظِیرَلَہٗ وَلَا مُشِیرَ لَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَاوَزِیرَلَہٗ..........وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءِ..........اَلمَبعُوثُ اِلٰی کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیرًا..........وَقَالَ اللّٰہ تَعَالٰی فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ..........یَآ یُّھَاالنَّبِیُّ قُل لِّاَ زوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَاءِ المُؤمِنِینَ یُدنِینَ عَلَیھِنَّ مِن جَلَا بِیبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدنٰی اَن یُّعرَفنَ فَلَا یُؤ ذَینَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُورًا رَّحِیمًا (پارہ ۲۲ الاحزاب آیت ۵۹)

صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنَا العَظِیم ....وَصَدَقَ رَسُولُہٗ النَّبِیُّ الکَرِیم .... وَ نَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَ الشَّاکِرِینَ ....

وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ..........

اشعار:۔

ہم نے ہر دو ر میں تقدیس رسالت کے لئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے

توڑ کر سلسلہ دین سیاست کا فسوں
ہم نے فقط ایک نام محمدؐ سے محبت کی ہے

تمہید:۔

میرے واجب الاحترام

قابل صد احترام

معزز علمائے کرام

اور سپاہ صحابہؓ کے غیور نوجوان ساتھیو

جیسا کہ کانفرنس کا عنوان ہے بنات رسولؐ کانفرنس..........اور آپ حضرات کو میری عادت اور مزاج کا بھی علم ہے کہ میں اشتہار پر دیئے گئے عنوان پر ہی گفتگو کرنا پسند کرتا ہوں..........تو اس لئے ہم آج مل کر رسول اللہؐ کی بیٹیوں کا تذکرہ کریں گے..........پیغمبرؐ کے خاندان کا تذکرہ کریں گے..........اور حضورؐ کی ان چہیتی صاحبزادیوں کا تذکرہ کریں گے کہ جن کو گودمیں بٹھا کر..........پیغمبرؐ پیار کیا کرتے تھے..........ان میں سب سے بڑی صاحبزادی سیدہ زینبؓ جب فوت ہوئیں..........تو رسول اللہؐ کو ان کی قبر پر کھڑے ہوکر روتے ہوئے دیکھا گیا..........

تعداد بناتؓ رسولؐ:۔

میرے بھائیو!..........قرآن پاک کا فیصلہ ہے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے..........یَآ اَیُّھَاالنَّبِیُّ قُل لِّاَ زْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ..........اپنی بیویوں سے کہو یہ پردے کی آیتیں ہیں.......... جو قرآن کے بائیسویں

سپارے میں ہیں ....اے پیغمبرؑ اپنی بیویوں سے کہو.........وَبَنٰتِكَ
.........اور اپنی بیٹیوں سے کہو......... اگر بیٹی ایک ہوتی تو بیٹیوں کا لفظ نہ
بولا جاتا......... یہ قرآن کی نص ہے کہ نبیؑ کی ایک بیٹی نہیں .... اے
پیغمبرؑ! اپنی بیٹیوں سے کہو......... یہاں پہ بھی سوال ہو سکتا تھا کہ پوری
کائنات انسانی میں......... تمام مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹیاں ہیں ....لیکن اللہ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا.........فرمایا.........وَ
نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ .... اور پوری امت کی عورتوں سے کہو کہ جب گھروں
سے باہر نکلا کریں......... اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں.........يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيْبِهِنَّ......... اپنے چہروں پر پردہ کر لیا کریں .... یہ
پردے کی آیتیں ہیں......... ان آیتوں کے اترنے کے بعد صحابہ کی کسی عورت
نے منہ کھول کر بازار کو نہیں دیکھا......... یہ پردے کی آتیں ہیں ....

میرے بھائیو!.........قرآن کی اس نص میں یہ بات واضح کردی ہے
کہ پیغمبر ﷺ کی ایک بیٹی نہیں......... نبی کی بیٹیاں ایک سے زیادہ ہیں
.........اور پیغمبر ﷺ کی بے شمار احادیث مبارکہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی چار صاحبزادیاں ہیں.........

اسمائے بناتؓ رسولؐ:۔

ایک صاحبزادی	....	حضرت زینبؓ ہیں
ایک صاحبزادی	....	حضرت رقیہؓ ہیں
ایک صاحبزادی	....	حضرت ام کلثومؓ ہیں

Scanned with CamScanner

ایک صاحبزادی .... حضرت فاطمہؓ ہیں

یہ رسول اللہؐ کا خاندان ہے

یہ پیغمبرؐ کے جگر کے ٹکڑے ہیں

یہ پیغمبرؐ کی چار صاحبزادیاں ہیں

ان سے رسول اللہؐ کو بڑی محبت ہے

صد افسوس اور؟:۔

لیکن ایک ایسا بدبخت طبقہ ہے کہ جس نے پیغمبرؐ کی بیٹیوں کو دوسروں کی بیٹیاں کہا کہ نبیؐ کی تو ایک بیٹی ہے......... باقی تین بیٹیاں نبیؐ کی نہیں .... بلکہ کیا کیا؟......... حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے جو پہلے خاوند تھے .... ابوہالہ......... یہ ان کی لڑکیاں ہیں.........

پاکستان کے مسلمانو!:۔

جو تمہاری بیٹی ہو......... وہ تمہاری کہلائے .... جو میری بیٹی ہو......... وہ میری کہلائے .... لیکن تیرے رسولؐ کی بیٹیاں اس ملک میں لاوارث ہو گئیں کہ وہ غیروں کی کہلائیں......... جو میری بیٹی ہو اسے کوئی دوسرا اپنی بیٹی حقیقی نہیں کہہ سکتا.........

قرآن کہتا ہے .... ادعوھم لی اباھم......... اولادوں کو ان کے باپ کے ساتھ پکارو.........

زینبؓ بنت محمدؐ .... کہیں گے

رقیہؓ بنت محمدؐ .... کہیں گے

ام کلثومؓ بنت محمدؐ .... کہیں گے

Scanned with CamScanner

فاطمہؓ بنت محمدؐ .... کہیں گے

باکردار بناتؓ رسولؐ :۔

میرے بھائیو!...........

نبیؐ کی بیٹیاں .... عظمت والی ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... رفعت والی ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... تہجد گزار ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... بلندی والی ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... کمالات والی ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... چکی پینے والی ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... راتوں کو جاگنے والی ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... نبیؐ کی عظمت کا آئینہ ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... پیغمبرؐ کی حقیقی بیٹیاں ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... سیرت پیغمبرؐ کا شاہکار ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... پیغمبرؐ کی تہجد اور آہ وزاری کا نمونہ ہیں

نبیؐ کی بیٹیاں .... ساری ساری رات مصلے پر رونے والی ہیں

ایسی نہیں ہیں کہ جن کے دامن اقدس پر کوئی داغ ہو........... پوری کائنات کے ہر مسلمان کا عقیدہ ہے...........

.... کہ! ....

سیدہ زینبؓ بھی .... بے مثال

سیدہ رقیہ بھی .... بے مثال

Scanned with CamScanner

سیدہ ام کلثومؓ بھی .... بے مثال

سیدہ فاطمہؓ بھی .... بے مثال

حضرت زینبؓ حضور ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں ....

زینبؓ کا معنی ہے استغفار والی .... حالانکہ لغت میں زینب اسم جامد ہے .... اور یہ اسم ہے ....

لیکن بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ زینب عبارت ہے .... اس بات سے کہ استغفار والی وہ ہوتی ہے جو گناہ سے بچنے کا عہد کرے ....

.... تو ....

زینبؓ کا معنی .... استغفار والی

رقیہؓ کا معنی .... خاوند کی خدمت کرنے والی

ام کلثومؓ کا معنی .... بچوں کی تربیت کرنے والی

فاطمہؓ کا معنی .... دوزخ سے آزاد ہونے والی

نبیؐ کی بیٹیاں بے مثال ہیں .... کوئی ایسی بیٹی تو ہو جو پیغمبر ﷺ کی بیٹیوں کی طرح بے مثال ہو ....

میں تو پیغمبر ﷺ کی صاحبزادیوں کی سیرت کو دیکھتا ہوں .... تو میں ششدر اور حیران رہ جاتا ہوں کہ ایسی سیرت کہاں ہوگی ....

بنتؓ رسولؐ کی وصیت:۔

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی وفات کا وقت آیا .... تو حضرت علیؓ پریشان تھے .... تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا علیؓ جب میرا جنازہ اٹھے تو رات کو اٹھانا .... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ فاطمہؓ تو نبیؐ کی لخت جگر ہے .... اور

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ نے فرمایا کئی جنازے ایسے ہوتے ہیں کہ جو آدمی ان جنازوں میں شریک ہو......... وہ آدمی بخشا جاتا ہے......... کئی جنازے ایسے ہوتے ہیں کہ پڑھنے سے میت بخشی جاتی ہے......... اور کئی جنازے ایسے ہوتے ہیں کہ میت تو بخشی ہوئی ہوتی ہے......... لیکن پڑھنے والا بخشا جاتا ہے.........

فاطمہؓ تیرا جنازہ ایسا ہے کہ پڑھنے والے بخشے جائیں گے......... جبکہ تو رات کو جنازہ اٹھانے کا کہتی ہے......... تو قصبوں اور دیہاتوں کے لوگ کیسے آئیں گے؟......... تو فاطمہؓ نے جواب دیا کہ اے علیؓ......... تمہاری بات ٹھیک ہے کہ محلوں کے لوگ نہیں آ سکتے ....

لیکن میں وہ فاطمہؓ ہوں کہ جس کے چہرے کو......... مصطفیٰؐ نے دیکھا ہے یا مرتضیٰؓ نے دیکھا ہے ....سیدہ فاطمہؓ نے فرمایا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرا جنازہ اٹھے تو رات کو اٹھے.........جس طرح کسی نے میرے چہرے پر نظر نہیں ڈالی......... اسی طرح میں چاہتی ہوں کہ میرے کفن پر بھی کسی کی نظر نہ پڑے.........اور سیدہ فاطمہؓ کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کرنے والو......... تمہاری عورتوں نے تو کبھی پردہ ہی نہیں کیا......... کس فاطمہؓ کی بات کرتے ہو......... کس فاطمہؓ کا نام لیتے ہو؟.........

میرے بھائیو!.........صرف حضرت فاطمہؓ پر ہی بہت لمبی گفتگو ہو سکتی ہے .... لیکن میں آپ کو پیغمبرؐ کی چاروں صاحبزادیوں کے بارے میں کچھ باتیں عرض کروں گا......... اور اپنی معروضات کا ذکر کروں گا.........

پیغمبر اعظمؐ کی پہلی بیٹی:۔

میرے بھائیو!.........حضور ﷺ کی بڑی صاحبزادی زینبؓ ہیں

Scanned with CamScanner

.........حضرت زینبؓ کا نکاح حضور ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہؓ کے حقیقی بھانجے.........حضرت قاسم ابولعاص ابن ربعی اموی سے ہوا.........اور حضرت زینبؓ کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے......... یہ تین بچے آپ کو یاد نہیں......... آپ کو کسی نے بتائے نہیں......... آپ نے سنیں نہیں......... کیوں؟......... اگر آپ کو یہ تینوں بچے یاد ہو جائیں......... تو پھر آپ کو پیغمبرؐ کی ایک سے زیادہ بیٹی بھی یاد رکھنی پڑے گی.........

لیکن آپ کا دشمن اتنا چالاک تھا کہ صرف اس نے فاطمۃ الزہراؑ کو یاد رکھنے کے لئے......... پیغمبرؐ کے باقی نواسے بھلا دیئے......... پیغمبر ﷺ کے باقی بیٹے بھلا دیے......... حضرت زینبؓ کے دو لڑکے تھے.........اور ایک لڑکی تھی......... سب سے بڑا لڑکا تھا......... لڑکے کا نام حضرت زینبؓ نے علی رکھا......... یہ علی کون تھا؟......... حضور ﷺ کا نواسہ تھا.........حضور ﷺ کے سب سے بڑے نواسے کا نام علی بن ابو العاص تھا......

علامہ بلادری نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ جب خانہ کعبہ کے بت گرانے کے لئے گئے......... تو یہی علی پیغمبر ﷺ کی سواری پر سوار تھا......... جسے بخاری شریف میں صرف یہ کہا کہ ردیف تھا.........

ردیف اس بچے کو کہتے ہیں کہ جو کسی سواری پر پیچھے سوار ہو.........اس کو عربی میں ردیف کہتے ہیں......... پیغمبر ﷺ جب مدینہ سے چلے......... تو ایک سات سال کا بچہ پیغمبر ﷺ کی سواری پر ساتھ سوار تھا.........اس بچے کا نام نہیں لکھا......... نام بلادری نے لکھا ہے......... یا طبقات ابن سعد میں امام محمد بن سعد نے لکھا ہے......... تو یہ علی پیغمبر ﷺ کا

Scanned with CamScanner

سب سے پہلا نواسہ تھا..........

لیکن آپ کے دشمن نے پیغمبر ﷺ کے اس نواسے کا ذکر اس لئے نہیں کیا.......... اگر وہ نواسہ نبی کا یاد رہتا.......... تو نبیؐ کی بیٹی کو بھی یاد رکھنا پڑتا.......... اس لئے آپ کا وہ نواسہ بھلا دیا.......... اورتاریخ میں نام بھی نہ لکھا گیا.......... حالانکہ یہ پیغمبر ﷺ کا پہلا نواسہ تھا.......... حضور ﷺ کی سواری پر سوار تھا.......... جب حضور ﷺ خانہ کعبہ کے بت گرانے لگے.......... تو اس نواسے علی بن ابوالعاص کو اپنے کندھے پر پیغمبر ﷺ نے بٹھایا.......... اوراس علیؓ نے پیغمبر ﷺ کے کندھے پر بیٹھ کر ایک چھڑی کے ساتھ خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت گرائے .... تو ۳۶۰ بت گرانے والا علیؓ چوتھا خلیفہ نہیں تھا.......... پیغمبر ﷺ کا پہلا نواسہ تھا..........

میرے بھائیو!.......... اہل علم کے لئے باتیں ضروری ہیں.......... حضرت زینبؓ کے بڑے فضائل ہیں.......... صرف حضرت زینب پر بھی ساری رات تقریر ہو سکتی ہے.......... تو یہ علی بن ابو العاص حضور ﷺ کے سب سے بڑے نواسے تھے..........

مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس علیؓ کی شہادت جنگ یرموک میں ہوئی.......... حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت کے شروع میں ایک جنگ ہوئی.......... جس میں دو دفعہ حملہ ہوا.......... ایک صدیق اکبرؓ کے دور میں اور ایک عمر فاروقؓ کے دور میں.......... تو سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور میں جو جنگ یرموک ہوئی.......... اس جنگ میں یہ علی بن ابوالعاص شہید ہوئے.......... ان کی بڑی خدمات ہیں.......... تو حضور ﷺ کے یہ سب سے بڑے اور پہلے

لواسے تھے.........

اور دوسرا بچہ حضرت زینبؓ کا نام رکھے بغیر فوت ہو گیا......... بچے ہو گئے.........تو تیسری بچی پیدا ہوئی.........جس کا نام حضرت زینبؓ نے امامہ رکھا.........اسی امامہ کی وجہ سے قاسم ابو العاص اموی کو ابو امامہ بھی کہا جاتا ہے.........تو امامہ کی وجہ سے ان کی کنیت تبدیل ہو گئی.........

امامہ کون سی امامہ ہے؟.........

حضور ﷺ جب بدر کا مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے.........تو حضور ﷺ کی گود میں ایک بچی بیٹھی تھی.........اور غنیمت کے مال میں ایک ہار آیا.........اور وہ ہار کس کا تھا.........وہ ہار قاسم ابوالعاص اموی کے سامان سے آیا تھا.........اور قاسم ابوالعاص اموی حضور ﷺ کے داماد تھے......... لیکن وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے.........

اور اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ نکاح کی جب آیتیں اتری ہیں.........ان کے اترنے سے پہلے ان کا نکاح حضرت زینبؓ سے ہو چکا تھا.........اور جنگ بدر میں وہ کافروں کی طرف سے تھے.........اور جب ان کا سامان غنیمت میں آیا.........اور جس وقت سامان کھولا گیا تو اس سامان میں وہ ہار بھی آیا.........وہ ہار جو رسول اللہؐ نے اپنی بیٹی زینب کو شادی میں دیا تھا.........اس ہار کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے.........اس ہار کو دیکھ کر پیغمبر ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.........حضور ﷺ نے فرمایا صحابیؓ!.........اگر اجازت دو تو میں اپنی بیٹی کا ہار اس امامہ کے گلے میں ڈال دوں.........

Scanned with CamScanner

چنانچہ حضرت امامہ کے گلے میں وہ ہار ڈالا گیا.......... اور یہ امامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں کھیلتی رہی.......... یہ امامہ کون تھی؟.......... میں آپ کو اس امامہ کا اب تعارف کرواتا ہوں کہ اس امامہ کو آپ کبھی بھول نہیں سکتے..........

پیغمبرؐ کی نواسی علیؓ کے نکاح میں:۔

چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت علیؓ رو پڑے..........کیا مشکل کشاء بھی رویا کرتا ہے؟..........اور جس کے لئے "یا علی مدد" لکھتے ہو..........کیا وہ بھی کبھی رویا کرتا ہے؟..........تو حضرت علی المرتضیؓ حضرت فاطمہؓ کی بیماری پر روئے.......... ساری کتابوں میں یہ واقعہ آتا ہے.......... ایسا نہیں ہے کہ فلاں کتاب علی کی سیرت پر لکھی گئی ہے مگر یہ واقعہ اس میں نہیں ہے..........

ساری کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے بیٹھ کر روئے تھے.......... اور کہتے تھے کہ فاطمہ تیرے سے اچھی کوئی عورت مجھے نہیں ملے گی.......... اگر تو دنیا سے چلی گئی تو میرا کیا بنے گا؟.......... تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا علی!.......... اگر میری وفات ہو جائے تو میں ایک ایسی لڑکی کی نشان دہی کرتی ہوں..........اور میری وفات کے بعد اس سے شادی کرنا..........وہ تیری خدمت میری جیسی کرے گی..........تو حضرت علیؓ نے فرمایا وہ کون سی لڑکی ہے؟.......... تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا.......... وہ میری بہن زینبؓ کی لڑکی امامہ ہے..........

چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد .... حضرت علیؓ کی شادی

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کی اس نواسی امامہ کے ساتھ ہوئی.......... جن کے بطن سے دو بچے پیدا ہوئے......... زید بن علی اور یحیٰ بن علی یہ دونوں بچے اسی امامہ کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں..........

رافضیؔ سے پوچھو کہ اگر پیغمبر ﷺ کی ایک بیٹی تھی ....تو امامہ جو حضرت علیؓ کی دوسری بیوی تھی.......... اس کی ماں کون تھی؟..........

اس کا نانا کون تھا؟

اس کی اماں کون تھی؟

اس کی نانی کون تھی ؟

بتاؤ رافیضو.......... اگر پیغمبر ﷺ کی ایک بیٹی فاطمہؓ تھی..........تو یہ امامہ کس کی بیٹی تھی؟.......... حضرت علیؓ کی دوسری بیوی حضور ﷺ کی بیٹی زینبؓ کی لڑکی ہے .... اس رشتے میں شیر خدا کو کیا ملا؟..........حضور ﷺ کی ایک بڑی بیٹی زینبؓ ہے .... اور ایک چھوٹی بیٹی فاطمہؓ ہے .... تو حضرت علی المرتضیٰؓ کے لئے بڑی بیٹی بنی ....اور ساس ماں ہوتی ہے.......... پیغمبر ﷺ کی بڑی بیٹی علیؓ کی ساس بنی .... اور پیغمبر ﷺ کی چھوٹی بیٹی علیؓ کی بیوی بنی ....علیؓ کی بیوی کو تو یاد رکھتے ہو.......... جبکہ علیؓ کی ساس کو بھلاتے ہو..........

ایک دُرِ ثمین:۔

اور ایک حدیث مجھے یاد آئی ہے .... حضرت زینبؓ کی فضیلت کے متعلق رسول اللہ ؐ نے فرمایا.......... خیرالبنات زینب اصیبت منا..........پیغمبر ﷺ کی حدیث ہے .... میری بیٹیوں میں سب سے

Scanned with CamScanner

بہتر بیٹی زینب ہے .... اصیبت منا .... جس کو میری وجہ سے تکلیف دی گئی ہے .... جس کو میری وجہ سے مارا گیا ہے ....

حضرت فاطمہؓ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .... افضل البنات فاطمہؓ .... میری بیٹیوں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی فاطمہ ہے .... لیکن زینبؓ کے بارے میں فرمایا .... خیر البنات زینب .... سب سے بہتر بیٹی زینب ہے ....

اب دو لفظ فرمائے .... افضیلت ملی فاطمہؓ کو .... خیریت ملی زینبؓ کو .... یعنی سب سے بہترین ہونا .... زینبؓ کو ملا .... اور خیریت جو ہوتی ہے یہ متعدی ہے .... یعنی ایسی بھلائی جو دوسروں تک پہنچے .... اور افضیلت لازمی ہے .... اور ذاتی ہے ....

یعنی فاطمہؓ کو جو فضیلت حاصل ہے .... وہ ان کی ذات میں خاص ہے .... اور جو زینبؓ کی بھلائی ہے .... وہ امت تک خاص ہے .... اور وہ کیسے خاص ہے؟ کہ حضرت زینبؓ کی وجہ سے ان کے بیٹے علی جو علی بن ابوالعاص تھے .... علی بن ابوالعاص نے کعبے کے بت گرائے .... تو یہ بھلائی حضرت زینب کی طرف سے آئی .... اور علی کے راستے سے سارے مسلمانوں تک پہنچی کہ ان کا بیٹا کعبے کے بت گرا رہا ہے ....

اور دوسری بھلائی کہ امامہ علی المرتضیٰؓ کے گھر میں آئی .... تو امامہ کے راستے سے یہ بھلائی آگے آئی .... اور امامہ علی المرتضیٰ کی بیوی تھا .... تو گویا کہ جو بھلائی پیغمبرؐ کی بیٹی زینبؓ کی طرف سے آئی .... وہ آگے تک پہنچی .... اور پوری دنیا تک پھیل گئی ....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!.........تو پیغمبر ﷺ کی بیٹیاں چار ہوئیں؟

نواسے کتنے ہوئے؟ ابھی دو ہوئے

اور تیسری نواسی امامہ یہ زینب کے بچے ہیں

پیغمبر اعظمؐ کی دوسری بیٹی:۔

اور حضور ﷺ کی دوسری بیٹی ہے رقیہؓ!.........حضرت زینبؓ کی یہ بھی فضیلت ہے کہ زینبؓ جب فوت ہوئیں.........تو رسول اللہؐ زینبؓ کی قبر میں اترے.........اور پیغمبر ﷺ لیٹ گئے قبر میں.........اور فرمایا کہ میری بیٹی کی قبر فراخ ہے.........اس لئے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے.........اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا میں زینبؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا.........جو پیغمبر ﷺ کی ایک ایک بیٹی کا نوکر ہو وہ فسادی ہو.........اور جو تین بیٹیوں کا انکار کرکے ایک کا دعوی کرے وہ عاشق کیسے ٹھہرا.........عاشق وہ ہے.........جو پیغمبر ﷺ کے خون کے ایک ایک قطرے کا چوکیدار ہے.........

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور ﷺ کی صرف ایک بیٹی تھی.........اس سے کہو کہ جو حضرت علیؓ المرتضی کے گھر میں ان کی دوسری بیوی تھی.........امامہ وہ کس کی لڑکی تھی؟.........اس امامہ کا نانا کون تھا.........اس امامہ کا خاندان کیا تھا؟.........یہ ضرور پوچھنا چاہیے.........

بنتؓ رسولؐ کی شادی:۔

حضرت زینبؓ کے بعد دوسری بیٹی ہے رقیہ.........رقیہ کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا.........اور جب رقیہؓ کے نکاح کا وقت آیا.........تو حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کو بلا کر کہا.........عثمانؓ یہ میرے پاس جبریلؑ

آیا ہے .... اور یہ جبریلؑ آ کر کہتا ہے کہ میں یہ رقیہؓ تیرے نکاح میں دے دوں .... یہ جبریلؑ ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں اپنی بیٹی تیرے نکاح میں دے دوں .... رقیہؓ حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں دے دی گئیں ....

اور کچھ عرصہ کے بعد رقیہ کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا .... جس کا نام عبداللہ رکھا گیا .... تو یہ عبداللہ حضور ﷺ کا نواسہ لگا؟ ....

اس کے بارے میں کئی کتابوں میں ہے کہ یہ عبداللہ جو ہے .... یہ آٹھ سال کی عمر میں فوت ہوگیا تھا .... اس کی آنکھوں میں ایک مرغ نے چونچ ماری .... بیماری پھیل گئی .... اور بعض مورخین نے یہ بھی لکھا کہ یہ عبداللہ بڑا ہوا جوان ہوا .... اور اس بیماری میں فوت نہیں ہوا .... بلکہ جوان ہونے کے بعد اس عبداللہ کا نکاح .... حضرت معاویہؓ کی لڑکی رملہ کے ساتھ ہوا .... حضرت معاویہؓ کی چھوٹی لڑکی جو صفیہ سے چھوٹی تھی .... اس رملہ کے ساتھ حضور ﷺ کے اس نواسے کا نکاح ہوا ....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت امیر معاویہؓ کی یہ پانچویں رشتہ داری ہے .... تو گویا کہ رسول اللہؐ کے نواسے ہوئے تین .... ایک تو بچہ علی تھا .... اور ایک زینبؓ کا بچہ فوت ہو گیا تھا .... اور ایک بچہ یہ ہوگیا .... تو نواسے ہوئے تین اور نواسی ایک امامہ تھی .... اور اب یہ جو رقیہؓ ہے یہ فوت ہوگئی .... اور یہ رقیہ حضرت عثمان غنیؓ کی بیوی تھی .... کب فوت ہوئی؟ یہ بھی آپ کو یاد ہونا چاہیے .... یہ بھی ایک تاریخی واقعہ ہے کہ رقیہؓ کب فوت ہوئی؟ ....

میرے بھائیو! .... ادھر سے جنگ بدر کا اعلان ہوگیا .... اور

Scanned with CamScanner

ادھر مجاہدین صحابہ حضور ﷺ کے ساتھ .... بدر میں جانے کی تیاری میں تھے .... جبکہ حضرت عثمان غنیؓ بھی بدر کے شرکاء میں سے تھے .... تو حضور ﷺ نے فرمایا عثمانؓ میری بیٹی رقیہؓ بیمار ہے .... لہٰذا تم ٹھہر جاؤ اور میری بیٹی کی خدمت کرو ....

تو حضرت عثمان غنیؓ نے درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ .... میں بدر کے پہلے لشکر کے شرکاء میں کیسے شریک ہوں گا .... تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری بیٹی کی خدمت کرنا تیرا کام ہے .... اور بدر کے شرکاء میں تیرا نام لکھنا خدا کا کام ہے ....

چنانچہ حضرت رقیہؓ کی خدمت حضرت عثمان غنیؓ کرتے رہے .... اور جب جنگ بدر ختم ہوگئی .... یعنی فتح ہوگئی حضور ﷺ مدینہ منورہ میں پہنچے .... ادھر حضرت عثمانؓ حضرت رقیہؓ کی قبر پر مٹی ڈال رہے تھے .... حضور ﷺ جا کر اپنے گھر میں ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے .... پتہ چلا کہ رقیہ تو فوت ہوگئی ہے .... حضور ﷺ سیدھے رقیہؓ کی قبر پر آئے اور آکر دعا فرمائی .... چنانچہ رقیہؓ کی وفات پر حضور ﷺ نے فرمایا .... "اے اللہ! میری بیٹی تھی .... جو راتوں کو قیام کرتی تھی .... جو سجدے کرتی تھی .... جو روزے رکھتی تھی .... اے اللہ میں محمد ﷺ اس سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا ....

پیغمبر اعظم ﷺ کی تیسری بیٹی:۔

میرے بھائیو! .... رقیہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹی ہے .... جب یہ رقیہؓ فوت ہوگئی .... تو کچھ عرصے کے بعد حضور ﷺ نے

حضرت عثمانؓ غنی کو بلایا .... اور بلا کر فرمایا کہ یہ جبرائیلؑ دوبارہ آئے ہیں.......... اور جبرائیلؑ کہتے ہیں کہ میں رقیہؓ کی بہن ام کلثومؓ بھی تجھے دے دوں..........

چنانچہ ام کلثومؓ کے بارے میں علماء کہتے ہیں کہ اڑھائی سال ....اور بعض کہتے ہیں کہ چار سال حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں رہیں.......... حضرت ام کلثومؓ حضور ﷺ کی تیسری صاحبزادی ہیں..........

پیغمبرؐ کی چوتھی بیٹی:۔

پیغمبر ﷺ کی چوتھی بیٹی فاطمۃ الزہرا ہے .... کون فاطمہؓ؟ وہ فاطمہؓ جس فاطمہؓ کے بارے میں میرے پیغمبر ﷺ نے فرمایا.......... الفاطمة بضعة منی من اذاھم فقد اذانی .... فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؓ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی..........

وہ فاطمہؓ جس کے تین بیٹے ....اور تین بیٹیاں ہیں..........

حضرت فاطمہؓ کے حضرت علیؓ سے چھ بچے پیدا ہوئے ہیں .... تین بیٹیاں.......... زینب.......... رقیہ.......... ام کلثوم ....

اپنی تینوں بہنوں کے ناموں پر انہوں نے نام رکھے..........اور چوتھی پیغمبر ﷺ کی نواسی امامہؓ ہے ....چار نبی ﷺ کی نواسیاں ہوگئیں .... اور تین بیٹے حسنؓ، حسینؓ اور محسنؓ نواسے ہوگئے..........

پہلے تین نواسے اور یہ تین نواسے مل کر.......... پیغمبر ﷺ کے چھ نواسے اور چار نواسیاں ہوئیں.......... یہ پیغمبر ﷺ کی چاروں بیٹیوں کی اولاد ہے.......... لیکن ہم نے صرف حسنؓ و حسینؓ کو یاد رکھا ہوا ہے .... اور کسی کو

یاد نہیں رکھا.......... اس لئے آپ کا دشمن اتنا چالاک تھا کہ اس نے نبی ﷺ کے.......... کسی اور نواسے کا ذکر نہیں ہونے دیا..........

حضرت فاطمہؓ کے بارے میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ بیمار تھیں.......... میں ان کو بیماری کی حالت میں بستر پہ چھوڑتا تھا.......... میری آنکھ لگ جاتی تھی..........اور جب رات کو میری آنکھ کھلتی تو میں دیکھتا کہ فاطمہؓ سجدے میں ہے .... فاطمہؓ اللہ کے دروازے پہ رو رہی ہے .... فاطمہؓ ہاتھ اٹھا کر روتی تھی..........

میرے بھائیو..........وہ فاطمہؓ جس کے گھر میں چکی چلتی تھی ....وہ خود چکی چلاتی تھی.......... عید کا دن تھا .... گھر میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں تھا.......... بچوں نے کہا کہ اماں کھانے کے لئے کچھ نہیں .... پینے کے لئے کچھ نہیں.......... آج عید کا دن ہے گھر میں تو کچھ آیا ہی نہیں تھا..........

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ کپڑے گھر دے گیا.......... حضرت فاطمہؓ وہ کپڑے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں.......... حضور ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہؓ یہ دنیا کے کپڑے نہیں ہیں.......... بلکہ یہ تو جنت کے کپڑے ہیں..........

بنتؓ رسولؐ کی سخاوت:۔

میرے بھائیو!.......... وہ وقت بھی آیا کہ حضرت فاطمہؓ کے دروازے پر ایک فقیر آیا.......... کہنے لگا کہ اے آل رسولؐ.......... میں کبھی نبوت کے خاندان کے دروازے سے خالی واپس نہیں گیا..........

Scanned with CamScanner

حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ میرے گھر میں تو کچھ بھی نہیں ہے .... اس نے کہا کہ میرے گھر میں بڑا فاقہ ہے .... تو حضرت فاطمہؓ نے ایک چادر جو رسول اللہؐ نے عطا فرمائی تھی .... بڑی رنگین چادر تھی .... فرمایا کہ یہ چادر لے کر یہودیوں کے سردار شمعون کے پاس جاؤ .... اور جا کر کہو کہ یہ چادر رہن رکھ لو .... اور اس کے بدلے میں تیرا قرضہ اتار دے......

جب یہ چادر لے کر فقیر اس شمعون کے پاس گیا .... تو اس نے چادر کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو رسول اللہؐ کی چادر ہے .... یہ آخرالزمان نبیؐ کی چادر ہے .... وہ رو پڑا اور رو کر کہنے لگا .... ایسا خاندان کبھی غلط نہیں ہو سکتا .... اور حضرت فاطمہؓ کی اس سخاوت کو دیکھ کر .... یہودی نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ....

میرے بھائیو! .... واقعات بڑے عجیب و غریب ہیں ....

ان کی عظمت کے واقعات ہیں

ان کی بلندی کے واقعات ہیں

ان کے علم اور تقوی کے واقعات ہیں

ان کی فصاحت و بلاغت کے واقعات ہیں

ان کی خدمت اور سخاوت کے واقعات ہیں

اور ان کا پیغمبرؐ کے ساتھ والہانہ پیار اور محبت کے واقعات ہیں

ابنؓ علیؓ و شبہ النبیؐ:۔

حسنؓ و حسینؓ سے نبیؐ کو بڑی محبت تھی .... حضور ﷺ جب حضرت فاطمہؓ کے گھر کے قریب سے گزرے تو سیدنا حسینؓ کے رونے کی آواز

آئی.........تو حضور ﷺ گھر میں چلے گئے ....اور فرمایا کہ فاطمہ! حسین جب روتا ہے تو میرا دل دکھتا ہے.........لہذا حسینؓ کو رولایا نہ کر.........

میرے بھائیو!.........حضرت حسینؓ کا چہرہ رسولؐ اللہ کے چہرے سے ملتا تھا......... ایک دن حضرت حسینؓ حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں تھے......... حضرت علیؓ حضرت حسینؓ کو لے کر بازار سے گزر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ آ گئے.........

سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ کس کا بچہ ہے.........تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ میرا بچہ ہے.........حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ تیرا بچہ تو نہیں لگتا......... انہوں نے کہا کہ نہیں یہ تو میرا بچہ ہے......... سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے پھر فرمایا کہ تیرا بچہ تو نہیں لگتا.........فرمایا کہ نہیں یہ میرا بچہ ہے.........تو صدیق اکبرؓ نے پھر فرمایا کہ تیرا بیٹا نہیں لگتا.........تو سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ پھر بتاؤ یہ کس کا بچہ ہے؟.........تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے جواب میں کیا کہا؟......... ابن لعلی شبیھا لنبی......... بیٹا تو علیؓ کا ہے لیکن چہرہ مصطفیٰ ﷺ کا ہے.........

بنتؓ رسولؐ کی شادی:۔

میرے بھائیو!.........حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علی المرتضیٰؓ سے ہوئی.........آپ کو علم ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے ساتھ شادی کے خواہش مند اور لوگ بھی تھے.........انہوں نے حضور ﷺ کے پاس پیغام بھجوائے......... لیکن حضور ﷺ نے کسی کو جواب نہیں دیا.........اور جب کسی کو جواب نہ دیا......... تو خود ابو بکرؓ اور عمرؓ نے جو یہ چاہتے تھے کہ نبیؐ کے خاندان

ہیں............ ہماری یہ بھی رشتہ داری ہو جائے .... تو حضرت علی المرتضیٰؓ کو حضرت صدیق اکبرؓ نے مسجد میں کہا............ علیؓ فاطمہؓ کا رشتہ مانگو! ....

سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ کس طرح مانگوں .... میرے پاس تو کھانا کھلانے کے لئے بھی کوئی چیز نہیں ہے .... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ سامان اکٹھا کرنا ہمارا کام ہے .... اور رشتہ مانگنا تمہارا کام ہے ....

تو حضرت علی المرتضیٰؓ رشتہ مانگنے کے لئے چلے گئے .... کیونکہ اس زمانے میں رشتے کسی سے خود جا کر مانگنا عیب نہیں تھا .... تو حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ کے سامنے بڑے ادب سے کہا کہ یارسول اللہؐ میں آپ کا مہمان بننا چاہتا ہوں .... تو جواب میں آپؐ نے فرمایا .... اھلاً و سھلاً مرحبا ......

تو حضرت ابوبکرؓ کے پاس آ کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتے کے بارے میں تو کچھ بھی نہیں فرمایا .... بلکہ یہ فرمایا کہ اھلا سھلا مرحبا .... تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تجھے مبارک ہو کہ نبوت کے گھر میں تیرا رشتہ ہوگیا ہے .... یعنی بات ہوگئی ہے .... جبکہ حضرت علیؓ کے پاس نہ تو رہائش کا کوئی مکان تھا .... اور نہ ہی کھانا کھلانے کو کوئی چیز تھی ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ .... فرمایا اور تو کچھ نہیں ایک زرہ اور ایک تلوار ہے .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلوار کو جنگوں کے لئے رکھو .... اور زرہ کو بازار میں فروخت کر آؤ ....

نکاح علیؓ کا اور خرچہ غنیؓ کا:۔

حضرت علیؓ زرہ فروخت کرنے کے لئے بازار میں گئے .... تو

Scanned with CamScanner

راستے میں حضرت عثمان غنیؓ سے ملاقات ہوگئی .... حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے علیؓ کہاں جاتے ہو؟ .... فرمایا کہ میں زرہ بیچنا چاہتا ہوں .... حضرت عثمانؓ نے پوچھا کتنے کی زرہ ہے؟ ....تو حضرت علیؓ نے فرمایا ۴۵۰ درہم کی ہے ....فرمایا کس لئے فروخت کر رہے ہو؟......... اس لئے کہ فاطمہؓ سے میری شادی ہو رہی ہے .... اور سامان خریدنے کے لئے کوئی چیز بھی نہیں ہے ....

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ پیسے کتنے لو گے؟......... کہا ۴۵۰ درہم ....تو حضرت عثمان نے ۴۵۰ درہم علی المرتضیٰؓ کو دے دیئے اور زرہ لے لی......... اور جب حضرت علیؓ چلنے لگے .... تو حضرت عثمانؓ نے زرہ بھی واپس دے دی......... شیرخدا نے کہا کہ زرہ کیوں واپس کرتے ہو؟.........تو عثمان غنیؓ نے فرمایا اس لئے واپس کرتا ہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ رشتہ بنت نبی کا ہو.........اور خرچہ سارا عثمان غنیؓ کا ہو.........

میرے بھائیو!......... جمعرات کا دن طے ہوا......... دس صفر جمعرات کے دن حضرت فاطمہؓ کی حضرت علیؓ کے ساتھ شادی قرار پائی ....

اب دیکھو شادی کے لئے بارات کون سی تھی؟......... اور بارات چلی کہاں سے تھی؟ .... جبکہ بارات کا پہلا مہمان صدیق اکبرؓ تھا ....اور اس پہلے مہمان کو بھی دیکھو ....

شادی کارڈ تقسیم ہو گئے :۔

میرے بھائیو!.........حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو بلایا......... اور بلا کر فرمایا کہ میرے دوستوں کو اطلاع کر و کہ میری بیٹی کی

شادی میں آئیں ....اور دوستوں کی لسٹ بنائی گئی ....تو دوستوں کی لسٹ میں..........

پہلا نمبر .... صدیق اکبرؓ کا

دوسرا نمبر .... عمر فاروقؓ کا

تیسرا نمبر .... عثمان غنیؓ کا

چوتھا نمبر .... عبدالرحمٰنؓ کا

پانچواں نمبر .... طلحہؓ اور زبیرؓ کا

اوراسی طرح باقی سارے صحابہؓ کا کہ سب دوست صبح ۱۰ صفر کو......... جمعرات کے دن مسجد میں آ جائیں .... چنانچہ وہ سب میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست مسجد میں جمع ہو گئے..........

دولہا بھی نرالا تھا

دلہن بھی نرالی تھی

بارات بھی نرالی تھی

جہیز کا سامان بھی نرالا تھا

اور جہیز کا سامان لانے والا عثمان بھی نرالہ تھا

میرے بھائیو!......... یہاں شادی ہوتی ہے......... ریڈیو، ٹی وی، وغیرہ سب دیتے ہیں .... بتاؤ مسلمانو! کیا تمہاری بیٹی رسول اللہ کی بیٹی سے زیادہ عزت رکھتی ہے......... دیکھو سامان کیا تھا؟..........

ایک توا تھا

ایک چکی تھی

ایک گدہ تھا

ایک لکڑی کا پیالہ تھا

جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی............ یہ شہنشاہ کائنات کی بیٹی کی شادی ہے............ اس شادی کو دیکھو............ جہیز کا سامان تو دیکھو؟............ سامان خرید کر کون لایا............ دو دن پہلے رسول اللہ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو بھیجا کہ جاؤ میری بیٹی کا سامان لے کر آؤ............ سیدنا ابوبکرؓ سامان لے کر آئے............ سیدنا عمرؓ فاروق سامان لے کر آئے............ بارات جمع ہو رہی ہے............ دولہا موجود ہے............ دلہن موجود ہے............ سب کچھ ہے............ نکاح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا............

دلہا پڑھا لکھا ہو:۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ .... میں تیرا نکاح ایک ایسے لڑکے کے ساتھ کر رہا ہوں .... جس کا علم پہاڑوں سے بلند ہے ....

میرے بھائیو!............ یہ خطبے کے الفاظ ہیں کہ میں ایک ایسے لڑکے کے ساتھ............ تیری شادی کر رہا ہوں کہ جسکا علم پہاڑوں سے بلند ہے............

میرے بھائیو!............ یہ شادی ہو رہی ہے .... حضرت فاطمہؓ کا گھر میں سامان کس نے تیار کیا............ تو گھر میں سامان عائشہؓ اور ام سلمہؓ نے تیار کیا............ اور باہر کا سارا سامان ابوبکر صدیقؓ خرید کر لایا............

میرے بھائیو!............ جب سامان تیار ہو گیا............ سامان کہاں رکھا گیا؟............ علماء کہتے ہیں کہ ایک کنڈا لٹکایا گیا تھا............ جس کے

Scanned with CamScanner

اوپر برتن لٹکائے گئے.......... کچھ کپڑے بھی تھے..........

سیدہ خدیجہؓ کی یاد میں ام سلمیٰؓ کی زبان سے ایک بات نکل گئی..........

جب رخصتی کا وقت آیا.......... تو ام سلمیٰؓ کی زبان سے نکل گیا کہ اے کاش آج خدیجہؓ الکبریٰ زندہ ہوتی.......... حضرت فاطمہؓ کی والدہ تھیں.......... جب سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے سامنے.......... اور رسول اللہؐ کے سامنے یہ نام ام سلمیٰؓ نے لیا.......... تو سارے صحابہؓ رونے لگے.......... فاطمہؓ بھی رونے لگی..........

حضرت عائشہؓ بھی رونے لگیں.......... رسول اللہ بھی رونے لگے..........

اور حضرت ام سلمیٰؓ نے کہا کہ اے کاش آج خدیجہؓ زندہ ہوتی.......... تو اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو رخصت کرتی.......... حضور ﷺ زارو قطار رو رہے تھے.......... اور سیدہ فاطمہؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتے تھے.......... آج خدیجہؓ کی وفائیں مجھے یاد آ رہی ہیں.......... اے فاطمہؓ تو نہیں جانتی.......... ساری دنیا نے مجھے دھکا دیا.......... مگر خدیجہؓ نے میرا ساتھ دیا.......... اللہ پاک ہمیں ان عظیم المرتبت لوگوں کے نقش قدم پر.......... چلنے کی توفیق بخشے..........

..........آمین..........

واخر دعونا عن الحمدلله رب العلیمن

Scanned with CamScanner

رُحَمَاءُ بَینَھُم

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ............ وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ........وَ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا ....مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ............وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ....وَنَشھَدُاَن لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ .... وَلَا نَظِیرَ لَہٗ وَلَا مُشِیرَ لَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَاوَزِیرَلَہٗ...........وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَاتَمِ الاَنبِیَاءِ.........اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیرًا.........وَقَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَالفُرقَانِ الحَمِیدِ..........مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَینَھُم تَرٰھُم رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبتَغُونَ فَضلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضوَانًا سِیمَا ھُم فِی وُجُوھِھِم مِّن اَثَرِالسُّجُودِ ذٰلِکَ مَثَلُھُم فِی التَّورٰۃِ وَمَثَلُھُم فِی الاِنجِیلِ الخ .... (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ .... اَصحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّھِمُ اقتَدَیتُم اِھتَدَیتُم اَو کَمَا قَالَ عَلَیہِ السَّلَامِ.........صَدَقَ اللّٰہُ مَولَانَا العَظِیم ....وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیم ....وَنَحنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَالشَّاکِرِینَ......... وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ.........

اشعار:۔

اپنے لہو سے روشن کردیں گلیاں اس ویرانے کی
اگرچہ تنگ بہت تھیں راہیں شہر وفا کو جانے کی
جان تھی اک سو دہ بھی دے دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی
اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے خاک ہوجاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں ست چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہم سفر ڈھونڈھو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

تمہید:۔

علمائے کرام

واجب الاحترام

قابل صد احترام

اور معزز حاضرین

سپاہ صحابہ کے غیور کارکنوں اور دوستو!

یہ عظیم الشان کانفرنس جو سپاہ صحابہؓ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد

ہو رہی ہے .... اس کے انعقاد پر میں سپاہ صحابہ کے ذمہ داران کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں...........

میرے بھائیو!........... جیسا کے جلسے کا عنوان ہے .... مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے ایک بہت ہی اہم .... اور بہت ہی خوبصورت عنوان ترتیب دیا ہے .... اور انشاء اللہ میں اسی عنوان پر گفتگو کروں گا...........

رافضی کا دعویٰ:۔

میرے بھائیو!........... ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ خاندان نبوت اور صحابہ کرام میں اختلاف تھا...........لیکن قرآن کہتا ہے .... رُحَمَاءُ بَیْنَھُم ....تو میری آج کی تقریر کا عنوان ہے........... رُحَمَاءُ بَیْنَھُم ....

چودہ سو سال سے رافضی اس بات پر ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہا ہے .... اور یہ تخریب کاری کر رہا ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور خاندان نبوت میں...........

نفاق تھا

بغض تھا

دوری تھی

لڑائی تھی

دشمنی تھی

اختلاف تھا

لیکن قرآن کہتا ہے........... رُحَمَاءُ بَیْنَھُم .... چودہ صدیاں

بیت گئی .... رافضی مذہب کا اصول خاندان نبوت اور صحابہ کرام میں دشمنی ثابت کرنے پر کھڑا ہے ....اور رافضی مذہب صحابہ کرام اور خاندان نبوت میں دشمنی ثابت کرنے کے لئے .... رافضی مذہب ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہا ہے .... رافضی مذہب کی بنیادی کتاب ہے اصول کافی ....

میرے بھائیو...........جس طرح مسلمانوں کی بنیادی کتاب ہے بخاری شریف........... اسی طرح رافضی مذہب کی بنیادی کتاب ہے اصول کافی...........اس اصول کافی میں ہے کہ اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ...........

ابوبکرؓ .... غاصب تھے

عمرؓ .... غاصب تھے

عثمانؓ .... غاصب تھے

ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کی خاندان نبوت سے دشمنی تھی...........لڑائی تھی ....جھگڑا تھا...........فساد تھا...........لیکن ....

قرآن کہتا ہے .... رُحَمَاءُ بَینَھُم ....

پیغمبرؐ کی حدیث کہتی ہے .... رُحَمَاءُ بَینَھُم

پیغمبرؐ کا فرمان کہتا ہے .... رُحَمَاءُ بَینَھُم

تاریخ اسلامی کہتی ہے .... رُحَمَاءُ بَینَھم

چودہ سو سال کی ہسٹری کہتی ہے .... رُحَمَاءُ بَینَھُم

اور جب سیدنا صدیق اکبرؓ مصلی رسولؐ پر کھڑا ہوا........... اور سارا خاندان نبوت اس صدیق اکبرؓ کے پیچھے کھڑا ہوا........... تو اس حقیقت نے

Scanned with CamScanner

کہا.........رُحَمَاءُ بَیْنَھُم.........

اور جب سیدنا فاروق اعظمؓ مصلی رسولؐ پر کھڑا ہوا.........اور سیدنا علیؓ اور سیدنا حسنؓ وسیدنا حسینؓ ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے ہوگئے.........تو اس حقیقت نے کہا.........رُحَمَاءُ بَیْنَھُم.........

اور جب سیدنا عثمان غنیؓ بارہ سال تک مصلی رسولؐ پر کھڑے رہے.........اور ابوبکرؓ وعمرؓ کے اس جانشین نے بارہ سال مصلی رسولؐ پر رونق بخشی.........بارہ سال پیغمبرؐ کی جانشینی کا حق ادا کیا.........

تو سیدنا علیؓ بھی ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑا ہے.........سیدنا حسنؓ بھی پیچھے کھڑا ہے.........سیدنا حسینؓ بھی پیچھے کھڑا ہے.........تو اس حقیقت نے کہا.........رُحَمَاءُ بَیْنَھُم.........

اور جب سیدنا عثمان غنیؓ کو قتل کرنے کے لئے.........سات سو (۷۰۰) بلوائیوں نے سیدنا عثمان غنیؓ کے گھر پر حملہ کیا.........سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ چوکیدار بن کر چچا کے دروازے پر کھڑے رہے.........تو اس چوکیداری نے کہا.........رُحَمَاءُ بَیْنَھُم کہ آپس میں رحمدلی تھی.........

سپاہ صحابہؓ کا مؤقف؟:۔

میرے بھائیو!.........سپاہ صحابہؓ کہتی ہے کہ ان میں لڑائی کوئی نہیں تھی.........رافضی کہتا ہے کہ ان میں صلح کوئی نہیں تھی.........

سپاہ صحابہؓ کہتی ہے کہ ان میں جنگ کوئی نہیں تھی.........رافضی کہتا ہے کہ ان میں محبت کوئی نہیں تھی.........

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہؓ کہتی ہے کہ ان میں بغض کوئی نہیں تھا............ رافضی کہتا ہے کہ ان میں تعلق کوئی نہیں تھا............

میرے بھائیو!............

رافضی کہتا ہے .... ان میں بغض تھا

سپاہ صحابہ کہتی ہے .... ان میں محبت تھی

رافضی کہتا ہے .... ان کی جنگ تھی

سپاہ صحابہ کہتی ہے .... ان میں محبت تھی

رافضی کہتا ہے .... وہ لڑا کرتے تھے

سپاہ صحابہ کہتی ہے .... ان میں محبت تھے

رافضی کہتا ہے .... ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں تھے

سپاہ صحابہ کہتی ہے .... ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے

............تو اس کا مطلب یہ ہے کہ............

جو رافضی کہتا ہے .... وہ حقیقت نہیں ہے

جو سپاہ صحابہ کہتی ہے .... وہ بات حقیقت پر مبنی ہے

اس لئے کہ سپاہ صحابہؓ کے موقف کی تائید قرآن کرتا ہے............ اور نبیؐ کا فرمان کرتا ہے .... تو اس اتفاق نے کہا............ رُحَمَاءُ بَيْنَهُم............اور سپاہ صحابہ بھی کہتی ہے............ رُحَمَاءُ بَيْنَهُم............

میرے بھائیو!............

رافضی کہتا ہے لڑائی تھی .... میں کہتا ہوں صلح تھی

رافضی کہتا ہے جنگ تھی .... میں کہتا ہوں محبت تھی

رافضی کہتا ہے جھگڑا تھا .... میں کہتا ہوں تعلق تھا

رافضی کہتا ہے دوری تھی .... میں کہتا ہوں حضوری تھی

تو جو میں کہتا ہوں .... اس کی تائید قرآن کرتا ہے

میرے پاس قرآن ہے .... تم پورا قرآن لے آؤ .... ایک ایسی آیت بتاؤ .... ایک ایسا لفظ بتاؤ جس میں ہو کہ ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ وعلیؓ میں جنگ تھی .... جبکہ میں کہتا ہوں .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم .... آپس میں محبت کرتے تھے .... جبکہ تم کہتے ہو کہ آپس میں لڑتے تھے ....

بیٹے نے تو صلح کر لی تھی:۔

اور جو کہتا ہے کہ آپس میں لڑائی نہیں تھی .... وہ تو ہوا تخریب کار .... جو کہتا ہے کہ آپس میں لڑائی نہیں تھی .... وہ تو ٹھہرا دہشت گرد .... اور جس نے کہا کہ ....

.... جنگ تھی ....

.... لڑائی تھی ....

.... جھگڑا تھا ....

.... اختلاف تھا ....

او رافضیو .... اگر لڑائی تھی بھی سہی تو سیدنا حسنؓ نے تو صلح کر لی تھی .... اور جب کسی ایک موقع پر اختلاف ہوا تھا .... قاتلان عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے .... جو کہ رائے کا اختلاف ہوا تھا .... اس کے تو بعد بیٹے نے باپ کے ساتھ اختلاف کرنے والوں سے صلح کی تھی .... جب بیٹے نے تو صلح کر لی تھی تو تم ماموں لگتے ہو؟ .... اور تم نے آج تک صلح نہ

کیوں نہیں کی ....

اور مطلب کیا ہوا کہ ان کا تعلق نہ بیٹے سے ہے نہ باپ سے ہے ...... اول تو لڑائی وغیرہ کوئی نہیں تھی .... ابھی تھوڑی دیر کے بعد میں انشاء اللہ وہ تمام واقعات دہراؤں گا .... اور آپ حضرات یقین کر کے اٹھیں گے کہ واقعی لڑائی کوئی نہیں تھی ....

میرا عنوان ہے .... رُحَمَاءُ بَیْنَهُم .... کہ تمام صحابہ کرام آپس میں میں رحمدل تھے .... یہ میں نے نہیں کہا قرآن نے کہا ....

میرے بھائیو! .... یہ بتاؤ کہ حضرت علی المرتضیٰؓ وہ پہلے خلیفہ تھے کہ چوتھے؟ .... اگر کسی کو یہ خواہش تھی کہ وہ پہلے ہوں .... تو وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ افسوس ہے کہ وہ پہلے نہیں ہوئے .... لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ تھے پہلے ....

عقلی دلیل:۔

مثال کے طور پر میں یہاں پر آیا ہوں اور میرا یہاں پر داخلہ بند ہے .... جبکہ میں تو آ گیا ہوں تو .... تو جس کو اختلاف تھا وہ یہ تو کہہ سکتا تھا کہ آنا نہیں چاہیے تھا ...... لیکن یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آئے نہیں .... اس لئے کہ میں تو آ گیا ہوں ....

میرا آنا واقع ہو چکا ہے

میرا آنا حقیقت بن چکا ہے

میرا آنا چشم فلک دیکھ چکی ہے

تو جس کو اختلاف ہے وہ رو سکتا تھا کہ نہیں آنا چاہیے تھا ....

Scanned with CamScanner

کیوں آیا؟......... غلط ہوگیا...... یہ ہوگیا وہ ہوگیا...... لیکن یہ تو نہیں
ہوسکتا کہ آیا نہیں......... اس لئے کہ میں تو آ چکا ہوں.........

صداقت صدیقؓ زندہ باد:۔

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اول سے جس کو اعتراض
ہے......... وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ابوبکرؓ پہلا خلیفہ بنا کیوں.........

بنا نہیں چاہئے تھا

ہونا نہیں چاہیے تھا

آنا نہیں چاہیے تھا

اور علیؓ کو پہلے نمبر پر آنا چاہیے تھا

لیکن یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ ابوبکرؓ پہلا خلیفہ نہیں.........

علیؓ کا پہلا نمبر ہے .... اور ابوبکرؓ کا پہلا نمبر نہیں ہے

.........جبکہ.........

ابوبکرؓ تو پہلے نمبر پر آ چکا ہے .... اور چشم فلک دیکھ چکی ہے

اور ابوبکرؓ کی خلافت .... حقیقت بن چکی ہے

.........بلکہ.........

جس کو اختلاف ہے .... وہ لڑائی کر سکتا ہے

جس کو اختلاف ہے .... وہ ہاتھ مار سکتا ہے

جس کو اختلاف ہے .... وہ سینہ پیٹ سکتا ہے

جس کو اختلاف ہے .... وہ سر نیچے کر سکتا ہے

جس کو اختلاف ہے .... وہ ٹانگیں اوپر کر سکتا ہے

Scanned with CamScanner

مگر چودہ سو سال ہو گئے ہیں .... وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ علیؓ پہلے نمبر پر آیا ہے .... کیونکہ پہلے نمبر پر تو سیدنا صدیقؓ آ چکا ہے .... اور اس کے سورج کو دنیا دیکھ چکی ہے ....

رافضیو! .... اگر تمہاری تائید قرآن کرے تو میں تمہارے ساتھ .... اور اگر میری تائید قرآن کرے تو پھر چھوڑ دو رافضیت .... پھر میرے ساتھ آ جاؤ .... تمہاری تائید قرآن نے کیا کرنی ہے .... تمہاری تائید تو فرہاد اور پنوں کا قصہ بھی نہیں کرتا .... تمہارا قرآن کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ....

قرآن کہتا ہے ایک تھے	....	تم کہتے ہو دو تھے
قرآن کہتا ہے قریب تھے	....	تم کہتے ہو بعید تھے
قرآن کہتا ہے رُحَمَاءُ بَیْنَهُم	....	تم کہتے ہو لڑائی تھی
قرآن کہتا ہے محبت کرتے تھے	....	تم کہتے ہو کہ بغض رکھتے
قرآن کہتا ہے محبت تھی	....	تم کہتے ہو کہ عداوت تھی
قرآن کہتا ہے پیار تھا	....	تم کہتے ہو اختلاف تھا

تمہاری تائید قرآن کیسے کر سکتا ہے

سیدنا علیؓ نے اقتداء کیوں کی ؟:۔

میرے بھائیو! .... چند باتیں توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیں .... جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آیا .... تو پیغمبرؐ نے فرمایا .... مُرُوا اَبَابَکرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ .... ابو بکرؓ کو کہو کہ آ کر لوگوں کو نماز پڑھائے ....

Scanned with CamScanner

حضرت عائشہؓ نے جواب دیا .... ان ابانی قد سقیتم ......

یارسول اللہ میرے باپ ابوبکرؓ تو بیمار ہیں .... آپ عمرؓ کو کہہ دیں کہ عمر نماز

پڑھائیں .... تو حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا .... مُرُوا اَبَابَکرٍ

فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ .... ابو بکرؓ کو بلاؤ آ کر میرے مصلی پر نماز پڑھائے

جب حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ ابوبکرؓ کو بلاؤ .... تو حضرت

عائشہؓ خاموش ہو گئیں .... حضور ﷺ نے فرمایا عائشہ میں کیا کروں ......

یابی اللہ الا ابابکر کہ اللہ بھی ابوبکرؓ کے سوا راضی نہیں ہوتا .... یہ وہ بات

میں کہہ رہا ہوں .... جو بات نبی ﷺ کا حکم اور پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے

.... اور پھر یہی بات نہیں .... ذرا آگے بڑھئے .... ابوبکر صدیقؓ

جب پیغمبر ﷺ کے مصلے پر کھڑے ہوئے ....

رافضیو تم ہی بتا دو .... جب صدیقؓ نبی ﷺ کے مصلے پر آئے

.... پیغمبر ﷺ کی زندگی میں صدیق اکبرؓ نے اکیس نمازیں نبی ﷺ کے

مصلے پر پڑھائیں .... ان اکیس نمازوں میں اگر حق علیؓ کا بنتا تھا .... تو

پہلی نماز کے وقت ہی علیؓ پیغمبر ﷺ سے کہہ دیتے .... اے اللہ کے رسولؐ

میرا حق کس کو دے رہے ہو .... مصلے پر ابوبکرؓ کو کیوں کھڑا کر رہے ہو ....

میرے بھائیو! .... کیونکہ اکیس نمازیں تھیں ....

ایک نماز ہوتی .... تو تم کہہ سکتے تھے کہ موقع نہیں ملا

دو نمازیں ہوتیں .... تو تم کہہ سکتے تھے کہ ٹائم نہیں ملا

تین نمازیں ہوتیں .... تو تم کہہ سکتے تھے کہ وقت نہیں ملا

چار نمازیں ہوتیں .... تو تم کہہ سکتے تھے کہ فرصت نہیں ملی

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!............ لیکن مجھے تم یہ تو بتاؤ کہ ان اکیس نمازوں کے اوقات میں............

حضرت علیؓ .... کہاں تھے

حضرت حسنؓ .... کہاں تھے

حضرت حسینؓ .... کہاں تھے

حضرت عباسؓ .... کہاں تھے

خاندان نبوت .... کہاں تھا

یہ فیصلہ کر کے بتاؤ کہ ابوبکرؓ مصلی رسولؐ پر ہے .... اور تم حضرت علیؓ کے بارے میں کہتے ہو............

میں کہتا ہوں کہ ایک نماز میں تو ایسے ہوا کہ ابوبکرؓ مصلے پر ہے .... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے .... بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہنچے .... ابوبکرؓ مصلی سے پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں............ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے صدیقؓ کو مصلے پر کھڑا رہنے کا حکم دیا............ اور پیغمبر ﷺ مصلی پر بیٹھ گئے .... اور صدیقؓ نبی ﷺ کے ساتھ مصلے پر پیچھے کھڑے ہوگئے............

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صدیقؓ کو پڑھائی .... اور صدیقؓ نے نماز پوری امت کو پڑھائی............ چلو اس موقع پر علیؓ کہہ دیتے کہ اللہ کے رسولؐ اتنی نمازیں صدیقؓ نے پڑھالیں............ چلو مجھے بھی کہہ لو کہ میں بھی دو نمازیں پڑھا دوں............

لیکن ان کا طرز عمل کیا تھا کہ مصلے رسولؐ پر پیغمبرؐ نے صدیقؓ کو کھڑا

کیا .... مصلی رسولؐ پر صدیقؓ کھڑے تھے .... اور جب مصلی پر صدیقؓ کھڑے تھے .... تو سوال یہ ہے کہ علیؓ کہاں تھے؟ .... علی المرتضیٰؓ نماز پڑھتے تھے یا نہیں؟ .... کیا علی المرتضیٰؓ نے ہاتھ باندھ کر صدیقؓ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی؟ .... علی المرتضیٰؓ نے صدیقؓ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی .... اور جب ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بن گئے تو دو سال تک صدیقؓ کی خلافت کو مان لیا .... پھر دس سال تک عمرؓ کی خلافت کو مان لیا ....

پھر بارہ سال تک عثمانؓ کی خلافت کو مان لیا ....

جبکہ تم کہتے ہو کہ اوپر سے مان لیا .... میں کہتا ہوں کہ اندر سے بھی مانا اوپر سے بھی مانا .... تم کہتے ہو کہ ظاہر سے مانا تھا .... باطن سے نہیں مانا .... میں کہتا ہوں کہ ظاہر بھی ایک تھا .... باطن بھی ایک تھا .... تم اندر اور باہر کی بات علیحدہ کرتے ہو .... میں ایک بات کرتا ہوں کہ علی بہادر تھا .... علی شیر یزداں تھا .... شیر یزداں جو ہوتا ہے اس کا باہر بھی وہی ہے اس کا باطن بھی وہی ہے .... تو کہتا ہے باہر اور تھا باطن اور تھا .... پھر کہتا ہے کہ اسد اللہ بھی تھے .... ظاہر علیحدہ ہو باطن علیحدہ ہو اور اسد اللہ الغالب بھی ہو .... میں چاہتا ہوں کہ آج نئے عنوان پر بات ہو جائے ....

سیدنا علیؓ کے پیشوا کون؟:۔

میرے بھائیو! .... پوری دنیائے رافضیت چودہ صدیوں سے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی .... کس سوال کا جواب کہ ......

صدیقؓ جب مصلی رسولؐ پر تھا .... تو علیؓ کہاں تھا؟

عمرؓ جب مصلی رسولؐ پر تھا .... تو علیؓ کہاں تھا؟
کچھ رافضی کہتے ہیں کہ علیؓ ابوبکرؓ کے ساتھ اوپر اوپر سے تھے ....
نہیں اندر سے مخالف تھے .... چلو میں مان لیتا ہوں کہ اوپر سے ساتھ تھے .... تم نے تو اوپر سے بھی نہیں مانا .... تم نے تو کہہ دیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کافر تھے .... رافضیو! ....

ابوبکرؓ کا لحاظ نہ کرتے .... علیؓ کے امام کا تو لحاظ کر لیتے
ابوبکرؓ کا لحاظ نہ کرتے .... علیؓ کی نمازوں کا تو لحاظ کر لیتے
ابوبکرؓ کا لحاظ نہ کرتے .... حسنؓ کے امام کا تو لحاظ کر لیتے
ابوبکرؓ کا لحاظ نہ کرتے .... حسنؓ کی نمازوں کا تو لحاظ کر لیتے
ابوبکرؓ کا لحاظ نہ کرتے .... حسینؓ کے امام کا تو لحاظ کر لیتے
ابوبکرؓ کا لحاظ نہ کرتے .... حسینؓ کی نمازوں کا تو لحاظ کر لیتے

اور قرآن کہتا ہے .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ .... آپس میں رحم دل تھے .... اور رافضی کہتا ہے کہ لڑائی تھی .... تو معلوم ہوا قرآن سچا ہے اور رافضی جھوٹا ہے ....

سیدہ اسماءؓ بنت عمیس کی خدمات:۔

میرے بھائیو! .... مجھے بتاؤ چلو اس بات کو بھی چھوڑو مصلی رسولؐ کی بات بھی میں نہیں کرتا .... میں آگے بات کرتا ہوں .... فاطمۃ الزہراؓ جب بیمار ہوئیں .... چلو یہ بتاؤ تیمارداری کرنے کون گیا؟ .... اور جب فاطمہؓ فوت ہوئی تھیں ....
غسل کس نے دیا تھا؟

Scanned with CamScanner

کفن کس نے پہنایا تھا؟
کفن پہنانے کون گیا تھا؟
جنازہ تیار کس نے کیا تھا؟
اور جنازہ پڑھایا کس نے تھا؟

قرآن کہتا ہے......... رُحَمَاءُ بَیْنَھُم .... اور تم کہتے ہو کہ لڑتے تھے......... قرآن کہتا ہے کہ نہیں لڑتے تھے......... باقی سب باتیں چھوڑو! فاطمہ الزہرا بیمار ہیں......... اور جب بیمار ہوئیں ان کی تیمار داری کرنے کے لئے ان کے سرہانے جو عورت بیٹھی رہی......... اس عورت کا نام اسماء بنت عمیس ہے.........

اسماء بنت عمیس تو تمہاری کتابوں نے لکھ دیا......... جلاء العیون نے لکھ دیا کہ اسماء بنت عمیس تھی......... اور اصول کافی نے لکھ دیا کہ اسماء بنت عمیس تھی......... اور یہ نہیں بتایا کہ وہ تھیں کون؟......... وہ میں بتاتا ہوں کہ یہ صدیق اکبر کی بیوی تھی.........

فاطمۃ الزہرا کو دوائی دینے کے لئے آخری وقت میں سرہانے کون تھا؟......... فاطمۃ الزہرا نے فرمایا تھا کہ علیؓ میں جب دنیا سے چلی جاؤں......... تو میرا جنازہ رات کو اٹھانا......... تو یہ روایت کرنے والی بھی صدیق اکبرؓ کی بیوی تھی......... اور قرآن نے کیا کہا؟......... رُحَمَاءُ بَیْنَھُم.........

رافضی نے کیا کہا کہ لڑائی تھی .... قرآن کہتا ہے کہ دوستی تھی
رافضی نے کیا کہا کہ جنگ تھی .... قرآن کہتا ہے کہ محبت تھی

Scanned with CamScanner

جبکہ..........

....

میں تو قران کی بات کرتا ہوں

میں تو شریعت کی بات کرتا ہوں

میں تو دین کی بات کرتا ہوں

رافضیو!.......... چلو یہ بتاؤ کہ فاطمۃ الزہراؓ بیمار تھیں ....اور اس
بیماری کی حالت میں اسماء بنت عمیسؓ سرہانے بیٹھی ہے ....اور سرہانے
بیٹھ کر دوائی دے رہی ہے ....جب فاطمہؓ الزہرا کا آخری وقت
آیا..........تو سرہانے اسماء بنت عمیسؓ بیٹھی تھی..........اور اسماء بنت عمیسؓ گئی
دن تک سرہانے بیٹھی رہی..........

اور جب فاطمہؓ الزہرا فوت ہوگئیں ....تو غسل صدیقؓ کی بیوی
نے دیا..........اور کفن بھی صدیقؓ کی بیوی نے دیا..........

ابوبکرؓ کی موجودگی میں امامت منع ہے:۔

اور جب جنازہ تیار ہوگیا..........اور جنازہ تیار کرکے مسجد نبویؐ میں
رکھا گیا.......... مسجد نبویؐ میں جنازہ آیا..........

رافضیو!..........

تمہاری کتاب .... کشف الغمہ ہے

تمہاری کتاب .... جلاء العیون ہے

تمہاری کتاب .... اقوال الطہوار ہے

تمہاری کتاب .... نواسخ التوارخ ہے

باقی لاؤ سب باتوں کو چھوڑو چلو اس تاریخ کو لاؤ..........اور میری

Scanned with CamScanner

کتاب ترمذی شریف میں ہے کہ جب جنازہ فاطمۃ الزہرا کا مسجد نبوی ﷺ
میں رکھا گیا...... تو امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا زمانہ
تھا...... سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا علیؓ بیوی آپ کی ہے...... اور بیٹی
پیغمبر ﷺ کی ہے...... لہذا جنازہ آپ پڑھائیں......

تو سیدنا علیؓ نے جو جواب دیا...... وہ تیری کتاب میں بھی ہے اور
میری کتاب میں بھی ہے...... ساری باتوں کو چھوڑ دے علیؓ کے اسی جواب
پر فیصلہ کر...... حضرت علیؓ نے جو جواب دیا اسی جواب پر فیصلہ کر......

وہ جواب ...... تیری کتاب کشف الغمہ میں ہے

وہ جواب ...... تیری کتاب جلاءُ العیون میں ہے

وہ جواب ...... میری کتاب ترمذی میں ہے

الفاظ ایک ہیں

معنیٰ ایک ہے

عربی ایک ہے

عبارت ایک ہے

الفاظ کیا ہیں

الفاظ یہ ہیں کہ اے جانشین رسولؐ...... میں فاطمہؓ کا جنازہ کیسے
پڑھاؤں...... میرے کانوں میں تو پیغمبر ﷺ کا فرمان گونج رہا ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا...... لاینبغی لقوم فیھم ابا بکر ان
یؤمہ غیرہ؛ کہ جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں...... کسی اور کے لئے جائز
نہیں کہ وہ مصلے پر کھڑا ہو......

یہ جواب میرا نہیں علی المرتضیٰؓ کا ہے .... شیر خدا کا ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰؓ نے صدیقؓ کے سامنے پیغمبر ﷺ کی یہ حدیث پڑھی تو صدیقؓ مصلے پر کھڑا ہوگیا .... صدیقؓ مصلی پیغمبر ﷺ پر آیا صدیقؓ نے آ کر فاطمۃؓ الزہرا کا جنازہ پڑھایا ....

میرے بھائیو! .... مجھے یہ بتاؤ کہ جب صدیقؓ فاطمہؓ کا جنازہ پڑھانے آیا تھا .... تو فاطمہؓ الزہرا وہاں موجود تھی .... فاطمہؓ کا جنازہ موجود تھا .... حضرت ابوبکرؓ نے امامت کرائی .... اور پیچھے کون کھڑا ہے؟ .... اگر پیچھے صرف عمرؓ ہوتا تو اور بات تھی .... اگر پیچھے عثمانؓ ہوتا تو اور بات تھی ....

رافضیو! .... تم کہتے ہو کہ علیؓ کے پاس وہ تلوار تھی .... جو اوپر اٹھتی تھی .... سات آسمان چیر دیتی تھی .... نیچے جاتی تھی تو ساتوں زمینیں چیر دیتی تھی .... اگر ابو بکرؓ کی فاطمہؓ مخالف تھی .... آج وہی صدیقؓ مصلے پر کھڑا تھا .... اور وہ تلوار کہاں تھی؟ .... جب فاطمۃؓ الازہرا کا جنازہ رکھا گیا تھا .... جب ابوبکرؓ جنازہ پڑھانے کیلئے آئے تھے .... تو پیچھے قطار میں ....

حسینؓ بھی کھڑے تھے

حسنؓ بھی کھڑے تھے

اور علیؓ بھی کھڑے تھے

.... جب

علیؓ پیچھے کھڑا تھا

Scanned with CamScanner

حسنؓ پیچھے کھڑا تھا

حسینؓ پیچھے کھڑا تھا

اور جنازہ بھی ان کی اماں کا تھا .... کوئی عام جنازہ نہیں تھا

اور تو کہہ سکتا تھا کہ جو نمازیں حسینؓ نے صدیقؓ کے پیچھے پڑھی ہیں ان کی کیا بات ہے .... باقی نمازوں کی بات چھوڑو یہ تو جنازہ تھا ....

اور جنازہ بھی اماں کا تھا .... اماں بھی حسینؓ کی ہے .... اماں بھی حسنؓ کی ہے .... اور جنازہ پڑھانے والا صدیقؓ ہے ....

اب فیصلہ کر کے تم بتاؤ کہ حقیقت یہ ہے .... اور واقعات یہ ہیں .... اور یہ حقائق ہیں .... اور ان حقائق نے بتا دیا کہ جب جنازہ فاطمہ کا پڑا تھا ....

ابوبکرؓ امام تھا .... علیؓ مقتدی تھے

ابوبکرؓ امام تھا .... حسنؓ مقتدی تھے

ابوبکرؓ امام تھا .... حسینؓ مقتدی تھے

تو حقیقت ثابت ہوگئی .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ....

میرا دعویٰ قرآن ہے :۔

جنازہ آگے پڑا ہے .... ابوبکرؓ امام ہے

جنازہ آگے پڑا ہے .... علیؓ مقتدی ہے

جنازہ آگے پڑا ہے .... حسنؓ مقتدی ہے

جنازہ آگے پڑا ہے .... حسینؓ مقتدی ہے

جب یہ مقتدی ہیں .... تو جنازہ تو فاطمہؓ کا تھا ....

Scanned with CamScanner

اور پڑھانے والا صدیقؓ تھا............تو حقیقت نے کیا کہا کہ قرآن جو کہتا ہے

کہ رُحَمَاءُ بَیْنَھُم............

یہ سچی بات ہے .... قرآن نے کہا رحم دل تھے

یہ سچی بات ہے .... قرآن نے کہا محبت کرتے تھے

یہ سچی بات ہے .... قرآن نے کہا ان کی کوئی لڑائی نہ تھی

لیکن............

رافضی کہتا ہے آپس میں دشمن تھے .... یہ جھوٹی بات ہے

رافضی کہتا ہے آپس میں لڑائی کرتے تھے .... یہ جھوٹی بات ہے

رافضی کہتا ہے آپس میں دشمنی کرتے تھے .... یہ جھوٹی بات ہے

دیکھو ایک طرف قرآن ہے ....اور حقیقت قرآن کا ساتھ دیتی ہے............اور قرآن حقیقت کا ساتھ دیتا ہے............

میرے بھائیو............آؤ............

میرا حوالہ

میرا میثاق

میرا وعدہ

میرا چیلنج

میرا دعوی

میرا استغاثہ

میرا موقف

اور میرا استدلال اللہ کا قرآن ہے............اور رافضی کا استغاثہ رافضی

Scanned with CamScanner

کی تاریخ ہے .... اور حقیقت یہی ہے کہ فاطمۃ الزہرا کا جنازہ سیدنا ابوبکر

صدیق نے پڑھایا ہے ....

علیؓ نے پڑھا

حسنؓ نے پڑھا

حسینؓ نے پڑھا

اور یہ وہ حقیقت ہے .... جس پر قرآن نے مہر لگائی ہے

.........رُحَمَاءُ بَيْنَهُم ....

اسماءؓ بنت عمیس کا تعارف:۔

میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں یہ تو تمہید تھی .... یہ جو اسماء، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیوی تھی .... یہ اسماء کون تھی؟ آپ کو حیران کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسماء علی المرتضیٰؓ کی بھابھی تھی ....

ذرا توجہ کریں کہ یہ جو اسماء ہے یہ کس طرح علیؓ کی بھابھی تھی ....تو یہ کل نو بہنیں تھیں اور ان میں سے پانچ بہنیں بڑے بڑے صحابہ کے گھروں میں تھیں ....

چاروں نے کلمہ نہیں پڑھا......... اور یہ بھی آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اسماء ہے .... ان کا جو صدیق اکبرؓ کے ساتھ نکاح ہے یہ دوسرا ہے ....ان کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا تھا .... جو حضرت علی المرتضیٰؓ کے بڑے بھائی تھے .... اور حضرت جعفرؓ طیار کے جو دو بیٹے محمدؓ بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر تھے......... یہ دونوں اسی اسماء کے بطن سے تھے .... جب اسماء جعفر طیار کے نکاح میں آئی ....تو چار سال

Scanned with CamScanner

کے بعد یہ دونوں بچے پیدا ہو گئے .... اور یہی عبداللہ بن جعفر بعد میں حضرت حسینؓ کے داماد بنے ....

اور جس وقت حضرت جعفر طیارؓ جنگ موتی میں شہید ہو گئے .... تو یہ اسماء بیوہ ہو گئیں ....

اب بتاؤ کہ جب یہ اسماء بیوہ ہو گئیں .... تو یہ حضرت علیؓ کی بیوہ بھابھی ہیں یا نہیں ....

اور قرآن کیا کہتا ہے؟ .... ولا تنکحوا المشرکین حتی یو منوا .... کافر کو لڑکی مت دو .... جبکہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس اپنی بیوہ بھابھی کا نکاح سیدنا صدیق اکبرؓ سے کر دیا تھا ....

تو بتاؤ حضرت علیؓ نے اپنی بیوہ بھابھی صدیقؓ کو کیوں دی .... جب علی المرتضیٰؓ نے اپنی بیوہ بھابھی سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے نکاح میں دے دی .... تو اس حقیقت کی تصدیق قرآن نے پہلے ہی کر دی تھی .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم ....

میں یہاں سے چلتا ہوں .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم .... آسمانوں سے چل کر زمین تک پہنچتا ہوں .... درمیان میں جتنے بھی ستارے ہیں .... ہر ستارے پر سے یہ رٹ آتی ہے .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اپنی بیوہ بھابھی کا نکاح سیدنا صدیق اکبرؓ سے کر دیا ہے ....

اور جس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہو گئے .... تو پھر اس کے بعد اسی اسماء کا تیسرا نکاح حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا .... اور علی المرتضیٰؓ اس رشتے کی بنیاد پر ابوبکرؓ کے ہم زلف لگے .... جب علی المرتضیٰؓ ابوبکرؓ

کے ہم زلف لگے .... تو قرآن نے کیا کہا؟.......... رُحَمَاءُ بَیْنَهُم ....آپس میں رحم دل ہیں ....

کیاہم زلف دشمن ہوتا ہے .... یا رحم دل ہوتا ہے؟

کیا ہم زلف لڑائی کرتا ہے .... یا محبت کرتا ہے؟

کیا ہم زلف جھگڑا کرتا ہے .... یا پیار کرتا ہے؟

اور پھر صرف ان کے ہم زلف نہیں .... ہم آگے چلتے ہیں یہ اسماء تو ایک عورت ہے .... اسماء بنت عمیسؓ پہلی بہن ....

اسماء کی دوسری بہن سلمی بنت عمیسؓ..........ان کا نکاح ہوا سیدالشہدا حضرت امیر حمزہؓ کے ساتھ..........

اور تیسری بہن ام الفضل بنت عمیسؓ.......... ان کا نکاح ہوا حضرت عباسؓ کے ساتھ.......... یہ ام الفضل بنت عمیس ابوبکرصدیقؓ کی سالی ہے.......... اور حسنؓ و حسینؓ کی دائیہ ہے ....اور قرآن نے کیا کہا؟.......... رُحَمَاءُ بَیْنَهُم ....تو بات رُحَمَاءُ بَیْنَهُم کی ہے ....

اور رافضی کہتا ہے دشمن تھے .... میں کہتا ہوں رُحَمَاءُ بَیْنَهُم ....آپس میں رحم دل تھے ....اور پھر ہم آگے چلتے ہیں..........

سیدنا ابوبکرؓ کے ہم زلف کون؟:۔

اسماء کی ایک بہن سلمی بنت عمیسؓ .... سیدنا حمزہؓ کی بیوی ہے

اسماء کی ایک بہن ام الفضل بنت عمیسؓ .... سیدنا عباسؓ کی بیوی ہے

اسماء کی ایک بہن قریبۃ الصغری بنت عمیسؓ .... سیدنا معاویہؓ کی بیوی ہے

Scanned with CamScanner

اوراسماء کی سوتیلی بہن میمونہ بنت حارث .... رسول اللہؐ کی بیوی ہے

اب غور کرو مسلمانو.........

ابوبکرؓ .... جعفرؓ کا بھی ہم زلف

ابوبکرؓ .... علیؓ کا بھی ہم زلف

ابوبکرؓ .... حمزہؓ کا بھی ہم زلف

ابوبکرؓ .... عباسؓ کا بھی ہم زلف

ابوبکرؓ .... کملیؐ والے کا بھی ہم زلف

تو.........

شریعت نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

حقیقت نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

قرآن نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

واقعات نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

اور رافضی کیا کہتا ہے کہ دشمن تھے ....تو کیا دشمنی نظر آرہی ہے

یا محبت نظر آرہی ہیں ....جبکہ قرآن بھی کہتا ہے.........رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

واقعات کہتے ہیں .... کہ نکاح ہوا تھا

واقعات کہتے ہیں .... کہ آپس میں پیار تھا

واقعات کہتے ہیں .... کہ ہم زلف بنے تھے

واقعات کہتے ہیں .... کہ آپس میں ایک تھے

واقعات کہتے ہیں .... کہ آپس میں دلی محبت تھی

تو میں رافضی کی بات مانوں یا قرآن کی بات مانوں؟.........

Scanned with CamScanner

سیدہ فاطمہؓ کی بھانجی علیؓ کے گھر:۔

میرے بھائیو! .... ایک اور بات کہتا ہوں .... حضرت فاطمہؓ الزہرا کے نکاح کے بعد جب وہ فوت ہوگئیں .... تو حضرت علیؓ المرتضیٰ کے نکاح میں اس وقت کوئی عورت نہیں تھی .... فاطمہؓ کی وفات کے بعد علیؓ کے نکاح میں عورت کون سی آئی؟ .... اگر اس عورت کا پتہ چل جائے تو رافضیت کا ایک اور ستون گر جائے گا ....

جب فاطمۃؓ الزہرا کی وفات کا وقت آیا تو علیؓ المرتضیٰ پریشان ہوگئے .... حضرت فاطمہؓ نے پوچھا علیؓ پریشان کیوں ہو؟ .... سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ تیرے جیسی خدمت والی عورت مجھے نہیں ملے گی .... تو فاطمہؓ الزہرا نے فرمایا اے علیؓ .... اگر میرے جیسی عورت کی تلاش میں ہو .... تو اگر میں مر گئی یعنی جب میں دنیا سے چلی گئی تو میرے بعد .... میں ایک ایسی لڑکی کی نشان دہی کرتی ہوں کہ اس کے ساتھ نکاح کرنا .... وہ میری حقیقی بھانجی ہے .... میری بڑی بہن زینبؓ کی لڑکی ہے .... اس کا نام امامہ ہے .... اس امامہ کے ساتھ شادی کرنا .... وہ تمہاری میری جیسی خدمت کرے گی ....

چنانچہ فاطمہؓ الزہرا کی وفات کے بعد .... حضرت علی المرتضیٰؓ کی شادی .... حضرت فاطمہؓ کی حقیقی بھانجی امامہ بنت ابوالعاص کے ساتھ ہوئی .... اور یہ امامہ بنت ابو العاص .... یہ حضرت فاطمہؓ کی بھانجی تھی .... حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد اس بھانجی سے .... حضرت علیؓ کی شادی ہوئی ....

Scanned with CamScanner

اب سوال یہ ہے کہ رسول اللہؐ کی دو بیٹیاں ہوئیں ....

ایک بیٹی ہے .... سیدہ زینبؓ

ایک بیٹی ہے .... سیدہ فاطمہؓ

جو زینبؓ ہے .... وہ پیغمبرؐ کی سب سے بڑی بیٹی ہے

..........اور..........

جو فاطمہؓ ہے .... وہ پیغمبرؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے

..........تو..........

جو پیغمبرؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے .... وہ علیؓ کی بیوی ہے

..........اور..........

جو پیغمبرؐ کی سب سے بڑی بیٹی ہے .... وہ علیؓ کی ساس ہے

رافضیو .... تم نے علیؓ کی بیوی کو تو یاد رکھا .... اور ساس کو

بھلا دیا .... جبکہ ساس تو ماں کے درجے میں ہوتی ہے ....

تو پھر مجھے کہنے دو کہ حقیقت کہتی ہے .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کہ

آپس میں پیار تھا .... ایک اور بات کہتا ہوں .... یعنی رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

کو اور نکھارنا چاہتا ہوں ....

سیدنا معاویہؓ سے حضورؐ کی رشتہ داریاں:۔

میرے بھائیو! .... ایک بھی پیغمبر ﷺ کا خلیفہ ایسا نہیں ہے

جس کی دوسرے خلفاء سے قریبی رشتہ داری نہ ہو .... بمعہ حضرت

امیر معاویہؓ کے .... حضرت معاویہؓ کی حضورؐ کے ساتھ کتنی رشتہ داریاں ہیں

آپ نے تو ایک رشتہ داری یاد رکھی .... میں آپ کو تین اور بتا

رہا ہوں ....

ایک رشتہ داری تو یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کی سگی بہن .... ام حبیبہؓ وہ رسول اللہؐ کی بیوی ہیں .... ام حبیبہؓ کا نام کیا تھا؟ .... ام حبیبہ کا نام تھا رملہ بنت ابی سفیان .... یہ ام حبیبہؓ حضرت معاویہؓ کی سگی چھوٹی بہن ہے .... اور والدہ کی طرف سے سوتیلی ہے .... یہ بھی یاد رکھیں والد ایک ہے والدہ دو ہیں ....

لیکن ام حبیبہؓ کو حضرت معاویہؓ سے محبت بڑی تھی .... یہ حقیقت ہے .... اور تاریخ کی بات ہے کہ جب حضرت معاویہؓ ملک شام کے سفر سے واپس پہنچے گھر میں داخل ہوئے .... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود نہیں تھے .... اور حضرت امیر معاویہؓ تھکے ہوئے تھے .... بالوں پر مٹی تھی پریشان حال تھے .... تو حضرت ام حبیبہؓ سرسوں کا تیل لے کر حضرت معاویہؓ کے سر پر تیل لگانے لگی .... جب تیل لگا رہی تھی اوپر سے رسول اللہؐ تشریف لائے .... حضورؐ نے فرمایا ام حبیبہ کیا کرتی ہے؟ ....

حضرت ام حبیبہؓ نے عرض کیا یارسولؐ یہ میرا بھائی ہے .... یہ سفر سے آیا ہے اور تھکا ہوا ہے .... میں اس کے سر پر تیل لگا رہی ہوں .... حضور ﷺ نے ایک بڑی پیاری بات فرمائی ....

میرے بھائیو! .... حضور ﷺ نے فرمایا ام حبیبہؓ؟ .... تجھ اکیلی کو معاویہؓ سے محبت نہیں ہے .... نبیؐ کے الفاظ دہراتا ہوں .... ترمذی کے الفاظ ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا .... فان اللہ و رسولہ یحبانہ .... تو اکیلی معاویہؓ سے محبت نہیں رکھتی .... اللہ اور اس کے

ول ؐ بھی ...... معاویہؓ سے محبت رکھتے ہیں ......

میرے بھائیو! ...... کبھی موقع ملا تو سیدنا امیر معاویہؓ کی پوری ہسٹری آپ کو سناؤں گا ...... تاریخ کے دبیز تہوں میں امیر معاویہؓ کے روشن اور تابناک کردار کو چھپا دیا گیا ہے ......

لیکن پیغمبر ﷺ کی اس حدیث کو نہیں پہچانا گیا کہ جس میں پیغمبر ﷺ نے فرمایا ...... سیدنا امیر معاویہ یوم القیمۃ الیہ رداء من نور الایمان ...... قیامت کے دن امیر معاویہؓ اس حال میں ...... اللہ کے دربار میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نور ایمان کی چادر ہوگی ...... یہ نبی کا فرمان ہے ...... حضرت معاویہؓ کی بہن رسول اللہؐ کی بیوی ہے ......

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت معاویہؓ اور حضور ﷺ ...... چوتھی پشت میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ......

میرے بھائیو! ...... آج تفصیل کا موقع نہیں ہے ...... اور یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت معاویہؓ کی ایک لڑکی کا نام ہے صفیہ ...... حضرت معاویہؓ کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں ...... ایک لڑکی کا نام تھا صفیہ ...... اس صفیہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا ...... حضور ﷺ کے ایک نواسے جو حضرت رقیہ کے لڑکے تھے ...... عبداللہ جو حضرت عثمانؓ غنی کے بیٹے تھے ...... اور پیغمبرؐ کے نواسے تھے ......

جن کے بارے میں دو روائتیں ہیں ...... ایک روایت تو یہ ہے کہ آٹھ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا تھا ......

لیکن مؤرخین نے لکھا ہے کہ نہیں وہ زندہ رہے ...... اور جنگ

رموک میں حضرت فاروق اعظمؓ کے دور میں شہید ہوئے .... اس روایت کے مطابق یہ جو عبداللہ بن عثمانؓ ہے .... اس کا نکاح امیر معاویہؓ کی لڑکی عقیبہ بنت معاویہ کے ساتھ ہوا .... یہ ایک علیحدہ عنوان ہے ....

اور چوتھی رشتہ داری وہ ہے کہ امیر معاویہؓ کی بیوی قریبۃ الصغریٰ .... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی میمونہ بنت حارث کی بہن ہے .... اور امیر معاویہؓ اس بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف بھی ہے .... کیا ہم زلف ہونا محبت کی دلیل ہے یا دشمنی کی دلیل ہے؟ .... اور قرآن نے اس محبت کو کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کہ آپس میں رحم دل تھے ....

بارہ اماموں کے جد امجد کون؟:۔

ابوبکر صدیقؓ کے تین بیٹے ہیں .... آؤ میں آج چیلنج کرتا ہوں .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کے عنوان پر چیلنج کرتا ہوں .... ابوبکر کو نکال کر تم اپنے بارہ امام تو ثابت کرو .... اگر تم نے ثابت کر لئے تو میں اپنا موقف بدل لوں گا .... کیونکہ بارہ اماموں کی اکثریت صدیق اکبرؓ کی اولاد ہے .... اور میں ابھی آپ کے سامنے حقیقت کھول رہا ہوں .... بارہ اماموں کی اکثریت صدیق اکبرؓ کی اولاد ہے .... تم کہتے ہو کہ نبیؐ کی اولاد ہے .... میں کہتا ہوں کہ نبیؐ کی اولاد بھی ہے .... اور صدیقؓ کی اولاد بھی ہے ....

ایک ایسی اولاد ہے کہ جس کے آباء و اجداد میں ....
جس کے ددھیال نبیؐ ہیں .... اور ننھیال صدیق اکبرؓ ہیں

میرے بھائیو!........ صدیق اکبرؓ کی چار بیویاں ہیں .... تین
بیٹے ہیں .... اور چار بیٹیاں ہیں ....

فاروق اعظمؓ کی چھ بیویاں ہیں .... سات لڑکے .... چھ
لڑکیاں ....

عثمان غنیؓ کی آٹھ بیویاں ہیں .... چھ لڑکے .... آٹھ
لڑکیاں ....

حضرت علیؓ کی نو بیویاں ہیں .... پندرہ لڑکے .... اٹھارہ
لڑکیاں .... حضرت علیؓ کے لڑکے ....

حسنؓ ہیں
حسینؓ ہیں
محسنؓ ہیں
یحییٰؓ ہیں
عمرؓ ہیں
زیدؓ ہیں
ابوبکرؓ ہیں
بلالؓ ہیں
طلحہؓ ہیں
زبیرؓ ہیں
عمرؓ ثانی ہیں
معاویہؓ ہیں

Scanned with CamScanner

عبدالرحمنؓ ہیں

عبدالرحمن الاصغرؓ ہیں

میرے بھائیو! .... حضرت علیؓ کی اٹھارہ لڑکیوں میں ....

ایک کا نام زینبؓ ہے

ایک کا نام رقیہؓ ہے

ایک کا نام ام کلثومؓ

ایک نام رملہؓ ہے

ایک کا نام لیلیٰؓ ہے

ایک کا نام نخبہؓ ہے

ایک کا نام عائشہؓ ہے

ایک کا نام میمونہؓ ہے

ایک کا نام حفصہؓ ہے

غرض حضرت علیؓ المرتضیٰ کے پندرہ لڑکے اٹھارہ لڑکیاں ہیں ....

اور کوئی بھی دلیل نہ ہو صدیقؓ و علیؓ کی محبت کی .... تو یہ نام ہی دلیل کے لئے کافی ہیں .... نام کی بات کرتے ہو تو میں کہتا ہوں ....

نام بھی .... دلیل ہے

نکاح بھی .... دلیل ہے

امامت بھی .... دلیل ہے

اقتداء بھی .... دلیل ہے

پڑوس بھی .... دلیل ہے

Scanned with CamScanner

جوار بھی .... دلیل ہے

صدیقؓ خلیفہ تھا .... علیؓ کی وزارت بھی دلیل ہے

تو قرآن نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کہ آپس میں رحم

دل تھے .... تو کیا یہ ....

لڑائی تھی .... یا صلح تھی

محبت تھی .... یا جنگ تھی

دوری تھی .... یا حضوری تھی؟

قرب تھا .... یا بغض تھا؟

اختلاف تھا .... یا اتفاق تھا

اہل بیت سیدنا صدیق اکبرؓ۔

میرے بھائیو! .... صدیق اکبرؓ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں ...... اور جبکہ چار بیویاں تھیں ...... آیئے میں آپ کو تعارف کرواتا ہوں ......

صدیق اکبرؓ کی پہلی بیوی کا نام ہے .... قتیلہؓ بنت عبد العزیٰ

صدیق اکبرؓ کی دوسری بیوی کا نام ہے .... حبیبہؓ بنت حارث

صدیق اکبرؓ کی تیسری بیوی کا نام ہے .... زینبؓ بنت ام رومان

صدیق اکبر کی چوتھی بیوی کا نام ہے .... اسماءؓ بنت عمیس

.... اور ....

پہلے بیٹے کا نام ہے .... عبد الرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ

دوسرے بیٹے کا نام ہے .... عبد اللہؓ بن ابی بکرؓ

Scanned with CamScanner

تیسرے بیٹے کا نام ہے .... محمدؓ بن ابی بکرؓ

............اور............

پہلی بیٹی کا نام ہے .... اسماءؓ بنت ابی بکرؓ

دوسری بیٹی کا نام ہے .... عائشہؓ بنت ابی بکرؓ

تیسری بیٹی کا نام ہے .... ام کلثومؓ بنت ابی بکرؓ

ابوبکرؓ کے جو پہلے لڑکے تھے عبدالرحمٰن .... ان کے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی .... انہوں نے اپنی اس بچی کا نام اپنی بڑی بہن اسماءؓ کے نام پر اسماءؓ رکھا .... یہ اسماء جو ہے یہ صدیق کی پوتی ہے ....

اور صدیق اکبرؓ کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام ہے محمد بن ابی بکر .... اس محمد بن ابی بکر کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا .... اس لڑکے کا نام انہوں نے رکھا تھا قاسم .... یہ بعد میں مدینہ کے چار بڑے فقہاء میں شمار ہوا .... یہ قاسم، صدیق اکبرؓ کا پوتا لگا؟ .... تو اس پوتے قاسم اور پوتی اسماء کا آپس میں نکاح ہوا ....

اس نکاح کے نتیجے میں ایک لڑکی پیدا ہوئی .... اس لڑکی کا نام رکھا گیا .... ام فروہ .... یہ ام فروہ جو ہے .... اس کا دادا بھی صدیقؓ بنا .... اس کا نانا بھی صدیقؓ بنا .... تو یہ جو ام فروہ ہے .... یہ ام فروہ کس کی لڑکی ہے؟ .... قاسم بن محمد کی .... اور ابوبکرؓ کی ایک پوتی اسماء کی بیٹی ....

یعنی قاسم باپ ہے ام فروہ کا .... اور اسماء ماں ہے ام فروہ کی .... تو اسماء پوتی ہے قاسم پوتا ہے .... اس کے دادا بھی صدیقؓ بنے

Scanned with CamScanner

اور نانا بھی صدیقؓ بنے .... تو یہ ام فروہ بیٹی صدیق کی کہلائی .... یہ اولاد صدیقؓ کی کہلائی .... اب اس ام فروہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا؟ ....

حضرت علیؓ کے لڑکے کا نام ہے .... حسینؓ

.... اور ....

حسینؓ کے لڑکے کا نام ہے .... زین العابدین

.... اور ....

زین العابدین کے لڑکے کا نام ہے .... امام باقر

تو اس امام باقر کے ساتھ اس ام فروہ کا نکاح ہوا .... اور اسی ام فروہ کے بطن سے .... امام جعفر صادق پیدا ہوئے .... تو قرآن نے کہا .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم ....

امام جعفرؒ صادق کا اپنا قول:۔

اور اس لئے امام جعفر صادق نے فرمایا .... ولدنتی ابوبکر مرتین .... ابوبکرؓ نے مجھے دو دفعہ جنا ہے ....

ابوبکرؓ میرا باپ ہے

ابوبکرؓ میرا ددھیال ہے

ابوبکرؓ میرا ننھیال ہے

امام جعفرؒ صادق کا یہ قول ہے کہ ولاتنی ابوبکر مرتین ....

جس امام جعفر کے نام پر فقہ جعفری بنائی ہے .... وہ تو صدیق کی اولاد ہے .... وہ تو کہتا ہے کہ صدیقؓ نے مجھے دو دفعہ جنا ہے .... وہ

اور .... ابو بکر میرا ننھیال ہے .... تو کہتا ہے کہ ابو بکر میرا ددھیال ہے
تم صدیقؓ کو کافر کہتے ہو .... جبکہ امام جعفر کو اپنا امام بھی کہتے ہو ....

تم ابو بکرؓ کے بھی دشمن ہو

تم علیؓ کے بھی دشمن ہو

تم حسنؓ کے بھی دشمن ہو

تم حسینؓ کے بھی دشمن ہو

تم امام جعفر صادقؒ کے بھی دشمن ہو

کیوں کہ تم قرآن کے مخالف ہو .... جبکہ قرآن نے کہا ہے
رُحَمَاءُ بَیْنَھُم کہ وہ آپس میں رحم دل تھے .... اور رافضی نے کیا
کہا ہے کہ دشمنی تھی .... قرآن سچا ہے اور رافضی جھوٹا ہے ....

سپاہ صحابہؓ کیا چاہتی ہے :۔

سپاہ صحابہؓ پوری دنیا میں .... وحدت امت کی علامت کے طور پر
کام کر رہی ہے ....

سپاہ صحابہ پوری امت کا .... اتحاد چاہتی ہے

سپاہ صحابہ پوری امت کو .... ایک پلیٹ فارم پر لانا چاہتی ہے

سپاہ صحابہ پوری انسانیت کو .... رُحَمَاءُ بَیْنَھُم لڑی میں پرونا چاہتی ہے

سپاہ صحابہ خاندان نبوت اور اصحابؓ رسولؐ کی محبت کا .... چراغ
جلانا چاہتی ہے ....

سپاہ صحابہؓ خاندان نبوتؐ اور صحابہ کرامؓ کی محبت کے سورج کو ....
فروغ دینا چاہتی ہے ....

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہؓ خاندان نبوتؑ اور اصحابؓ رسولؐ کے اس محبت والے مشن
فیروزاں کرنا چاہتی ہے..........
سپاہ صحابہؓ خاندان نبوتؑ اور اس محبت کے چاند کو.......... روشنی بخشنا
چاہتی ہے..........
اور سپاہ صحابہؓ اس پاکیزہ مشن کے لئے پوری دنیا کے ایک ایک خطے
بلکہ ایک ایک بستی میں.......... محبت اور مروت کا چراغ جلانا
چاہتی ہے.......... انشاء اللہ.......... ثم انشاء اللہ..........

سیدنا علیؓ کی عمرؓ و عثمانؓ سے رشتہ داریاں:۔

حضرت علیؓ المرتضیٰ کے گھر میں سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ.......... اور سیدنا عثمانؓ
کی رشتہ دار بچیاں نکاح میں گئی ہیں.......... کئی واقعات موجود ہیں..........
آج میں اس طرف نہیں جاتا.......... حضرت عمرؓ کے نکاح میں حضرت علیؓ کی
بیٹی ام کلثوم آئی.......... یہ نکاح بھی پیغمبر ﷺ کی سنت کے مطابق ہوا کہ
رسول اللہؐ کی عمر ترپن (۵۳) سال تھی.......... اور حضرت عائشہ کی عمر نو سال
تھی.......... اور جب حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی بیٹی کے ساتھ نکاح
کیا تھا..........تو حضرت عمرؓ کی عمر بھی ترپن (۵۳) سال تھی.......... اور حضرت
ام کلثوم کی عمر نو سال تھی..........
میرے بھائیو!.......... رافضی کی کتابیں یہ نکاح تسلیم کر چکی ہیں
.... اور رافضی کی بہت ساری کتابوں نے یہ نکاح مان لیا ہے.......... اور
کئی رافضی کہتے ہیں کہ یہ نکاح زبردستی ہوا تھا.......... یعنی حضرت علی المرتضیٰؓ
کی بیٹی کے ساتھ حضرت عمرؓ نے نکاح زبردستی کیا ہے..........

Scanned with CamScanner

اگر زبردستی نکاح کیا ہے.......... تو پھر مشکل کشاء کا نعرہ کیوں لگاتے
ہو؟.......... علی کو مشکل کشاء بھی کہتے ہو.......... اور نکاح بھی زبردستی ہو گیا
ہے.......... تو میری بات مان لو کہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُم اسی میں چھٹکارا ہے..........

حضرت علی المرتضیٰؓ کی بیٹی ام کلثوم کے گھر میں حضرت فاروق اعظمؓ
کے دو بچے پیدا ہوئے.......... یہ نکاح سارا سنت رسولؐ کے مطابق تھا کہ
بیوی کی عمر بھی اتنی.......... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے آخری عمر میں.......... ایک چھوٹی عمر کی عورت سے نکاح کیا
تھا.......... اس سنت کو پورا کرنا چاہتے تھے.......... جب سنت پوری ہوئی تو
ایک بچہ پیدا ہوا.......... اس بچے کا نام حضور ﷺ کے متبنی بیٹے زید کے نام
پر زید رکھا..........

ایک بیٹی پیدا ہوئی.......... حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ کی بیٹی رقیہ
کے نام پر رقیہ رکھا.......... یہ نکاح عمرؓ ہے.......... اس نکاح نے تو بڑی عجیب
بات ثابت کردی ہے..........

دیکھئے.......... حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضور ﷺ کے گھر میں
ہے.......... اور حضرت علیؓ کی بیوہ بھابھی حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں..........
حضرت فاروق اعظمؓ کے نکاح میں.......... حضرت علیؓ کی بیٹی ہے..........

اور حضرت عثمانؓ کے نکاح مین.......... حضور ﷺ کی دو
بیٹیاں.......... حضرت علیؓ کے نکاح میں حضور ﷺ کی ایک بیٹی ہے..........
تو حقیقت نے کیا کہا؟.......... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کہ آپس میں رحم دل تھے
.... قرآن حقیقت کا ساتھ دیتا ہے..........

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو! .... قرآن کہتا ہے کہ ولا تنکحو المشرکین حتیٰ یومنوا .... کافر کو لڑکی مت دو .... اور کوئی بھی دلیل ان کے ایمان کی نہ ہو .... تو ابوبکرؓ کے ایمان کی بڑی دلیل یہ ہے ....

کتابوں کو چھوڑ

تاریخ کو چھوڑ

حدیث کو چھوڑ

قرآن کو چھوڑ

حضرت علیؓ کی بیوہ بھابھی کا جو نکاح سیدنا صدیق اکبرؓ سے ہوا ہے .... یہ ابوبکرؓ کے ایمان کی دلیل ہے ....

اور حضرت عمرؓ کے نکاح میں حضرت علیؓ کی اپنی بیٹی آئی ہے .... یہ عمرؓ کے ایمان کی دلیل ہے ....

عثمانؓ کے نکاح میں رسول اللہؐ کی دو بیٹیاں آئی ہیں .... یہ ان کے ایمان کی دلیل ہے ....

علیؓ کے نکاح میں رسولؐ اللہ کی ایک بیٹی آئی ہے .... یہ علیؓ کے ایمان کی دلیل ہے ....

اور کوئی دلیل نہ بھی ہو صرف یہ نکاح ہی ان کے ایمان پر سورج کی طرح روشن ہیں .... اور قرآن نے کہا .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم ....

میرے بھائیو! .... حضرت عثمان غنیؓ کی حضرت علیؓ سے بہت سی رشتہ داریاں ہیں .... حضرت عثمانؓ کے ایک پوتے کا نام عمرو بن عبداللہ بن عثمان ہے ....

اس عمرو بن عبداللہ بن عثمان کا نکاح............ حضرت حسینؓ کی لڑ

سکینہ بنت حسینؓ سے ہوا............ اگر کافر تھے تو یہ نکاح کیوں ہوا............

قرآن نے کیا کہا ہے؟............ رُحَمَاءُ بَيْنَهُم ....

حضرت عثمان کے ایک لڑکے کا نام ہے .... عبیداللہ بن عثما

.... عبیداللہ بن عثمان کا نکاح............ حضرت حسینؓ کی لڑکی فاطمہ بنت

حسینؓ سے ہوا............

ان نکاحوں نے کیا کہا .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

ان امامتوں نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

اس پیار نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

اس تعلق نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

رشتوں نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

خوشیوں نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

غمیوں نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم

میرے بھائیو!............ اختلافات اگر تھے تو وہ ختم ہو گئے............

قصاص عثمان غنیؓ کا کچھ اختلاف تھا .... تو ختم ہو گیا

جنگ جمل کا کچھ اختلاف تھا .... تو ختم ہو گیا

جنگ صفین کا کچھ اختلاف تھا .... تو ختم ہو گیا

لیکن ساری تاریخ اسلامی نے کیا کہا؟ .... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کہ

آپس میں رحم دل تھے .... آپس میں ایک جان تھے

Scanned with CamScanner

چوبیس سال مقتدی کون رہا؟:۔

میرے بھائیو!............سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے دو سال تین ماہ دس دن تک............خلافت اسلامی کا پرچم لہرایا............

پھر سیدنا عمر فاروقؓ نے دس سال چھ ماہ دس دن تک............خلافت اسلامی کا پرچم لہرایا............

پھر سیدنا عثمانؓ نے گیارہ سال گیارہ ماہ اٹھارہ دن تک............خلافت اسلامی کا پرچم لہرایا............ یہ جو چوبیس سال نو ماہ آٹھ دن تک کا عرصہ ہے............اتنے عرصے میں............

حضرت علیؓ بھی............ ان تینوں خلفاء کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے

حضرت حسنؓ بھی............ ان تینوں خلفاء کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے

حضرت حسینؓ بھی............ ان تینوں خلفاء کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے

حضرت عباسؓ بھی............ ان تینوں خلفاء کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے

رافضیو!............ بتاؤ چوبیس سال تک خلفاء ثلاثہ کے پیچھے............

جو نمازیں .... علیؓ نے پڑھیں

جو نمازیں .... حسنؓ نے پڑھیں

جو نمازیں .... حسینؓ نے پڑھیں

جو نمازیں .... عباسؓ نے پڑھیں

اب ان نمازوں کا فیصلہ تو کر............تو معلوم ہو کہ............

رافضی جنگ کی بات کرتا ہے .... میں پیار کی بات کرتا ہوں

رافضی جنگ کی بات کرتا ہے .... میں محبت کی بات کرتا ہوں

Scanned with CamScanner

رافضی بغض کی بات کرتا ہے .... میں قرب کی بات کرتا ہوں

رافضی دوری کی بات کرتا ہے .... میں حضوری کی بات کرتا ہوں

رافضی لڑائی کی بات کرتا ہے .... سپاہ صحابہ محبت کی بات کرتا ہے

میرے بھائیو! .... قرآن میری تائید کرتے ہوئے کہتا ہے

.... رُحَمَاءُ بَيْنَهُم کہ آپس میں رحم دل تھے ....

.... اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو ....

.... آمین ....

واخر دعونا عن الحمدالله رب العلمين

Scanned with CamScanner

سیدنا حسینؓ اور واقعہ کربلا

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ........ وَنَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ ....وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا........مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .... وَنَشھَدُ اَن لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ........ وَلَانَظِیرَلَہٗ وَلَامُشِیرَلَہٗ........ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَا وَزِیرَ لَہٗ........ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدُالرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الاَنبِیَاءُ........ اَلمَبعُوثُ اِلٰی کَافَۃً لِّلنَّاسِ بَشِیراً وَّ نَزِیراًوَّدَاعِیاً اِلیَ اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیرًا........وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ........ سید اشباب اھل الجنۃ الحسنؓ والحسینؓ........(ترمذی شریف)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ........ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین........(بخاری و مسلم)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُولُہٗ النَّبِیُّ الکَرِیم........ وَنحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَالشَّاکِرِینَ........وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین........

اشعار:۔

تقاضا ہے کہ پھر دنیا میں شان حق ہویدا ہو
عرب کے ریگذاروں سے کوئی فاروقؓ پیدا ہو

مساوات و عدالت کا زمانے بھر میں چرچا ہو
اندھیرے دور ہو جائیں اجالا ہی اجالا ہو
بڑا غوغا ہے پھر قصر جہاں میں اہل باطل کا
کوئی فاروقؓ پھر اٹھے تو حق کا بول بالا ہو

تمہید:۔

معزز علماء کرام

واجب الاحترام

غیور نوجوانو اور دوستو

مجھے امید ہے کہ آپ اس تھوڑے سے وقت میں....... میری معروضات کو غور و فکر سے سننے کیلئے .... اچھی طرح متوجہ ہوں گے ....

تقریر کے تین پہلو:۔

آج میں نے جو کچھ آپ حضرات کے سامنے عرض کرنا ہے...... اس کے تین حصے ہوں گے.......... یعنی..........

حضرات حسنینؓ کے فضائل و مناقب

اہل بیت کا خلفاءِ راشدین اور صحابہؓ سے تعلق

قاتلان حسینؓ کی نشاندہی اور واقع کربلا کا مختصر پسِ منظر

حضورؐ نے نام تبدیل کر دیئے:۔

میرے دوستو....... سیدنا حسینؓ کی پیدائش ۴ ہجری ۵ شعبان ہوئی .... یہ بات ذہن میں رکھیں جب آپ کی پیدائش ہوئی.....

حضرت علیؓ نے آپ کا نام حرب رکھا........ حرب کا معنی لڑائی ہے........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا فاطمہ اس بچے کا نام کیا رکھا ہے........ فرمایا اس کا نام حرب رکھا ہے........ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرب کا معنی تو لڑائی ہے........ اور میرا بیٹا ایسا ہو کہ جس کا نام لڑائی ہو........ میں برداشت نہیں کرتا........ اس لیے اس کا نام حسینؓ ہوگا........

حضرت محسنؓ جب پیدا ہوئے تھے........ اس وقت بھی حضرت علیؓ نے ان کا نام حرب رکھا تھا........ اپنی شجاعت اور بہادری کی وجہ سے........ اور جب حسینؓ پیدا ہوئے تو اس وقت ان کا نام بھی حرب رکھا........

اور جب حسنؓ پیدا ہوئے تو اس وقت ان کا نام بھی حرب رکھا گیا........ لیکن تینوں موقعوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر........ تینوں ناموں کو تبدیل کر دیا........

ایک کا نام .... حسنؓ رکھا

دوسرے کا نام .... حسینؓ رکھا

تیسرے کا نام .... محسنؓ رکھا

اور یہ فرمایا کہ میں نے یہ نام اس لیے رکھے ہیں کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے تین بیٹے تھے........ تین بیٹوں میں سے........

.... ایک کا نام مبشر تھا ....

.... ایک کا نام شبیر تھا ....

.... ایک کا نام بشیر تھا ....

Scanned with CamScanner

میں نے بھی اپنے نواسوں کے نام....... حضرت ہارون کے دواں کے ناموں کے وزن پر رکھے ہیں........

سیدنا حسنؓ و حسینؓ کا عقیقہ :۔

.... میرے دوستو ....

حضرت حسینؓ کی پیدائش سے سات دن کے بعد آپ کا عقیقہ کیا گیا....... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آ کر حضرت حسینؓ کے کانوں میں آذان دی........

حسنینؓ سب سے اعلیٰ کیوں ہیں :۔

خود آ کر عقیقے کا حکم دیا....... حضرات حسنؓ و حسینؓ کے عقیقے میں ایک ایک بھیڑ ذبح کی گئی....... اور حضرات حسنؓ و حسینؓ کی بڑی فضیلت کتب کثیرہ میں موجود ہے .... حسینؓ سب سے اعلیٰ ہے........ حسینؓ اعلیٰ کیوں نہ ہو........ کیونکہ حسینؓ کا نانا سب سے اعلیٰ ہے .... جس کا نانا سب سے اعلیٰ ہو اس کا نواسہ سب سے اعلیٰ کیوں نہ ہو ....

حسینؓ کا .... اعلیٰ ہونا

حسینؓ کا .... مقام ہونا

حسینؓ کا .... حسین ہونا

حسینؓ کی .... عظمت کا ہونا

حسینؓ کی .... بلندی کا ہونا

حسینؓ کی .... فضیلت کا ہونا

Scanned with CamScanner

حسینؓ کا دنیا میں سب سے اعلیٰ اور اونچا ہونا...... نواسے کے طور پر اس لیے ہے کہ اس کا نانا سب سے اعلیٰ ہے...... اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہیں......

سب سے اعلیٰ کون؟:۔

حضورؐ جس گلی سے گزرے .... وہ گلی سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس علاقے میں آئے .... وہ علاقہ سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس مہینے میں آئے .... وہ مہینہ سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس مدینے میں آئے .... وہ مدینہ سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس کعبے میں آئے .... وہ کعبہ سب سے اعلیٰ

حضورؐ پر جو کتاب اتری .... وہ کتاب سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس خاندان میں آئے .... وہ خاندان سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس ماں کی گود میں آئے .... وہ ماں سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس باپ کے گھر میں آئے .... وہ باپ سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس گھر میں دولہا بن کر آئے .... وہ گھر سب سے اعلیٰ

حضورؐ نے جن پتھروں پر قدم رکھا .... وہ پتھر سب سے اعلیٰ

حضورؐ نے جس زمین پر قدم رکھا .... وہ زمین سب سے اعلیٰ

حضورؐ نے جس کندھے پر قدم رکھا .... وہ کندھا سب سے اعلیٰ

حضورؐ جس حجرے میں آرام فرما ہیں .... وہ حجرہ سب سے اعلیٰ

اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہیں ....تو پیغمبر ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا ....

Scanned with CamScanner

ابوبکرؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

عمرؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

عثمانؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

علیؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

معاوؓیہ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

طلحہؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

زؓبیر بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

سعدؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

سعیدؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

عبدالرحمٰنؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہے

اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہیں .... تو اس پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کے نواسے بھی سب سے اعلیٰ ہیں ....

.... یعنی ....

حسنؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہیں

حسینؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہیں

محسنؓ بھی .... سب سے اعلیٰ ہیں

میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہے.......... تو جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ ہوگیا.......... وہ بھی سب سے اعلیٰ ہے..........

میرے بھائیو .... تم بات لوگوں کی کرتے ہو .... میں کہتا
ہوں کہ قرآن مجھے بتاتا ہے........ بھیڑوں کو ذبح کرنے کے بعد حضور صلی

علیہ وسلم نے فرمایا........ اے فاطمہ حسن وحسین کے سر کے بال اتار کر
ن بالوں کے برابر چاندی خیرات کردو......... تاکہ اگلے بیماروں سے اللہ تعالیٰ
ی جائیں.........

حضرات حسنین کی دایہ کون؟:۔

ایک اور بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت حسن اور حسین کی پیدائش کے وقت .... حضرت فاطمہ کے پاس دایا کے طور پر کس عورت نے کام کیا تھا........ اس کا ہمارے لوگوں کو پتہ نہیں ہے .... حضرت حسن وحسین کی پیدائش کے موقع پر .... حضرت فاطمہ کے پاس جاکر جس عورت نے دایا کے فرائض سرانجام دیئے تھے .... وہ ابوبکر کی بیوی اسماء بنت عمیس تھی ....

میرے بھائیو......... دنیا کا کوئی رافضی اس حوالے کو غلط ثابت نہیں کر سکتا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس کو خود بلایا......... اور بلا کر کہا کہ میری بیٹی فاطمہ کے گھر بچہ بچی ہونے والا ہے........ لہٰذا تم جاؤ جا کر فاطمہ کی خبر وغیرہ لو.........

چنانچہ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق کی بیوی سیدہ اسماء بنت عمیس نے......... اور حضرت حسن وحسین کی پیدائش کے وقت......... دایا کے طور پر......... سیدہ فاطمہ کی خدمت کے فرائض سرانجام دیئے.........

یہ رشتہ علی نے کرایا:۔

اسماء بنت عمیس کون تھی .... سب سے پہلے حضرت جعفر طیار

کے ساتھ ان کا نکاح ہوا........ جب وہ غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے.......... تو حضرت علیؓ نے خود اپنی اس بھابھی کا نکاح........ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ کر دیا........

دنیا و آخرت کے پھول :۔

میرے دوستو........ حسنؓ و حسینؓ کا آپس میں تعلق ہے........ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی........ بڑا پیار تھا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تو نہیں فرمایا........ سید اشباب اهل جنة الحسنؓ و الحسینؓ کہ میرے یہ دو بیٹے حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے........ اور میں حسینؓ سے ہوں........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا........ ریحان الدنیا والاخرۃ الحسنؓ و الحسینؓ........ دنیا اور آخرت کے پھول حضرت حسنؓ اور حسینؓ ہیں........

میرا پیغمبر عظیم تر ہے :۔

میرے دوستو!........ اللہ تعالیٰ نے فرمایا........ لا اقسم بھذا البلد........ اے پیغمبر مجھے تیرے اس شہر کی گلیوں کی قسم ہے........

اے اللہ تو قسم اس لیے کھاتا ہوگا کہ تیرا کعبہ وہاں موجود ہے........ فرمایا نہیں........ یا پھر اس لیے قسم کھاتا ہوگا کہ وہاں مقام منیٰ ہے........ عرفات وہاں ہے........ مزدلفہ وہاں ہے........ فرمایا نہیں........ ا

اللہ.......... تو پھر میرے شہر کے گلیوں کی قسمیں کیوں کھاتا ہے..........

فرمایا اس لیے کہ وانت حل بھذا البلد........ تیرے نبوت والے نورانی قدم.......... مکے کی ان گلیوں میں لگ چکے ہیں .... اس لیے عرش والا خدا .... ان گلیوں کی مٹی کی قسم کھا رہا ہے..........اسی لیے تو ماہر القادری کہتا ہے..........

کہ..........

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کے آنے کیلئے بے چین فطرت تھی

وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوبؑ میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحی
وہ آئے جن کی آمد کے کیلئے کعبہ ترستا تھا

وہ آئے جن کو حق کی گود میں خلوت نے پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

اس لیے کہ میرا نبیؐ سب سے اعلیٰ ہے ....اور اقبال سہیل کو بھی کہنا پڑا..........کہ..........

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا

Scanned with CamScanner

نہ روح ہستی سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب ہوتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

اور شاعر مشرق علامہ اقبالؒ سے بھی خاموش نہ رہا گیا.........اس نے بھی اس اعلیٰ نبیؐ کے بارے میں عقیدت کے پھول نچھاور کئے ....

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نفس ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رخط بر دوش میں سب دست و گریبان ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تردد ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دست و جبل توحید کے خوزیباں ہوتے
نہ قرین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
پر کیا عجب تو وحی تیرے حضور پر پہنچے

میرا نبیؐ سب سے اعلیٰ ہے .... تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہے......... تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ بھی.........نواسوں میں اعلیٰ ہے........ حضرت حسینؓ کا مقام اسلامی تاریخ میں بہت بلند ہے......... حسینؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا ہے ....

میرا محبوب حسینؓ:۔

لیلہ بن عامرؓ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعوت میں جا

رہے تھے .... حضرت حسینؓ کو دیکھا کہ گلی میں کھیل رہے ہیں ....
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسینؓ کو اٹھایا ....اٹھا کر ان کے ماتھے پر بوسہ
دیا اور دعا کی........اے اللہ حسینؓ مجھے پیارا ہے تو بھی اسکو پیار کر........

ابی ذیاد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے
گھر کے قریب سے گزر رہے تھے....... اندر سے حسینؓ کے رونے کی آواز
آئی........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے........ فرمایا
فاطمہ بیٹی حسینؓ کو رولایا نہ کر .... میرے دل کو تکلیف نہ دیا کر........

بناتؓ رسولؐ :۔

ایک آدمی سوال کرتا ہے کہ آپ حضرت حسینؓ کی بات کرتے
ہیں......... اور آپ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں
.... اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں..........

تو پھر فاطمہؓ کا ذکر

فاطمہؓ کی محبت کا ذکر

فاطمہؓ کے پیار کا ذکر

فاطمہؓ کے کردار کا ذکر

فاطمہؓ کی عفت کا ذکر

فاطمہؓ کی عظمت کا ذکر

کتابوں میں آتا ہے........ اور باقی تین بیٹیوں کا ذکر......... عام
طور پر کتابوں میں کیوں نہیں آتا........ اور پھر حضرت حسنؓ و حسینؓ کی
فضیلت کا ذکر آتا ہے........ باقی نواسوں کا ذکر کیوں نہیں آتا........

اور

آج کا مولوی .... بیان نہیں کرتا

آج کا پیشوا .... بیان نہیں کرتا

آج کا خطیب .... بیان نہیں کرتا

آج کا مدرس .... بیان نہیں کرتا

آج کا محقق .... بیان نہیں کرتا

آج کا مفسر .... بیان نہیں کرتا

آج کا مورخ .... بیان نہیں کرتا

آج کا ادیب .... بیان نہیں کرتا

آج کا معلم .... بیان نہیں کرتا

تمہیں معلوم ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سے زیادہ بیٹیاں تو قرآن سے ثابت ہیں ....

سیدہ فاطمہؓ سے زیادہ محبت :۔

اور دوسری بات یہ ذہن میں رکھیں کہ حضرت فاطمہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب سے زیادہ تھی اس میں کوئی شک نہیں .... لیکن محبت سب سے زیادہ کیوں تھی........ بات سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے .... ایک وجہ تو یہ تھی کہ حضرت فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھی........ تو اولاد میں جو سب سے چھوٹا ہوتا ہے........ اس سے طبعی طور پر محبت زیادہ ہوتی ہے........

اور دوسری وجہ یہ تھی کہ حضرت فاطمہؓ کی پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی بننے کے بعد ہوئی .... اور باقی بیٹیاں پہلے پیدا ہوئیں........

اور تیسری وجہ یہ ہے کہ جب فاطمۃ الزہراؓ کا انتقال ہوا ...... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے فوت ہو چکے تھے ...... اور صحابہ کرام کو پہلے فوت اور بیٹیاں تھی ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھیں ...... حیات کے دور میں تین بیٹیوں کا انتقال ہو چکا تھا ......

جب راحت کا دور آیا

جب غنیمت کا مال زیادہ آیا

جب اسلام کی فتوحات کا سلسلہ چلا

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اولاد میں صرف حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں ...... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں ......

اب ایک شخصیت کی اولاد ہو ...... اور وہ شخصیت پیغمبر دو جہاں بھی ہو ...... اور اولاد میں سے آپ کی بیٹی ہو ...... اور بیٹی بھی سب سے چھوٹی ہو ...... اور بیٹی بھی نبی بننے کے بعد پیدا ہوئی ہو ...... تو طبعی طور پر اس سے پیار ہوگا ...... طبعی طور پر اس کے فضائل آئیں گے ...... طبعی طور پر اس کا تذکرہ کتابوں میں زیادہ آئے گا ......

اسمائے گرامی بنات رسولؐ:۔

تو اس پیار سے ...... اس محبت سے ...... یہ معنی نہیں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیٹی کوئی نہیں ہے ...... اس لیے اور بیٹیاں خود رافضیوں نے اپنی کتابوں میں ثابت کردی ہیں ...... خود رافضی اس کو مانتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں:......

پہلی بیٹی کا نام ...... زینبؓ ہے

دوسری بیٹی کا نام .... رقیہؓ ہے

تیسری بیٹی کا نام .... ام کلثومؓ ہے

چوتھی بیٹی کا نام .... فاطمہؓ ہے

میرے بھائیو......... جب ہم اہل بیت کہتے ہیں......... تو اہل بیت سے مراد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے گیارہ بیویاں ہوتیں ہیں......... گیارہ بیویوں کے بعد پھر آپ کی چار بیٹیاں مراد ہوتیں ہیں .... پھر آپ کے تین بیٹے مراد ہو تے ہیں......... اور پھر انکے بعد چھ نواسے اور چار نواسیاں مراد ہوتیں ہیں......... ان تمام کو ملائیں تو ان کو ملا کر اہل بیت کہا جاتا ہے.........

دو لطیفے:۔

ایک پٹھان سے دوران تقریر کسی (یعنی فاروقی شہیدؒ) نے پوچھا کہ بھئی تم نعرے کیوں لگاتے ہو کوئی بات بھی سمجھ میں آئی ہے .... تو اس پٹھان نے کہا سمجھ وجھ کچھ نہیں آتا ہے .... بس تمہارا جوش کرتا ہے ہمارا نعرہ لگاتا ہے......... (یعنی تم جوش میں تقریر کرتے ہو تو میں طیش میں آ کر نعرہ لگا دیتا ہوں۔مرتب)........ یہ پٹھان بھی اللہ کی عجیب مخلوق ہیں......... جب کسی کے پیچھے پڑتے ہیں........ تو جان نہیں چھوڑتے........

اسی طرح ایک اور پٹھان پلیٹ فارم پر کھڑا تھا......... گاڑی چل پڑی گارڈ نے ہاتھ پکڑ لیا کہ خان صاحب......... چلتی گاڑی پر نہیں چڑھا کرتے........ جب گارڈ کا ڈبہ آیا گارڈ چڑھنے لگا......... تو پٹھان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ گارڈ صاحب......... چلتی گاڑی پر نہیں چڑھا کرتے........

Scanned with CamScanner

گاڑی بھی پیچھے رہ گیا خان صاحب بھی پیچھے رہ گئے .... گاڑی چلی گئی .... یہ بڑی عجیب مخلوق ہے ....

تعارف اولاد بنات رسولؐ ؟:۔

تو خیر میں نواسوں کی تفصیل میں نہیں جاتا .... یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سیدہ زینب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی ہیں .... ان کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جن کا نام علیؓ تھا .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا نواسہ حضرت زینبؓ کا لڑکا علی بن ابو العاص ہے .... جس کا انتقال جنگ یرموک میں سیدنا فاروق اعظمؓ کے زمانے میں ہوا ....

اور اس نے بڑی بڑی جنگوں میں .... رسول اللہ کی شریعت کا پرچم دنیا کے کونے کونے تک لہرانے میں .... امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے ساتھ تعاون کیا .... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا نواسہ ہے ....

تین سو ساٹھ بتوں کا قاتل کون ؟:۔

اور جب خانہ کعبہ کے بت گرانے کا وقت آیا .... تو یہی علیؓ پیغمبر کا نواسہ .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر سوار ہو کر .... خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت گرانے کیلئے آیا .... اور اسی نے تین سو ساٹھ بت گرائے .... لیکن یار لوگوں نے اس علی کو بھلانے کیلئے .... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو بھلانے کیلئے .... یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی کہ یہ حضرت علی المرتضیٰؓ شیر خدا تھے ....

حالانکہ طبقات ابن سعد نے لکھا ہے........ یہی علیؓ، زینبؓ کا بیٹا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ علی تھا کہ جس نے خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر کھڑے ہوکر گرائے........ یہ رسول اللہ کا نواسہ تھا........ اس تحقیق اور اس تاریخ کا دنیا کا کوئی مورخ و محقق انکار نہیں کرسکتا........ دوسرا بیٹا نام رکھے بغیر فوت ہوگیا........ دونواسے ہوگئے .... تیسری بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام امامہ رکھا گیا........

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں........ جب غنیمت کا مال تقسیم کرنے کا وقت آیا........ تو ایک بچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں آ کر بیٹھ گئی........ وہ بچی یہی امامہ تھی........ جس کے گلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار ڈالا........ جس کو چوما، پیار کیا........

سیدہ فاطمہؓ کی بھانجی سے علیؓ کا نکاح:۔

اور جب حضرت فاطمہؓ کی وفات کا وقت آیا........ تو حضرت علیؓ رونے لگے........ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کیوں روتے ہو........ فرمایا کہ اس لیے روتا ہوں کہ تیرے بعد تیرے جیسی عورت مجھے نہیں ملے گی........ تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ اے علیؓ........ اگر میرے جیسی خدمت گزار عورت سے شادی کرنا چاہتے ہو........ تو میری بھانجی جو میری بڑی بہن زینبؓ کی بیٹی امامہ ہے........ وہ جوان ہوچکی ہے........ میرے بعد اس کے ساتھ شادی کرنا........

چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے........ اسی زینب کی بیٹی امامہ سے شادی کی........ اور ان کے بطن سے حضرت علیؓ کے

Scanned with CamScanner

دو لڑکے زید بن علیؓ اور یحییٰ بن علیؓ پیدا ہوئے........

تذکرہ بناتؓ رسولؐ :۔

میرے دوستو........ اس کے علاوہ حضرت رقیہؓ کی شادی حضرت عثمان غنیؓ سے ہوئی.......... ان کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا.......... جس کا نام عثمان تھا........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری لڑکی ام کلثومؓ کا نکاح بھی.......... امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا........ اور ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی........

سیدہ فاطمہؓ کا رشتہ :۔

اور سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ ہے.......... ان کا رشتہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی کوششوں سے حضرت علیؓ سے ہوا .... میں نے یہ بات اس لیے کہی کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کی کوششوں کے بغیر.......... سیدہ فاطمہؓ کا رشتہ میرے علی المرتضیٰؓ کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا تھا ....

جلاء العیون شیعہ کی بڑی معتبر کتاب ہے .... ملا باقر مجلسی اس کتاب کا مصنف ہے........ اس میں لکھا ہے کہ مسجد نبوی میں تین آدمی ایک کونے میں بیٹھے تھے........ یعنی..........

حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضرت عمر فاروقؓ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

بات یہ چل نکلی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کس کے ساتھ ہو رہی ہے........ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شادی کرنا چاہتے تھے........ یہ بات چلی تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا........ ہم نے رشتہ چاہا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہمارا رشتہ ہو جائے........ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فاطمہؓ کا رشتہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے........ جس کے ساتھ اللہ چاہیں گے اسی کے ساتھ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ ہوگا........

اس کے بعد ایک آدمی نے درمیان سے کہا کہ علی المرتضیٰؓ بھی جوان ہیں........ حضرت علی المرتضیٰؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں........ علی المرتضیٰؓ سے بہتر رشتہ اور کون سا ہو سکتا ہے........ تو حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ علی المرتضیٰؓ کے پاس تو پیسہ کوئی نہیں وہ شادی کس طرح کریں گے........ اس کے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے........

چنانچہ جلاء العیون کی روایت ہے کہ سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ اور سیدنا سعدؓ سیدنا علی المرتضیٰؓ کے گھر گئے........ اور دروازہ کھٹکھٹایا........ مگر علیؓ موجود نہیں تھے........ پتہ چلا کہ حضرت علیؓ مدینہ سے باہر ایک کنوئیں پر مزدوری کرنے کیلئے گئے ہوئے ہیں........ یہ تینوں صحابیؓ اس کنوئیں پر گئے........ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی نکال کر مزدوری کر رہے تھے........ کھیتوں کو پانی دے رہے تھے........

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا کہ اے علیؓ........ تجھے فاطمہؓ کے رشتے میں کون سی چیز مانع ہے........ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ زمین و

ہوا مجھے مل جائے ...... اتنی خوشی نہ ہوگی جتنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مجھے رشتے کی ہوگی ...... لیکن میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے ......

ابوبکرؓ و عمرؓ نے فرمایا کہ اے علیؓ ...... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کر کہ فاطمہؓ کا رشتہ میرے ساتھ کر دو ...... بات خرچہ کی ہوگی تو ابوبکرؓ و عمرؓ مل کر تیری شادی کا خرچہ دے دیں گے ......

چنانچہ فاطمہؓ کا رشتہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کر کے مانگا ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی کرتا ہے ...... رشتہ تو ہو جاتا ہے ...... لیکن تیرے پاس کچھ ہے ......

اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ میرے پاس یہ زرہ ہے ...... زرہ بیچنے کیلئے حضرت علیؓ بازار گئے ...... عثمان غنیؓ سے ملاقات ہوگئی ......

تو انہوں نے کہا کہ اے علیؓ کہاں جاتے ہو ...... فرمایا کہ یہ زرہ بیچتا ہوں ...... پوچھا کس لیے؟ ...... فرمایا کہ فاطمہؓ سے شادی کا ارادہ ہے ...... حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ کتنے پیسے ہیں ...... فرمایا کہ ساڑھے چار سو درہم ...... حضرت عثمانؓ نے ساڑھے چار سو درہم دیئے اور زرہ لے لی ...... جب علی المرتضیٰؓ جانے لگے تو حضرت عثمانؓ نے زرہ بھی واپس دے دی ...... اور فرمایا کہ یہ زرہ واپس کیوں دیتے ہو ...... فرمایا اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ رشتہ بنت نبیؐ کا ہو ...... اور خرچہ عثمان غنیؓ کا ہو ......

نکاح علیؓ کے گواہان؟:۔

تو حضرت علی اور فاطمہؓ کے رشتے کے دو گواہ ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں ......

خرچہ دینے والا عثمانؓ ہے ...... میں کہتا ہوں تمہاری اپنی کتابوں میں موجود

ہے کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کے نکاح کے گواہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں .... یہ نکاح تمہاری ہر کتاب میں ثابت ہے........ اس کے گواہ بھی ثابت ہیں........ اگر ابوبکرؓ وعمرؓ مسلمان نہیں تھے........ تو فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے دنیا کی کوئی طاقت ثابت نہیں کرسکتی ہے........

صدیقؓ کو حسینؓ سے محبت :-

میرے دوستو!........ باتیں بڑی لمبی ہیں........ لیکن میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا........ حضرت ابوبکرؓ صدیق کا حضرت حسینؓ سے کتنا گہرا تعلق ہے کہ کوئی اس تعلق کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا........

ایک دن راستے میں حضرت حسینؓ کھیل رہے تھے .... حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت حسینؓ کو اٹھایا........ اور اٹھا کر کہا علیؓ اس کی شکل کو دیکھو........ حسینؓ کی شکل تیری شکل سے تو نہیں ملتی .... ابن لعلی وشبھا لنبی........ علیؓ حسینؓ بیٹا تو تیرا ہے لیکن چہرہ مصطفیٰ کا ہے........ یہ حضرت ابوبکرؓ صدیق سے روایت مروی ہے ....

وفات سیدہ فاطمہؓ :-

حضرت فاطمہؓ کے انتقال کا جب وقت آیا........ تو حضرت فاطمہؓ کے سرہانے کونسی عورت بیٹھی تھی........ مجھے اس کا نام تو کوئی بتائے........ ورنہ میں بتاتا ہوں کہ حضرت فاطمہؓ کے سرہانے بیٹھنے والی اس عورت کا نام اسماء بنت عمیس تھا........ اور دوسری عورت کا نام سلمٰی بنت عمیس تھا........

Scanned with CamScanner

اسماءؓ بنت عمیس .... ابوبکر صدیقؓ کی بیوی تھیں
اور سلمیٰؓ بنت عمیس .... حضرت امیر حمزہؓ کی بیوی تھیں
تیسری بہن ام الفضلؓ .... یہ حضرت عباسؓ کی بیوی تھیں
چوتھی سوتیلی بہن میمونہؓ .... رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں

لیکن یہ عورتیں حضرت فاطمہؓ کے پاس بیٹھی تھیں......... اور تیمارداری کر رہی تھیں......... سات دن حضرت فاطمہؓ بیمار ہوئیں .... سات دن تک یہ ان کی تیمارداری کرتی رہیں .... اور جب انتقال ہوگیا تو انتقال کے بعد......... اسی اسماءؓ بنت عمیس نے حضرت فاطمہؓ کو غسل دیا .... اور اسی اسماءؓ بنت عمیس نے حضرت فاطمہؓ کو کفن دیا......... کفن اور غسل دینے والی عورت ابوبکرؓ کی بیوی ہے.........

سید فاطمہؓ کا جنازہ:۔

اور جب جنازہ مسجد نبوی میں لے جا کر رکھا گیا .... تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا کہ اے علی نماز جنازہ آپ پڑھائیں .... آپ ان کے خاوند ہیں......... تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے......... آپ نے فرمایا لا ینبغی لقوم ابابکرؓ ان یؤم غیرہ کہ جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہو اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مصلے پر کھڑا ہو......... اس لیے آپ فاطمہؓ کی نماز جنازہ پڑھائیں ....

چنانچہ حضرت علیؓ کے ارشاد کے بعد حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ حضرت ابوبکرؓ نے ساری دنیا کے سامنے پڑھائی......... حضرت فاطمہؓ کو غسل ابوبکرؓ صدیق کی بیوی دے......... فاطمہؓ کو کفن حضرت ابوبکرؓ صدیق کی

بیوی پہنائیں .... اور فاطمہؓ کا جنازہ ابوبکرؓ پڑھائے .... اور آج ایک طبقہ ابوبکرؓ صدیقؓ اور حضرت فاطمہؓ کے خلاف ان میں نفرت ڈالنے کی باتیں کرتا ہے .... وہ طبقہ مردود ہے .... وہ طبقہ ملعون ہے .... اس طبقہ کی کسی بات کا اعتبار نہیں ہے .... اور میں تو کہتا ہوں کہ ابوبکرؓ کو درمیان سے نکال لوں .... تو تم ایک منٹ کیلئے بھی اپنے بارہ امام ثابت نہیں کر سکتے ....

میرے بھائیو .... یہ ٹھیک ہے کہ حضرت علیؓ کا رشتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا گہرا ہے .... یہ بھی ٹھیک ہے کہ حضرت عثمانؓ کا رشتہ بھی بڑا گہرا ہے .... یہ بھی ٹھیک ہے کہ حضرت عمرؓ کا رشتہ بھی بڑا گہرا تھا .... یہ بھی ٹھیک ہے کہ حضرت حسنؓ و حسینؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے بھی تھے ....

نبیؐ و صدیقؓ :۔

لیکن جو تعلق ابوبکرؓ کا میرے نبی کے ساتھ تھا .... وہ پوری کائنات میں کسی اور کا نہیں ہے .... یہ علیحدہ بات ہے آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک آدمی بچپن کا دوست ہے .... بچپن کی دوستی کی وجہ سے اس کی رفاقت اور محبت ہے .... بچپن کی دوستی سے ساری باتیں ہیں ....

لیکن اس بات کا کیا کرو گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۶۳ سال کی عمر میں ہوتی ہے .... تو ابوبکرؓ کی وفات بھی ۶۳ سال کی عمر میں ہوتی ہے ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات دوپہر کو ۱۱ بجے ہوئی .... ابوبکرؓ

Scanned with CamScanner

کی وفات بھی دوپہر کے گیارہ بجے ہوئی ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وفات سے سات دن قبل بخار ہوا........ ابوبکرؓ کو بھی وفات کے سات دن قبل بخار ہوا........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بخار سے پہلے سر میں درد ہوا .... ابوبکرؓ کو بھی بخار سے پہلے سر میں درد ہوا ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے دو سال پہلے........ ایک یہودی لڑکی نے زہر دیا........ ابوبکرؓ کو بھی وفات سے دو سال پہلے........ ایک یہودی لڑکی نے زہر دیا........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زہر گوشت میں دیا گیا........ ابوبکرؓ کو بھی زہر گوشت میں دیا گیا........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر نے بھی جلدی اثر نہ کیا........ ابوبکرؓ کے زہر نے بھی جلدی اثر نہ کیا........

.... اور تو اور ....

میرے دوستو........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نواسے حسینؓ شہید ہوئے .... ابوبکرؓ کے بھی نواسے عبداللہ ابن زبیرؓ شہید ہوئے........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نواسے حسینؓ کا سر کاٹا گیا .... ابوبکرؓ کے نواسے کا بھی سر کاٹا گیا........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کا سر خلافت کی وجہ سے کاٹا گیا........ ابوبکرؓ کے نواسے کا بھی سر خلافت کی وجہ سے کاٹا گیا........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کا سر کاٹ کر خاندان کی بے عزتی

Scanned with CamScanner

کی گئی........ ابوبکرؓ کے نواسے ابن زبیرؓ کا بھی سر کاٹ کر خاندان کی بے عزتی کی گئی........

میرے بھائیو........ نبیؐ اور صدیقؓ کے اس اتفاق کو بھی دیکھو کہ ....

جس چارپائی پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ آیا........ اسی چارپائی پر ابوبکرؓ کا جنازہ آیا........

جو کپڑا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن پر رکھا گیا........ وہی کپڑا ابوبکرؓ کے کفن پر رکھا گیا........

جس روضۂ اقدس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہوئے .... اسی روضۂ اقدس میں ابوبکرؓ دفن ہوئے ....

رفاقت دنیا میں ایسی کسی نے نہ دیکھی ہوگی........ اور ایسی محبت کسی نے دیکھی نہ ہوگی........ خدا کی قسم رفاقتیں دنیا میں بڑی آئیں ہیں........ بڑی یاریاں آئیں ہیں........ لیکن........

ابوبکرؓ و عمرؓ کا جو پیار تھا
ابوبکرؓ و عمرؓ کا جو ربط تھا
ابوبکرؓ و عمرؓ کا جو عشق تھا
ابوبکرؓ و عمرؓ کا جو تعلق تھا
ابوبکرؓ و عمرؓ کا جو لگاؤ تھا
ابوبکرؓ و عمرؓ کی جو محبت تھی
ابوبکرؓ و عمرؓ کی جو صداقت تھی
ابوبکرؓ و عمرؓ کی جو صباحت تھی

Scanned with CamScanner

اس کو عرش والا خدا جانتا ہے یا مصطفیٰ جانتا ہے.......... اور کوئی جان

سکتا ہے.........

میرے بھائیو.......... تم غزوہ تبوک کی کہانی پیش کرتے ہو.........

تبوک میں سب لوگ جانتے ہیں.......... کہ.........

حضرت عمرؓ نے .... آدھا سامان دے دیا

حضرت عثمانؓ نے .... ہزاروں اشرفیاں دے دیں

لیکن جب ابوبکر صدیقؓ کی باری آئی.......... تو ابوبکر صدیقؓ نے کیا

دیا.......... تو خواجہ دل محمد نے کیا عجیب بات کہی ہے........ خواجہ دل محمد

کہتے ہے.......... کہ..........

اصحابؓ پاک مصطفیٰ ؐ کو حق نے کیا جگر دیا
باہر قوم بے دھڑک سب نے مال و زر دیا،
کسی نے سل سلا دیا کسی نے نصف گھر دیا
مگر عائشہ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا

ازواج و اولادؓ اور خلفائے راشدینؓ:۔

میرے دوستو .... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین

لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں........ تم اہل بیت کا ذکر کرتے ہو کہ صرف

حضرت علیؓ کے گھر والوں کا ذکر ہونا چاہیئے.......... اور کسی کے گھر والوں کا

ذکر نہیں ہونا چاہیئے.........

حضرت ابوبکرؓ صدیق کی آٹھ بیویوں میں.......... ایک عاطفہ بھی تھی

آٹھ بیویوں میں ایک عنیبہ بھی تھی........ آٹھ بیویوں میں ایک عاصمہ بھی تھی........ یہ عورتیں ہیں........

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گھر والیاں ہیں .... اور ان کی اولاد سات لڑکے ہیں........ پانچ لڑکیاں ہیں .... انکا ذکر کوئی نہیں کرتا کیوں یہ عمرؓ ہیں انکا ذکر کوئی نہیں کرتا........ انہیں کوئی نہیں جانتا........

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نو لڑکے اور نو بیویاں ہیں........

ان نو لڑکوں میں ایک لڑکے کا نام عدان بن عثمانؓ ہے؟........ ایک لڑکے کا نام عمر بن عثمانؓ ہے........ ایک لڑکے کا نام عبداللہ بن عثمانؓ ہے .... یہ عدان بن عثمانؓ جو ہے .... یہ وہ عثمانؓ کا بیٹا ہے جس کا نکاح حضرت حسینؓ کی لڑکی سکینہ بنت حسینؓ سے ہوا .... آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت عثمانؓ کے ایک بیٹے کا نام عمر بن عثمانؓ ہے........ اس عمر بن عثمان کا ایک بیٹا........ جس کا نام ہے زید بن عمر بن عثمانؓ........

زید بن عمر بن عثمانؓ کے ساتھ حضرت حسینؓ کی دوسری بیٹی فاطمہؓ بنت حسینؓ کا نکاح ہوا........

حضرت عثمانؓ کی بیٹیاں سات تھیں .... ان سات بیٹیوں میں ایک کا نام عائشہ بنت عثمان ہے .... اس عائشہ کا نکاح سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کے ساتھ ہوا........ آپس میں کتنی محبت ہے........ آپس میں کتنا پیار ہے........ آپس میں کتنا تعلق ہے ....

سکینہؓ بنت حسینؓ کا نکاح:۔

اور کہتے ہیں کہ یہ سکینہ بنت حسینؓ چھوٹی عمر میں فوت ہوگئی

Scanned with CamScanner

اور یہ لوگ ان کا تابوت بھی نکالتے ہیں........ ہائے میں حیران
ہوں جب میں نے تاریخ کی کتابوں کو کھنگالا........ تو مجھے مراء الانصاب
ایک بہت بڑی تاریخ کی کتاب ہے........ جس میں سارے رشتے عربی
میں موجود ہیں........ اس میں لکھا ہے کہ سکینہ بنت حسینؓ کا........

پہلا نکاح .... عبداللہؓ بن حسنؓ سے ہوا
دوسرا نکاح .... عصبہؓ بن عبدالعزیزؒ سے ہوا
تیسرا نکاح .... عدانؓ بن عثمان غنیؓ سے ہوا
چوتھا نکاح .... عثمان غنیؓ کے پوتے سے ہوا
پانچواں نکاح .... مدینہ کے ایک اور صحابیؓ سے ہوا

میرے بھائیو........ میں حیران ہوتا ہوں کہ اس سکینہ کے پانچ نکاح
ہوئے........ یکے بعد دیگرے کہ کوئی خاوند فوت ہوگیا........ کسی سے علیحدگی
ہوگئی........ اور یہ قلابے ملاتے ہیں بیٹھ کر کہ یہ تو بچپن میں فوت ہوگئی........
اگر یہ بچپن میں فوت ہوگئی........ تو ان کا بعد میں جو نکاح ہوا وہ کس
کے ساتھ ہوا کیسے ہوا........

اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس سکینہ کا نکاح........ جب عبداللہؓ بن
حسنؓ سے ہوا........ تو عبداللہؓ بن حسنؓ کے گھر میں........ اس سکینہؓ کے
بطن سے دو بچے پیدا ہوئے........ ایک بچے کا نام انہوں نے ابوبکرؓ اور
دوسرے کا عمرؓ رکھا........

یہ اولاد کہاں سے پیدا ہوئی

یہ پوری تاریخ کس نے بتائی

یہ تاریخ کے اوراق کس نے کھولے

میرے بھائیو.......... آج بھی میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے..........

ایک منٹ کیلئے مان لیتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرفاروقؓ .... اور حضرت عثمانؓ نے علی المرتضیٰؓ سے زبردستی خلافت چھین لی تھی

یہ زبردستی کام ہوگیا........

آل سیدنا علیؓ:۔

لیکن حضرت علی المرتضیٰؓ کی آٹھ بیویاں ہیں.......... ان آٹھ بیویوں کے ۱۵ لڑکے اور ۷ لڑکیاں ہیں .... پندرہ لڑکوں میں ....

ایک کا نام .... ابوبکرؓ ہے

ایک کا نام .... عمرؓ ہے

ایک کا نام .... عثمانؓ ہے

ایک کا نام .... معاویہؓ ہے

ایک کا نام .... عبدالرحمٰنؓ ہے

..........اور اٹھارہ لڑکیوں میں..........

ایک کا نام .... عائشہؓ ہے

دو کا نام .... حفصہؓ ہے

ایک کا نام .... ام رقیہؓ ہے

ایک کا نام .... ام کلثومؓ ہے

ایک کا نام .... زینبؓ ہے

ایک کا نام .... ام الحکمؓ

بتاؤ خلافت تو زبردستی چھین لی گئی تھی .... علیؓ کے بیٹوں کے نام زبردستی کس نے رکھوائے....... بیٹیوں کے نام تو زبردستی کوئی نہیں رکھوا سکتا ہے.......

ایک رافضی میرے پاس (یعنی فاروق شہیدؒ کے) آیا .... میں نے اس کو کہا کہ بتاؤ علی المرتضیٰؓ نے اپنے بچوں کے نام ابوبکرؓ کے نام پر کیوں رکھے .... اس ملعون نے کہا عجیب بات کہی....... کہ اس نے کہا صاحب بات دراصل یہ ہے کہ دشمنوں کے نام پر بچوں کے نام رکھے.......... تا کہ دشمن ہر وقت سامنے رہے....... اور صبح و شام وہ اس کو گالیاں دیتے رہیں....... (نعوذ باللہ)

میں نے کہا پھر اس طرح کرو کہ آج تم بھی اپنے کسی بیٹے کا نام یزید رکھو....... کسی کا نام شمر رکھو .... کسی کا نام ابن ابی زیاد رکھو....... یہ نام رکھو تا کہ صبح و شام تم بھی ان دشمنوں کو گالیاں دیتے رہو.......... کتنی جھوٹی اور دکھ کی بات ہے .... من گھڑت کہانیاں کہتے ہیں .... یہ جناب عالی کہ فلاں چیز قرآن سے ثابت ہے....... علی کی خلافت قرآن سے ثابت ہے....... فلاں کی خلافت فلاں جگہ سے ثابت ہے....... ٹھیک ہے علیؓ کی خلافت ثابت ہوگئی....... لیکن خلافت جھوٹی ثابت ہے....... تم قرآن کی آیتوں کا مطلب اگر بگاڑتے ہو.......... تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے.......

Scanned with CamScanner

لطیفہ :-

ایک آدمی کو کسی نے کہا کہ بھائی تو نماز کیوں نہیں پڑھتا........ اس نے کہا کہ میں تو گھر پڑھ لیتا ہوں........ اس نے کہا کہ جماعت کے ساتھ پڑھا کرو........ تو اس نے جواب دیا.........یار نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے سے تو قرآن نے منع کیا ہے.........

اس نے کہا کہاں آیا ہے........ اس نے کہا قرآن میں نہیں آیا کہ ان الصلوۃ تنھی کہ بھائی نماز تنہا پڑھا کرو........ اکٹھے مل کر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے........ قرآن کا معنی بدل دیا........

تو اسی طرح اگر یہ خلافت کا معنی بدل دیتے ہیں........ تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے........

سیدنا عمرؓ کی وسیع الظرفی:-

ایک دو اعتراضات ہیں ایک اعتراض ہے کہ اگر کوئی کہے کہ دیکھو آپ علی المرتضیٰؓ کی بات کرتے ہیں........ لیکن عمرؓ نے یہ نہیں کہا تھا کہ لو لا علی لھلک عمرؓ کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا........

میں نے کہا کہ بالکل کہا تھا........ لیکن تمہیں پتہ ہے کہ یہ الفاظ حضرت عمرؓ نے حضرت معاذؓ کے بارے میں بھی کہے تھے........ حضرت معاذ کے بارے میں فرمایا تھا لو لا معاذ لھلک عمرؓ اگر آج معاذ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا........

اس کا معنی یہ نہیں کہ اگر عمرؓ نے یہ کہہ دیا تو علی کا خلافت میں پہلا

Scanned with CamScanner

ہر آ گیا....... یہ جزوی بات ہے کہ ایک مسئلہ حضرت عمرؓ کی سمجھ میں وقتی طور پر نہیں آیا .... اور حضرت علیؓ کی سمجھ میں آ گیا تو انہوں نے بیان کر دیا........ حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں حوصلہ افزائی کی اخیر کر دی .... یہ کہہ دیا کہ آج اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا .... یہ تو عمرؓ کی وسعت ظرفی کی دلیل ہے ....

اور میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پوری زندگی میں........ دو مقامات پر حضرت عمرؓ فاروق نے حضرت علیؓ سے کہا تھا کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا........ ایک مرتبہ حضرت معاذؓ کے بارے میں فرمایا تھا کہ جب ایک عورت کو حد لگائی گئی........ حد کی سزا دے دی گئی........ جب اس کی سزا پر عمل درآمد ہونے لگا تو حضرت معاذ بھاگے ہوئے حضرت عمرؓ کے پاس گئے .... اور کہنے لگے اے امیر المومنین آپ کو پتہ نہیں کہ یہ عورت حاملہ ہے........ اس کے پیٹ میں بچہ ہے........ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ حاملہ عورت کو حد نہ لگائی جائے ....تو اس کو بلایا گیا .... تحقیق ہوئی پتہ چلا کہ یہ عورت حاملہ ہے........ تو اس وقت حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر آج معاذ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا........

یعنی عمرؓ ایک غلط کام کر بیٹھتا .... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن کیا جواب دیتا ....

اس بات سے حضرت معاذ خلیفہ اول نہیں بن گئے .... بلکہ ایک بات تھی اس بات میں غلط فہمی کی نشاندہی ہوئی........ اس نشاندہی کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے کہہ دیا کہ اگر آج معاذ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا........

Scanned with CamScanner

ایک عجیب واقعہ:۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ آتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکے کو گرفتار کر کے لے جا رہے تھے......اس لڑکے نے حضرت علیؓ کو دور سے دیکھ کر پکارا...... اور کہا کہ" اے علیؓ ابن ابی طالب مجھے بچاؤ...... حضرت علیؓ نے پوچھا کیا ہوا...... تو وہ لڑکا کہنے لگا کہ اے علیؓ میں بے گناہ ہوں...... مجھے بے گناہی کے باوجود قتل کی سزا دی گئی...... مجھے بچاؤ میں بے گناہ ہوں...... حضرت علیؓ نے پولیس کے آدمی سے پوچھا کہ کیا بات ہے...... تو اس پولیس کے آدمی نے کہا کہ اے علیؓ آپ کو معلوم نہیں کہ اس لڑکے نے اپنے مالک کو قتل کیا ہے...... اور مالک کے قتل کے بدلے میں اس کو قتل کیا جا رہا ہے...... حضرت علیؓ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ بھائی تو نے مالک کو قتل کیا ہے...... اس لڑکے نے کہا کہ ہاں میں نے مالک کو قتل کیا ہے......

تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ پھر تو تیرا قتل اس قتل کے بدلہ میں جائز ہے...... تو اس لڑکے نے کہا کہ جائز نہیں ہے...... کیونکہ میرا مالک میرے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا تھا...... میری عزت پر وہ حملہ کرنا چاہتا تھا...... تو میں نے اپنی عزت کو بچانے کیلئے اس کو قتل کیا تھا...... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جو آدمی عزت کو بچانے کیلئے کسی کو قتل کر دے...... تو اس کے بدلہ میں اس کو قتل نہیں کیا جاتا...... سپاہی سے پوچھا واقعی اس نے یہ کہا سپاہی نے کہا کہ بات تو ٹھیک ہے......
لیکن اس کے پاس گواہ اس واقعہ کے کوئی نہیں کہ وہ میرے ساتھ

برائی کا ارادہ کرتا تھا........ اس کا گواہ اس کے پاس کوئی نہیں
لیے خلیفہ وقت اور قاضی وقت نے تو یہ دیکھا کہ مالک قتل ہوگیا........ اس
مالک تو چلا گیا........ اب کون بتائے کہ مالک نے اس کے ساتھ برائی کا
ارادہ کیا تھا........ اس کا گواہ کوئی نہیں .... اس لیے ہم نے اسے قتل کی
سزا دی ہے........ وہ لڑکا رونے لگا اور کہنے لگا واقعتاً میرے مالک نے
میرے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تھا........

حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور آ کر فرمایا کہ اے امیر
المؤمنین.......... آپ اس قتل کی تفتیش میرے سپرد کریں........ حضرت علیؓ
"اقضھم علیؓ" تھے........ ان کے فیصلے بڑے گہرے ہوا کرتے تھے
.... کوئی شک نہیں .... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے........ اس
قتل کی تفتیش آپ کریں........ اب حضرت علیؓ تفتیش کرنے کے لیے آئے
.... اس لڑکے سے پوچھا بتا تیرے مالک کی قبر کہاں ہے........ اس نے
کہا فلاں قبرستان میں ہے ....

حضرت علیؓ نے پولیس کے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لیا.......... اور
پولیس کے چند آدمیوں کے ہمراہ اس قتل کی تفتیش کیلئے قبرستان میں چلے
گئے........ جب قبرستان پہنچے تو پولیس کے آدمیوں سے کہا کہ اس کے مالک
کی قبر کھودو .... ابھی چند دن پہلے کی بات تھی........

جب انہوں نے قبر کھودی تو قبر میں اس کے مالک کی لاش نہیں
تھی........ جب اس کی قبر میں مالک کی لاش نظر نہ آئی تو حضرت علی رضی اللہ
عنہ واپس آ گئے .... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا کہ

Scanned with CamScanner

امیر المومنین یہ لڑکا سچا ہے........ وہ مالک واقعی اس کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا تھا........ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے........

تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ جو آدمی لڑکوں سے برائی کا ارادہ کرتا ہے........ جب اس کا انتقال ہوجاتا ہے........ اور اس کو قبر میں ڈالا جاتا ہے........ تو اس کی لاش کو اٹھا کر قوم لوط کے قبرستان میں بھیج دیا جاتا........ تو اس لیے جب ہم نے اس کی قبر کو کریدا........ تو اس قبر کے اندر اس کا مالک نہیں تھا........ جبکہ ابھی چند دن پہلے اس کو دفن کیا گیا تھا........ اس لیے واقعی اس کا مالک اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہوگا........ اس شک کا فائدہ دیتے ہوئے اس لڑکے کو بری کیا جاتا ہے........

اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا........ لو لا علی لھلك عمرؓ اگر آج علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہوجاتا........

تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ خلافت ان کی ہے........ خلافت میں ان کو پہلا مقام مل گیا........ یہ جزوی بات ہے جس کے لئے میں نے حضرت معاذؓ کی روایت بتائی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت معاذؓ کے بارے میں فرمایا........ لو لا معاذ لھلك عمرؓ ....

دوسرا عجیب واقعہ :۔

اور اس کے بعد دوسرا واقعہ اور آتا ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں ایک نوجوان لڑکا یہ کہتا ہے کہ لوگو میری جان بچاؤ میں مر رہا ہوں .... مجھ پر ناجائز حد قصص لگائی جا رہی ہے .... قصص اس کو کہتے ہیں کہ کوئی آدمی کسی

Scanned with CamScanner

پر تہمت لگائے......... جھوٹی تہمت ہو تو اس کو (۸۰) اسی کوڑوں کی سزا
شریعت میں دی جاتی ہے......... جب اس نے دہائی دی تو حضرت علیؓ
کو پتہ چلا......... حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا کیا ہوا......... وہ لڑکا کہنے
لگا کہ جو عورت سامنے آرہی ہے......... یہ عورت میری ماں ہے.........
میں اس کو ماں کہتا ہوں......... اور یہ کہتی ہے کہ تو میرا بیٹا نہیں......... اس
لیے مجھ پر قصص کی حد لگائی جارہی ہے......... جبکہ میں اس عورت کا لڑکا
ہوں.........

حضرت علیؓ نے اس عورت سے پوچھا کہ بتاؤ واقعی یہ تیرا لڑکا ہے
.... اس عورت نے کہا کہ میں تو اس کو جانتی ہی نہیں ہوں......... میں
نے اس کو کبھی دیکھا نہیں ہے......... اب بات کافی سنگین ہوگئی......... اور
لڑکے نے اونچی اونچی آواز کے ساتھ رونا شروع کردیا......... اور کہنے لگا کہ
میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ عورت میری ماں ہے......... اور عورت کہتی ہے
کہ میں نے اس کو دیکھا تک نہیں ہے......... بات بڑی عجیب ہے.........
اس عورت کے بھائی اس کے ساتھ ہیں......... اور تہمت کیا تھی کہ جب ایک
پاکباز عورت پر کوئی آدمی یہ الزام لگائے کہ فلاں لڑکا فلاں عورت کا بیٹا
ہے......... اور اس عورت کا ابھی تک نکاح نہ ہوا......... تو گویا کہ اس نے
اس عورت پر تہمت لگادی کہ یہ کسی آدمی کیساتھ اس کا تعلق ہوا ہے.........

اب عورت کہتی ہے کہ آج تک میں نے شادی نہیں کرائی......... اس
کے بھائی کہتے ہیں کہ کوئی مرد آیا نہیں......... اور یہ لڑکا کہتا ہے کہ میں اس کا
لڑکا ہوں......... تو اس نے ہماری کنواری بہن پر تہمت لگائی ہے.........

Scanned with CamScanner

اس لیے ہم نے اسے (۸۰) اسی کوڑوں کی سزا کیلئے مقدمہ دائر کیا.........
اور فاروق اعظمؓ کے دور کی عدالت نے اس کو ۸۰ کوڑوں کی سزادی.........

اب حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے پاس آ کر کہا اے امیرالمومنین .... اس حد کی تفتیش میرے سپرد کر دی جائے .... حضرت عمرؓ نے فرمایا ٹھیک ہے......... حضرت علیؓ اس کی تفتیش کرنے لگے......... مسجد کے باہر لوگ بیٹھ گئے .... وہ عورت بھی بیٹھ گئی .... اور وہ لڑکا بھی بیٹھ گیا.........اس کیس کی تفتیش حضرت علیؓ کر رہے ہیں ....

حضرت علیؓ نے اس لڑکے سے کہا کہ جو فیصلہ میں کروں گا......... تجھے منظور ہے .... اس نے کہا کہ بالکل منظور ہے......... تو پھر حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا لکھ دے......... اس نے لکھ دیا.........

اب حضرت علیؓ نے اس عورت سے کہا کہ جو فیصلہ میں کروں وہ تجھے بھی منظور ہے......... اس نے کہا منظور ہے .... حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا تو بھی لکھ دے......... تو دونوں نے لکھ دیا.........

اب حضرت علیؓ کا فیصلہ سنو .... حضرت علیؓ نے لڑکے سے کہا کہ واقعی یہ تیری ماں ہے......... اس لڑکے نے کہا ہاں.........

عورت سے کہا واقعی یہ تیرا بیٹا نہیں ....اس عورت نے کہا نہیں .... حضرت علی المرتضیٰؓ نے کہا کہ واقعی تم غیر ہو......... عورت نے کہا بالکل غیر ہیں .... اب حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس لڑکے کا بازو پکڑ کر کہا......... میں نے اس عورت کا نکاح پانچ سو درہم کے بدلے میں تیرے ساتھ کر دیا.........

Scanned with CamScanner

فیصلہ دیکھو........ اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ میں عورت کا ہاتھ پکڑا دیا........ اور کہا کہ جاؤ اس عورت کو لے جاؤ اور دونوں میاں بیوی آپس میں تعلقات قائم کرو........ جس طرح میاں بیوی کے تعلقات ہوتے ہیں........ تم چلے جاؤ........

جس وقت اس لڑکے نے اس عورت کا ہاتھ پکڑا اور پکڑ کر وہ اس عورت کو لے جانے لگا........ تو وہ عورت چیخ کر کہنے لگی کہ اے علیؓ ماں کا نکاح بیٹے کیساتھ کیسے ہوسکتا ہے........

اس بات کا جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا........ تو انہوں نے فرمایا........ لو لا علی لهلك عمر اگر آج اس موقع پر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہوجاتا........

یہ ایک جزوی مسئلہ ہے .... یہ ایک فقہ کا مسئلہ ہے کہ جس فقہ کے مسئلے کا حضرت فاروق اعظمؓ نے فیصلہ نہ کیا تھا........ بلکہ قاضی عدالت نے فیصلہ کیا تھا........

لیکن علیؓ نے ایسی تفتیش کی کہ جرم کا پتہ چل گیا........ اب اس عورت سے پوچھا گیا کہ تو اب مان گئی کہ میرا بیٹا ہے .... تو نے جھوٹ کیوں بولا .... اس عورت نے کہا کہ میرا خاوند بڑا امیر تھا........ اس کی کافی جائیداد تھی........ اس سے صرف یہ ایک لڑکا تھا........ میرے بھائی میری شادی کسی اور جگہ کرنا چاہتے تھے........ اور ساری جائیداد کو ہڑپ کرنا چاہتے تھے........ اگر یہ لڑکا میرا ثابت ہوجاتا تو جائیداد ساری اس کے پاس چلی جاتی .... اس بات کو پورا کرنے کیلئے .... یعنی جائیداد کو ہڑپ

Scanned with CamScanner

کرنے کیلئے ہم نے یہ ڈراما رچایا ہے........ اس لیے ہمارا قصور ہے .... اس عورت کا قصور ثابت ہوگیا........ اور لڑکا بالکل بری ہوگیا........

میرے دوستو .... ایک دو مسائل میں حضرت علیؓ المرتضیٰ شیر خدا کی خلافت اول ثابت نہیں ہوتی........ اگر ایک آدمی آپ حضرات میں سے کسی کو........ یہ کہے کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ یاعلی ان تکون منی بمزلتی ھارون من موسیٰ .... اے علی تو میرے لیے اس طرح ہے جس طرح موسیٰؑ کے لیے ہارون تھے........

تو تم کہو گے کہ بالکل ٹھیک ہے .... اسی طرح وہ پھر کہے گا کہ دیکھو موسیٰ کے بعد درجہ ہارون کا ہے .... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ........ تو میرے لیے اس طرح ہے کہ جس طرح موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے .... تو جب موسیٰؑ پیغمبر کے بعد درجہ ہارونؑ کا آیا........

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد درجہ اس حدیث کی وجہ سے حضرت علیؓ کا آنا چاہیئے .... یہ حدیث یہ لوگ بیان کرتے ہیں........

میرے بھائیو........ تو میں اس حدیث کا بھی جواب دینا چاہتا ہوں........ کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمائی تھی .... تو یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ تبوک میں جاتے ہوئے فرمائی........ اور جب حضرت علی المرتضیٰؓ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا ....

میرے بھائیو........ یہ جنگ تبوک وہ ہے........ جس میں ۳۰ ہزار صحابہؓ کا مقابلہ اڑھائی لاکھ رومیوں سے ہوا تھا........ جب مسلمانوں

Scanned with CamScanner

لشکر وہاں سے چل پڑا .... تو عورتوں نے مل کر حضرت علیؓ سے کہا کہ اے علیؓ .... تو، تو اتنا بہادر ہے .... اتنا جرنیل ہے .... تجھے تیرا نبیؐ عورتوں اور بچوں میں چھوڑ گیا ہے .... حالانکہ تو، تو بڑا طاقتور ہے ....

حضرت علی المرتضیٰؓ کو غیرت آئی .... تو حضرت علیؓ نے اس جہاد کی غیرت کی وجہ سے مدینہ چھوڑ دیا .... مدینہ چھوڑ کر اس تبوک کے راستے کی طرف چل پڑے .... اور حضرت علیؓ جب مقام جرف پر پہنچے .... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے حضرت علیؓ کو دیکھا .... اور دیکھ کر فرمایا اے علیؓ .... تجھے تو میں قائم مقام بنا کر آیا تھا .... تو نے مدینہ کیوں چھوڑا ....

کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا .... اتخلفنی فی البنان والنساء .... اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر آ گئے .... میری غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ میں جہاد سے رک جاؤں .... یہ حضرت علیؓ کا جوش جہاد تھا کہ مدینہ چھوڑ دیا ....

میرے بھائیو .... میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا .... بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے .... اس موقع پر حضرت علیؓ کو فرمایا کہ اے علیؓ! .... تو اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ کہ تو میرے لیے اس طرح بن جائے .... جس طرح موسیٰ کے لیے ہارون تھے ....

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ پر گئے .... اور حضرت

ہارون علیہ السلام کو بھائی سمجھ کر پیچھے قوم کے پاس چھوڑ گئے ....

اے علیؓ .... اس لیے کہ میں نے بھی تجھے اپنا بھائی سمجھ کر

جب تبوک کے میدان میں آیا تھا .... تو تجھے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر

آیا تھا ....

تو میں نے کہا کہ اس سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی

خلافت اول کیسے ثابت ہوگئی .... اللہ تعالیٰ صحیح سمجھنے کی توفیق دے

(آمین)

واخر دعونا عن الحمد للہ رب العالمین

Scanned with CamScanner

شہادت سیدنا امیر حمزہؓ

خطبہ:-

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَ نَستَعِینُہٗ .... وَنَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ .... وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا.......مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ .... وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .... وَنَشھَدُ اَن لَّآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ .... وَلَا نَظِیرَ لَہٗ وَلَامُشِیرَ لَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَا وَزِیرَ لَہٗ .... وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الاَنبِیَاءِ....... اَلمَبعُوثُ اِلٰی کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَذِیرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا....... وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی القُراٰنِ المَجِیدِ وَالفُرقَانِ الحَمِیدِ....... اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوبِھِمُ الاِیمَانَ (پارہ ۲۸ المجادلہ آیت ۲۲)

وَقَالَ اللّٰہُ فِی مَوضِعٍ آخَر....... وَلَا تَحسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَموَاتًا بَل اَحیَاءٌ عِندَ رَبِّھِم یُرزَقُونَ (پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۶۹)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیمُ....... وَنَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَالشَّاکِرِینَ....... وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ.......

تمہید:-

زباں پر مومنوں کے جب بھی ذکر تاجدار آئے
تو اس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ باوفا جب ہوں
پھر کیونکر نہ باغ مصطفےٰ میں بہار آئے

Scanned with CamScanner

واجب الاحترام

بزرگو اور دوستو

صحابہؓ کی محبت کی خوشبو آرہی تھی......... اور ان کے دلوں میں.........

.... یہ جذبہ ....

.... یہ محبت ....

.... یہ ایثار ....

.... یہ ولولہ ....

کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے ناموس کے لئے......... ہماری بوٹی بوٹی بھی ہو جائے تو سعادت ہے......... اور اس کے لئے ہم کبھی بھی گردنا جھکانے کے لئے تیار نہیں ہیں.........

میرے دوستو!......... اس شوال کے مہینے......... میں اس اسلامی تاریخ کا ایک جلیل القدر واقعہ جس کو جنگِ اُحد کہا جاتا ہے......... وہ پیش آیا تھا......... اور اس جنگ میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تھا......... میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کے سامنے ان شہداء کی تاریخ پیش کروں......... جنگِ اُحد کے شہداء میں.........

ان صحابہؓ کا ایمان

ان صحابہؓ کا ولولہ

ان صحابہؓ کی محبت

ان صحابہؓ کی قربانیاں

ان صحابہؓ کی رفاقتیں

Scanned with CamScanner

سب کچھ آپ کے سامنے آئے گا.........

پہلے دیدارِ محبت پھر موت :۔

یہ جنگِ اُحد وہی غزوہ ہے کہ جس غزوہ میں ایک صحابیؓ پہاڑ کی چٹان کے نیچے تڑپ رہا تھا......... اس جنگ میں تاجدارِ رسالت موجود تھے.........

ایک آدمی پانی کا مشکیزہ لے کر قریب سے گزرا......... اس ایک صحابیؓ کے جسم پر سترہ زخم تھے......... اور ان زخموں سے لہو کے فوارے نکل رہے تھے......... اس تڑپنے والے نے اس کو اشارے سے بلایا......... وہ قریب پہنچا تو اس نے کہا تجھے پانی چاہیئے......... اس تڑپنے والے نے کہا کہ مجھے پانی نہیں چاہیئے......... اس نے کہا تجھے دودھ چاہیئے.........

کیونکہ تو تڑپ رہا ہے......... اس تڑپنے والے نے کہا کہ مجھے دودھ بھی نہیں چاہیئے......... اس نے کہا کہ میں تیرے زخموں پر مرہم پٹی کر دوں......... اس نے کہا مرہم پٹی بھی نہیں چاہیئے......... تو اس نے کہا تیرے جسم سے لہو کے فوارے نکل رہے ہیں تو تو کیا چاہتا ہے.........

اس تڑپنے والے نے جو لفظ کہا وہ ایک عجیب لفظ تھا......... اس کو حدیث میں لکھا گیا ہے......... سنہرے الفاظ سے تاریخ میں موجود ہے.........

تڑپنے والے نے کہا کہ اے جانے والے......... اے پانی پلانے والے......... پانی کو زمین پر رکھ دے......... مجھے اپنے کندھے پر اٹھا لے......... میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے......... ایک دفعہ محمد کا چہرہ دیکھ لوں......... صلی اللہ علیہ وسلم.........

میرے دوستو......... اس تڑپنے والے نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں

مرنے سے پہلے........ ایک دفعہ نبوت کا دیدار کروں........ ایک دفعہ کملی والے کا چہرہ دیکھ لوں........ اس نے پانی کا مشکیزہ زمین پر رکھا........ اور اس تڑپنے والے کو کندھے پر اٹھایا........ اور وہ چلتا چلتا پہاڑوں پر چڑھتا ہوا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلا........

حدیث میں موجود ہے........ کہ اس تڑپنے والے نے دور سے جب نبوت کا چہرہ دیکھا........ تو اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے........ میں پیدل نہیں جاؤں گا........ میں گھسٹ کر جاؤں گا........ میں تیرے کندھے پر نہیں جاتا........ اس نے اپنے کندھے سے اتار کر زمین پر بٹھا دیا........

اب دیکھو وہ تڑپتا ہوا........ اور پتھروں پر گھسٹتا ہوا........ نبیؐ کی خدمت میں چلا گیا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر رونق افروز تھے........ آپ کے قدم زمین پر لٹک رہے تھے........ یہ آپؐ کے قریب پہنچ گیا........ اپنے رخساروں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلوؤں کے ساتھ لگا لیا........

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غور کیا........ فرمایا لوگو........ یہ تو زیاد ابن مسکن ہے........ یہ تڑپ رہا ہے........ کسی نے جنتی دیکھنا ہو تو زیاد کے چہرے کو دیکھ لے........ یہ زیاد سیدھا جنت میں جا رہا ہے........ اس حالت میں اس زیاد کی جان نکل گئی........ تو کہنے والے نے کہہ دیا........

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی دل کی آرزو ہے

یہ نبیؐ کا پیار تھا

یہ نبیؐ کا عشق تھا

یہ نبیؐ کی محبت تھی

اُحد اور اُحد کا معنی :۔

میرے دوستو........ یہ واقعہ جنگ اُحد کا ہے........ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ احد کو احد کیوں کہتے ہیں........ توجہ سے بات سمجھیں........ احد عربی زبان کا لفظ ہے........ اُحد اُحد سے ہے........ اُحد ایک ہے........ کیونکہ اُحد کا معنی ایک ہے........ اور اُحد کا معنی بھی ایک ہے........ اس لئے اس کو اُحد کہا جاتا ہے........ اُحد کا معنی اکیلا........ یہ چونکہ اکیلا پہاڑ ہے........ اس لئے اس کو اُحد کہا جاتا ہے........

کفر کے امام قتل ہو گئے :۔

دوسری بات یہ ہے .... اس احد کی لڑائی کا واقعہ کیوں پیش آیا ؟........ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جنگِ بدر میں........ فتح و نصرت والا پرچم آپؐ کے نبوت والے ہاتھوں میں آیا........ اور مشرکینِ مکہ کے تقریباً (۷۰) ستر بڑے بڑے سردار ذبح کر دیئے گئے........

اور اسلام کی فتح کا پرچم پورے عرب کی وادیوں میں لہرا دیا گیا........ اور عرب کے مشرکین پر سکتہ طاری ہو گیا........

اور میرے دوستو........ مشرکینِ مکہ کو بڑی تکلیف تھی کہ جی ہمارے سردار مارے گئے ہیں........

ابو جہل ذبح ہو گیا ہے

عتبہ ذبح ہو گیا ہے

ولید ذبح ہو گیا ہے

شیبہ ذبح ہو گیا ہے

اخنس بن شریک ذبح ہو گیا ہے

اب اس کا بدلہ لینے کے لئے لوگ جمع ہوئے........مکہ مکرمہ میں مشرکین مکہ کا سردار ابو جہل کی جگہ ابو سفیان تھا........وہ ابو سفیان جو بعد میں تاجدارِ رسالت کے قدموں میں آکر جھکا........وہ ابو سفیان جس نے بعد میں جنگِ حنین میں........ حضور علیہ السلام سے جنت کا ٹکٹ حاصل کر لیا........ وہ ابو سفیان آج میٹنگ کرتا ہے........اور اس میٹنگ میں وہ قافلہ جو ملکِ شام سے اسلحہ سے لیس ہو کر آرہا تھا........اس قافلہ کا سارا اساماان انہوں نے جنگ کرنے کے لئے محفوظ کر رکھا تھا........اس جنگ کے سامان کو جمع کیا........اور تین ہزار کا لشکر تیار کیا........ تین ہزار کا لشکر تیار کر کے مدینہ منورہ سے حملہ کرنے کے لئے........انہوں نے فیصلہ کیا........

سیدنا عباسؓ کا پیغام :۔

اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا حضرت عباسؓ مکہ مکرمہ میں موجود تھے........انہوں نے جب مشرکین مکہ کی اس میٹنگ کو دیکھا کہ قافلہ میرے بھتیجے پر حملہ کرنے کے لئے مدینہ کی طرف جا رہا ہے........تو حضرت عباسؓ نے ایک تیز رفتار قاصد بھیجا........کہ وہ جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے........

اگر عالم الغیب پیغمبرؐ ہوتا تو عباسؓ کبھی بھی اپنا قاصد نہ

بچپن...... عباسؓ کو پتہ ہوتا کہ نبی کو خود بخود پتہ چل جائے گا...... حضرت عباسؓ جانتے تھے کہ عالم الغیب اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا...... وہ تیز رفتار قاصد مکہ سے چلا اور تین دن کے بعد وہ مدینہ پہنچا...... جب وہ مدینہ میں پہنچا...... اس نے حضرت عباسؓ کا پیغام دیا کہ...... مشرکین مکہ تین ہزار کا لشکرلے کر آپ کے مقابلے کے لئے مکہ سے چل پڑے ہیں......

تو حضور علیہ والسلام نے اسی وقت مسجد نبویؐ میں تمام صحابہؓ کا اجتماع کیا...... اور اجتماع کر کے فرمایا کہ لوگو بتاؤ...... ہمیں مشورہ دو کہ لڑائی کس طرح لڑنی چاہئے......

کچھ لوگوں نے کہا کہ میدان جنگ میں نکل کر لڑائی کریں گے......

کچھ نے کہا کہ مدینہ کے ارد گرد خندق کھود کر لڑائی کریں گے......

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ذاتی رائے یہی تھی...... کہ مدینہ میں رہ کر لڑائی کرنی چاہئے......

لیکن جو نوجوان بدر کے میدان میں نہیں جا سکے تھے...... ان کے قلب و جگر پر شوق شہادت غالب تھا...... وہ میدان کارزار میں اتر کر شہادت کا تمغہ لینا چاہتے تھے...... وہ کفر سے باہم ہم کلام ہونا چاہتے تھے......

جوانیاں ٹوٹ جاتی ہیں

بیویاں بیوہ ہو جاتی ہیں

بچے یتیم ہو جایا کرتے ہیں

جوانیاں دین پر قربان ہو جایا کرتی ہیں

جوانیاں اسلام کے لئے کٹ جایا کرتی ہیں

Scanned with CamScanner

جوانیاں اسلام کے لئے بکھر جایا کرتی ہیں
جوانیاں اسلام کے لئے مٹ جایا کرتی ہیں
بڑھاپے کے آسرے ٹوٹ جاتے ہیں

لیکن نبی ؐ کا قرآن بھی اُونچا ہو جاتا ہے ....اور نبی ؐ کا فرمان بھی اُونچا ہو جاتا ہے........

شہادت کے شیدائی :۔

میرے دوستو! ....یہ ایک ولولہ تھا........ یہ ایک شوقِ شہادت تھا........جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے بچے میدان جنگ میں آنے کے لئے تیار ہیں........ نعمان ابنِ بشیر کو دیکھو........سعد ابنِ معاذ کے چھوٹے بچے کو دیکھو........وہ بھی پیغمبر کے پاس آیا کہ میں بھی جنگ میں جانا چاہتا ہوں........

حدیث شریف میں آتا ہے ....کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار کا لشکر تیار کیا........اور ایک ہزار کے اس لشکر میں کتنا سامان تھا ....دو گھوڑے تھے........

.... ایک ابو دوجانہ کا گھوڑا تھا ....
.... ایک پیغمبر دو جہان کا گھوڑا تھا ....

یہ دو گھوڑے تھے ....ان دو گھوڑوں کے علاوہ ستر اُونٹ تھے .... اور اس کے علاوہ بعض علماء کہتے ہیں کہ تین سو اُونٹ تھے........ستر تلواریں تھیں ....یہ معمولی سامان تھا........ فقر و درویشی کا عام تھا ....کھانے کے لئے سامان پورا نہ تھا........ پہننے کے لئے کپڑے پورے نہیں تھے........لیکن دوسری طرف دشمن تھا........

تین ہزار کا لشکر تھا ....

.... تین ہزار تلواریں تھیں ....

.... تین ہزار زرہیں تھیں ....

.... تین ہزار گھوڑے تھے ....

....

اور لڑکیاں رجز گانے کے لئے .... بدمعاشی پھیلانے کے لئے .... ساز گانے کے لئے .... ان کے ساتھ تھیں ....

لیکن یہ صحابہؓ ہیں .... یہ میرے نبی کا کمایا ہوا سرمایا ہے .... یہ میرے نبی کی پونجی ہے .... جو دن کو گھوڑے کی پشت پر ہوتی ہے .... اور رات کو مصلے کی پشت پر ہوتی ہے .... یہ نبی کا سرمایہ ہے .... یہ پیغمبرؐ کا سرمایا ہے .... مدینہ منورہ سے چلنے لگے .... تو حضور علیہ السلام نے ان نوجوانوں کی رائے کو قبول کیا ....

امام المجاہدین میدان جنگ میں :-

جب آپ چلنے لگے تو ایک صحابیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا .... یارسول اللہ ہمیں معلوم ہوا ہے .... کہ آپ کی رائے مدینہ منورہ میں رہ کر لڑنے کی ہے .... ہم آپ کی رائے پر عمل کرتے ہیں .... ہم آپ کی رائے پر چلتے ہیں ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نبی زرہ پہن لیتا ہے جب پیغمبر بھی تلوار اٹھالیتا ہے .... تو اس کو اجازت نہیں ہوتی کہ وہ لڑنے سے پہلے لباس اتار دے .... یا لڑائی سے پہلے ہتھیار ڈال دے پیغمبرؐ اب زرہ پہن چکا ہے .... پیغمبرؐ اب ہتھیار پہن چکا ہے

.... نبی کارزار میں اترے گا........ پیغمبرؐ اب اسلام اور کفر کی تفریق کا تماشہ دنیا کو دکھائے گا........ نبیؐ جرأت واستقلال کا سبق دنیا کو دے گا .... پیغمبرؐ استقلال واستقامت کا وہ دریا بہائے گا........ کہ آنے والی نسلیں پیغمبرؐ کی عظمت کو سلام کرتی رہیں گی ....

منافق میدان جہاد چھوڑ گئے :۔

میرے دوستو .... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے میدان کی طرف بڑھے .... لڑائی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے ہیں ....

میرے دوستو........ کیا ولولہ تھا کہ چند قدموں پہ گئے .... ایک میل کے فاصلے پر گئے ہونگے........ کہ تین سو آدمی جن کا سردار عبداللہ ابن ابی منافقوں کا سردار تھا .... وہ اپنے ساتھیوں کو یہ کہہ کر لے گیا........ کہ چونکہ میری رائے پر عمل نہیں کیا گیا .... اس لئے میں واپس چلتا ہوں .... منافق علیحدہ ہو گئے .... صحابیؓ سات سو رہ گئے .... سات سو صحابہؓ تین ہزار کا مقابلہ کرنے کے لئے میدانِ کارزار میں اترے .... وہ اُحد کے پہاڑ پر پہنچے .... اُحد کے پہاڑ پر جا کر پیغمبر علیہ السلام نے پڑاؤ ڈالا .... دشمن بھی آگئے........

دشمن اسلام کا چیلنج :۔

میرے دوستو .... ان دشمنوں میں عرب کا رواج تھا کہ جب مسلمان میدان میں آتے .... کافر بھی میدان میں آتے .... ہر آدمی ھل من مبارز کہتا ھل من مبارز کا معنی یہ ہے کہ........ کوئی میرا مقابلہ کرنے والا

ہے...... سب سے پہلے ھل من مبارز کہنے کے لئے ...... ایک مشرکوں کا سردار نکلا...... وہ مشرکوں کا سردار جس وقت باہر نکل کر...... ھل من مبارز کہتا ہے ......

مجاہدین اسلام کا منہ توڑ جواب :۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ میدان میں آ...... علیؑ میدان میں آیا...... شیر خدا میدان میں آیا ...... تلوار نبی کی لے کر میدان میں آیا ...... ذوالفقار حیدری کا حامل میدان میں آیا ...... علیؑ نے ایک ہی وار کیا...... اور دشمن ٹکڑے ہو کر زمین پر جا گرا ......

دوسرا آیا ...... جب دوسرا آیا تو پیغمبرؐ نے فرمایا حمزہؓ...... اس کو پنے چبادے ...... ہائے نبی کا سگا چچا حمزہؓ ہے ...... میدان میں اترتا ہے ...... میدان میں اتر کر اس کافر کا سر قلم کر دیتا ہے......

پھر تیسرا آیا...... پیغمبرؐ نے تیسرے کے لئے ابودجانہؓ سے کہا ...... ابودجانہؓ تم میدان میں آؤ...... ابودجانہ کون ہے ؟...... وہ ابودجانہ جس کو حضورؐ نے اپنی تلوار عطا کی تھی ...... وہ ابودجانہ نبیؐ کی تلوار لے کر میدان میں اترتا ہے ...... ابودجانہؓ نے ھل من مبارز کہنے والے کی گردن کے ٹکڑے کر دیئے......

اور تھوڑی دیر کے بعد ایک دشمن ابودجانہؓ کے قریب سے گزرنا چاہتا تب...... ابودجانہؓ نے اس پر تلوار چلانا چاہی...... تو نبی علیہ السلام نے روک لیا...... کہ ابودجانہ یہ تلوار اس پر نہ چلاؤ...... ابودجانہؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ دشمن رسولؐ ہے ...... آپؐ کا دشمن ہے...... نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ

میرا دشمن ہے........ لیکن یہ تیرا باپ ہے........ نبوت کی تلوار تیرے باپ کی گردن پر نہیں چل سکتی........

میرے دوستو........ یہ پیغمبرؐ کا کمال تھا........ ایک عورت آتی ہے .... ابو دجانہؓ اس عورت کی گردن پہ تلوار چلانا چاہتا ہے .... لیکن ابو دجانہ کے ضمیر نے کہا یہ تلوار نبیؐ کی ہے........ کسی عورت کے گلے پہ نہیں چل سکتی ہے........

میرے دوستو .... اب دیکھو سترہ پہلوان آئے .... سترہ پہلوانوں نے سترہ صحابہؓ کا مقابلہ کیا........ بالآخر وہ پہلوان چت لیٹ گئے........ ان کی گردنیں کٹ گئیں........ ان کا غرور ٹوٹ گیا........ ان کے پرخچے اڑ گئے........ اور میرے محمدؐ کے صحابہؓ کا پرچم بلند ہو گیا........

یہ دیوانے میرے محمدؐ کے :۔

میرے دوستو .... یہ سات سو صحابہؓ تھے .... یہ وہی اُحد ہے .... اسی لڑائی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں کھڑے ہیں........ دشمنوں کا ہجوم ہو گیا........ نبیؐ کے اُوپر .... پیغمبرؐ کے اوپر .... دشمنوں کا ہجوم ہے........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا........ لوگو کون ہے تم میں سے جو مجھ پہ جان دے........ ہائے تاریخ کہتی ہے کہ سات انصاریوں کے نوجوان آئے........ پیغمبرؐ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں........ تیر آتا ہے........ نبیؐ کے سامنے کھڑے ہیں........ تیر ان کے حلق سے پار گزر جاتا ہے........ ایک زمین پہ گرتا ہے........ دوسرا آتا ہے........ وہ بھی زمین پہ گرتا

تیسرا آتا ہے ...... وہ بھی زمین پر گر جاتا ہے...... ساتھ
ھاری آئے ...... ہائے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑے
...... لیکن میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہیں آنے پائی ...... ان
وگوں کو کیا کہتے ہو ...... یہ لوگ وہی تھے
...... میرے دوستو ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا تھا
کہ ......فاذهب انت وربك فقاتلا ان هٰهنا قاعدون ...... موسیٰ علیہ
السلام کے حواریوں نے کہا تھا ...... کہ اے موسیٰ جا تو اور تیرا خدا
لڑے ...... اور مجھے بتاؤ کہ دنیا میں ......

...... کسی نبی کا کوئی یار ایسا ہو ......

...... کسی نبی کا کوئی دوست ایسا ہو ......

...... کسی نبی کا کوئی صحابی ایسا ہو ......

...... نبی کھڑا ہے ......

ایک آتا ہے ...... جان دے دیتا ہے

دوسرا آتا ہے ...... جان دے دیتا ہے

تیسرا آتا ہے ...... جان دے دیتا ہے

پروانے میرے محمدؐ کے :۔

میرے دوستو! ...... ایک عورت ہے ...... نوے سال بوڑھی اس
عورت کی عمر ہے ...... وہ بھی اس جنگ میں موجود ہے ...... وہ بھی اس لڑائی
میں موجود ہے ...... نوے سال وہ مدینہ سے چلتی ہے ......
ایک آدمی نے اس عورت سے کہا مدینہ منورہ میں ...... کہ اماں تیرا

اس نے کہا ہاں میرا نام ام عمارہ ہے......اس نام ام عمارہ تو نہیں ہے.......تو تیرا جوان بیٹا جو جہاد میں گیا تھا نے کہا کہ اگر تیرا نام عمارہ ہے.......ایک آدمی نے کہا کہ تیرا آدمی بھی شہید ہو گیا شہید ہو گیا ہے.........ایک نے کہا کہ تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے........یہ تمام علیحدہ ہے.......علیحدہ شہید ہو گئے........

لیکن وہ نوے سال کی بوڑھی لاٹھی ٹیکتے ہوئے........مدینہ سے باہر نکلتی ہے.......اُحد کے پہاڑوں کے قریب پہنچتی ہے........ہر ایک سے پوچھتی ہے....... حضورؐ کا کیا حال ہے........

مدینہ میں شیطان نے خبر مشہور کر دی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے ہیں.......اس عورت کو پتہ تھا کہ........

میرا بیٹا شہید ہو گیا

میرا بھائی شہید ہو گیا

میرا خاوند شہید ہو گیا

میرا ابا شہید ہو گیا

لیکن اس بوڑھی عورت نے کہا کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے.......حفیظ جالندھری نے اس کا نقشہ خوب کھینچا ہے.......حفیظ کہتا ہے کہ........

چلی تھی اک ضعیفہ جستجوئے حال کرنے کو

کسی اچھی خبر کا بڑھ کر استقبال کرنے کو

ملے ان سب کے رستے میں شہادت کے پیام اس کو

سنائی ہی سناتے جا رہے تھے خواص و عام اس کو

Scanned with CamScanner

مگر اس کی زباں پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اسی کا نام ہی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا
بھائی نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہ کیسے ہیں یہی لب پہ سوال آیا

میرے بھائیو........جب لوگوں نے کہا........کہ اماں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو زندہ ہیں........

کہا چل کر دکھا دو مجھ کو صورت کملی والے کی
میری تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اجالے کی
نظر آیا کہ جلوہ فگن نور تجلی ہے
پکار اٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے

اگر حضورؐ زندہ ہیں تو سارا جہاں زندہ ہے
حضورؐ زندہ نہیں ہیں تو کوئی چیز زندہ نہیں ہے

میرے دوستو!........یہ ایک عورت ہے........(۹۰) نوے سال اس بوڑھی کی عمر ہے........احد کی لڑائی میں اس کے ایمان کو دیکھو........اس کے ولولے کو دیکھو........

شہادت سیدنا سعد بن ربیعؓ :۔

ایک اور آدمی ہے........حدیث میں آتا ہے........جب جنگ ختم ہوئی........لاشوں کو جمع کیا جا رہا ہے........حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو حکم دیا کہ جاؤ سعد ابن ربیؓ کی لاش تلاش کر کے لاؤ........صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں سعد ابن ربیؓ کو تلاش کرنے گیا........حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دیا........اور میں نے پورا واقعہ سنایا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے........ نبوت نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ........ میں سعدؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا........ جب سعدؓ بن ربیع کا جنازہ مدینے کی گلیوں سے اٹھا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوئے سعدؓ کی موت سے آج عرش الٰہی کانپ رہا ہے........ اور پیغمبرؐ اس جنازے میں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر چلتے تھے........

صحابہؓ نے پوچھا، آپ ایڑیاں کیوں اٹھاتے ہیں........ فرمایا کہ سعدؓ کا جنازہ پڑھنے کے لئے آج آسمانوں سے ستر ہزار فرشتہ آیا ہے........ میں ایڑیاں اٹھاتا ہوں کہ کسی فرشتے کے پر پہ محمدؐ کا قدم نہ آجائے........

یہ مستانے میرے محمدؐ کے :-

حدیث میں آتا ہے کہ وہی صحابیؓ کتابوں میں موجود ہے........ جو سعدؓ کو لینے گیا تھا........ وہ کہتا ہے کہ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا........ کہ میں نے دیکھا کہ صدیقِ اکبرؓ اپنے مکان کے دروازے پر چٹائی بچھا کر لیٹے ہوئے ہیں........ میں قریب گیا تو میں نے دیکھا کہ چھوٹی سی ایک بچی ہے جو ابو بکرؓ کے سینے پر کھیل رہی ہے........ ابو بکر اس کو چومتے ہیں........ اس کو بوسہ دیتے ہیں........ اس کو سینے سے لگاتے ہیں........ میں نے کہا ابو بکرؓ یہ آپ کی بچی ہے؟........ ابو بکرؓ کی چیخ نکل گئی........ صدیقؓ نے کہا یہ بچی میری نہیں........ یہ سعدؓ ابن ربیع کی بچی ہے........ میں اس لئے سینے سے لگاتا ہوں کہ سعدؓ کا جب آخری وقت آیا اس نے یہ تو کہا تھا کہ میرے نبیؐ کی حفاظت کرنا........ اس نے یہ نہیں کہا کہ میری بچی کا خیال کرنا........ ہائے وہ یتیم بچی

چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا........اور دنیا کو بتادیا کہ محمدؐ اگر باقی ہے تو سارا جہان باقی ہے........اگر پیغمبرؐ باقی نہیں........تو پھر نہ پچی کی پرواہ ہے........نہ دنیا کی پرواہ ہے........نہ دولت کی پرواہ ہے........

میرے دوستو........یہ نبیؐ کا عشق تھا........ایک عورت کا ایمان دیکھو ایک لڑکے کا ایمان دیکھو........ آج تو مر جائے تیرے رشتے دار روئیں ....میں مر جاؤں میرے رشتے دار روئیں........ قربان جائیں ان صحابہؓ پر کہ جن کے انتقال پر خود کملی والے روئے........جن کے انتقال پر آسمانوں کے فرشتے جنازہ پڑھنے کے لئے آئے........

سید الشھداء کون :۔

میرے دوستو........ آپ کو معلوم ہونا چاہئے........ حضرت حمزہؓ پہلوانِ مدینہ ہے........اور پہلوانِ مکہ ہے........ حضرت حمزہؓ پیغمبرؐ کا سگا چچا ہے........ حضرت حمزہؓ کی لاش کے ٹکڑے کر دیئے گئے........جس کی لاش کو لاوارث بنادیا گیا تھا........ جس کی لاش پہ کملی والے کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے........جس کی لاش پہ نبوت نے دکھ کا اظہار کیا تھا........

میرے دوستو........وہ حمزہؓ بھی اس لڑائی میں شریک ہے........

ایک بات ذہن میں رکھیں........ایک آدمی کا نام تھا طعیمہ بن ابی........ طعیمہ بن ابی کے سگے چچا کو بدر کے میدان میں حضرت حمزہؓ نے قتل کیا تھا........ طعیمہ نے اپنے غلام وحشی بن حرب سے کہا کہ اُحد کی لڑائی میں اگر تو میرے چچا کا بدلہ لے........اور حمزہ کو قتل کردے........اور اس کی لاش کی بے حرمتی کرے........ تو میں تجھے آزاد کردوں گا........یہ دونوں کفر کے

Scanned with CamScanner

ستون ہیں........ ان دونوں نے کرائے کا ایک قاتل وحشی تلاش کیا........ جس نے نبیؐ کے چچا کے ٹکڑے کر دیئے تھے........

میرے دوستو........ حضرت حمزہؓ نے ھل من مبارز کہنے والے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے........ ھل من مبارز کہنے والے کے غرور کو خاک میں ملا دیا........ حمزہؓ ایک دوسرے معرکہ میں جانا چاہتا ہے........ کہ پہاڑ کے دامن میں ایک چٹان کے پیچھے وحشی بن حرب چھپا بیٹھا تھا........

میرے دوستو........ حمزہؓ گزرنا چاہتا ہے........ اس وحشی نے ایک خنجر نکال کر حضرت حمزہؓ کی کمر پہ مارا........ وہ خنجر کمر پر لگا دوسری طرف نکل گیا........ اور بعض کتابیں کہتی ہیں کہ وہ خنجر پہلو میں لگا اور پچھلی طرف نکل گیا........ وہ خنجر لگنے کی دیر ہے........ پیغمبرؐ کا سگا چچا زمین پہ گر پڑتا ہے........ اور وحشی دیکھتا ہے کہ پیغمبرؐ کا سگا چچا زمین پر گر پڑا ہے........

میرے دوستو!........ اس کو جرأت نہیں ہوئی........ تو وحشی حضرت حمزہؓ کی لاش گھسیٹ کر........ پہاڑوں سے ہٹا کر........ ایک دوسری طرف لے گیا........ اور حضرت حمزہؓ کی لاش پر بیٹھ کر اس نے حضرت حمزہؓ کے سینے کو چاک کیا........ اور سینہ چاک کرنے کے بعد اس نے اندر سے جگر نکال کر طعیمہ بن ربیع کو بلایا........ ہندہ کو بلایا........ ہندہ نے وہ جگر پیغمبرؐ کے سگے چچا کا لے کر چبانا چاہا........

لیکن وہ چبایا نہیں گیا........ طعیمہ نے اسی وقت وحشی بن حرب کو آزاد کر دیا........ کہ تو نے میرے سگے چچا کا بدلہ لے لیا ہے........

میرے دوستو........ اگر یہ بات صرف اتنی ہوتی تو اتنی بڑی بات نہ

Scanned with CamScanner

ہوتی .... لیکن اتنی بات صرف تھی........ ان دشمنانِ رسالت مآب نے پیغمبرؐ کے سگے چچا کو ان پہاڑوں سے ہٹا کر........ دوسری وادی میں لے جا کر اس کے ناک کان کاٹنے شروع کر دیئے........

ظلم کی انتہا کو دیکھو........ استبداد کی انتہا کو دیکھو........ کہ ان ظالموں نے پیغمبرؐ کے سگے چچا کا ایک بازو پہلے کاٹا........ پھر دوسرا بازو کاٹا........ اس بازو کو کاٹ کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے........

اب دیکھیے ایک ایک بوٹی کے ٹکڑے ہوتے ہیں........ یہ نبیؐ کا سگا چچا ہے........ یہ پیغمبرؐ کا سگا چچا ہے........ یہ نبیؐ سے محبت کرنے والا ہے........ یہ نبیؐ سے پیار کرنے والا ہے........ یہ وہی چچا ہے کہ جس چچا نے دیکھا تھا کہ ابو جہل نے نبوت کے چہرے پر غلاظت کا ڈھیر ڈالا ہے........ تو یہ چچا آکر کہتا تھا........ بھتیجے میں تیرے نام پر کٹ جاؤں گا........ اگر آج کے بعد ابو جہل نے تجھے برا کہا........ تو ابو جہل کی میں دھجیاں اڑا دوں گا........

تو نبیؐ نے کہا تھا تیری اس ہمدردی سے میں خوش نہیں ہوں........ میں چاہتا ہوں کہ تو کفر کی دہلیز کو چھوڑ کر........ محمدؐ کے دروازے پر آکر کلمہ پڑھ لے........ تاکہ تو جنت کا وارث بن جائے........ دوسرے دن حمزہؓ آیا اور محمدؐ کا کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گیا........ اور نبیؐ نے کہا تھا لوگو! حمزہؓ میرا چچا ہے........ کوئی میرے چچے جیسا چچا تو پیش کر کے دکھائے........

سید الشہداء کی لاش کا حشر :۔

حضرت حمزہؓ کی لاش کا معائنہ ہوتا ہے........ حضرت حمزہؓ کا بازو کاٹ دیا گیا........ دوسرا بازو کاٹ دیا گیا........

Scanned with CamScanner

اب دیکھو .... حضرت حمزہؓ کی انگلیوں کو ظالموں نے علیحدہ کیا....... اس طرح کاٹا کہ پہلے ایک بازو کی بوٹیاں کردی گئیں تھیں....... پھر دوسرے بازو کی بوٹیاں کردی گئیں ہیں.......

پھر ناک کاٹ دیا

پھر کان کاٹ دیا

پھر آنکھیں نکال دیں

پھر بازوؤں کے ٹکڑے کردیئے

پھر ٹانگوں کے ٹکڑے کردیئے

پھر ٹخنوں کو ٹانگوں سے علیحدہ کردیا

جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں کو پہاڑوں پر بکھیر دیا.......

میرے دوستو....... جب پتھروں پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا کے ٹکڑے بکھر گئے.......

.... وہ منظر کتنا عجیب ہو گا ....

.... وہ موقع کتنا عجیب ہو گا ....

میرے دوستو .... لاشوں کو جب تلاش کرنے کا موقع آیا تھا....... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا....... اے علیؓ جاؤ، حمزہؓ کی لاش کو تلاش کرو....... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہوتا....... نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہوتا....... تو پیغمبر علیہ السلام کو پتہ چل جاتا کہ چچا کے ٹکڑے ہو چکے ہیں.......

حضرت علیؓ تشریف لائے....... چچا کی لاش کو تلاش کرنے کے لئے

آئے........جب انہوں نے پہاڑ کے ایک دامن میں دیکھا........کہ ایک کپڑا لپٹا ہوا ہے........اس کپڑے سے لہو نکل رہا ہے........ حضرت علیؓ قریب آئے تو کسی نے کہہ دیا........ علیؓ یہ آپ کا چچا ہے........

حضرت علیؓ نے روتے ہوئے جب اس کپڑے کو ہٹایا........ تو اپنے چچا کے ٹکڑے ٹکڑے دیکھے........ یعنی........

ہاتھ علیحدہ دیکھے

کان علیحدہ دیکھے

پاؤں علیحدہ دیکھے

آنکھیں علیحدہ دیکھیں

علیؓ زارو قطار رونے لگے........اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے........اور جا کر کہا کہ یا رسول اللہ میں چچا کی لاش آپؐ کے پاس نہیں لا سکتا........

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علیؓ نے جا کر جب پورا واقعہ بیان کیا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود آئے........ اور اپنے چچا کے ٹکڑوں کے اوپر آ کر کھڑے ہو گئے........ کپڑا ہٹایا تو........

.... آنکھیں علیحدہ تھیں ....

.... ہاتھ علیحدہ تھے ....

.... پاؤں علیحدہ تھے ....

اور یہ جو ہار یہاں پڑا ہوا تھا........

یہ ہار کوئی سونے کا ہار نہ تھا

Scanned with CamScanner

آئے........جب انہوں نے پہاڑ کے ایک دامن میں دیکھا........کہ ایک کپڑا لپٹا ہوا ہے........اس کپڑے سے لہو نکل رہا ہے........ حضرت علیؓ قریب آئے تو کسی نے کہہ دیا........ علیؓ یہ آپ کا چچا ہے........

حضرت علیؓ نے روتے ہوئے جب اس کپڑے کو ہٹایا........تو اپنے چچا کے ٹکڑے دیکھے........یعنی........

ہاتھ علیحدہ دیکھے

کان علیحدہ دیکھے

پاؤں علیحدہ دیکھے

آنکھیں علیحدہ دیکھیں

علیؓ زارو قطار رونے لگے........اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے........اور جا کر کہا کہ یارسول اللہ میں چچا کی لاش آپؐ کے پاس نہیں لا سکتا........

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علیؓ نے جا کر جب پورا واقعہ بیان کیا........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود آئے........ اور اپنے چچا کے ٹکڑوں کے اوپر آکر کھڑے ہو گئے........کپڑا ہٹایا تو........

.... آنکھیں علیحدہ تھیں ....

.... ہاتھ علیحدہ تھے ....

.... پاؤں علیحدہ تھے ....

اور یہ جو ہار یہاں پڑا ہوا تھا........

یہ ہار کوئی سونے کا ہار نہ تھا

Scanned with CamScanner

یہ ہار کوئی چاندی کا ہار نہ تھا

یہ ہار کوئی پھولوں کا ہار نہیں تھا

یہ ہار کوئی زیورات کا ہار نہیں تھا

بلکہ یہ پیغمبرؐ کے چچا کی بوٹیوں کا ہار تھا

میرے دوستو........ یہ عشق و محبت کی بات ہے........ یہ پیغمبرؐ کے نام پہ مر جانے کی بات ہے........ بتاؤ حمزہؓ کی ذات کا کوئی فائدہ تھا؟........

حمزہؓ کوئی مربع لینا چاہتا تھا؟

حمزہؓ کوئی دولت لینا چاہتا تھا؟

حمزہؓ کوئی چوہدراہٹ چاہتا تھا؟

حمزہؓ کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا؟

نہیں حمزہؓ اپنے پیغمبرؐ کے قدموں پہ کٹنا چاہتا تھا........ نبیؐ کے دشمنوں کو قتل کرنا چاہتا تھا........ حمزہؓ خدا کی توحید کے نام کو اونچا کر کے دنیا میں سرخرو ہونا چاہتا تھا........

حدیث میں آتا ہے کہ جب پیغمبرؐ نے اپنے چچا کے چہرے سے کپڑا ہٹایا .... تو پیغمبرؐ بے ساختہ آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکے........ پیغمبرؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی قطاریں لگ گئیں........ پیغمبرؐ چچا کے ٹکڑوں کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگ گئے........ نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ میرے چچا کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں........

شہیدوں کا سردار حمزہؓ :۔

حدیث میں آتا ہے کہ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے

فرمایا او لوگو گواہ ہو جاؤ........ قیامت تک آنے والے شہیدوں کا
نکلا........

سردار میرا یہ چچا ہو گا........
حضرت حمزہؓ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سید
میرے دوستو........

جس کو نبیؐ شہیدوں کا سردار کہے........ اس سے زیادہ مظلوم
الشہداء کہا........

نبیؐ کے چچا کی مظلومیت کو چھپانے کے لئے تو دس
کوئی شہید ہو سکتا ہے........

محرم کی شہادت کو سید الشہداء کہتا ہے........ اور تجھے دس محرم کا شہید یاد ہے

جس کی شہادت بر حق ہے........ تجھے دس محرم کا شہید یاد ہے........

....

تجھے نبیؐ کے چچا کے ٹکڑے یاد نہیں آتے؟

تجھے نبیؐ کے چچا کی لاش کی بوٹیاں یاد نہیں آتیں؟

تجھے نبیؐ کے چچا کے وہ بوٹیوں کے ہار یاد نہیں آتے؟

تجھے پیغمبرؐ کے چچا کے خون آلود کپڑے یاد نہیں آتے؟

بہن کی بھائی کو مبارک باد :۔

تجھے وہ منظر یاد نہیں آتا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جاؤ زبیر میری
پھوپھی کو........ یعنی اپنی اماں کو اپنے بھائی کی لاش پہ نہ آنے دو........

کہیں آکر ماتم نہ کرے

کہیں آکر بالوں کو نہ نوچے

کہیں آکر چہرے کو نہ نوچے

کہیں آکر سینہ کوبی نہ کرے

حفیظ جالندھری کہتا ہے........ توجہ کریں........

ہوا حمزہؓ کی میت پر گزر شان رسالت کا

تاثر بھی زمیں کا مہر تاباں کی جلالت کا

صفیہ بنت عبدالمطلب ہمشیر حمزہؓ کی

بہت تھی انکے دل میں الفت و توقیر حمزہؓ کی

زبیر ان کے پسر تھے پاس حضرت کے

ہوئے ان پر ہویدا اس گھڑی احساس حضرت کے

کہا روکو میری پھوپھی کو میت پر نہ آنے دو

دل زخمی کو ان کے نیا غم نہ کھانے دو

پسر نے جا کر مادر کو جس وقت سمجھایا

تو قلب مسلمہ ہر حال میں صبر آزمایایا

گئیں وہ میت حمزہؓ پر نہ روئی نہ چلائی

نظر چہرے پہ ڈالی اور فاتحہ پڑھ کر چلی آئیں

پسر نے جا کر کہا تھا ماں........ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے........ کہ بھائی کی لاش پہ نہ جاؤ........

لیکن صفیہؓ نے یہ کہہ کر اجازت مانگی........ کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دو........ کہ........

میں رونے نہیں آؤں گی

میں ماتم کرنے نہیں آؤں گی

میں بال نوچنے نہیں آؤں گی

میں سینہ کوبی کرنے نہیں آؤں گی

میں اپنے بھائی کے ٹکڑوں پہ آؤں گی........ لیکن اپنے بھائی کے

Scanned with CamScanner

ٹکڑوں کو مبارک باد دینے آؤں گی........

کیا ماتم جائز ہے :۔

میرے دوستو! اگر ماتم کرنا جائز ہوتا........ میرے پیغمبرؐ آج اپنے چچا کے ٹکڑوں پہ کھڑے ہو کر ماتم کرتے........ اگر سینہ کوبی جائز ہوتی تو صفیہ سینہ کوبی کرتی........ میرے دوستو........ اگر ماتم کرنا جائز ہوتا........

نبیؐ اپنے .... چچا کے ٹکڑوں پر ماتم کرتا

علیؓ اپنے .... چچا کے ٹکڑوں پر ماتم کرتا

حسنؓ اپنے .... دادا کے ٹکڑوں پر ماتم کرتا

حسین اپنے .... دادا کے ٹکڑوں پر ماتم کرتا

عباسؓ اپنے .... بھائی کے ٹکڑوں پر ماتم کرتا

جب نبیؐ نے .... ماتم نہیں کیا

جب علیؓ نے .... ماتم نہیں کیا

جب حسنؓ نے .... ماتم نہیں کیا

جب حسینؓ نے .... ماتم نہیں کیا

جب عباسؓ نے .... ماتم نہیں کیا

جب صفیہؓ نے .... ماتم نہیں کیا

بلکہ دنیا کو بتادیا کہ........

.... عشق و محبت چیخنے چلانے میں نہیں ہے ....

Scanned with CamScanner

اس لئے کہ ہم زندہ جاوید پر ماتم نہیں کرتے........

ہماری ذمہ داری :۔

میرے دوستو........ حضرت حمزہؓ سید الشہداء ہیں........ مجھے حضرت حمزہؓ کی شہادت کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے........

میرے دوستو........ مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہوتا ہے........ آج ایسے شہیدوں کو فراموش کر کے سترہ شوال گزر گیا........ یہ شوال کا مہینہ ہے حضرت حمزہؓ کی شہادت اس مہینے کی سترہ تاریخ کو ہوئی........

ٹی وی کو تکلیف .... نہیں ہوئی

ریڈیو کو تکلیف .... نہیں ہوئی

آپ کو تکلیف .... نہیں ہوئی

پولیس کو تکلیف .... نہیں ہوئی

فوج کو تکلیف .... نہیں ہوئی

ملاں کو تکلیف .... نہیں ہوئی

پیر کو تکلیف .... نہیں ہوئی

امیر کو تکلیف .... نہیں ہوئی

تاجر کو تکلیف .... نہیں ہوئی

چوہدری کو تکلیف .... نہیں ہوئی

نواب کو تکلیف .... نہیں ہوئی

رئیس کو تکلیف .... نہیں ہوئی

وڈیرے کو تکلیف .... نہیں ہوئی

Scanned with CamScanner

دوکاندار کو تکلیف .... نہیں ہوئی

صنعت کار کو تکلیف .... نہیں ہوئی

نبیؐ کے چچا کے ٹکڑے ہوئے ہیں........ تجھے تکلیف کیوں ہو........

پیغمبرؐ کے سید الشہداء چچا کے ٹکڑے ہوئے ہیں........ تکلیف تجھے کیوں ہو........ تو تو رافضیت کے سیلاب میں بہہ گیا ہے........ تو تو رافضیت کے جراثیم کو اپنا گیا ہے........

تجھے یاد نہیں آتا جس کی لاش پر کھڑے ہو کر نبوت نے آنسو بہائے تھے........ تجھے وہ یاد نہیں آتا........ یہ جی دس محرم کا دن آرہا ہے........ فوج کھڑی ہے........ پولیس کھڑی ہے........

حضرت حسینؓ شہید ہوئے........ حسینؓ کا درجہ حمزہؓ کے برابر نہیں ہو سکتا .... حسینؓ نواسۂ رسولؐ ہے........ حمزہؓ چچائے رسول ہے........ حسینؓ شہید نوجوانوں کا سردار ہے........ حمزہؓ قیامت تک آنے والے ہر بوڑھے اور جوان شہید کا سردار ہے........

ہمیں اس حمزہؓ کے ٹکڑوں پہ بھی کوئی فرق نہیں پڑتا........ ریڈیو میں کوئی مضمون نہیں آتا........ حمزہؓ کی شہادت کا کوئی مضمون ٹیلی وژن میں نہیں آتا........ کوئی اخبار میں ایڈیشن نہیں چھپتا........ کیوں چھپے آپ لوگ اور ہم .... رافضیت کے جراثیم کا نشانہ جو بن چکے ہیں........ رافضیت نے کیا کیا گل کھلائے ہیں........ کہاں کہاں روئیں گے........ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے........ آمین ....

واخر دعونا عن الحمد لله رب العلمین

Scanned with CamScanner

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون؟

خطبہ:-

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُ ہٗ وَ نَستَعِینُہٗ..........وَ نَستَغفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ........وَ نَعُوذُبِاللّٰہِ مِن شُرُورِاَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا.......... مَن یَّھدِ ہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ..........وَ مَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ.......... وَنَشھَدُاَن لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ.......... وَلَا نَظِیرَلَہٗ وَلَا مُشِیرَ لَہٗ وَلَا مُعِینَ لَہٗ وَلَاوَزِیرَلَہٗ..........وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدُالرُّسُلِ وَخَا تَمِ الاَنبِیَاءِ..........اَلمَبعُوثُ اِلیٰ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیرًا وَّ نَزِیرًا.......... وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا..........وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَ الفُرقَانِ الحَمِیدِ..........قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَا تَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَ یَغفِرلَکُم ذُنُوبَکُم وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ۝ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۳۱)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ.......... مَن اَحیٰ سُنَّتِی عِندَ مَصَاحِبِ اُمَّتِی فَلَہٗ اَجرٌ عَظِیمٌ..........

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ..........مَن وَقَّرَ صَاحِبَ بِدعَۃٍ فَقَد اَعَانَ عَلیٰ ھَدمِ الاِسلَامِ..........

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ..........مَن اَحدَثَ فِی اَمرِنَا ھٰذَا مَالَیسَ مِنہُ فَھُوَرَدٌّ".......... (رواہ البخاری والمسلم)

Scanned with CamScanner

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ.......... عَلیکُم بِسُنَّتِی وَ سُنَّۃِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَھدِیِّینَ.......... او کَمَا قَالَ عَلَیہِ السَّلَام.......... صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنَا العَظِیم.......... وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِیُّ الکَرِیم.......... وَ نَحنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَ الشَّاکِرِینَ .... وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ..........

اشعار:۔

حقیقت کروں گا بیاں دوستو!
چاہے کٹ جائے میری زباں دوستو!
جس زمین پر نبوت کی توہین ہو!
گر پڑے نہ کہیں آسماں دوستو!
جو خلاف شریعت ہمیں حکم دے
بدل دیں گے وہ حکمراں دوستو!
اور اپنی منزل کی دھن میں رہے کارواں
یہ بخاریؒ کا ہے کارواں دوستو!

تمہید:۔

واجب الاحترام
معزز علمائے کرام
بزرگو اور دوستو!
اور سپاہ صحابہ کے غیور نوجوانو!

ابولقمان قاری محمد عبدالقدوس نقشبندی
بن محمد حنیف نگروی آف نگر
چوہدری آزاد کشمیر

Scanned with CamScanner

آج پہلی مرتبہ آپ حضرات کے شہر میں .... تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے .... مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ کافی تعداد میں .... میری معروضات سننے کے لئے تشریف لائے ہیں .... اور مجھے امید ہے کہ اگر آپ توجہ سے میری معروضات سنیں گے .... تو انشاء اللہ آپ کی معلومات میں ضرور اضافہ ہوگا ....

عشق رسولؐ کیا ہے؟:۔

میرے دوستو! .... سب سے بڑی چیز بلکہ سب سے بڑی بات اسلام میں حضورﷺ کی محبت ہے .... حضورﷺ کی محبت سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے .... بانی دارالعلوم دیوبند ہمارے پیرو مرشد حجۃ الاسلام .... حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عشق رسولﷺ ایمان کی بنیاد ہے .... عشق رسولﷺ اسلام اور ایمان کی بنیاد ہے .... اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عشق رسولﷺ کس کو کہتے ہیں؟ .... عشق رسولﷺ کس چیز کا نام ہے؟ ....

کیا عشق رسولؐ .... لبانوں کی بتیاں سلگانے کا نام ہے

کیا عشق رسولؐ .... خچروں کے جلوس نکالنے کا نام ہے

کیا عشق رسولؐ .... پیغمبرؐ کا بار بار نام مبارک لینے کا نام ہے

کیا عشق رسولؐ .... پیغمبرؐ کے نام پر بھنگڑے ڈالنے کا نام ہے

کیا عشق رسولؐ .... پیغمبرؐ کی محبت کے ترانے گانے کا نام ہے

کیا عشق رسولؐ .... پیغمبرؐ کی وفات کے دن خوشی منانے کا نام ہے

Scanned with CamScanner

عشق رسولؐ یہ ہے :۔

بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "عشق رسولؐ .... صرف اور صرف حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کا نام ہے .... ہم لوگوں نے یہ سمجھا کہ عشق رسولؐ یہ ہے کہ نبی ﷺ کا نام لے کر ہم خوشی کریں .... نبی ﷺ کا نام لے کر ہم جلوس نکالیں .... اور جب عمل کی باری آئے .... تو پورے سال میں کوئی عمل ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو ....

دکان داری میں .... نبی ﷺ کے حکم پر چھری چلے
خوشی وغمی میں .... نبی ﷺ کے حکم پر چھری چلے
دین داری میں .... نبی ﷺ کے حکم پہ چھری چلے
دنیا داری میں .... نبی ﷺ کے حکم پہ چھری چلے
زبان کے اوڑنے میں .... نبی ﷺ کے حکم پر چھری چلے

اور جب پورا سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو پاؤں کے نیچے روندتے ہوئے گزر جائے .... اور ربیع الاول کا مہینہ شروع ہو تو دس روپے بتیاں لگانے کے لئے دے کر .... اور دس روپے جھنڈیاں لگانے کے لئے دے کر .... تو نبی ﷺ کے عشق کا ٹھیکیدار بن جائے .... اس سے بڑا پیغمبر ﷺ کے ساتھ دھوکہ اور کوئی نہیں ہوسکتا ....

عشق رسولؐ اور زبانی دعوے :۔

میرے دوستو! .... اگر عشق رسول ﷺ .... لبانوں کی بتیاں

بھگانے کا نام ہوتا............

.... تو ....

یہ کام .... صدیق اکبرؓ ضرور کرتے

یہ کام .... فاروق اعظمؓ ضرور کرتے

یہ کام .... عثمان غنیؓ ضرور کرتے

یہ کام .... علی المرتضیٰؓ ضرور کرتے

یہ کام .... امیر معاویہؓ ضرور کرتے

لیکن انہوں نے یہ کام نہیں کیا............ اس کا مطلب یہ ہے کہ عشق رسولؐ زبانی دعوؤں کی بات نہیں............ عشق رسولؐ کس کو کہتے ہیں؟ ....

ایک نبی ﷺ کی تعریف ہے

اور ایک نبی ﷺ کا کہنا ماننا ہے

ایک نبی ﷺ کی شان میں قصیدہ پڑھنا ہے

حضور ﷺ کی تعریف کا نام بھی عشق رسول نہیں .... اگر حضور ﷺ کی تعریف کا نام عشق رسول ہوتا............ اگر پیغمبر ﷺ کی تعریف کا نام عشق رسول ہوتا .... تو ابو طالب کبھی دوزخ میں نہ جاتا............ ابو لہب کبھی دوزخ میں نہ جاتا............ دنیا کا کون سا کافر ہے جس نے میرے نبی ﷺ کی تعریف نہیں کی............

اگر عشق رسولؐ نبی ﷺ کی تعریف کا نام ہوتا............ تو مجھے بتاؤ رؤسو نے کہا............ ویدرک نے کہا............ شیکسپئر نے کہا............ اور بڑے بڑے دنیا کے کافروں نے کہا کہ!"محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کائنات میں کوئی

نہیں آیا'' .... لیکن ان عیسائی موّرخین کو آج تک کسی نے نبیؑ کا عاشق نہیں کہا .... اس لئے کہ نبی ﷺ کی تعریف کا نام عشق رسول نہیں ہے ....

عشق رسولؐ اور رشتہ داری :۔

میرے دوستو! .... عشق رسول نبی ﷺ کی شان میں شعر پڑھنے کا نام نہیں ہے .... اگر نبی ﷺ کی شان میں شعر پڑھنے کا نام عشق رسول ہوتا .... تو دنیا کے بڑے بڑے کافر شعراء نے .... میرے نبی ﷺ کی شان میں قصیدے پڑھے ہیں .... لیکن ان کو کسی نے نبی ﷺ کا عاشق نہیں کہا .... اسی ابو طالب کو دیکھو کہ نبی ﷺ کا سگا چچا ہے .... اپنے بھتیجے کی شان میں کہتا ہے .... ان دین محمدأخیرادیان بریة .... بھتیجے تیرا دین سارے دینوں کا سردار ہے ....

اور اسی ابوطالب نے کہا ....

وَابْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ

ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

اے بھتیجے تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ تیرا چہرہ دیکھ کر .... آسمانوں سے بارش آتی ہے .... تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ یہ تیرا چہرہ یتیموں کا آسرا ہے .... اور بیواؤں کا سہارا ہے .... لیکن اس کے باوجود ابو طالب جنت میں نہیں گیا ....

............اور............

ابو طالب .... کعبے کے طواف بھی کرتا تھا

Scanned with CamScanner

ابو طالب .... نبی ﷺ کو سینے سے بھی لگاتا تھا

ابو طالب .... نبی ﷺ کے چہرے کو بھی دیکھتا تھا

ابو طالب .... نبی ﷺ کے قصیدے بھی پڑھتا تھا

ابو طالب .... نے نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ ضرور کیا

ابو طالب .... نے نبی ﷺ کی شان میں شعر ضرور پڑھا

.... لیکن ....

اس کے باوجود ابو طالب جنت کا وارث نہ بن سکا

اور ابو طالب کو نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی بھی .... جنت میں نہ لے جا سکی .... ابو لہب نے بھی نبی ﷺ کی ولادت میں خوشی منائی تھی .... ابو لہب کو بھی یہ خوشی جنت میں نہ لے جا سکی .... اس لئے کہ ولادت کی خوشی بھی جنت میں نہیں لے جاتی .... اور نبی ﷺ کے چہرے کی تعریف بھی جنت میں نہیں لے جاتی .... نبی ﷺ کی شان کا قصیدہ پڑھنا بھی جنت میں نہیں لے جاتا ....

جنت کا وارث کون؟:۔

تو جنت میں کون سی چیز لے جاتی ہے؟......... آ! میں تجھ کو ایک ایسے انسان کے دروازے پر لے جاؤں.........

جس نے مکہ کبھی نہیں دیکھا

جس نے مدینہ کبھی نہیں دیکھا

جس نے عربی زبان بھی نہیں سیکھی

جس نے نبی ؐ کا چہرہ بھی کبھی نہیں دیکھا

Scanned with CamScanner

..........اور..........

جو نبی ﷺ کا سگا چچا بھی نہیں ہے

جو نبی ﷺ کا رشتہ دار بھی نہیں ہے

اور اس کا رنگ بھی سیاہ کالا ہے .... اس کے ہونٹ بھی لمبے لمبے ہیں .... ادھر یہ سگا چچا نبی ﷺ کی شان میں قصیدہ پڑھتا ہے .... تو دوزخ میں چلا جاتا ہے ....اور وہ کالے رنگ والا بلال قصیدہ بھی نہیں پڑھتا..........اور وہ تعریف بھی نہیں کرتا تو وہ جنت کا وارث بن جاتا ہے..........جبکہ یہ سگا چچا ابوطالب قصیدہ بھی پڑھتا ہے..........تو دوزخ میں جاتا ہے..........قصیدہ پڑھتا ہے تو جہنم میں جاتا ہے .... ابولہب تعریف کرتا ہے تو جہنم میں جاتا ہے..........لیکن وہ کالے رنگ والا بلالؓ ہے..........

..........کہ..........

جس نے مکہ	....	کبھی دیکھا نہیں
جس نے مدینہ	....	کبھی دیکھا نہیں
جس نے چہرہ	....	کبھی دیکھا نہیں

لیکن جب وہ حبشہ سے چل کر اس محمد ﷺ کے قدموں میں آ گیا.......... اور پیغمبر ﷺ کا کہنا مانا.......... ایسے مانا کہ گرم سنگ ریزوں پر تڑپ رہا ہے مگر کلمہ نہیں چھوڑتا.......... جان نکل رہی ہے کلمہ نہیں چھوڑتا..........اور کہتا چلا جارہا ہے کلمہ نہیں چھوڑنا.......... اور سینے کے اوپر پتھر پڑے ہیں مگر محمد ﷺ کا کہنا نہیں چھوڑتا..........

ادھر ابوطالب کہنا نہ مان کر اور چچا ہو کر بھی دوزخ میں چلا گیا..........

اور بلالؓ کہنا مانتا ہے .... تعریف بھی نہیں کرتا .... مرتبہ اتنا پا گیا کہ ٹہلتا مکہ کی زمین پر ہے .... اور پاؤں کا کھٹکا عرش عظیم پر ہے ....

معلوم ہوا کہ عشق رسول نبی ﷺ کی شان میں قصیدہ پڑھنے کا نام نہیں ہے .... عشق رسولؐ اگر قصیدوں سے بنتا تو مجھے بتاؤ ابو طالب عاشق رسولؐ کہلاتا .... لیکن وہ نہیں کہلایا .... بلکہ بلالؓ عاشق کہلایا ....

جنگ اُحد کا عظیم شہیدؓ:۔

اور وہ سعد بن ربیع عاشق کہلایا کہ جس کی نعش احد کے پہاڑوں پر تڑپ رہی ہے .... یہ سعد بن ربیع نبی ﷺ کا وہ عاشق تھا .... جو احد کی لڑائی میں تڑپ رہا ہے .... حضور ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ جا سعد بن ربیع کو تلاش کر کے لا .... سعد جہاں ملے اس کو میرا سلام کہنا ....

کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ صحابی احد کے پہاڑوں پر پھرتا ہے .... مگر اس کو سعد نہیں ملا .... واپس آ جاتا ہے .... اور آ کر عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ سعد نہیں ملا ....

حضور ﷺ نے فرمایا جا نعشوں میں تلاش کر .... اگر سعد شہید ہوگیا تو مجھے آ کر خبر دے .... سعد کو تلاش کر رہا ہے .... نعشوں کو دیکھا .... نعشوں کو اوپر سے ہٹایا تو معلوم ہوا کہ نعشوں کے نیچے سعد بن ربیع تڑپ رہا ہے .... اور اس کا آخری وقت ہے .... اس نوجوان نے اس سعد کو ہلا کر اس کے منہ میں پانی ڈالا .... اور اس سے کہا اے سعد دلبر دو جہاںؐ نے تجھے سلام بھیجا ہے .... صحابی کہتا ہے کہ جب میں نے حضور ﷺ کا سلام اس کو کہا .... تو ایسے معلوم ہوا کہ جیسے اس کے چہرے

میں چمک پیدا ہوگئی ہو.......... وہ اٹھ کر بیٹھنا چاہتا ہے.......... لیکن تڑپ کر پھر گر جاتا ہے.......... اور جب اس نے کہا کہ میرا پیغمبر ﷺ کیا فرماتا ہے؟.......... نبی ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟.......... صحابیؓ نے کہا کہ پیغمبر ﷺ تجھے یاد کرتے ہیں.......... نبی ﷺ تجھے بلاتے ہیں..........

سعد کہتا ہے.......... اے نوجوان میرے پیغمبر ﷺ کو یہ کہہ دینا کہ سعدؓ کا آخری وقت تھا.......... سعدؓ جنت کی خوشبو پا رہا تھا.......... سعدؓ آنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا.......... نبی ﷺ کو تم بھی میرا سلام کہہ دینا.......... اور جا کر میری قوم کے انصاریوں کو جمع کر کے کہنا کہ تمہارا سردار تڑپ تڑپ کر دنیا سے چلا گیا.......... لیکن وہ آخری وقت کہتا تھا.......... او انصاریو کٹ جانا لیکن میرے محمد ﷺ پہ آنچ نہ آنے پائے..........

وہ صحابی کہتے ہیں کہ جب میں سعدؓ بن ربیع کی بات سن کر حضور ﷺ کے پاس پہنچا.......... حضور ﷺ کو میں نے بتایا کہ یارسول اللہؐ سعد تڑپ رہا تھا.......... تڑپتے ہوئے اس نے کہا کہ جاکے میری قوم کو کہنا کہ نبی ﷺ کے اوپر آنچ نہ آنے پائے.......... حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.......... حضور ﷺ نے فرمایا.......... ”اے اللہ میں سعدؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا“..........

یتیم بچی صدیقؓ کی گود میں:۔

میرے بھائیو.......... اور یہ صحابی ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں گیا.......... تو میں کیا دیکھتا ہوں؟.......... اس احد کی لڑائی کے بعد ابو بکرؓ صدیق اپنے مکان کے باہر چٹائی کے اوپر رونق افروز

Scanned with CamScanner

ہیں .... ابو بکر چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں .... میں قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں .... ابو بکرؓ کے سینے پر ایک بچی کھیل رہی ہے .... کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکرؓ بار بار اس بچی کو چومتے ہیں ....

میں نے پوچھا صدیقؓ یہ کس کی بچی ہے؟ .... صدیقؓ کی چیخ نکل گئی .... فرمایا تجھے پتہ نہیں کہ یہ بچی سعد بن ربیع کی یتیم بچی ہے .... یہ اس کی بچی ہے .... میں اس لئے چومتا ہوں کہ سعدؓ کا آخری وقت تھا .... اس نے یہ تو تجھے کہا کہ قوم سے کہہ دینا کہ نبی ﷺ پہ آنچ نہ آنے پائے .... لیکن مرتے وقت اس کو اپنی بچی کا خیال نہیں آیا .... اس کو نبی ﷺ کا خیال آیا .... عاشق اسکو کہتے ہیں .... عشق رسولؐ یہ تھا ....

کچھ تو عقل کرو:۔

تو بھی اپنے آپ کو نبی ﷺ کا عاشق کہتا ہے .... ہائے تو نبی ﷺ کی وفات کے دن خوشی کرتا ہے .... اور جب تجھے کوئی روک دے تو، تو کہتا ہے کہ یہ نبی ﷺ کو نہیں مانتا .... نبی ﷺ کا جنازہ مدینے کی گلیوں میں پڑا ہے .... اور تو یہاں بھنگڑے ڈال رہا ہے .... تو یہاں ناچتا کودتا پھر رہا ہے ....

اور اگر کوئی تیرے گریبان کو جھنجھوڑ دے .... اور یہ کہہ کر اس پر تنقید کرتا ہے .... اس کو نبی ﷺ کے آنے کی خوشی نہیں .... ہاں ہمیں نبی ﷺ کے آنے کی تو خوشی ہے .... جانے کی خوشی نہیں ہے .... او ظالم تو تو نبی ﷺ کے آنے کی خوشی نہیں کرتا .... بلکہ نبی ﷺ کے

جانے کی خوشی کرتا ہے.........اس سے بڑی نبی ﷺ کے ساتھ دشمنی کیا ہوگی؟.........پیغمبر ﷺ کا جنازہ ۱۲ ربیع الاول کو اٹھا ......

ایک آدمی کہتا ہے ٹھیک ہے کہ ۱۲ ربیع الاول حضور ﷺ کی وفات کا دن ہے.........اور ۱۲ ربیع الاول کو حضور ﷺ پیدا بھی تو ہوئے ہیں.........

میں نے کہا کہ ۱۲ ربیع الاول کو حضور ﷺ پیدا ہوئے ....یہ روایت ضعیف ہے .... اگر اس ضعیف روایت کو میں مان لوں کہ بارہ ہی کو پیدا ہوئے......... میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مثلاً آج ۲۰ جنوری ۱۹۸۶ء ہے......... آج سے ساٹھ سال پہلے ۲۰ جنوری ۱۹۲۶ کو تیرے باپ کی پیدائش ہوئی ہو......... اور آج ساٹھ سال کے بعد......... آج اسی ۲۰ جنوری کو تیرا باپ فوت ہو جائے ....تو خوشی کرے گا یا روئے گا؟.........

تو وہ کہنے لگا کہ میں تو روؤں گا......... میں نے کہا کیوں؟ اس تاریخ کو تو تیرا باپ پیدا ہوا تھا.........اسی تاریخ کو تو روئے گا کیوں؟.........

تو خوشی کیوں نہیں کرے گا؟

تو بتیاں کیوں نہیں سلگائے گا؟

تو جھنڈیاں کیوں نہیں لگائے گا؟

اس نے کہا کہ خوشیاں اور غم جمع ہو جاتے ہیں.........تو غم غالب ہو جاتا ہے .... میں نے کہا کہ تیرا باپ مرجائے اسی تاریخ کو جس تاریخ کو پیدا ہوا تھا تو، تو روئے ....تیرا بھائی مر جائے اسی تاریخ کو جس تاریخ کو پیدا ہوا تھا تو، تو روئے.........تیری ماں مر جائے اسی تاریخ کو جس تاریخ کو پیدا ہوئی تھی ....تو تو روئے ......

Scanned with CamScanner

اور اگر تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوجائیں اسی تاریخ کو......جس تاریخ کو پیدا ہوئے تھے......تو تو اچھلتا اور کودتا پھرے......جس روز تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ اٹھے......تو تو اس دن خوشیاں منائے......اور تجھے کوئی روکنے والا نہ ہو......اور تجھے کوئی ٹوکنے والا بھی نہ ہو......اورتو نام لیتا ہے ان صحابہؓ کا......نام لیتا ہے ان عاشقوں کا......

مؤذن رسولؐ کا اذان سے انکار:۔

حضور ﷺ کی وفات کا دن آیا......حضور ﷺ کی وفات کے اعلان کے بعد تمہیں پتہ چلا ہے...... بلال حبشیؓ نے مدینہ ہی چھوڑ دیا......اے بلالؓ تو نے مدینہ کیوں چھوڑ دیا......کہتا ہے کہ جب نبی ﷺ ہی نہیں رہا......تو مدینے میں آنے کو جی ہی نہیں چاہتا......

۲۲ سال کے بعد بابا بلالؓ مدینے میں آیا......تو لوگوں نے کہا بابا جی حضور ﷺ کے زمانے والی اذان تو سناؤ...... بابا جی نے کہا کہ میں اذان نہیں سناتا......حضرت حسنؓ اورحضرت حسینؓ کے کہنے پر بابے نے اذان شروع کی......اور جب اذان میں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا لفظ آیا......تو بوڑھا بلالؓ بے ہوش ہو کر گر پڑا......لوگوں نے منہ میں پانی ڈالا اور پوچھا بابا جی کیا ہوا......کہتا ہے کہ ۲۲ سال پہلے کا زمانہ یاد آیا ہے...... جب میں اذان کہتا تھا اپنے محبوب کا نام لیتا تھا......تو سامنے میرا محبوب ہوتا تھا...... اب میں نے اپنے محبوب کا نام لیا ہے......اور میں نے چاروں طرف دیکھا ہے......مگر میرا محبوب کہیں

Scanned with CamScanner

بھی نظر نہیں آیا.......... یہ عشق بلالؓ ہے..........

جنگ اُحد میں ایک ضعیفہ کے جذبات:۔

جنگ اُحد کی بات ہے.......... جنگ اُحد جاری ہے.......... احد کی لڑائی جاری ہے.......... ایک خبر مشہور ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے.......... آج پاکستان کا رضا خانی کہتا ہے کہ پیروں کے کتوں کو بھی غیب کا علم ہے..........

اور یہاں پیغمبر ﷺ سے محبت کرنے والی صحابیہ ایک بوڑھی عورت ہے.......... ۹۰ سال اس صحابیہ کی عمر ہے.......... اور اس کو یہ پتہ چلا کہ حضور ﷺ شہید ہو گئے.......... شیطان نے خبر مشہور کر دی.......... اس نے سوچا کہ شاید شہید نہ ہو گئے ہوں.......... ۹۰ سال کی بوڑھی عورت حضور ﷺ کی شہادت کی خبر پا کر مدینے سے باہر نکل رہی ہے.......... لاٹھی ٹیکتی ٹیکتی مدینے سے باہر جا رہی ہے..........

اور ایک آدمی اس کے پاس آیا.......... اس نے کہا اماں تیرا نام ام عمارہ تو نہیں ہے؟.......... کہنے لگی ہاں میرا نام ام عمارہ ہے.......... کہتا ہے کہ تیرا تو جوان بیٹا اُحد کے پہاڑوں پر شہید ہو چکا ہے.......... ایک اور شخص نے کہا کہ تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے.......... ایک اور شخص نے کہا کہ تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا..........

میرے بھائیو.......... کتابوں میں لکھا ہے کہ اُس عورت نے کہا.......... مجھے بھائی کی پرواہ نہیں ہے.......... مجھے بیٹے کی پرواہ نہیں ہے.......... مجھے بتاؤ میرے پیغمبر ﷺ کا کیا حال ہے؟..........

حفیظ جالندھری نے اس واقعے کو یوں نقل کیا ہے ___

چلی تھی ایک ضعیفہ جستجو حال کرنے کو
کسی اچھی خبر کا بڑھ کر استقبال کرنے کو
گئے تھے جنگ میں اس کا برادر اور شوہر بھی
نچھاور کر دیئے تھے اس نے فرزندوں کے گوہر بھی
ملے رستے میں ان سب کے شہادت کے پیغام اس کو
سنائی ہے سناتے جا رہے تھے خاص و عام اس کو
مگر اس کی زبان پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اسی کا نام نامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا
بھائی کا نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہ کیسے ہیں یہی لب پہ سوال آیا

میرے بھائیو ___ کسی نے کہا کہ اے اماں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو زندہ ہیں ___

کہا کہ چل کر دکھا دو مجھ کو صورت کملی والے کی
کہ ان تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اجالے کی

...... اور ......

جب دور سے نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور دیکھا تو کہا ___

نظر آیا کہ ہاں جلوہ فگن نوری تجلی ہے
پکار اٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے

اگر حضور ﷺ زندہ ہیں ...... تو سارا جہاں زندہ ہے ......

یعنی حضور ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر .... حضور ﷺ ابھی شہید نہیں ہوئے
.... صرف خبر سنی ہے .... اس عورت کے حال کو دیکھ لو .... بلال
حبشیؓ نے مدینہ چھوڑ دیا .... اس عورت نے گھر بار لٹانے کا ارادہ
کرلیا .... سب کچھ ہوگیا .... میرے پیغمبر ﷺ شہید ہوگئے ....
جبکہ خبر پکی نہ تھی لیکن اس کے ایمان کو دیکھ لو ....

ولادت سے وفات تک:۔

میرے دوستو! .... ۱۲ ربیع الاول کا دن یہاں آتا ہے ....

یہاں ڈھول بجایا جارہا ہے

یہاں ناچ ہورہا ہے

یہاں گانے ہورہے ہیں

یہاں بھنگڑا ڈالا جارہا ہے

اور وہ بے حس ملاں اس ۱۲ ربیع الاول کو چوک میں کھڑے ہوکر ہار پہنتا ہے .... اس بے حس کو اس بات کا پتہ نہیں کہ آج تو مکے کے یتیم کا جنازہ اٹھا تھا .... اس کو یتیم مکہ کے جنازہ کا پتہ نہیں ہے ....

میرے بھائیو! .... چلو ایک منٹ کے لئے میں کہتا ہوں کہ ۱۲ ربیع الاول حضور ﷺ کی وفات کا دن ہے .... کئی آدمی کہتے ہیں کہ ۴۷۰ سیرت کی کتابیں ہیں .... اس وقت جو لائبریری میں موجود ہیں .... اور ۴۷۰ کتابوں میں ایک کتاب بھی معتبر ان نام نہاد عاشقان رسول کی نہیں ہے .... ۴۷۰ سیرت کی کتابیں ہیں .... ان میں ۴۱۰ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی .... اور وفات ۱۲ ربیع

الاول کو ہوئی

اس لئے بارہ وفات کہا جاتا ہے...... بارہ ولادت نہیں کہا جاتا...... ولادت کے بارے میں اختلاف ہے...... چند مورخین نے لکھا ہے کہ ۱۲ ہی ولادت ہے...... اور بارہ ہی وفات ہے...... لیکن ۲۱۰ مورخین نے لکھا کہ وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی ہے...... اور ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی ہے......

میرے دوستو!...... اگر اسی تاریخ کو ولادت اور وفات مانی جائے تو غالب غم ہوتا ہے...... اس لئے کہ اس بات کا صحابہ کو بھی پتہ تھا...... اگر ایک منٹ کے لئے مان لیں کہ دونوں ہی دن کو ہوئیں تو کیا اس کا......

صدیقؓ ...... کو نہیں پتہ تھا؟

غنیؓ ...... کو نہیں پتہ تھا؟

عثمانؓ ...... کو نہیں پتہ تھا؟

علیؓ ...... کو نہیں پتہ تھا؟

انہوں نے بارہ کو کیا کیا...... وہ بارہ ربیع الاول کو جلوس لے کر کیوں نہیں آئے؟...... بارہ ربیع الاول کو جھنڈیاں لگا کر کیوں نہیں آئے؟...... انہوں نے بتیاں کیوں نہیں سلگائی......

صدیقؓ نبیؐ کے مصلے پر:۔

آ! میں تجھے چودہ سو سال پہلے مدینہ کی گلیوں میں سیر کرانے کے لئے لے جاؤں...... تو تصور میں یہ سوچ لے...... آج بارہ ربیع الاول ہے...... چودہ سال پہلے مدینہ منورہ میں...... حضور ﷺ بستر علالت پر

..........بستر مرگ پر تشریف فرما ہیں .... چار دن پہلے ابوبکر صدیق کو پیغمبر ﷺ نے فرمایا.......... مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ .... عائشہ ابوبکرؓ کو بلاؤ میرے مصلے پر آ کر نماز پڑھائے ....

جاؤ تاریخ کی کتابیں اٹھا کر دیکھو کہ صدیق اکبرؓ نے .... عشاء کی نماز میں حضور ﷺ کے مصلے پر کھڑے ہو کر .... نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو صدیقؓ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا.......... لوگوں نے منہ میں پانی ڈالا اور ہوش آیا.......... تو صدیقؓ نے کہا کہ میں اس لئے بے ہوش ہوا کہ میرے دل میں خیال آیا.......... آج نبی ﷺ کا مصلی خالی ہو گیا.......... کہیں میرا پیغمبر ﷺ دنیا سے چلا نہ جائے .... یہ صدیقؓ کا عشق تھا.......... چار دن پہلے ابوبکرؓ اس غم میں بے ہوش ہو گئے..........

فیصلہ خود ہی کرلو:۔

لیکن آج جب بارہ ربیع الاول کا دن آیا.......... تو دوپہر کے گیارہ بجے کا وقت ہے .... حضور ﷺ بستر مرگ پر تشریف فرما ہیں .... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے قدموں میں بیٹھی ہے ....فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنھا پیغمبر ﷺ کے سرہانے رونق افروز ہے.......... حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رونے لگی .... کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں روئیں .... توانہوں نے عرض کیا کہ آقا نے فرمایا تھا کہ اب میری جدائی کا وقت قریب آچکا ہے .... میں تو اس لئے روئی ہوں

. اے نوجوان آج تو فیصلہ کر کے بتا.......... عقل سے سوچ کر بتا کہ

جب نبی ﷺ کی وفات کے دن سارے صحابہ رو رہے تھے............

اس وقت خوشی کرنے والا کون تھا

اس وقت جھنڈیاں لگانے والا کون تھا

اس وقت نعرے لگانے والا کون تھا

اس وقت خوشی کس کو ہوئی تھی............۱۲ ربیع الاول کے دن چودہ ۱۴

سو سال پہلے خوشی کس کو ہوئی تھی اور افسوس کس کو ہوا تھا............

آج میں تجھ سے صرف اتنی بات کہتا ہوں کہ چودہ سو سال پہلے مدینہ

میں دو طبقے تھے............

ایک خوشی کرنے والا

ایک غمی کرنے والا

............اور............

غمی کرنے والے کا سردار ابوبکر صدیقؓ تھا

خوشی کرنے والے کا سردار ابلیس لعین تھا

ابلیس کہتا تھا کہ ۳۶۰ کا گلہ کاٹنے والا چلا گیا

ابلیس کہتا تھا کہ قیصر و کسریٰ کی دھجیاں اڑانے والا چلا گیا

ابلیس کہتا تھا کہ بتوں کو پوجنے سے منع کرنے والا چلا گیا

ابلیس کہتا تھا کہ عیسائیت کے گلے پر چھری چلانے والا چلا گیا

............بارہ ربیع الاول کو چودہ سو سال پہلے............

خوشی منانے والا .... ابلیس تھا

خوشی منانے والا .... عیسائی تھا

خوش منانے والا .... دنیا کا ہر کافر تھا

خوشی منانے والا .... دنیا کا مشرک تھا

خوشی منانے والا .... دنیا کا بدعتی تھا

خوشی منانے والا .... یہودیوں کا گروہ تھا

خوشی منانے والی .... عبداللہ ابن سبا کی اولاد تھی

............اور............

رونے والا .... صدیقؓ تھا

رونے والا .... فاروقؓ تھا

رونے والا .... عثمانؓ تھا

رونے والا .... علیؓ تھا

رونے والا .... معاویہؓ تھا

رونے والا .... بلالؓ تھا

رونے والا .... سعدؓ تھا

رونے والا .... سعیدؓ تھا

رونے والا .... طلحہؓ تھا

رونے والا .... زبیرؓ تھا

رونے والا .... حسنؓ تھا

رونے والا .... حسینؓ تھا

رونے والی .... فاطمہؓ تھی

رونے والی .... عائشہؓ تھی

Scanned with CamScanner

اگر آج بارہ کو تو روتا ہے .... تو تیرا تعلق حسینؓ سے ہے

اگر تو خوشیاں کرتا ہے .... تو پھر تیرا تعلق شیطان سے ہے

.... تو بارہ ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں خوشی کرنا ثابت کردے

.... میں تجھ سے آگے ہو کر خوشی کرتا ہوں .... یہ بھی تم نے کبھی خیال کیا کہ

نبی ﷺ کے آنے پر ہمیں خوشی ہے .... ان کو خوشی نہیں ہے ....

نبی ﷺ کے آنے پر ہمیں بھی خوشی ہے .... تمہیں بھی خوشی ہے ....

ایک منٹ کے لئے مان لیتے ہیں ....

مہمان کی آمد پر دو طبقوں کو خوشی :۔

لیکن خوشی خوشی میں فرق ہے .... گھر میں جب مہمان آتا ہے .... تو مہمان کے آنے کی دو طبقوں کو خوشی ہوتی ہے .... گھر میں مہمان کے آنے کی بچوں کو خوشی ہوتی ہے .... عقل مند لوگوں کو خوشی ہوتی ہے .... مہمان کی قدر گھر کے عقل مند لوگ جانتے ہیں .... ان کو خوشی ہوتی ہے کہ مہمان جو آیا ہے .... یہ بڑی قدر والا ہے .... بڑی عزت والا .... بڑے اچھے پیغام والا ہے ....

اور بچوں کو تو مہمان کا پتہ ہی نہیں ہوتا .... لیکن وہ یہ خوشی کرتے ہیں کہ مہمان آیا ہے ....

آج گھر میں .... حلوہ پکے گا

آج گھر میں .... پھل تقسیم ہوگا

آج گھر میں .... سیویاں پکیں گی

آج گھر میں .... پڑھنے کی چھٹی ہوگی

Scanned with CamScanner

تو خوشی مہمان کے آنے کی دو طبقوں کو ہوئی ہے.......ایک بچوں کی خوشی ہے....... اور ایک بڑوں کی خوشی ہے.......تمہاری خوشی بچوں کی ہے کہ جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں.......

۱۲ ربیع الاول کو جھنڈیوں کے پیسے جمع کرنے کا....... موسم آ گیا
اور بتیوں کے لئے پیسے جمع کرنے کا .... موسم آ گیا
چندہ کھانے کا .... موسم آ گیا
پیٹ کے دوزخ کو بھرنے کا .... موسم آ گیا
حلوے کی پکائی والا .... موسم آ گیا
تیجے سات کا .... موسم آ گیا
سیویاں کھانے کا .... موسم آ گیا
قوم کو الو بنانے کا .... موسم آ گیا
لوگوں کو دھوکہ دینے کا .... موسم آ گیا
دس روپے کے بدلے جنت کا ٹکٹ دینے کا .... موسم آ گیا

اور تمہیں خوشی بچوں والی ہے....... اور ہمیں خوشی عقل مند اور قدر دان لوگوں والی ہے....... ہم یہ خوشی کرتے ہیں کہ چودہ سو سال پہلے جو مہمان دنیا میں آیا....... اس جیسا مہمان نہ پہلے آیا تھا....... نہ قیامت تک آئے گا....... مہمان کے آنے کی خوشی ہے.......

آج کتنا افسوس ہے....... آج کتنا دکھ ہے....... آج پاکستان میں ایک طبقہ خوشی کرتا ہے....... ۱۲ ربیع الاول کو حضور ﷺ فوت ہوئے....... یہ خوشی کرتا ہے.......

Scanned with CamScanner

تیرا باپ مرجائے تو خوشی کر کے دکھا.......... تیری ماں مر جائے تو خوشی کر کے دکھا.......... تیرے بھائی کی نعش پڑی ہو تو جھنڈیاں لگا کر دکھا.......... اور تجھے نبی ﷺ سے اتنی دشمنی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات پر تو خوشی کرتا ہے.......... اور پھر اس کو عشق رسول ؐ کہتا ہے.......... مجھے اتنی بات کا جواب دے..........

ربیع الاول سلف صالحین کے دور میں :۔

میرے دوستو!.......... اگر کوئی رضاخانی.......... اگر کوئی بدعت کا پرستار.......... اگر کوئی بدعتی ٹولے کا سربراہ یہاں موجود ہو.......... اور کوئی غیرت مند رضاخوانی یہاں موجود ہو.......... وہ میری بات کا جواب بعد میں بھی دے سکتا ہے.......... مجھے پتہ ہے کہ اگر بارہ ربیع الاول کو جھنڈیاں لگانا عشق رسول ؐ تھا.......... تو حضور ﷺ کے عاشقان رسول صحابہ نے جھنڈیاں کیوں نہیں لگائیں.......... تو کہے گا کہ جناب نبی ﷺ کا جنازہ پڑا تھا جھنڈیاں کیسے لگاتے.......... جلوس کیسے لے جاتے..........

چلو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں.......... حضور ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ صدیق نبی ؐ کا خلیفہ بنا.......... یہ تیرا پاکستان پونے تین لاکھ مربع میل پر قائم ہے.......... لیکن صدیق اکبرؓ کو جو خلافت ملی.......... وہ ۱۱ لاکھ مربع میل زمین پر تھی..........

.... بتا ....

ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں دو مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۱۰ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

Scanned with CamScanner

عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ۱۲ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

علی المرتضیٰؓ کے دور خلافت میں ۵ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

حسنؓ کے دور خلافت میں ۱ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں ۱۹ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے دور میں ۴۴ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

پیران پیرؒ کے دور میں ۵۷ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں ۸۷ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امام شافعیؒ کے دور میں ۵۶ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امام مالکؒ کے دور میں ۶۸ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امام غزالیؒ کے دور میں ۴۲ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

امام رازیؒ کے دور میں ۳۸ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

فرید الدین گنج شکرؒ کے دور میں ۳۶ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

حضرت سلطان باہوؒ کے دور میں ۵۵ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

خواجہ بہاؤ الدین زکریاؒ کے دور میں ۵۴ مرتبہ .... ۱۲ ربیع الاول آیا

خلافت راشدہ سے لیکر احمد رضا تک .... ۱۲ ربیع الاول آیا

غرض ....

تاریخ اسلام میں دو لاکھ محدثین کے دور میں .... ۱۲ ربیع الاول آیا

فقیہوں کے دور میں .... ۱۲ ربیع الاول آیا

ولیوں کے دور میں .... ۱۲ ربیع الاول آیا

متقیوں کے دور میں .... ۱۲ ربیع الاول آیا

Scanned with CamScanner

ابدالوں کے دور میں
.... ۱۲ ربیع الاول آیا
پیروں کے دور میں
.... ۱۲ ربیع الاول آیا
اماموں کے دور میں
.... ۱۲ ربیع الاول آیا
عاشقان رسولؐ کے دور میں
.... ۱۲ ربیع الاول آیا
اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں
.... ۱۲ ربیع الاول آیا
عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں
.... ۱۲ ربیع الاول آیا

میرے بھائیو!............ بڑے بڑے انسان آئے............

کسی پیر نے
کسی امام نے
کسی ولی نے
کسی غوث نے
کسی قطب نے
کسی ابدال نے
کسی عالم نے
کسی محقق نے
کسی محدث نے
کسی منکر نے

چودہ سو سال کی تاریخ میں جلوس نکالا ہو............ تولا کر دکھاؤ............

۱۴ سو سال کی تاریخ میں جھنڈیاں لگائی ہوں............ تولا کر دکھاؤ............اس

Scanned with CamScanner

.... پیر ....

.... محدث ....

.... فقیہ ....

.... مفتی ....

.... امام ....

.... پیشوا ....

.... ولی ....

.... غوث ....

.... قطب ....

.... ابدال ....

جانتے تھے کہ یہ پیغمبر ﷺ کی وفات کا دن ہے .... اور وفات کے دن خوشی کرنا دشمن کا کام ہے............ اس لئے تو بارہ کو وفات رسولؐ کے دن خوشی کر کے .... یہاں چودہ سو سال کے پیروں اور ولیوں کا دشمن ہے............ وہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھی دشمن ہے............اس سے بڑی دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے ....

رضا خانیوں کی مہربانیاں:۔

آج کا کوئی رضا خانی میری اس بات کا جواب دے .... چودہ سو سال کی تاریخ میں کسی امام نے .... کسی پیشوا نے .... بارہ ربیع الاول کو جلوس نکالا ہو تو لا کر دکھاؤ ....

احمد رضا بریلوی کے بعد یہ بدعت کب شروع ہوئی .... قوم کو اد

بنانے کا یہ مؤقف بعد میں شروع کیوں ہوا؟ .... اس لیے کہ احمد رضا بریلوی کوانگریز نے اپنے مقاصد کے لئے.......... امت مسلمہ کولڑانے کے لئے پیدا کیا تھا..........

میرے دوستو!..........شاید آپ تاریخ کے ان اوراق پر نہ پہنچ سکیں.......... اور تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کیا کرتی ....

میرے دوستو! .... مجھے بتاؤ.......... ایک ایسا آدمی جو قرآن کے نام پر اور جو عشق رسولؐ کے نام پر.......... ساری امت کو کافر کہے..........

جس کے نزدیک .... کعبے کا امام بھی کافر

جس کے نزدیک .... مدینہ کا امام بھی کافر

جس کے نزدیک .... قائداعظمؒ بھی کافر

جس کے نزدیک .... علامہ اقبال بھی کافر

اور اس کی رضا خوانی اولاد.......... آج امت مسلمہ کو دھوکہ دیتی ہے

ہم عاشق رسول ہیں.......... عاشق رسولؐ ایسے ہوتے ہیں.......... جوایک طرف سے یہ کہیں کہ نبی ﷺ مختار کل ہے .... ہر چیز پہ نبی ﷺ کو اختیار ہے .... اور دوسری طرف یہ کہیں کہ مصلے پر امام کافر کھڑا ہے .... اتنا بھی نبی ﷺ کو اختیار نہیں ہے کہ کافر امام کو.......... اپنے نبوت والے مصلے سے ہٹا دے.......... ادھر کہتے ہیں کہ..........

دیو بندیوں کی مسجد میں .... دیو بندیوں کی مرضی کے بغیر امام نہیں آ سکتا

اہلحدیثوں کی مسجد میں .... اہل حدیثوں کی مرضی کے بغیر امام نہیں آ سکتا

بریلویوں کی مسجد میں .... بریلویوں کی مرضی کے بغیر امام نہیں آ سکتا

Scanned with CamScanner

ان میں اتنا اختیار مانتے ہو.......... اور نبی ﷺ میں اتنا بھی اختیار نہیں کہ نبی ﷺ کی مسجد میں .... نبی ﷺ کی مرضی کے بغیر امام آ گیا.......... ادھر یہ بھی کہتے ہو کہ نبی ﷺ مختار کل ہے..........

برکات کا انکار کیوں؟:۔

کہتے ہیں یہ مدینہ سے کھجوریں آئیں ہیں.......... یہ بڑی برکت والی کھجوریں ہیں.......... کھجوروں میں برکت کہاں سے آئی؟ .... کھجوریں بھی تو یہاں سے بنی ہیں.......... یہاں بھی تو کھجوریں موجود ہیں .... بھئی کھجوروں میں بڑی برکت ہے.......... اس لئے کہ مکے کی ہوا میں برکت ہے .... وہ مکے کی ہوا جو کھجور میں برکت پیدا کرتی ہے.......... وہ مکے کے امام میں برکت پیدا نہیں کرتی ....

ایک پانی پیتے ہو زم زم کا کھڑے ہو کر.......... پھر یہ مکے کا پانی ہے.......... پانی میں برکت آئی کھجور میں برکت آئی.......... مکے مدینے کی مٹی میں برکت آئی .... امام مسجد کعبہ اور امام مسجد نبوی میں کوئی برکت نہیں.......... یہ وہ تیرے ضمیر کی برائی ہے.......... جس کو تو دنیا کے سامنے اگلتا ہے .... اور وہ تیرا باپ تجھے اس کفر کے راستے پر چلا کر چلا گیا..........

برکات کے انکار کا نتیجہ کیا نکلا:۔

اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ .... نتیجہ یہ نکلا کہ شاہ احمد نورانی .... اور عبدالستار خان نیازی سمیت پاکستان کے ۵۶ بریلوی مولویوں کا

سعودی عرب میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخلہ بند کردیا گیا.........اور صرف داخلہ بند نہیں.......... بلکہ ان کے فوٹو جدہ کے ائیر پورٹ پہ لگا دیے گئے.......... فوٹو اشتہاری ملزموں کا لگایا جاتا ہے.......... فوٹو بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کا لگایا جاتا ہے.......... تم سے تو پاکستان کے ڈاکو بھی اچھے ہیں.......... جن کے فوٹو یہاں کے تھانوں میں لگتے ہیں.......... اور جن کا فوٹو مکے مدینے میں پابندی کی وجہ سے.......... جدہ کے ائیرپورٹ پہ لگ جائے.......... وہ ان ڈاکوؤں سے بھی برتر ہیں..........

جعلی شیخ القرآن کا واویلا:۔

اور ان کا ایک نام نہاد ملاں ....جس کو یہ شیخ القرآن کہتے ہیں.......... ہائے راولپنڈی کے شیخ القرآن..........مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں.......... انہوں نے ایک نام نہاد شیخ القرآن کھڑا کیا تھا.......... جو اوکاڑہ کا مولوی غلام علی تھا جب وہ جدہ آ گیا..........تو اس کو جدہ کے ائیر پورٹ سے واپس کردیا گیا.......... اور وہ کراچی میں آ کر بڑا بھڑ بھڑایا.......... بڑا اس نے احتجاج کیا..........

میں نے (یعنی حضرت فاروقی شہیدؒ) کہا کہ او جھوٹے شیخ القرآن.......... یہاں بھڑ بھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں .... جا اپنے باپ احمد رضا کی قبر پہ جا کر رو.......... اور اس کی قبر پر آنسو بہاؤ.......... پہلے تم سارے الٹے لٹک گئے.......... اسکے ترجمہ کنزالایمان پر سعودی عرب میں پابندی لگی.......... اور تم اس پابندی کو دور نہ کرا سکے..........

مکہ اور مدینہ میں مشرک کا داخلہ بند ہے:۔

اور اب جناب سعودی عرب میں داخلہ بند ہوگیا .... اب تم سارے کے سارے مل کر احمد رضا کی قبر پر جا کر گریہ زاری رکو .... اور کہو کہ تو جس کفر کی مشین کو ہمارے سپرد کر کے گیا تھا .... اس کا پہلا نتیجہ تو یہ نکلا کہ تیری تفسیر ضبط ہو گئی ہے .... اب یہ نتیجہ نکلا کہ ہم پر مکے اور مدینے کا دروازہ بھی بند کر دیا گیا ہے .... اس سے بڑھ کر اور کوئی بدبختی نہیں ہو سکتی کہ جس کے لئے .... مکے اور مدینے کا دروازہ بند ہو جائے ....

اور وہ یہاں مطالبہ کرتا ہے کہ مکے مدینے کو کھلا شہر قرار دو.........

لاہور میں کانفرنس انہوں نے کی ہے کہ مکے مدینے کو کھلا شہر قرار دو.........

میں نے کہا کہ مکہ مدینہ پہلے ہی کھلا ہے بند تو نہیں .... ۲۵ لاکھ اہل اسلام موحد ایسے تو نہیں حج کر کے آئے .... کھلا ہے تو حج کرتے ہیں ....

وہ حج کے لئے کھلا ہے

طواف کے لئے کھلا ہے

عمرے کے لئے کھلا ہے

اللہ کی عبادت کے لئے کھلا ہے

لیکن .... کفر کے فتوؤں کے لئے بند ہے .... کفر کے کھاڑے کے لئے بند ہے .... تم جانتے ہو کہ جس طرح یہاں ہم نے کفر کی مشین چلائی .... یہ مشین ہم وہاں بھی چلائیں .... وہاں کے شرطہ صاحبان کو جانتے ہو وہ کیا حشر کرتے ہیں؟.........

مکہ اور مدینہ کے خلاف جو بھونکے گا......... ہم اس کی زبان کو کھینچ

کر کتوں کے آگے ڈال دیں گے .... ہر چیز برداشت ہو سکتی ہے.........
کے مدینے کی توہین برداشت نہیں ہو سکتی .... کے مدینے کے ان سے
بڑے دشمن اور کون ہیں کہ جو یہ کہیں کہ مکے اور مدینے کے امام مسلمان
نہیں ہیں.........

سواد اعظم کا ڈھنڈورا:۔

کہتے ہیں کہ ہمارا سواد اعظم ہے .... ہم پاکستان میں اکثریت
ہیں .... میں نے کہا کہ سواد اعظم تمہارا کہاں چلا گیا؟ .... اگر تم
سواد اعظم ہوتے.........تو اس طرح ذلیل نہ ہوتے.........

۱۸۵۷ء کی کہانی انگریز مصنف کی زبانی:۔

اور یاد رکھو......... ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ۱۴ ہزار علماء پھانسی
کے تختے پر لٹکائے گئے......... دہلی کے چاندنی چوک سے لے کر خیبر
تک.........کوئی درخت ایسا نہ تھا.........جس پر علماء کی گردنیں نہ
لٹکتی ہوں.........

مسٹر ٹامسن اپنی انگریزی کی کتاب میں لکھتا ہے کہ ۱۸۵۷ کی جنگ
آزادی کی قیادت.........

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ
مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
اور حافظ محمد ضامن شہیدؒ نے کی تھی

اور دوسری طرف انبالہ کے محاذ پر یہ شاملی کے قائد تھے.......... اور انبالہ کے بھی قائد تھے..........

مولانا یحییٰ علیؒ

مولانا مملوک علیؒ

مولانا ولائیت علیؒ

مولانا جعفر تھانیسریؒ

ان علماء نے انگریز کا مقابلہ کیا.......... ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے بعد علماء کو فتح حاصل نہ ہو سکی.......... ۱۸۶۴ سے لے کر ۱۸۶۶ تک ہندوستان کی تاریخ کے ان تین سالوں میں.......... ۱۴ ہزار علماء کو دہلی کے چاندنی چوک سے لے کر خیبر تک الٹا لٹکایا گیا..........

مسٹر ٹامسن کہتا ہے کہ لاہور کے قریب بہنے والے دریائے راوی میں .... ایک ایک دن میں سو سو علماء کو بوریوں میں بند کر کے ڈالا جاتا تھا.......... اور اوپر سے ان کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا جاتا تھا..........

ٹامسن کہتا ہے کہ لاہور کی شاہی مسجد کے صحن میں.......... ایک ایک دن میں اسی اسی علماء کو پھانسی دی جاتی تھی..........

ٹامسن کہتا ہے کہ میں دہلی کے ایک عقب خانے میں گیا.......... تو کیا دیکھتا ہوں کہ ۴۰ علماء کی کپڑے اتار کر .... ان کو آگ کے انگاروں پر ڈالا گیا ہے .... اور میرے سامنے ۴۰ اور مولویوں کو لایا گیا..........

انگریز نے کہا کہ مولویو ایک دفعہ کہہ دو کہ ہم.......... ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں شریک نہیں تھے .... ہم تمہیں ابھی چھوڑ دیتے ہیں..........

Scanned with CamScanner

ٹامسن کہتا ہے کہ مجھے پیدا کرنے والے کی قسم ہے کہ پہلے ۴۰ علماء بھی آگ پر پک گئے .... اور دوسرے ۴۰ علماء بھی آگ پر پک گئے .... ایک بھی عالم ایسا نہ تھا جس نے انگریز کے سامنے گردن جھکائی ہو............

آئے یہ حرف تمنا سے زبان کی دوریاں
سختیاں دشواریاں، پابندیاں، مجبوریاں
یاد ہے ایام جفا آخر بھلائیں تو بھلائیں کس طرح
اور دل فرنگی سے لگائیں تو لگائیں کس طرح

مولانا احمد اللہ شاہ مدراسیؒ کی شہادت:۔

وہ احمد اللہ شاہ کون تھا جس کو ہتھکڑیاں پہنا کر............ اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر .... ایک انگریز جج کی عدالت میں لایا گیا............ انگریز جج اٹھ کر کھڑا ہو گیا............ اور اس نے کہا کہ شاہ جی تم نے مجھے پہنچانا ہے............

احمد اللہ شاہ نے کہا کہ میں نے نہیں پہچانا............ انگریز کہنے لگا کہ میں نے مدارا س میں تم سے عربی کی ایک کتاب پڑھی ہے .... تم میرے استاد ہو .... یہ کہہ کر وہ جج رونے لگا............

احمد اللہ شاہ نے کہا تجھے کیا ہوا؟ .... کہنے لگا کہ میرے قلم میں تجھے گولی مارنے کا حکم ہے .... ایک دفعہ تم کہہ دو کہ میں ۱۸۵۷ کی لڑائی میں شریک نہیں تھا............ میں آپ کو ابھی چھوڑ دیتا ہوں............

احمد اللہ شاہ نے جواب دیا .... او انگریز! .... میں جان کو بچانے کے لئے رسول اللہؐ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا............ چنانچہ

اسی عدالت میں احمد اللہ شاہ مدارسی کو گولی سے اڑا دیا گیا.........
میرے دوستو!.........۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے موضوع پر سید
طفیل احمد منگوری کی کتاب ہندوستان کا روشن مستقبل موجود ہے .... اس
میں لکھا ہے .... ایک شیخ الحدیث کو جس کی داڑھی کے بال چاند کی طرح
چمک رہے تھے......... اور اس کی سفید داڑھی تھی.........شیخ الحدیث بڑا
تقوے والا عالم تھا......... اس کو ساری دنیا کے سامنے......... ایک توپ کے
آگے باندھ دیا گیا......... اور ایک لمحے میں توپ کا بٹن دبایا گیا......... تو
ایک لمحے میں اس عالم کا ایک ایک ذرہ ہوا میں بکھر گیا.........لیکن ظالم انگریز
کو ترس نہیں آیا.........

مولانا مملوک علیؒ و مولانا تھانیسریؒ کی گرفتاری:۔

ٹامسن کہتا ہے کہ مولانا مملوک علی اور مولانا جعفر تھانیسری کو انبالہ
سے گرفتار کیا گیا......... انبالہ سے گرفتار کر کے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا
گیا......... صبح سے لے کر شام تک مولانا جعفر تھانیسری کو مار مار کر زخمی کیا
جاتا......... اور کہا جاتا کہ بتاؤ مولوی جعفر تمہیں اسلحہ کہاں سے ملتا ہے
.........تمہارا مرکز کہاں ہے؟.........
مولانا جعفر تھانیسری ہر دفعہ یہی کہتے کہ میں یہ بتا کر.........
مسلمان قوم سے غداری نہیں کر سکتا......... اس نے کہا کہ مولوی جعفر ہم تجھے
ایک ریاست کی گونزی دیں گے .... اگر نہیں بتاؤ گے تو صبح کو تمہیں پھانسی
کے تختے پر لٹا دیا جائے گا.........
مولانا کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں صبح کو پھانسی چڑھ جاؤں

Scanned with CamScanner

گا............ مولانا جعفر تھانیسری کہتے ہیں کہ صبح کو روزے کی نیت کر لی ....

جب انگریز آیا تو اس نے مجھے پاؤں کے ٹھڈوں سے مارنا شروع کر دیا............ وہ مار مار کر تھک گیا لیکن میں مار کھا کھا کر نہ تھکا............

کہتے لگے .... میں بے ہوش ہوگیا............ شام کو جب مجھے ہوش آیا............ چونکہ مجھے پتہ تھا کہ مجھے پھانسی ہو جائے گی .... اس لئے میں نے روزے کی نیت کر لی تھی............

مولانا کہتے ہیں کہ میری نیت روزے کی تھی............ شام کو آٹھ بجے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ شام کے آٹھ بج چکے ہیں............ اور شام کو صحن میں کھڑے درخت کے پتے توڑ کر میں نے روزہ افطار کیا............

مولانا کہتے ہیں کہ دوسرے دن ہم تینوں علماء کو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں .... پاؤں میں بیڑیاں اور جو گیانہ لباس پہنا کر .... انبالہ سے لاہور ہمیں پیدل لایا گیا...... ...... کہنے لگے ہم پیدل تھے............ انگریز ایک سواری پر سوار تھا............ کوٹ لکھپت جیل جب ہم پہنچے............ جیل میں داخل ہوئے .... تو سپریڈنٹ جیل کہنے لگا کہ یہ مولوی ایسے باز نہیں آئیں گے............ ان مولویوں کے گلے میں لوہے کے طوق ڈال دو............ تاریخ کالا پانی میں مولانا تھانیسری نے لکھا ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے لہو بہہ رہا تھا............ ہمارے پاؤں سے لہو بہہ رہا تھا............

لیکن انگریز کو ترس نہ آیا............ اس نے کہا کہ ان کے گلے میں لوہے کے طوق ڈال دو .... ہمارے گلے میں لوہے کے طوق ڈال دیئے............ ہم تینوں علماء کے لئے لوہے کے پنجرے بنادیئے گئے............

Scanned with CamScanner

اور ان پنجروں کے ارد گرد سلاخیں لگادی گئیں........ ہر عالم کو ایک ایک ڈبے میں بند کردیا گیا........ اور حکم دیا گیا کہ یہ گاڑی لاہور سے ملتان جائے .... اور ملتان کی ڈسٹرکٹ جیل میں........ ان مولویوں کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا جائے........ وہ مال گاڑی جس کے ڈبوں میں ہمیں بند کیا گیا تھا........ وہ مال گاڑی لاہور سے ملتان تین مہینوں میں پہنچی........ آج سات گھنٹے کا سفر ہے بسوں کا........

لیکن وہ مال گاڑی تین مہینے میں پہنچی........ جس اسٹیشن پر دل چاہتا تھا........ وہ دس دس دن گاڑی کھڑی رکھتے تھے........ گاڑی دھوپ میں کھڑی رکھتے تھے........ اور علماء پنجروں میں بند رہتے تھے........

آزادی کا نام لینا آسان ہے........ آج ۱۹۴۷ کے ایک چھوٹے سے معرکے کے بعد تو بھی کہہ دیتا ہے کہ فلاں اس ملک کا ہیرو ہے........ فلاں اس ملک کا داعی ہے........ مجھے بتاؤ وہ ۱۴ ہزار علماء جو پھانسی کے تختے پر لٹک گئے........ کیا وہ کسی کے بچے نہیں تھے........ وہ جو چونے کی بھٹیوں میں ڈال کر جلا دیئے گئے........ ان کو دیواروں کے نیچے رکھ کر اوپر دیواریں کھڑی کر دی گئیں........ جن کو مالٹا اور کالاپانی کے سنگلاخ سناٹوں میں لے جایا گیا........ کیا وہ اس قوم کے وارث نہ تھے........

آج جناب ۱۴ اگست آتا ہے........ اور تو انگریز کے ٹاؤٹوں کا نام لیتا ہے........ آج اس شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کا نام کیوں نہیں لیتا .... جس نے مالٹا کے سنگلاخ سناٹوں میں........ سات سال تک آزادی کے گیت گائے تھے........

Scanned with CamScanner

میرے دوستو!.........وہ مجاہد تھے...........

مولانا یحیٰ علیؒ

مولانا جعفر تھانیسریؒ

مولانا احمد اللہ شاہ مدارسیؒ

جبکہ آج تیرے ٹی وی میں .... آج تیرے ریڈیو میں.........کنجروں کے انٹرویو آسکتے ہیں.......... کنجرویوں کے فوٹو آسکتے ہیں.........اخبارات میں کنجریوں کی تصویریں آسکتی ہیں..........

لیکن جعفر تھانسیری کا نام تیرے اخباروں میں نہیں آسکتا..........

محمود احسن کا نام تیرے ٹیلی ویژن میں نہیں آسکتا .... اس لئے کہ تو اس وقت بھی انگریز کا غلام تھا...........

تیرا ٹیلی ویژن

تیری کتابیں

تیری صحافت

تیری تہذیب و تمدن آج بھی انگریز کی غلام ہے

اور جب تک انگریز کا یہ مراعات یافتہ طبقہ.......... یہ پانچ سو مرلے لینے والے.......... یہ دولتانے.......... ٹوانے .... قریشی.......... گیلانی.......... گردیزی..........جب تک ان سے جاگیریں چھینی نہیں جاتی.........اس ملک میں اسلام کبھی نہیں نافذ ہوسکتا..........

آج وہی جلے ہوئے پرانے کارتوس.......... مسلم لیگ کے مردہ گھوڑے میں ہوا بھرنے میں مصروف ہیں.......... یہ مردہ گھوڑے .... یہ

Scanned with CamScanner

جلے ہوئے کارتوس......پاکستان کے وارث بنتے پھرتے ہیں.........

پھانسی جلا وطنی میں تبدیل کیوں ہوئی:۔

مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ ملتان کے اسٹیشن پر ہم اترے......... ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی......... اور ہمیں جوگیانہ لباس پہنا کر جیل میں لایا گیا......... مولانا کہتے ہیں کہ ہم جیل پہنچے......... تو ہمیں کہا گیا کہ صبح کو ہم تینوں مولویوں کو پھانسی دے دی جائے گی.........

مولانا کہتے ہیں کہ ہم نے پھانسی کے کالے وارنٹ پڑھے......... تو خوشی منائی......... ساری رات ہم نے خوشی منائی......... تاریخ کالا پانی میں مولانا نے لکھا ہے کہ ہم نے خوشی جب منائی .... تو صبح کو گورہ افسر آیا اور اس نے کہا کہ مولویوں تمہیں پتہ نہیں کہ آج تمہیں پھانسی ہو جائے گی......... مولانا کہتے ہیں کہ اسلئے ہم نے خوشی منائی ہے......... اس نے کہا کیوں......

مولانا کہتے ہیں کہ ہم بڑے گناہ گار لوگ ہیں......... ہم سمجھتے تھے کہ بستر پر موت آئے گی .... پتہ نہیں نجات ہو گی یا نہیں......... اور ادھر جب ہمیں پتہ چلا کہ ہمیں شہادت کی موت ملے گی......... ادھر شہید ہوں گے......... سیدھے حوض کوثر پر پہنچ جائیں گے.........

مولانا جعفر تھانیسریؒ کہتے ہیں کہ انگریز کہنے لگا .... آج تمہیں پھانسی نہیں دی جاتی......... تین دن کے بعد کالے وارنٹ اور آئے .... جس میں لکھا تھا .... مولوی جعفر جس موت سے تم خوش ہوتے ہو......... وائسرائے برطانیہ تمہیں وہ موت دینے کے لئے تیار نہیں ہے......... اس لئے تمہیں چودہ چودہ سال کے لئے کالا پانی بھیج دیا جاتا ہے.........

Scanned with CamScanner

نانوتویؒ و گنگوہیؒ اور آزادی:۔

اور اس جنگ آزادی کی تحریک میں مولانا قاسم نانوتویؒ کے ایک ہاتھ پر زخم آیا.......... اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا ایک بازو توڑ دیا گیا.......... اس ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں .... اور مولانا حافظؒ ضامن کو ذبح کر دیا گیا.......... اور جب یہ حالات پیدا ہوئے..........

اسلامی مدارس سے دشمنی کی ابتداء:۔

تو میرے بھائیو..........۱۶۰۱ء میں انگریز آیا تھا.......... تو صرف دہلی کے شہر میں ایک ہزار دینی مدرسہ تھا..........لیکن انگریز نے آہستہ آہستہ مدرسے ختم کر دیئے .... وائسرائے برطانیہ نے حکم دیا تھا.......... قرآن کو جلا دو ....

چنانچہ ساڑھے تین لاکھ قرآن کے نسخوں کو ۱۸۶۲میں جلا دیا گیا.......... مولویوں کو گولیاں مار دی گئیں.......... مدارس شہید کر دیئے گئے.......... مکاتب شہید کر دیئے گئے.......... شاہ ولی اللہ کے مدرسہ رحمیہ کو شہید کر دیا گیا.......... ایک بھی مدرسہ ۱۸۶۶ء کے بعد باقی نہیں تھا.......... دہلی کے شہر میں ۱۶۰۱ میں ایک ہزار مدرسہ تھا..........۱۸۶۶ء میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا..........

حضرت نانوتویؒ کا مبارک خواب تو حجتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں.......... حضور علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ دیوبند کی بستی میں.......... ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھو..........

چنانچہ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی نے ۲۹ مئی کی شام کو جو خواب آیا......... اس کی تعبیر کے طور پر ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو دیوبند کی بستی میں......... انار کے درخت کے نیچے......... ایک مدرسے کی بنیاد رکھی .... اس مدرسے کو دارالعلوم دیو بند کہتے ہیں......... اور اس مدرسہ کے پڑھے ہوئے علماء کو......... علمائے دیوبند کہا جاتا ہے......... اس وقت بریلی نام کا کوئی مدرسہ نہ تھا......... جب دیو بند قائم ہوا تھا.........

انڈیا میں دو شہر بریلی کے:۔

ویسے دو بریلی نام کے شہر ہندوستان میں موجود ہیں......... ایک رائے بریلی جہاں سے سید احمد بریلویؒ پیدا ہوئے......... ایک الٹے بانس بریلی......... جہاں سے الٹے حضرت صاحب پیدا ہوئے.........

میں اس حضرت صاحب کی تاریخ بیان نہیں کرنا چاہتا......... تاریخ پھر کبھی بیان کروں گا......... حضرت تھے بڑے شرمیلے .... مولوی احمد رضا کے بارے میں میں کوئی گستاخی نہیں کروں گا......... صرف ان کی اپنی کتابوں سے ایک دو باتیں عرض کرتا ہوں کہ ان کے والد صاحب بھی مولوی تھے.........

والد کا نام تھا......... مولوی تقی علی

دادا جی کا نام تھا .... مولوی کاظم علی

پردادا کا نام تھا .... مولوی تقی علی

یہ علیحدہ ہے کہ یہ نام شیعہ کے ہیں یا سنیوں کے ہیں......... میرے پاس ۲۷ دلائل ہیں کہ مولوی احمد رضا رافضی تھا......... ان دلائل کا یہاں ذکر

نہیں کرتا............ اگر رضا خانیوں کو زیادہ تکلیف محسوس ہوئی .... اور وہ آئندہ مجھے بلانے کے خواہش مند ہوئے............ تو میں وہ ۲۷ دلائل آئندہ لے کر آؤں گا............

دارالعلوم دیوبند کا پہلا طالب علم:۔

وہ قاسم نانوتوی جس کے شاگردوں میں............ مولانا محمود احسن پیدا ہوا............ جس کو آج دنیا شیخ الہند محمود احسن کہتی ہے............ وہ شیخ الہند جس نے ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک .... عالمی تحریک ریشمی رومال کی بنیاد رکھی............ ۱۹۱۷ء میں جس نے ریشمی رومال کی تحریک چلائی ....

۱۹۱۴ء میں مکہ مکرمہ سے اس کو گرفتار کیا گیا .... اور مالٹا کے جزیرے میں نظر بند کر دیا............ اور جو مالٹا میں ۵ سال جیل کاٹتا ہے............ ۱۹۲۰ میں جب وہ ہندوستان لوٹتا ہے............ تو ایک لاکھ افراد نے بمبئی کی بندرگاہ پر اس کا استقبال کیا............

شیخ الہندؒ کی وفات:۔

اور جب شیخ الہند محمود حسن رحمتہ اللہ علیہ بیمار ہوتے ہیں............ حکیم اجمل خان ان کے مرید تھے............ ان کی کوٹھی میں ان کا آخری وقت ہے............ اور آخری وقت میں مولانا محمود حسنؒ رو رہے ہیں............ کسی نے پوچھا حضرت آپ کیوں روتے ہیں؟............ فرمایا اس لئے کہ اے کاش میدان جنگ ہوتا............ انگریز کا مقابلہ کرتا............ میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے............ شہادت کی موت آتی اور دنیا سے رخصت ہو جاتا............

Scanned with CamScanner

اس شیخ الہند کا جب جنازہ اٹھا .... حکیم اجمل خان مرحوم کی کوٹھی میں ان کو غسل دیا گیا .... اور غسل کرانے کے لئے جب ان کو تختے پر لٹایا گیا .... شیخ الہند کی کمر پر جب لوگوں نے ہاتھ لگایا .... تو حیران رہ گئے کہ کمر پر ہڈیوں کے سوا کوئی چیز نہیں تھی .... یعنی کوئی گوشت نہیں تھا ....

حسین احمدؒ مدنی اس وقت دارالعلوم کلکتہ میں پڑھاتے تھے .... وہ آئے تو لوگوں نے کہا کہ حضرت شیخ الہند کے جسم پر تو ہڈیاں تھیں .... تو رو کر کہنے لگے .... میرے استاد نے کہا تھا ....

حسین احمدؒ ساری زندگی میرے راز کو فاش نہ کرنا ، میری زندگی میں .... حسین احمدؒ نے کہا .... میرا استاد جب مالٹا کی جیل میں تھا .... میرے استاد کو انگریز ایک تہہ خانے میں لے جاتا .... اور اس کو لٹا کر اس کی کمر پر لوہے کی گرم سلاخ لگاتا .... اور انگریز کہتا .... محمود احسن انگریز کے حق میں فتوی دے دے .... محمود الحسن کو جب ہوش آتی تو وہ یہی کہتا اے انگریز! .... میں بلال کا وارث ہوں .... میری کھال تو اتاری جا سکتی ہے .... لیکن تمہارے حق میں فتوئ نہیں دے سکتا .... میں اس قاسم نانوتوی اور شیخ الہند کو سلام کرتا ہوں ....

شیخ الہند کے تلامذہ:۔

جس شیخ الہند کے شاگردوں میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی پیدا ہوا .... جس نے ۱۵۰۰ کتابیں لکھ کر پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا .... جس شیخ الہند کے شاگردوں میں مولانا محمد الیاس دہلویؒ پیدا

Scanned with CamScanner

ہوا.........جس نے تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی.........

جس شیخ الہند کے شاگردوں میں مفتی کفایت اللہ دہلوی پیدا ہوا......... جس کے ایک فتوے کو دیکھ کر مصر کے علماء نے کہا تھا.........واللہ لارایت عالماً.........خدا کی قسم ایسا عالم روئے زمین پر نہیں دیکھا

وہ شیخ الہند جس کے شاگردوں میں مولانا انور شاہ کاشمیری پیدا ہوا.........جس نے بخاری کی شرح لکھ کر پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا......... وہ شیخ الہند جس کے شاگردوں میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی پیدا ہوا......... جس نے قائد اعظم کے ساتھ مل کر پاکستان بنایا......... اور پاکستان کی تحریک میں حصہ لیا.........

وہ شیخ الہند جس کے شاگردوں میں.........شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ پیدا ہوا.........

زبان پر اے خدا کس کا نام آیا؟
کہ میرے نطق محسن ہے میری زبان کے لئے

کون شیخ العرب والعجم:۔

وہ شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنیؒ تھے کہ جن کو ۱۹۲۶ء میں......... کراچی کے دینہ ہال میں ایک انگریز جج کے سامنے پیش کیا گیا.........تو جج نے کہا حسین احمد کیا تو نے فتوی دیا ہے ''کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے''.........

شیخ العرب والعجم حسین احمدؒ مدنی نے کہا کہ میں نے فتویٰ دیا ہے......... اور میری رگوں میں جب تک خون گردش کرتا رہے گا......... میرا

یہی فتوی رہے گا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے ....

محمد علی جوہرؒ نے حسین احمدؒ کے قدم پکڑ لئے کہ خدا کیلئے .... آپ بیان بدل دیں آپ کو گولی لگ جائیگی .... سید حسین احمدؒ نے کہا محمد علی اگر آج میں نے اپنا بیان بدلا .... تو خدا کی قسم! ایمان بدل جائے گا ....

انگریز نے اس حسین احمدؒ کو گولی کا حکم دیا .... کراچی کی تحریک خلافت کے جلسہ میں نو لاکھ کا اجتماع ہے .... انگریز نے کہا کہ حسین احمدؒ اس جلسہ میں آیا .... تو گولی سے اڑا دیا جائے گا ....

اگر سید حسین احمدؒ مدنی حلوے کی رکابی پر .... ختم دینے والا ملاں ہوتا تو کبھی نہ آتا .... اگر سید حسین احمدؒ مدنی تیجے اور ساتے کی روٹیاں .... حلال کرنے والا ہوتا تو کبھی نہ آتا ....

سید حسین احمدؒ مدنی .... شیخ الہندؒ کی تمناؤں کا محور تھا

سید حسین احمدؒ مدنی .... عبیداللہ سندھیؒ کی آرزوؤں کا مرکز تھا

سید حسین احمدؒ مدنی .... سید احمد شہیدؒ کے جذبہ جہاد کا پاسدار تھا

حسین احمدؒ سر پر کفن باندھ کر اس نولاکھ کے اجتماع میں آیا .... چاروں طرف توپیں لگی ہوئیں ہیں .... توپوں میں گولے نصب ہیں ....

سید حسین احمدؒ مدنی نے اسٹیج پر آ کر .... انگریز کی توپوں کے گولوں کو بلبل سے تشبیہ دی .... اور گولوں کو گل سے تشبیہ دی .... تو سارے مجمع میں آگ لگ گئی .... سید حسین احمدؒ مدنی نے کہا ....

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل

شہید ناز کی تربت کہاں ہے؟

حسین احمدؒ نے انگریز کو خطاب کر کے کہا.......... او انگریز..........

کھلونا سمجھ کر نہ ہم کو برباد کرنا
ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں
شجر آزادی کو خون دے کر سینچا
کہ پھل اس کے پکنے کو آئے ہوئے ہیں

حسین احمدؒ نے کہا کہ اس ساری دنیا کو گولی سے اڑا دے.......... اور مجھے بھی گولی سے اڑا دے.......... سب کچھ برداشت ہو سکتا ہے.......... لیکن برطانوی سامراج کے حق میں فتویٰ نہیں دیا جا سکتا.......... یہ انگریز کے خلاف وہ جرات مند شیخ العرب والعجم سید حسین احمدؒ مدنی تھا.......... آؤ ایک آدمی حسین احمد جیسا پیش تو کرو..........

وہ حسین احمدؒ مدنی جو مالٹے میں گیا.......... ۱۹ گھر کے افراد کا انتقال ہو گیا.......... خط آیا باپ فوت ہو گیا.......... بیوی فوت ہو گئی.......... بھائی فوت ہو گیا.......... ۱۹ افراد فوت ہو گئے.......... حسین احمدؒ نے اس خط کے جواب میں دو شعر لکھے.......... ایک شعر یہ تھا..........

کہ تیرے عشق میں کو ہے غم ہر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

اور دوسرا شعر یہ لکھا..........

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پہ اشک برسانا نہیں آتا

کوئی ایسا انسان پیش تو کرو.......... وہ حسین احمدؒ مدنی جس نے ۵

Scanned with CamScanner

سال مالٹا کی جیل میں انگریز کے خلاف نغمہ آزادی کے گیت گائے .... سات سال ہندوستان میں انگریز کی جیل کاٹی .... ۳۳ سال تک دیوبند کی مسند پر بیٹھ کر حدیث پڑھائی .... اٹھارہ سال نبیؐ کے روضے پر بیٹھ کر حدیث پڑھائی .... کوئی ایک آدمی حسین احمدؒ جیسا پیش کر کے دکھاؤ ....

واہ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ :۔

ہم مانتے ہیں .... اس احمد علی لاہوریؒ کو جس کو انگریز نے برف کے بلاکوں پر لٹا دیا .... اور ایک برف کا بلاک اس کے جسم پر رکھ دیا .... انگریز نے کہا احمد علیؒ! کیا خیال ہے؟ .... احمد علیؒ لاہوری نے کہا انگریز! .... میرے جسم کو برف کے بلاکوں سے ٹھنڈا کر سکتے ہو .... لیکن میرے ایمان کی چنگاری کو ٹھنڈا نہیں کر سکتے ....

امیر شریعت سید عطا اللہ بخاریؒ :۔

ہم اس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو مانتے ہیں .... وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ! .... جس نے نو سال انگریز کی جیل کاٹی .... جس کو تین دفعہ زہر دیا گیا .... جس کو تین دفعہ پھانسی کا حکم ہوا .... وہ عطاء اللہ شاہ بخاری لدھیانہ کی جیل میں تین سال کی سزا کاٹ رہا ہے .... کلکتہ کے نوجوان ضمانت کرانے گئے .... عطاء اللہ شاہ نے جیل کی سلاخوں سے کہا .... او بیٹو! ....

یہ قفس ہی مجھ کو عزیز ہے کچھ جی تو لوں گا قرار سے
مجھے چمن میں نہ لے چلو میں ڈرا ہوا ہوں بہار سے

Scanned with CamScanner

جب چمن سے گزرے اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے
خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل کو بہار سے

وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیل میں ہیں.......... شاہ جی کہتے ہیں.......... پانچ سال کی سزا تھی.......... تین سال گزر گئے..........

کوئی رشتہ دار نہیں آیا
کوئی ملاقات کو نہیں آیا
کوئی روٹی نہیں پہنچا سکتا
کوئی کھانا نہیں لے جا سکتا

تین سال گزر گئے.......... تہجد کا وقت تھا.......... بے ساختہ ایک شعر میری زبان پر آ گیا.......... شاہ جی کہتے ہیں کہ جب میں نے لہر میں شعر پڑھا.......... جیل میں سناٹا طاری ہو گیا.......... نوجوانوں نے کہا.......... شاہ جی حکم دو تو جیل کے دروازے توڑ دیں..........

شاہ جی کہتے ہیں کہ میں نے کہا بیٹو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے.......... شاہ جی نے ایک شعر پڑھا.......... کیا عجیب شعر ہے؟..........

زندگی کی اداس راتوں میں اک دیا سا ٹمٹماتا ہے
اے ہوا اسے بھی گل کر دے گزر چکی رات اب کون آتا ہے؟
اب ذکر نہ چھیڑ مستی کا اب نام نہ لو پیمانے کا
ساقی نہ رہا تو لطف کیا ہے؟ مے خانے کا

یہ میرے اکابر کی زندہ جاوید تاریخ ہے.......... اگر تیرے پاس کوئی ایسی تاریخ ہے تو پیش کر؟.......... تیرے پاس کوئی ایسا کردار ہے تو پیش

Scanned with CamScanner

کر؟..........

کالا پانی کے سنگلاخ سناٹوں میں .... کون گیا؟

مالٹا کے جزیروں میں .... کون گیا؟

اسکندریہ کے ساحل پر .... کون گیا؟

مچھ کی جیلوں میں .... کون گیا؟

پھانسی کے تختے کس نے .... چومے؟

جیلوں کو آباد کس نے .... کیا؟

زنجیریں کس نے .... پہنیں؟

بیڑیاں کس نے .... پہنیں؟

انگریز کا مقابلہ کس نے .... کیا؟

قرآن کی تفسیریں کس نے .... لکھیں؟

حدیث کی شروحات کس نے .... لکھیں؟

فقہ کی کتب کس نے .... لکھیں؟

چودہ چودہ سال جیلیں کس نے .... کاٹیں؟

میانوالی کی جیل میں کس نے آ کر..........آزادی کے نغمے گائے؟..........مشرق اور مغرب سے لے کر..........شمال اور جنوب تک..........اللہ کا قرآن کس نے ....پہنچایا؟..........

مسئلہ ختم نبوتؐ کا:۔

ختم نبوت کا مسئلہ آیا .... تو امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے کونے کونے میں .... نبیؐ کی ختم نبوت کا

اعلان کیا............

مسئلہ ناموس صحابہؓ کا:۔

صحابہ کی ناموس کا مسئلہ آیا........... تو محدث جلیل علامہ عبدالشکور لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچا...........

میرے شیخ القرآنؒ:۔

قرآن کا مسئلہ آیا ....تو بطل حریت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمتہ اللہ علیہ نے سات سات ہزار علماء کو.......... ہر سال قرآن کی تفسیر پڑھا کر........... قرآن کو پھیلایا.......... اور دنیا کو بتا دیا کہ اسلام کیلئے سب کچھ لٹایا جا سکتا ہے........... لیکن اس پرچم کو سرنگوں نہیں کیا جاسکتا یہ ہمارے اکابر کی تاریخ ہے........... اسی لئے ریاست علی ظفر بجنوری کو کہنا پڑا............

اس وادی گل کا ہر زرہ خورشید جہاں کہلایا ہے
جو رند جہاں سے اٹھاہے، پیر مغاں کہلایا ہے
اس بزم جنوں کے دیوانے ہرراہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے دیوار چمن سے زندان تک
سو بار سنوارہ ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

میرے بھائیو.......... یہ ہمارے اکابر کی زندہ جاوید کہانی ہے.......... اللہ پاک ہمیں انکے نقش قدم پر چلائے.......... آمین..............

وآخر دعونا عن الحمدللہ رب العلمین ۔

Scanned with CamScanner

قائد کا پیغام کارکنوں کے نام

خطبہ:۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہ، وَ نَستَعِینُہ، .... وَنَستَغفِرُہ، وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ .... وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَ مِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا .... مَن یَّھدِ ہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہ، .... وَ مَن یُّضلِلہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہ، .... وَنَشھَدُ اَن لّاَاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہ، لَا شَرِیکَ لَہ، .... وَلاَنَظِیرَلَہ، وَلاَمُشِیرَلَہ، .... وَلَا مُعِینَ لَہ، وَلَا وَزِیرَ لَہ، .... وَصَلِّ عَلیٰ سَیِّدُالرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الاَنبِیَاء .... اَلمَبعُوثُ اِلٰی کَافَۃ لِّلنَّاسِ بَشِیراً وَّ نَزِیراًوَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیرًا .... وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی القُرآنِ المَجِیدِ وَالفُرقَانِ الحَمِیدِ .... لَقَد مَنَّ اللّٰہُ عَلَی المُؤمِنِینَ اِذ بَعَثَ فِیھِم رَسُولاً مِّن اَنفُسِھِم یَتلُوا عَلَیھِم اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیھِم وَ یُعَلِّمُھُم الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ وَ اِن کَا نُوامِن قَبلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ .... **(پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۶۴)**

وَقَالَ اللّٰہ فِی مَو ضِعِ آخَر .... وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ **(پارہ ۳۰ الم نشرح)**

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ .... فُضِّلتُ عَلَی الاَنبِیَاءِ بِستِّ اُعطِیتُ جَوَامِعُ الکَلِمِ وَنُصِرتُ بِا لرُّعبِ وَاُحِلَّت لِیَ الغَنَا ئِم وَجُعِلَت لِیَ الاَرضُ طُھُوراًوَمَسجِدًاوَاُرسِلتُ اِلَی الخَلقِ کَافَّۃً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّون اَو کَمَا قَالَ علیہ السلام **(مسلم شریف ص ۱۹۹ ج ۱ سطر ۱۲)**

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُولُہٗ النَّبِیُّ الکَرِیم.......... وَنَحنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِینَ وَالشَّاکِرِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ..........

اشعار:۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہوجاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں سست چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

تمہید:۔

میرے واجب الاحترام

قابل صد احترام

معزز علمائے کرام

پاکستان کے غیور مسلمانو

سپاہ صحابہؓ کے نوجوان رضا کارو

آج مجھے یہاں آ کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ نوجوان.......... کافی تعداد میں یہاں تشریف فرمائیں.......... یہ کوئی جلسہ عام نہیں ہے.......... بلکہ

یہ ایک تربیتی کنونشن ہے اسلئے میں زیادہ لمبی تقریر بھی نہیں کروں گا............

سپاہ صحابہؓ کے دو بڑے مقاصد:۔

میرے نوجوان بھائیو!.........سپاہ صحابہؓ کے دو بڑے مقاصد ہیں.........جن کے لئے یہ جماعت معرض وجود میں آئی ہے............

پہلا مقصد ہے کہ غلبہ اسلام کی جدو جہد کرنا

اور دوسرا مقصد ناموس صحابہؓ کا تحفظ کرنا ہے

ان دو مقاصد کے لئے ہم نبرد آزما ہیں........امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے.......... انہی دو مقاصد کے لئے اس جماعت کی بنیاد رکھی........ اور آج تک دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں آئی کہ جس نے مصائب اور تکالیف نہ اٹھائی ہوں........ کوئی نوجوان یہ کہے کہ میں سپاہ صحابہؓ میں شامل ہوں .... اور آرام کی نیند بھی سوتا رہوں............

مجھ پر کوئی مقدمہ نہ بنے

مجھ پر کوئی کیس نہ ہو

مجھے کوئی طعنے بھی نہ دے

مجھے گھر والے آوارہ گرد بھی نہ کہیں

ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی ایمان بھی لائے........... اوروہ آزمائش میں بھی نہ ڈالا جائے ....چودہ سو سال میں بڑی بڑی تحریکیں آئیں........

چودہ سوسال میں کوئی دور ایسا نہیں گزرا........ کوئی دور ایسا نہیں آیا کہ جس دور میں مشکلات........ مصائب اور تکالیف نہ آئی ہوں........دکھ اور درد نہ آئے ہوں...........

مشکلات کے طوفان میں:۔

کائنات کے سب سے بڑے سردار.......... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی بڑا نہیں........ لیکن اس دین و شریعت کے لئے ان کے بھی دندانِ مبارک شہید ہوئے........ ان کو بھی مشکلات اور مصائب کی بھٹی میں ڈالا گیا......... ان کے بھی راستے میں کانٹے بچھائے گئے....... انہیں بھی اذیتیں آئیں........

لیکن آپ نے مشکلات کی وجہ سے مشن کو نہیں چھوڑا........ کتنی مشکلات آئیں........ کتنے دکھ آئے....... ایک شخص کا نام لے کر بتاؤ چودہ سو سال کی تاریخ میں کہ جس نے مشکلات کی وجہ سے نظریہ یا مشن چھوڑا ہو........ لہٰذا نظریہ اور مشن.......... ہمیشہ توانا رہا ہے..........

نظریے اور مشن نے.......... خون کی ندیوں میں پرورش پائی ہے

نظریئے اور مشن نے.......... لاشوں اور امیدوں کا محل تعمیر کیا ہے

نظریے اور مشن نے.......... زندانوں کی اوڑھ میں بھی حق کی آواز بلند کی ہے

تحریک سے تنظیم تک:۔

میرے دوستو.......... ایک تنظیم ہے........ اور ایک تحریک ہے........ سپاہ صحابہؓ کا ابتدائی دور تحریک کا تھا .... طوفان کا تھا....... اور اب ہم تنظیم کی طرف بڑھ رہے ہیں....... جب سمندر میں بھنور ہو........ ارتعاش ہو....... تو کشتی نہیں چل سکتی....... مسافر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے........

لیکن جب بھنور دور ہو جائے ....اور سمندر میں سکون ہو جائے ....تو آپ اس کے اوپر کشتی بھی چلا سکتے ہیں ....اور اس کے اوپر جہاز بھی چلا سکتے ہیں.......

سپاہ صحابہؓ کا آغاز بھنور اور ارتعاش سے ہوا .... تحریک سے ہوا....... لیکن اس کے بعد ٹھہراؤ پیدا ہو گیا.......اس کے بعد یہ جماعت تنظیم کی لڑی میں پروئی گئی ہے.......اور جب طوفان اور تحریکوں سے گزر کر کسی جماعت کو نظم کی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے.......تو اس میں ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے....... بعض نا واقف اور جاہل لوگ اس ٹھہراؤ کو کہتے ہیں کہ یہ جماعت اب نرم ہو گئی ہے.......اب مشن ختم ہو گیا ہے.......اب پہلے والی بات نہیں رہی.......ان کو یہ پتہ نہیں کہ تحریک کا نام حرکت ہے....... اور نظم کا نام بندھ جانا ہے.......اب یہ جماعت نظم کی لڑی میں پروئی گئی ہے.......اور جب کوئی جماعت نظم کی لڑی میں پروئی جائے ....تو اس کو دنیا کا کوئی طوفان ختم نہیں کر سکتا.......

جھنگوی شہیدؒ کی آواز:۔

میرے بھائیو......... دنیا میں مقرر اور بھی بڑے بڑے آئے ہیں....... اسی طرح مولانا حق نواز جھنگویؒ بھی ایک بڑے عظیم مقرر اور خطیب تھے.......اور پاکستان میں تھوڑے مقرر ہیں.......ایسے مقرر کہ جن کی آواز بھی مولانا حق نواز سے سریلی ہے....... لیکن ان کی آواز افریقہ کے جنگلوں میں کیوں نہیں گونجتی....... کتنے خطیب اور واعظ آئے.......اچھا اچھا قرآن پڑھنے والے آئے....... لیکن ان کی آواز سکاٹ لینڈ کے

Scanned with CamScanner

جزیروں میں کیوں نہیں گئی........ یہ جھنگوی شہید کی آواز ہے........ آپ دنیا کے چھبیس ملکوں میں جائیں........ سمندروں میں جائیں .... جزیروں میں جائیں........ تو آپ دیکھیں گے کہ وہاں بھی جھنگوی شہیدؒ کی آواز انشاء اللہ گونج رہی ہوگی..........

صحابہؓ کے سپاہی :۔

میرے بھائیو!.......... سپاہ صحابہؓ کے نام پر غور کرو........ ایسا نام دنیا کی کسی جماعت کا نہیں ہے(Solder of Sahaba) یعنی صحابہؓ کے سپاہی .... دنیا کی کسی جماعت میں سپاہی کا لفظ نہیں آیا........ یہ جماعت ہی سپاہیوں کی ہے........ رضا کاروں کی ہے .... نوکروں کی ہے........ جرنیل میدان میں نہیں لڑتا........ وہ کمان کرتا ہے........ سپاہی میدان میں لڑتا ہے........

لیکن اس جماعت کا لیڈر بھی سپاہی ہے........ مولانا حق نواز اس جماعت کے لیڈر ہیں........ وہ خود میدانِ کارزار میں آئے تھے .... اور انہوں نے بطور سپاہی کے جان بھی دے دی..........

میرے بھائیو........ صحابہؓ کا معنی کیا ہے .... صحابہؓ کا معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی........ اور سپاہ صحابہؓ کا معنی صحابہؓ کے سپاہی .... یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سپاہی ہیں........ ہم آگے ان کے سپاہی ہیں........ اور پوری جماعت سپاہیوں کی ہے........

اور سپاہی جو ہوتا ہے........ جس کا بھی وہ سپاہی ہوتا ہے........ اس کے حکم کا پابند ہوتا ہے........ اور اسی کے حکم کے تحت چلتا

ہے........اس کی اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی .... حکومت کا سپاہی حکومت کی مرضی کے خلاف نہیں کرسکتا........چوبیس گھنٹے وہ حکومت کا سپاہی ہے .... حکومت کہے کہ کھڑا رہ تو وہ کھڑا رہتا ہے........بیٹھا رہ تو بیٹھا رہتاہے........فوج کا سپاہی ہے........ کیپٹن، جنرل اسے کہے کہ کھڑا رہ تو وہ کھڑا رہتا ہے........

آپ صحابہؓ کے سپاہی ہیں .... صحابہؓ نے ساری زندگی تہجد کی نماز نہیں چھوڑی........اور ہم نے صحابہؓ کے سپاہی بن کر بھی نماز کبھی نہیں پڑھی ....آپ کیسے سپاہی ہیں........آگر آپ کو صحابہؓ کا سپاہی کہلانا ہے ....تو صحابہؓ والی صفات پیدا کرنا ہوں گی ....اور اگر صحابہؓ والی صفات پیدانہیں کرسکتے ....تو کوئی ضرورت نہیں اتنا مجمع اکٹھا کرنے کی .... پانچ سو آدمی ایک جگہ پر ہوں........اور وہ بے نمازی ہوں........شریعت پر نہ چلتے ہوں........مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے ....

بلکہ مجھے پانچ آدمی ایسے چاہئیں جو صحابہؓ کے طریقے پر چل کر اپنے آپ کو صحابہؓ کا سپاہی ثابت کرسکیں........اور وہی پانچ حقیقت میں صحابہؓ کے سپاہی ہونگے........

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... دل میں اخلاص نہ رکھتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... اللہ پر پختہ یقین و بھروسہ نہ رکھتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... اطاعت امیر نہ کرتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... نماز کی پابندی نہ کرتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... اتفاق ومحبت نہ رکھتا ہو

Scanned with CamScanner

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... دل کو منافقت سے پاک نہ رکھتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... والدین کی نافرمانی کرتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... داڑھی منڈواتا یا کٹواتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... جھوٹ بولتا ہو

صحابہؓ کا سپاہی ہو .... لباس سنت کے خلاف استعمال کرتا ہو

.... ایسا کارکن ....

.... ایسا رضا کار ....

.... ایسا نوجوان ....

صحابہؓ کا سپاہی نہیں بن سکتا

میرے بھائیو........ ہم سپاہ صحابہؓ میں شامل اس لئے نہیں کرتے .... صرف کافر کافر ہی کہنا ہے........ اور کوئی کام نہیں کرنا........ کافر کے کفر کا اعلان ہمارے پروگرام کا حصہ ہے........ اور یہ اعلان ہوتا رہے گا........ دنیا کی کوئی طاقت یہ اعلان نہیں روک سکتی........ یہ ان کے عقائد کی وجہ سے ہے........

اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا صحابہؓ کے سپاہی کا کام........ صرف اور صرف کافر کہنا ہی ہے........

حج نہ کرنا

زکوٰۃ نہ دینا

تصویر کشی کرنا

روزے نہ رکھنا

جھوٹ بولنا ہے

فریب کرنا ہے

داڑھی منڈوانا ہے

فلم اور ٹی وی دیکھنا

بلکہ ہر قسم کی خرافات بکنا

والدین کی نافرمانی کرنا ہے

اور بڑوں کی بے عزتی کرنا ہے

............جبکہ............

صحابہؓ کا سپاہی .... ایک پاکباز انسان ہوتا ہے

صحابہؓ کا سپاہی .... ایک اعلیٰ کردار کا مالک ہوتا ہے

صحابہؓ کا سپاہی .... ایک بلند ارادے کا مالک ہوتا ہے

حقیقی سپاہی بنو:۔

میرے بھائیو اور .... آپ صحابہؓ کے سپاہی ہیں........ تو اپنے اندر صحابہؓ والی صفات پیدا کرو.........

صحابہؓ کی دیانت کو پیدا کرو

صحابہؓ کی ہمدردی کو پیدا کرو

صحابہؓ کے کارناموں پر عمل کرو

صحابہؓ میں دیانت کتنی اونچی تھی........ نام تو آپ صحابہؓ کا لیتے ہیں........ لیکن کیا آپ نے صحابہؓ کی زندگی کو بھی پڑھا ہے........ کبھی صحابہؓ کی عظمت کو دیکھا ہے........

Scanned with CamScanner

اپنے آپ کو صحابہؓ کا سپاہی کہتے ہو........اور نماز نہیں پڑھتے ہو
اپنے آپ کو صحابہؓ کا سپاہی کہتے ہو........اور دین پر نہیں چلتے ہو
اپنے آپ کو صحابہؓ کا سپاہی کہتے ہو........اور شریعت پر نہیں چلتے ہو
یہ کوئی صحابہؓ کا سپاہی ہونا نہیں ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا مطالعہ کرو........اور جس طرح صحابہؓ کا کردار ہے وہ کردار اپناؤ........اگر صحیح معنوں میں صحابہؓ کا سپاہی بننا ہے........

نعروں کی گونج میں........جلسوں کے فروش میں........واہ واہ اور ہا ہا میں ساری زندگی مت گزارو........بلکہ حقیقی سپاہی بنو........اور اسی طرح سب سے پہلے اپنے عقیدے کی درستگی کرو........اللہ کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا........نبیؐ کی سنت کے علاوہ کوئی طریقہ قابلِ قبول نہیں ہے........یہ عقیدے کی بات ہے........اور اس کے بعد جان جائے اور سب کچھ قربان ہوجائے........

لیکن نماز نہیں چھوڑنی........جتنی مشکلات ہوں........یہ صحابہؓ کے سپاہی بننے والے کے لئے اولین عمل ہے........

سپاہ صحابہ کے نوجوانو!........تم بہت اونچے ارادے کے مالک ہو........تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے ہے........
اگر تم صحابہؓ کی سنت کو چھوڑتے ہو........اور والدین کا کہنا نہیں مانتے ہو........اور جھوٹ بولتے ہو........ایک دوسرے کو گالیاں بھی دیتے ہو........اور صحابہؓ والا کردار بھی نہیں اپناتے........تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے

Scanned with CamScanner

ایسے سپاہی بننے کا............

میرے بھائیو............اصل چیز تو اللہ کے ہاں عمل ہے ....اور اس عمل کا اجر اس وقت ملے گا اگر تمہاری زندگیاں صحابہ جیسی ہوں........اس صحابہؓ والے کردار کو اپناؤ ....اس تربیتی نشست میں میرے ساتھ وعدہ کرو........اس پورے مجمع میں کوئی شخص نماز نہیں چھوڑے گا........

خواہ وہ کالج میں ہو

خواہ وہ سکول میں ہو

خواہ وہ دکان میں ہو

نماز نہیں چھوڑے گا

یا تجارت کے کسی بھی شعبہ میں ہو

صبر و استقامت :۔

میرے بھائیو!............اپنی زندگیوں میں وہ صفات پیدا کرو ....جو صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں تھیں ....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص روزانہ نماز کے لئے آیا کرتا تھا........ لیکن عصر کے وقت بغیر دعا کے چلا جایا کرتا تھا........

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ تم روزانہ عصر کی نماز کے بعد بغیر دعا کے واپس چلے جاتے ہو........تو وہ خاموش ہوگیا........آپ نے تاکیداً پوچھا کیا بات ہے کہ تم روزانہ عصر کی نماز کے بعد............دعا نہیں کرتے بلکہ گھر چلے جاتے ہو........

اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس صرف دو کپڑے

Scanned with CamScanner

ہیں........ایک نیچے باندھا ہوا ہے اور ایک اوپر لے رکھا ہے........یہ دو
کپڑے ہمارے گھر میں ہیں........ اور ہم نے گھر میں گڑھا کھودا ہوا
ہے........جب میں نماز پڑھنے کے لئے آتا ہوں........ تو میری بیوی یہ
چادریں اتار کر اس گڑھے میں کھڑی ہوجاتی ہے........ اور میں نماز پڑھ کر گھر
واپس آجاتا ہوں........تو میں اس گڑھے میں کھڑا ہوجاتا ہوں........اور
یہ کپڑے اپنی بیوی کو دیتا ہوں ....اور وہ نماز پڑھتی ہے........میرے گھر
میں تیسرا کپڑا کوئی نہیں ہے........اس لئے میں جلدی نماز پڑھ کر چلا جاتا
ہوں........ اس لئے دعا نہیں کرتا........ جب یہ بات حضو رصلی اللہ علیہ
وسلم نے سنی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے........

آؤ صحابہؓ کے سپاہیو!.........جن صحابہؓ کا تم نام لیتے ہو........ ان
کا یہ کردار ہے........ اپنی زندگیوں کو تبدیل کرو........ اپنی زندگیوں میں
صحابہؓ والے اعمال لاؤ........

اللہ ہی پر بھروسہ:۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس دن اس صحابیؓ نے یہ بات..........
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی........ اور اس کے فوراً بعد وہ گھر واپس چلا
آیا........ تھوڑی دیر بعد مالِ غنیمت آیا ....جن میں اونٹ بھی آئے
..........اور ان اونٹوں پر کپڑا لدا ہوا تھا........رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کپڑے سے لدا ہوا ایک اونٹ........ اس صحابیؓ کے گھر بھیج دیا........اور
ایک صحابیؓ سے کہا یہ اونٹ لے جاؤ........یہ صحابیؓ اونٹ لے گیا........
بیوی نے کہا دیکھو کون ہے........ دیکھا کہ ایک کپڑے کا لدا ہوا اونٹ

Scanned with CamScanner

اس اونٹ والے نے کہا کہ مجھے حکم ہے کہ اونٹ والا کپڑا تمہارے گھر میں اتار دوں .... ادھر کپڑا اترنا شروع ہوا........ ادھر بیوی نے کہا ہمارے گھر میں کوئی کپڑا نہیں تھا........ کوئی یہ کپڑا دے گیا ہے........ مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کپڑا کس نے بھیجا ہے........ پتہ کرایا تو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے........ تو بیوی اپنے خاوند سے کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ ہمارے گھر میں کپڑا نہیں ہے........ خاوند نے جواب دیا مجھ سے حضورؐ نے سوال کیا تو میں نے بتایا تھا........

بیوی نے جواب دیا کہ اگر اسلام میں عورت کو طلاق دینے کا حق ہوتا........ تو آج میں تمہیں طلاق دے دیتی کہ تو نے اپنے دکھ اور پریشانی کو........ اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے کیوں رکھا........

غور کرو صحابہؓ کے سپاہیو!........ صحابہؓ کا یہ کردار ہے........ اور تم نماز نہیں پڑھتے ہو........ دین پر نہیں چلتے ہو........ اور صحابہؓ کے سپاہی بن کر جھنڈے اٹھائے ہوئے ہو........

.... نماز ضائع ہو جائے ....

.... روزہ ختم ہو جائے ....

.... دین ختم ہو جائے ....

شریعت ہمارے چہرے پر نہ ہو........ دین ہمارے کردار میں نہ ہو........ تو کیا فائدہ ہے ایسے نعرے لگانے کا........ اس پر غور کرو۔

اطاعتِ امیر:۔

میرے بھائیو!........ دیانت اتنی بلند ہونی چاہیے کہ جس طرح

Scanned with CamScanner

صحابہؓ کی تھی .... اور کردار اتنا بلند ہونا چاہیے جس طرح صحابہؓ کا تھا ....

سیدنا فاروقِ اعظمؓ کو کسی نے آ کر کہا کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے کہ سیدنا خالد بن ولیدؓ جس جنگ میں جاتے ہیں........ اسی جنگ میں فتح ہوتی ہے........ ورنہ فتح یقینی نہیں ہوتی........

سیدنا فاروقِ اعظمؓ نے فرمایا کہ یہ تو شرک ہے کہ کسی بندے سے فتح کی امید رکھیں........ اور اس پر فتح کا یقین رکھیں........ کچھ شکایات ہوئیں........ سیدنا فاروقِ اعظمؓ نے اسی وقت آرڈر لکھا کہ تمہیں جس وقت یہ خط ملے........ اسی وقت اپنے سے کمانڈر ان چیف کا تاج اتار کر........ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے سر پر ڈال دو........

اس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ جنگ قادسیہ میں تھے........ قادسیہ کا علاقہ عراق کے قریب ہے........

جب ابو عبیدہ بن جراحؓ وہاں پہنچے........ تو کیا دیکھا کہ ایک لاکھ کی فوج کا دستہ بیٹھا ہوا ہے........ اور ہر طرف دنیا کی دنیا نظر آ رہی ہے........ اور حضرت خالد بن ولیدؓ ان کے سامنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں........ اور بطور کمانڈر ان چیف ان سے خطاب فرما رہے ہیں........ ادھر یہ خطاب شروع ہے........ خطاب ابھی ختم نہیں ہوا........ ابو عبیدہؓ نے اسی حالت میں وہ خط دیا........

حضرت خالد بن ولیدؓ نے وہ خط پڑھا........ اور تقریر کے دوران میں اپنے سر سے کمانڈر ان چیف کا تاج اتار کر ابو عبیدہؓ بن جراح کے سر پر رکھ دیا........ اور خود آ کر سامنے والے سپاہیوں کی فوج میں بیٹھ

Scanned with CamScanner

گئے.........اور فرمایا کہ مجھے حکم ہے کہ میں کمانڈر ان چیف کا عہدہ چھوڑ دوں.........اور سپاہی بن کر کام کروں.........اب خالد بن ولیدؓ ایک لمحے کے لئے بھی اپنے آپ کو کمانڈر ان چیف نہیں کہتا.........اب میرا کمانڈر ان چیف کا عہدہ ختم ہو چکا..........

وہ خالد بن ولیدؓ جس نے ۱۲۵ لڑائیاں لڑیں ....اور ایک لڑائی میں بھی شکست نہیں کھائی......... اور عرب میں یہ مشہور ہو گیا تھا..........

عجزت النساء ان یلدن مثل خالد.......... کہ عرب کی عورتیں بانجھ ہو گئیں ہیں کہ خالد جیسا بیٹا پیدا کر سکیں......... سر سے کمانڈر ان چیف کا تاج اتار کر......... ابو عبیدہؓ بن جراح کے سر پر رکھا.........اور فرمایا کہ آج کے بعد میں سپاہی ہوں..........

او صحابہؓ کے سپاہیو..........تم ان کے سپاہی ہو جن کا یہ کردار ہے.........اس کردار کو اپناؤ ....اپنے عناد کو چھوڑو.........اپنی زندگیوں میں صحابہؓ کی زندگیوں کو لاؤ صرف نعروں پر جماعت کو مت رکھو.........صرف غوغا......... لڑائی اور ضد.........

کبھی اپنے مولوی سے لڑائی

کبھی اپنے محلے کے امام سے لڑائی

کبھی اپنے محلے کے چوہدری سے لڑائی

میرے بھائیو.......... یہ طریقہ چھوڑ دو ....اگر کوئی امام تمہاری بات نہیں مانتا.........اس کا فیصلہ تم اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو.........اور اپنی زندگی تبدیل کرو..........

Scanned with CamScanner

دیانت وامانت کا تاریخ ساز واقعہ:۔

ایران کی جنگ میں سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ ساتھ تھے........ایران کا دارالسلطنت فتح ہوا........مال غنیمت جمع ہوکر آیا........راستے میں ایک پل تھا........پل کے قریب ایک صحابیؓ کا گھر تھا........ کل چار نفوس تھے........چار دن کا فاقہ تھا........رات کے وقت اندھیرا تھا........ایک آدمی خچروں پر چودہ صندوق جو خود سونے کے بنے ہوئے تھے........ایک آدمی نے خچروں والے آدمی کو للکارا کہ ٹھہرو........خچروں والا تو بھاگ گیا........لیکن خچر چھوڑ گیا........اس صحابیؓ نے وہ سارے اونٹ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی خدمت اقدس میں پیش کردیئے ....لوہار کو طلب کیا گیا........تالے توڑے گئے........

مؤرخین لکھتے ہیں کہ ان صندوقوں میں اتنے جواہرات تھے........ کہ اگر نصف دنیا کی دولت کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا........صندوق دے کر وہ جانے لگا ....تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ ٹھہرو........مجھے اپنا نام تو بتاتے جاؤ........میں سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں تمہارے متعلق تعریفی کلمات لکھوں گا کہ جب ایسے آدمی ہمارے پاس موجود ہیں........ تو پھر ساری دنیا ہماری ہے........

اس صحابیؓ نے کہااس کی ضرورت نہیں ہے........میں نے جس کے لئے یہ سامان دیا ہے وہ میرانام جانتا ہے........جب وہ چلا گیا تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک آدمی اس کے پیچھے بھیجا........ کہ پتہ چلے کون ہے........اور کہاں رہتا ہے........

Scanned with CamScanner

پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیؓ ہے........اور غربت کا یہ حال ہے کہ چار دن کا فاقہ ہے........ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک بوری چاول اور آٹا اس کے گھر بھجوا دیا........اور یہ ہدایت کی کہ جب یہ شخص گھر نہ ہو تو بھجوادی جائے........ تاکہ واپس نہ کر سکے........اور اس کے گھر والے رکھ لیں........

یہ جیالے کس کے؟:۔

دیانت و امانت کا ایسا شاندار واقعہ چشم فلک نے نہیں دیکھا .... اے مسلمانو ان صحابہؓ کے تم سپاہی ہو........ اور اپنے گریبان میں جھانکو کہ تم کہاں کھڑے ہو........ تمہارا کیا کردار ہے........ ہمیں کیا کرنا ہے ....دیانت اور شرافت ....صداقت اور امانت کے ایسے واقعات........ صحابہؓ کے پاؤں کے جوتوں کے تسموں سے بندھے ہوئے ہیں........اور تم ایک دوسرے کی پگڑی اچھالتے ہو........ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہو........ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہو........چندہ اور پیسے کے معاملے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو........ چھوٹی چھوٹی بات پر لڑتے ہو........ایک دوسرے کو برا کہتے ہو........بغیر تحقیق کے افواہیں گرم کرتے ہو........ایک دوسرے کو نیچا کرنا چاہتے ہو........

تم کن کے سپاہی ہو........ غور تو کرو........ کس کے نقشِ قدم پر چلنا ہے........ہم نے کس کے انداز کو اپنانا ہے........ کس کی زندگیوں کو اپنانا ہے........ہماری نسبت کن سے ہے........اگر ہماری نسبت یہاں کسی

Scanned with CamScanner

سیاسی جماعت سے ہو .... پیپلز پارٹی سے ہو........ مسلم لیگ سے ہو......... تو آپ کو ان کے لیڈروں کی طرح ہونا چاہیے........ ان کے کردار کو اپنانا چاہیے........ جو بے نظیر کا جیالا ہے........ وہ بے نظیر کی طرح ہو......... جو نواز شریف کا جیالا ہو......... وہ نواز شریف کی طرح ہو.........

لیکن میرے بھائیو......... تم تو جیالے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ہو......... ان کا کردار اپناؤ......... تم تو کارکن ان کے ہو......... تمہاری نسبت تو ان کے ساتھ ہے......... تم تو جیالے صحابہؓ کے ہو.........

ہماری ذمہ داری:۔

میرے بھائیو.........وقت مختصر ہے.........میں آخری بات کرتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ صرف نعروں کا نام نہیں ہے......... بلکہ یونٹوں کے قیام کا نام ہے.........یونٹ قائم کرو.........

شہر شہر میں

قریہ قریہ میں

بستی بستی میں

سپاہ صحابہؓ کے یونٹ قائم کرو......... میں طالب علموں سے کہوں گا کہ سکولوں......... کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سپاہ صحابہؓ قائم کرو.........

کفر کی مشین:۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ جاتے ہی کفر کی مشین کھول دیں.........

سب سے پہلے اصحاب رسولؓ.........ازواج رسولؓ.........بنات رسول

Scanned with CamScanner

.... خلفائے راشدینؓ کے فضائل و مناقب .... نئی نسل کے سامنے رکھو........ اور عقائد کا اظہار کرو........ اور عقائد کے بعد کہو کہ جو صحابہؓ کی تکفیر کرے وہ کافر ہے........

ایک ضروری وضاحت:۔

اور جو یہ نعرہ لگاتے ہو کہ جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے........ اس کے لئے یاد رکھو........ وہ نہ مانے وہ کافر تب ہوگا........ جس کو پورے حالات کا علم ہو........ اور رافضی کے پورے عقائد آپ نے اسے بتلائے ہوں........ کتابیں دکھلائی ہوں........ پھر بھی وہ نہ مانے تو اب وہ مسلمان نہیں ہے........ اور یہاں کیا ہوتا ہے کہ جو بولے وہ کافر........ یہ غلط بات ہے........ یہ کوئی بات نہیں ہے........ آپ کفر کی مشین کو اتنا سستا نہ سمجھیں .... بہت دیر اور وضاحتوں کے بعد علماء اور مفتیان کرام نے رافضی کے کفر کا فتویٰ دیا ہے........

میری بات آپ کی سمجھ میں آئی .... یونٹ قائم کرو گے........ (انشاء اللہ) علماء کا احترام کریں........ کیسٹ لائبریری قائم کریں........ اور امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام گھر گھر میں پہنچائیں........

واخر دعونا عن الحمد للہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

تفصیلی فہرست مضامین

پیش لفظ ۴

خطبات قائد ملت ۴
قائد ملت اسلامیہ ۴
فرٹ بوٹ الکعبہ ۵
خطاب اور خطابت ۶
خطیب یورپ و ایشیا کی زبانی ۶
مرتب خطبات فاروقی شہیدؒ ۷
خطبات فاروقی شہیدؒ ۸

☆سخن گفتنی☆ ۹

☆اظہار مسرت☆ ۱۲

سیدنا حضرت ابراہیمؑ ۱۴

خطبہ ۱۴
تمہید ۱۵
سیدنا ابراہیمؑ پر چار امتحانات ۱۵
پہلا امتحان ۱۶
سیدنا ابراہیمؑ کی مخبری ۱۷
سیدنا ابراہیمؑ سے سوال و جواب ۱۸
نار جب گلزار ہوئی ۱۹
دوسرا امتحان ۲۱
سیدہ حاجرہؓ و سیدنا اسماعیلؑ جنگل میں ۲۲
ماں کی مامتا ۲۳
حاجرہ ام بھی دوڑو ۲۴
تبدیلی کیوں آئے ۲۵
امام غزالیؒ نے فرمایا ۲۶
تیسرا امتحان ۲۷
مائی حاجرہؓ بھی کامیاب ہوگئی ۲۹
تاریخ قربانی ۳۱
خدائی تاثرات ۳۲
چوتھا امتحان اور بیت اللہ کی تعمیر ۳۲
سیدنا ابراہیمؑ کو گولڈ میڈل کیا ملا ۳۳
رحمت کے دو چشمے ۳۴
جدالانبیاء پیغمبر ۳۴
خلاصۂ کلام ۳۵

قرآن اور سائنس ۳۷

خطبہ ۳۷
تمہید ۳۸
قرآن اور صاحب قرآن ۳۹
کائنات کی بے مثال کتاب ۴۰
قرآن کی اپنی زبانی ۴۲
الٓمٓ کا نقطہ ۴۳
دلیل عقلی ۴۴
لاریب تاریخ ہے یا قرآن؟ ۴۵
فاروقی شہیدؒ کی عیسائی سے گفتگو ۴۶

Scanned with CamScanner

سائنس کا معنی کیا ہے؟ ۴۹
بانی سائنس کون؟ ۵۰
دورِ محمدیؐ سے قبل سائنس کہاں؟ ۵۱
قرآن سے خود پوچھ لو؟ ۵۲
دنیائے کفر کو قرآن کے تین چیلنج؟ ۵۳
قرآن کا پہلا چیلنج؟ ۵۴
قرآن کا دوسرا چیلنج؟ ۵۴
قرآن کا تیسرا چیلنج ۵۴
دنیائے کفر کو فاروقی شہیدؒ کا چیلنج ۵۴
یہ اعجاز صرف قرآن ہی کو حاصل ہے ۵۶
جہاں نبیؐ وہاں قرآن ۵۸
یہ قرآن نے بتایا ہے ۵۹
عیسائی پادری کا چیلنج ۶۳
محدث دہلویؒ کا جواب ۶۴
فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۶۵
دارالعلوم دیوبند اور حفاظ قرآن ۶۵
فضیلت سورۃ دخان ۶۶
امام اعظمؒ نے فرمایا ۶۷
امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ۶۷
امام غزالیؒ نے فرمایا ۶۸
جنازہ منشی صاحب پڑھائیں ۶۸
قبر پھولوں سے بھر گئی ۶۹
مدفون کا زندگی میں عمل ۷۰

﴿قرآن اور سائنس﴾ ۷۲
خطبہ ۷۲
اشعار ۷۳
تمہید ۷۳
بے مثال کتاب ۷۴
ہدایت کا راستہ ۷۴
مذاہب باطلہ کی کتب اور قرآن ۷۶
دنیائے کفر کو قرآن کا چیلنج ۸۱
قرآن نے چیلنج کب دیا؟ ۸۲
ترقی یافتہ ممالک اور کتب سماویہ ۸۳
دارالعلوم دیوبند تیری عظمت کو سلام ۸۵
ضروری وضاحت ۸۶
قرآن اور صاحب قرآن ۸۶
حاضر و ناظر کا مسئلہ حل ہو گیا ۸۷
قرآن اور سائنس ۸۸
روم کی فتح ۹۱

﴿پیغام مصطفیٰ ﷺ﴾ ۹۴
خطبہ ۹۴
اشعار ۹۵
تمہید ۹۵
نبی اکرم رحمت مجسم ۹۶
عقلی بات ۱۰۱

Scanned with CamScanner

تقسیم رحمت کب ہوئی؟ ۱۰۱
دور جاہلیت میں مقام عورت؟ ۱۰۲
نزول رحمت عرب کے اندھیروں میں ۱۰۳
دور اسلام میں مقام عورت؟ ۱۰۴
نظر بد کی سزا؟ ۱۰۶
واقعہ زندہ درگور بچی کا ۱۰۶
جنت کی ضمانت کیا ہے؟ ۱۱۲
اونٹ کا اپنے مالک کی شکایت کرنا ۱۱۴
فاروقی شہیدؓ نے فرمایا ۱۱۵
خلافت اور خدمت ۱۱۶
صدیقؓ کا پہلا نمبر ۱۱۷
ماتحت الاسباب رحمت ہے ۱۱۹
ابو ہریرہؓ سے پہلے دعا پہنچی ۱۲۰
ایک پیالہ دودھ ۸۰ طلباء میں تقسیم ۱۲۰
نبی رحمت صحابیؓ کے گھر ۱۲۱
معجزہ خشک تنے سے کھجوروں کی بارش ۱۲۳
معجزات رسول کرمؐ ۱۲۴
تیرے غلاموں کے بھی غلام ۱۲۵
حضرت نانوتوی کا عشق ۱۲۶
حضرت مدنیؒ کا عشق ۱۲۷
مولانا ظفر علی خانؒ نبیؐ کے روضہ پر ۱۲۷
شیخ الہندؒ کا جنت سے خطاب ۱۲۸
رحمت ہی رحمت ہے ۱۲۸

ساقی کوثر رسول مجسمؐ ۱۳۱
خطبہ ۱۳۱
تمہید ۱۳۱
سیرت رسولؐ کے درخشاں پہلو ۱۳۲
ابھی مدح باقی ہے ۱۳۴
نزول سورۃ کوثر ۱۳۵
کوثر کا معنی؟ ۱۳۸
ابوالکلام آزادؒ نے فرمایا ۱۳۹
ابتر کون؟ ۱۴۱
مائی آمنہؓ کا دُرِّ یتیم ۱۴۳
پیغمبرؐ کی دعا پہلے پہنچ گئی ۱۴۴
ایک بابرکت پیالہ دودھ کا ۱۴۴
صاحب کمال پیغمبرؐ ۱۴۶
خدا کی خدائی پر رواج محمدؐ ۱۴۸
فرمانِ پیغمبرؐ ۱۴۸
بے کسوں کا سہارا پیغمبرؐ ۱۴۹
کائنات کا سردار پیغمبرؐ ۱۵۰
عقیدت کے پھول ۱۵۲
بانیٔ دارالعلوم دیوبند نے فرمایا ۱۵۳
واہ وا حضرت نانوتوی ۱۵۴
سچ اور جھوٹ کا فرق ۱۵۶
عیسائی پادری مبہوت ہوگیا ۱۵۸
شورش کاشمیری نے کہا ۱۵۹

Scanned with CamScanner

عاشق رسولؐ گنگوہیؒ ۱۵۸
عاشق رسولؐ حضرت مدنیؒ ۱۵۹
عاشق رسولؐ حضرت شیخ الہندؒ ۱۶۰
یہ علمائے دیوبند سے ملے گا ۱۶۲
دیوبند سے گنبد خضریٰ تک ۱۶۳
علمائے دیوبند کا شجرہ ولائیت ۱۶۷
کون مولانا ابوالکلام آزاد؟ ۱۷۰
شورش کاشمیری کا خراج تحسین ۱۷۰
تو امیر شریعت نے فرمایا ۱۷۱
﴿نسبت پیغمبر ﷺ﴾ ۱۷۲
خطبہ ۱۷۲
اشعار ۱۷۳
تمہید ۱۷۳
نسبت پیغمبرؐ کی اہمیت ۱۷۴
نسبت پیغمبرؐ کہاں سے حاصل ہوگی؟ ۱۷۶
نسبت پیغمبرؐ کا متلاشی ۱۷۷
تذکرہ دو کانفرنسوں کا ۱۷۹
ارواح انسانیت کو خطاب عام ۱۸۰
کانفرنس کی خصوصیات ۱۸۱
بے مثال کانفرنس کی بے مثال کارروائی ۱۸۳
بے مثال خطیب کا بے مثال خطاب ۱۸۴
ایک شاعر کی زبانی ۱۸۵
قرارداد کی منظوری ۱۸۶
کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ ۱۸۶
نسبت پیغمبرؐ اور صدیق اکبرؓ ۱۸۸
تمام انبیاءؑ کی دو امتیازی خصوصیات ۱۸۹
وہ دو خصوصیات امتی میں کیوں؟ ۱۹۰
صداقتؓ سے نبوتؐ تک ۱۹۲
دلائل عقلیہ ۱۹۲
معراج اور ہجرت کی راتیں ۱۹۴
رات ایک آدمی دو ۱۹۵
صدیقؓ اور صحابہؓ ۱۹۶
صدیقؓ کا پہلا نمبر ۱۹۷
نبیؐ اور صدیقؓ ۱۹۹
ہماری ذمہ داری ۲۰۳
﴿شان صحابہؓ﴾ ۲۰۴
خطبہ ۲۰۴
اشعار ۲۰۵
تمہید ۲۰۵
پہنچی خاک وہاں جہاں کا خمیر تھا ۲۰۷
مہاجرین کے ساتھ مشرکین کا برتاؤ ۲۰۹
لفظ اُوذُوا کی تشریح ۲۰۹
اگر ایمان نہیں تھا تو؟ ۲۱۱
معذور صحابیؓ کا جذبہ جہاد ۲۱۳
آج اور کل کے شہداء ۲۱۴
خواتین کا جذبہ جہاد ۲۱۶

Scanned with CamScanner

وصیت پیغمبرؐ اور اہمیت پرچم ۲۱۷
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن ۲۱۸
جہاد کرو اپنے مالوں سے ۲۲۲
ناموس صحابہؓ بل کی ضرورت کیوں؟ ۲۲۷
دعوت فکر ۲۳۰

خاندانِ نبوتؐ ۲۳۲

خطبہ ۲۳۲
اشعار ۲۳۳
تمہید ۲۳۳
مذہب کی بقاء ۲۳۴
رافضی اور سنی کا اختلاف ۲۳۶
علیؓ خلفائے راشدینؓ کی اقتداء میں ۲۳۸
سیدہ اسماءؓ بنت عمیس کی خدمات ۲۴۲
سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ کس نے پڑھایا؟ ۲۴۲
میرے پیغمبرؐ کے پانچ ہم زلفؓ ۲۴۳
سیدنا صدیق اکبرؓ کے رشتہ دار ۲۴۵
حضرات حسنینؓ کی دایہ ۲۴۵
خلفائے راشدینؓ کی اولاد وازواج ۲۴۶

بناتِ رسولؐ ۲۵۳

خطبہ ۲۵۳
اشعار ۲۵۳
تمہید ۲۵۴
تعداد بناتؓ رسولؐ ۲۵۴
اسمائے بناتؓ رسولؐ ۲۵۵
صد افسوس اور؟ ۲۵۶
پاکستان کے مسلمانو؟ ۲۵۶
باکردار بناتؓ رسولؐ ۲۵۷
بنتؓ رسولؐ کی وصیت ۲۵۸
پیغمبر اعظمؐ کی پہلی بیٹیؓ ۲۵۹
پیغمبرؐ کی نواسی علیؓ کے نکاح میں ۲۶۳
ایک درِ ثمین ۲۶۴
پیغمبر اعظمؐ کی دوسری بیٹیؓ ۲۶۶
بنتؓ رسولؐ کی شادی ۲۶۶
پیغمبر اعظمؐ کی تیسری بیٹیؓ ۲۶۸
پیغمبر اعظمؐ کی چوتھی بیٹیؓ ۲۶۹
بنتؓ رسولؐ کی سخاوت ۲۷۰
ابن علیؓ وشبہ النبی ۲۷۱
بنتؓ رسولؐ کی شادی ۲۷۲
نکاح علیؓ کا خرچ غنیؓ کا ۲۷۳
شادی کارڈ تقسیم ہوگئے ۲۷۴
دولہا پڑھا لکھا ہو ۲۷۶

رُحَمَاءُ بَیْنَهُم ۲۷۸

خطبہ ۲۷۸
اشعار ۲۷۹
تمہید ۲۷۹

عنوان	صفحہ
رافضی کا دعویٰ	۲۸۰
سپاہ صحابہؓ کا موقف	۲۸۲
بیٹے نے تو صلح کر لی تھی	۲۸۴
عقلی دلیل	۲۸۵
صداقت صدیق ؓ زندہ باد	۲۸۶
سیدنا علیؓ نے اقتداء کیوں کی؟	۲۸۷
سیدنا علیؓ کے پیشوا کون؟	۲۹۰
سیدنا اسماءؓ بنت عمیس کی خدمات	۲۹۱
ابو بکرؓ کی موجودگی میں امامت منع ہے	۲۹۳
میرا دعویٰ قرآن ہے	۲۹۶
اسماءؓ بنت عمیس کا تعارف	۲۹۸
سیدنا ابو بکرؓ کے ہم زلف کون؟	۳۰۰
سیدہ فاطمہؓ کی بھانجی علیؓ کے گھر	۳۰۲
سیدنا معاویہؓ سے حضورؐ کی رشتہ داریاں	۳۰۳
بارہ اماموں کے جدِ امجد کون؟	۳۰۶
اہل بیت سیدنا صدیق اکبرؓ	۳۰۹
امام جعفرؓ صادق کا اپنا قول	۳۱۱
سپاہ صحابہ کیا چاہتی ہے؟	۳۱۲
سیدنا علیؓ کی عمرؓ و عثمانؓ سے رشتہ داریاں	۳۱۳
چوبیس سال مقتدی کون رہا؟	۳۱۷
سیدنا حسینؓ اور واقعہ کربلا	۳۱۹
خطبہ	۳۱۹
اشعار	۳۱۹
تمہید	۳۲۰
تقریر کے تین پہلو	۳۲۰
حضورؐ نے نام تبدیل کر دیئے	۳۲۰
سیدنا حسنؓ و حسینؓ کا عقیقہ	۳۲۲
حسنینؓ سب سے اعلیٰ کیوں ہیں؟	۳۲۲
سب سے اعلیٰ کون ہے؟	۳۲۳
حضرات حسنینؓ کی دائیہ کون؟	۳۲۵
یہ رشتہ علیؓ نے کرایا	۳۲۵
دنیا و آخرت کے پھول	۳۲۶
میرا اپنا فیصلہ عظیم تر ہے	۳۲۶
میرا محبوب حسینؓ	۳۲۸
بنات رسولؐ	۳۲۹
سیدہ فاطمہؓ سے زیادہ محبت	۳۳۰
اسماء گرامی بنات رسولؐ	۳۳۱
دو لطیفے	۳۳۲
تعارف اولاد بنات رسولؐ	۳۳۳
تین سو ساٹھ بتوں کا قاتل کون؟	۳۳۳
سیدہ فاطمہؓ کی بھانجی سے علیؓ کا نکاح	۳۳۴
تذکرہ بنات رسولؐ	۳۳۵
سیدہ فاطمہؓ کا رشتہ	۳۳۵
نکاح علیؓ کے گواہان؟	۳۳۷
صدیقؓ کو حسینؓ سے محبت	۳۳۸
وفات سیدہ فاطمہؓ	۳۳۸

Scanned with CamScanner

سیدہ فاطمہؓ کا جنازہ ۳۳۹
نبیؐ و صدیقؓ ۳۴۰
ازواج اور اولاد خلفاء راشدینؓ ۳۴۳
سکینہؓ بنت حسینؓ کا نکاح ۳۴۴
آل سیدنا علیؓ ۳۴۶
لطیفہ ۳۴۸
سیدنا عمرؓ کی وسیع الظرفی ۳۴۸
ایک عجیب واقعہ ۳۵۰
دوسرا عجیب واقعہ ۳۵۲

شہادت سیدنا امیر حمزہؓ ۳۵۹

خطبہ ۳۵۹
تمہید ۳۵۹
پہلے دیدار محمدؐ پھر موت ۳۶۱
اُحد اور اُحد کا معنی ۳۶۳
کفر کے امام قتل ہو گئے ۳۶۳
سیدنا عباسؓ کا پیغام ۳۶۴
شہادت کے شیدائی ۳۶۶
امام المجاہدین میدان جنگ میں ۳۶۷
منافق میدان چھوڑ گئے ۳۶۸
دشمن اسلام کا چیلنج ۳۶۸
مجاہدین اسلام کا منہ توڑ جواب ۳۶۹
یہ دیوانے میرے محمدؐ کے ۳۷۰
یہ پروانے میرے محمدؐ کے ۳۷۱
شہادت سیدنا سعد بن ربیعؓ ۳۷۳
یہ مستانے میرے محمدؐ کے ۳۷۵
سید الشہداء کون؟ ۳۷۶
سید الشہداء کی لاش کا حشر ۳۷۸
شہیدوں کا سردار سردار حمزہؓ ۳۸۱
بہن کی بھائی کو مبارک باد ۳۸۲
کیا ماتم جائز ہے؟ ۳۸۴
ہماری ذمہ داری؟ ۳۸۵

عاشق رسولؐ کون؟ ۳۸۷

خطبہ ۳۸۷
اشعار ۳۸۸
تمہید ۳۸۸
عشق رسولؐ کیا ہے؟ ۳۸۹
عشق رسولؐ یہ ہے ۳۹۰
عشق رسولؐ اور زبانی دعوے ۳۹۰
عشق رسولؐ اور رشتہ داری ۳۹۲
جنت کا وارث کون؟ ۳۹۳
جنگ اُحد کا عظیم شہیدؓ ۳۹۵
یتیم بچی صدیقؓ کی گود میں ۳۹۶
کچھ تو عقل کرو ۳۹۷
مؤذن رسولؐ کا اذان سے انکار ۳۹۹
جنگ اُحد میں ایک ضعیف کے جذبات ۴۰۰
ولادت سے وفات تک ۴۰۲

Scanned with CamScanner

صدیقؓ نبیؐ کے مصلیٰ پر	۴۰۳
فیصلہ خود ہی کرلو	۴۰۴
مہمان کی آمد پر دو جھتوں کو خوشی	۴۰۷
ربیع الاول سلف و خلف کے دور میں	۴۰۹
رضاخانیوں کی مہربانیاں	۴۱۲
برکات کا انکار کیوں؟	۴۱۴
برکات کے انکار کا نتیجہ کیا نکلا؟	۴۱۴
جعلی شیخ القرآن کا واویلا	۴۱۵
مکہ اور مدینہ میں مشرک کا داخلہ بند ہے	۴۱۶
سواد اعظم کا ڈھنڈورا	۴۱۷
۱۸۵۷ء کی کہانی انگریز مصنف کی زبانی	۴۱۷
مولانا احمد اللہ شاہؒ مدراسی کی شہادت	۴۱۹
مولانا مملوک علیؒ وتھانیسریؒ کی گرفتاری	[illegible]
پھانسی جلاوطنی میں تبدیل کیوں ہوئی؟	۴۲۴
نانوتویؒ و گنگوہیؒ اور آزادی	۴۲۵
اسلامی مدارس سے دشمنی کی ابتداء	۴۲۵
انڈیا میں دو شیر بریلی کے	۴۲۶
دارالعلوم دیوبند کا پہلا طالب علم	۴۲۷
شیخ الہندؒ کی وفات	۴۲۷
شیخ الہندؒ کے تلامذہ	۴۲۸
کون شیخ العرب والعجم	۴۲۹
واہ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ	۴۳۲
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	۴۳۲
مسئلہ ختم نبوتؐ کا	۴۳۴
مسئلہ ناموس صحابہؓ کا	۴۳۵
میرے شیخ القرآنؒ	۴۳۵
قائد کا پیغام	۴۳۶
خطبہ	۴۳۶
اشعار	۴۳۷
تمہید	۴۳۷
سپاہ صحابہؓ کے دو بڑے مقاصد	۴۳۸
مشکلات کے طوفان میں	۴۳۹
تحریک سے تنظیم تک	۴۳۹
جھنگوی شہیدؒ کی آواز	۴۴۰
صحابہؓ کے سپاہی	۴۴۱
حقیقی سپاہی بنو	۴۴۳
صبر واستقامت	۴۴۶
اللہ ہی پر بھروسہ	۴۴۷
اطاعت امیر	۴۴۸
دیانت وامانت کا تاریخ ساز واقعہ	۴۵۱
یہ جیالے کس کے؟	۴۵۲
ہماری ذمہ داری	۴۵۳
کفر کی مشین	۴۵۳
ایک ضروری وضاحت	۴۵۴
تمت بالخیر	

دعوۃ الحق

بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جدید ایڈیشن رنگین ٹائیٹل

عمدہ طباعت کمپیوٹرائزڈ

مصنف

حکیم اسلام سید لعل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ واہ کینٹ

مخاصمین اور مجادلین کے شبہات کا بطریق احسن ازالہ کر دیا گیا ہے۔ کتاب اپنے موضوع پر حرف آخر ہے

ناشر: ابواسامہ حکیم ضیاء الرحمن ناصر

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی شیخ القرآن کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

Scanned with CamScanner

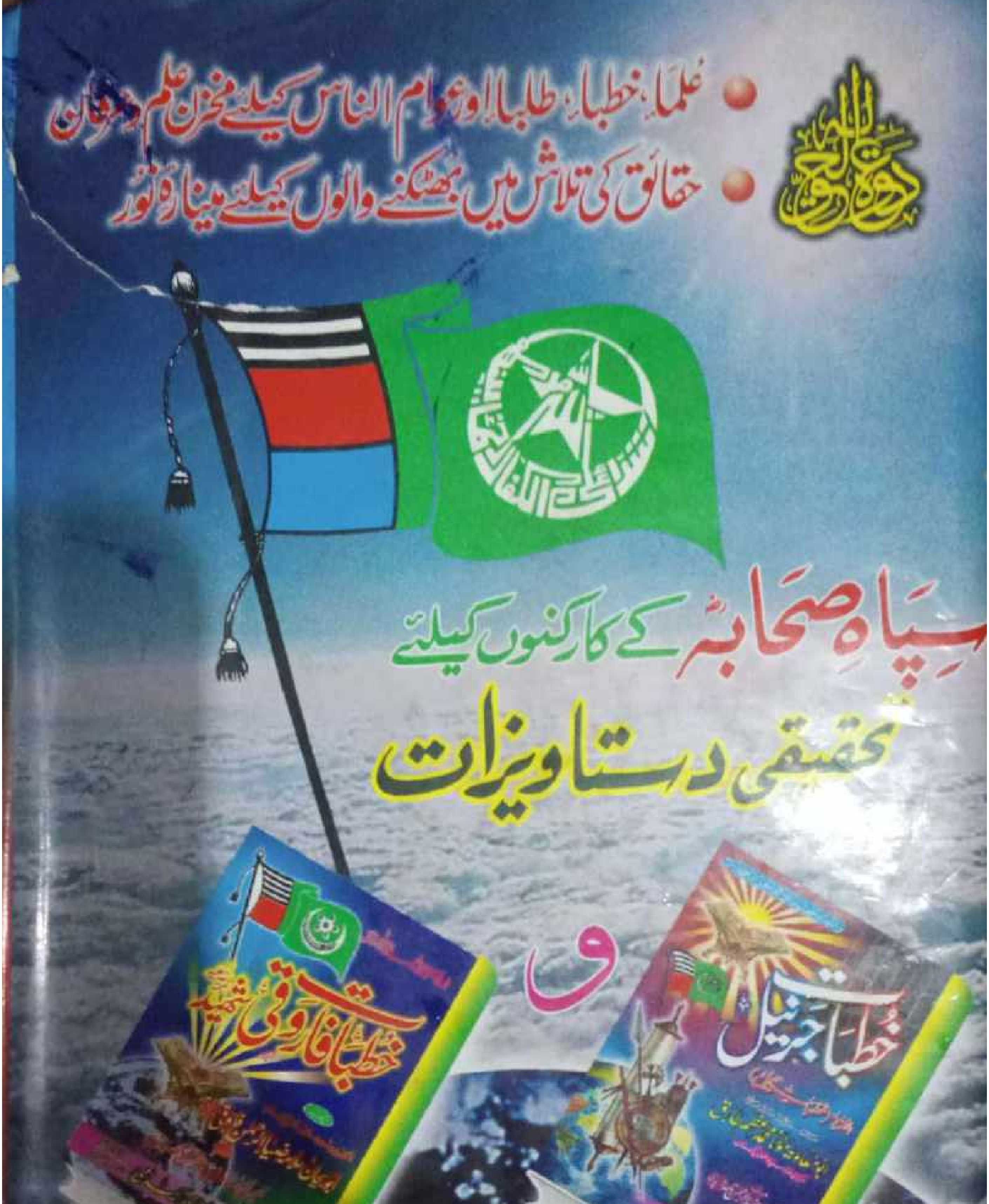

Scanned with CamScanner